

ایش زرقا کاظمی

”بولے چوڑیاں بولے کنگنا
ہائے میں ہو گئی تیری ساجنا
”تیرے بن جی نہیں لگدا
”میں تے مر گئی آں

پچھلے آدھے گھنٹے سے مسلسل ایک ہی گانا گا کر آشنہ سب کو بور کر رہی تھی چہرے
***** کے عجیب زاویے بناتی وہ کوئی کارٹون ہی لگ رہی تھی
ڈھولک میں پچھلے دو دن کے لحاظ سے آج کم لوگوں نے شرکت کی تھی شاید کچھ تو
***** آشنہ کے روز ایک ہی گانا گانے سے تنگ آکر آج شامل نہیں ہوئی تھیں

رباب اور آیت اسے چپ کروا کروا کر تھک گئی تھی مگر وہ تھی جس نے ٹھان لی تھی
* کہ جن جن لوگوں نے آج ڈھولک میں شمولیت کی ہے وہ بھی کل سے نہ آئیں

عورتوں کے چہروں پر بیزاریت واضح تھی مگر پرواہ کسے
تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

*** * میں تے مررررررررررررررررر

ابھی الفاظ آشنہ کے منہ میں ہی تھے جنہیں بہت بے تابی سے باہر نکالنا چاہتی تھی اس
*** سے پہلے ہی امی کی جوتے نے اسے یہ کرنے سے روک دیا

امی جا _____

*****جان کو لمبا کرتی شکایتی نظروں سے ماں کو دیکھتی محفل سے اٹھ کھڑی ہوئی

تو میری سبھی مائیں بہنیں بیٹیاں نہیں نہیں ابھی میری شادی نہیں ہوئی؟ تو میری سبھی مائیں بہنیں اور ان کی بیٹیاں سن لے۔۔۔۔۔

محفل یہیں برخاست کی جاتی ہے میں جانتی ہوں آپ سب کا دل تو نہیں کر رہا ہوگا
جانے کو مگر کیا ہے نا آج آشنہ سنگریعی میں بہت تھک گئی ہوں ناراض نہیں ہونا کسی
نے بھی اک ادا سے کہتی ہوں سب کے درمیان سے گزرتے ہوئے بولی

*** طاہرہ بیگم اور رباب اپنا سر پیٹ کر رہ گئی

**** اوہو ایک اور بات آشنہ نے دوبارہ رکتے ہوئے کہا

اب پتا نہیں آشنہ کو جاتے جاتے کونسی بات یاد آگئی ہے آیت من ہی من میں غصے
**** سے بولی۔

وہ کیا ہے نہ آج مٹھائی نہیں ملے گی سب کو کیوں کہ میری امی کہہ رہی تھی آج سب
**** کو مٹھائی نہیں دیتے کل مہندی میں وہ کام آجائے گی

* آشنہ اپنی بات کہہ کر جلدی سے کمرے سے باہر بھاگ گئی

.....<https://www.classicurdumaterial.com/>.....

Support@classicurdumaterial.com

**** سب عورتیں حیرانی سے طاہرہ بیگم کی جانب متوجہ ہوئی
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اور بھلا طاہرہ بیگم کیا کرتی سب کو شرمندہ طلب نظروں سے دیکھتی رہا باب سے بولی جاؤ
بیٹا روباب جاکر ساری مٹھائی لے آ ان سب کے لئے ہی تو منگوائی ہے تو بھلا انہیں
کیوں نہ دیا آشنہ کو دل ہی دل میں ڈھیروں القابات سے نوازتی وہ سب عورتوں کو
*** دیکھنے لگیں

آیت کا اب وہاں بیٹھنا اور سب کی نظروں میں حیرت دیکھنا مشکل ہو رہا تھا تبھی وہ رباب کے ساتھ جلدی جلدی باہر نکلی اور آشنہ کو چار باتیں سنانے کی غرض سے سیڑھیاں چڑھنے لگی -----

کیونکہ وہ جانتی تھی ہر اٹے کام کے بعد آشنہ ہمیشہ چھت پر پائی جاتی تھی وہ بھی اس لئے کہ طاہرہ بیگم تو سیڑھیاں چڑھ نہیں سکتی تھی اور وہ تب تک نیچے نہ جاتی جب تک ***** طاہرہ بیگم کا غصہ ٹھنڈا نہ ہو جاتا

آشنہ او آشنہ کہاں ہیں تو چھت پہ اندھیرا ہونے کے باعث آیت کے لئے آشنہ کو ڈھونڈنا مشکل ہو رہا تھا

<https://www.classicurdumaterial.com/>

آیت ~~تسکتست~~ ایک دم زور سے آیت کا نام لیتی وہ کسی الہ دین کے جن کی طرح سامنے آئی اس اچانک حملے کے لئے آیت تیار نہیں تھی اس لیے زور سے چیخی دل پر ***** ہاتھ رکھے دم سادھے آشنہ کو دیکھنے لگی

خود پر آیت کی نظروں کو مرکوز پا کر آشنہ بھلا کیسے چپ رہ سکتی تھی دیکھ آیت مانا کے میں تم سے اور رباب سے زیادہ پیاری ہوں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم مجھے اتنی محبت بھری نظروں سے دیکھو بہن ہوں تمہاری کوئی شرم کر لے ایسے مت دیکھ پگلی

* شرم آتی ہے آشنہ خود ہی سوال اور خود ہی جواب دیتے وہاں ایک پل نار کی

آیا آیت اس کے سر میں کوئی چیز ہی نہ مار دے۔۔۔۔
 آیت پہلے تو آشنہ کی بات سمجھ نہیں پائی مگر جب سمجھ آئی تو اس کے پیچھے بھاگی اب
 کچھ کچھ چاند کی روشنی بھی دونوں کا ساتھ دے رہی تھی۔۔۔۔۔

اب ماحول کچھ یوں تھا کہ آشنہ ہمسایوں کی چھت بھی پھلانگ چکی تھی آیت بے چاری
 بے بسی اور غصے کے ملے جلے تاثرات چہرے پر لیے آشنہ کو بس گھور کر رہ گئی

آشنہ واپس آجاؤ ورنہ میں ابھی امی کو جا کر بتاتی ہوں سب پہلے ہی تم انہیں سب کے
 سامنے شرمندہ کروا چکی ہو اب اگر یہ بتاؤں گی نا کہ آشنہ میڈم تیسرے گھر کی چھت
 پر پہنچ چکی ہیں تو پھر رباب کی شادی تک اپنی ٹانگیں سلامت نہیں پاؤ گی پھر مجھ سے
 ***** کوئی امید مت رکھنا کہ میں تمہیں اٹھا اٹھا کر پوری شادی دکھاؤں گی

اب تم دیکھنا میں امی کو اپنے پاس سے چار باتیں لگا کر بتاؤں گی نہ تو تیری خیر نہیں
 آیت ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔۔۔

***** باہا باہا باہا ایک بلند قہقہہ فضا میں گونجا

جو کسی اور کا نہیں آشنہ کا ہی تھا ایک تو بہت بھولی ہے تو مجھے جانتی نہیں میری مرضی کے خلاف کچھ نہیں ہو سکتا یہاں تو ٹانگوں کی بات کر رہی ہے مسلسل ہستے ہوئے اس کا ** بات کرنا محال ہو رہا تھا

ہنسنے کی وجہ سے آنکھوں میں آئی نمی کو اپنے ہاتھ کی پشت سے صاف کرتی وہ آیت کو غصہ دلانے میں کامیاب ہو رہی تھی ----

دیکھ آشنہ میں آخری بار کہہ رہی ہوں ہنسنا بند کر اور واپس آ چھت پرور نہ اچھا نہیں ہوگا آشنہ کو وارن کرتی وہ دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی -----
آیت میں تم سے ایک بات کرنا چاہتی ہوں جو میں نے تم سے کبھی نہیں کہی آشنہ چہرے پر معصومیت لاتے ہوئے بولی۔۔

بولو آشنہ اب کیا نیا کہنا چاہ رہی ہو تم جو پہلے کبھی تم نے ارشاد نہیں کیا آیت لفظ *** ارشاد پر زور دیتے ہوئے بولی

تو سنو آیت میں تم سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ تم اس دنیا کی سب سے خوبصورت اور حسین لڑکی کی بہنا آشنہ لفظ بہن پر زور دیتے ہوئے ایک بار ہسنے میں مشغول ہو گئی آیت جانتی تھی آشنہ کبھی سیدھی بات نہیں بولے گی اس لئے خاموش کھڑی چاند کو تکتے لگی

آیت نجانے کن سوچوں میں مگن چاند کو تکتے میں مصروف تھی اور آشنہ اس کے چہرے کو دیکھنے میں

بلاشبہ آیت ایک نہایت خوبصورت اور سادہ دل لڑکی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

آشنہ نے سوچوں میں ڈوبی آیت کو آواز دی

ہاں بولو آشنہ آیت کا انداز اب پہلے جیسا بالکل نہیں لگ رہا تھا۔۔

آیت بالکل نرم لہجے میں بات کر رہی تھی جو کچھ دیر پہلے آشنہ کو نہ جانے کون کون سی وار ننگز رہی تھی

آشنہ کو آیت سے اسی نرمی کی امید تھی ---

آیت میں آج تک تمہیں سمجھ نہیں پائی ایک ہی پل میں تم مجھے اس قدر غصہ کرتی ہو جیسے ابھی کے ابھی زندہ دفن کر دو گی اور دوسرے ہی لمحے اس قدر تھل مزاجی جیسے تم میں غصہ نام کی کوئی چیز ہی نہیں کہیں تمہاری ان اداؤں کا راز فائزہ بیوٹی کریم تو نہیں آشنہ معصومیت چہرے پر سجائے آیت کی جانب سے جواب طلب نظروں سے دیکھنے لگی *****

.....<https://www.classicurdumaterial.com/>.....

Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
 آیت جو آشنہ کی پوری بات سنجیدگی سے سن رہی تھی کہ آشنہ کی آخری بات سن کر پہلے تو صدمے سے اور پھر ہنستے ہوئے آشنا کو دیکھنے لگی دونوں کے قہقے اس قدر بلند تھے نیچے بیٹھی روبات کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آگئی ---

*** اور رباب جانتی تھی کہ ان قہقوں کی وجہ ہمیشہ کی طرح آشنہ ہی ہے وہ دل میں اپنی چھوٹی بہنوں کے لئے ڈھیروں دعائیں کرتی اٹھ کھڑی ہوئی مگر کون جانے کے اپنوں کی دی ہوئی کچھ دعائیں قسمت کو نہیں بدل پاتی -----

راحیل صاحب اور عقیل صاحب دو بھائی تھے راحیل صاحب بڑے جبکہ عقیل ان سے چھوٹے تھے دونوں بھائیوں میں اس قدر پیار تھا کہ کسی بھی طرح کے معاملات ہوتے تو دونوں ایک دوسرے کا سایہ بن کر کھڑے ہو جاتے۔-----

عقیل صاحب کچھ عرصہ پہلے پڑھنے کی غرض سے ملک سے باہر چلے گئے تھے تعلیم پوری کرنے کے بعد انہوں نے وہیں پر اپنا کاروبار بھی سیٹ کر لیا تھا جبکہ رحیل صاحب نے پاکستان میں رہنے کو ہی ترجیح دی۔-----

راحیل صاحب کو اللہ پاک نے تین بیٹیوں سے نوازہ تھا سب سے بڑی رباب اس سے
چھوٹی آیت اور ان دونوں سے چھوٹی اور بابا کی جان ہماری آشنہ -----
جبکہ عقیل صاحب کے دو بچے تھے بڑی لائبہ جو آیت کی ہم عمر تھی اور چھوٹا بیٹا
روحان -----

اٹھ جا آشنہ تو گھوڑے گدھے بیچ کر ایسے سوئی ہوتی ہے جیسے پتہ نہیں کون سا پہاڑ توڑتی ہے رات بھر کوئی شرم کر لے آج رباب آپی کی مہندی ہے اور تجھے ہوش ہی

نہیں لائے پچھلے آدھے گھنٹے سے آشنہ کو اٹھانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی مگر آشنہ
تھی جس نے نا اٹھنے کی قسم کھالی تھی۔۔۔۔۔

دیکھو لائے گھوڑے گدھے بیچنا کون سا آسان کام ہے اب ساری رات بیچ بیچ کر تھک تو
جاتی ہوں نا اسی لیے صبح دیر سے آنکھ کھلتی ہے کچھ رحم کر میری حالت زار پر آشنہ
آنکھوں کو مسلتے ہوئے بولی آنکھوں میں نیند کا خمار اسکی آنکھوں کو اور نکھار رہا تھا لائے
ایک پل تو اس کی آنکھوں کو دیکھتے ہی رہ گئی۔۔۔۔۔

دیکھو لائے تم اور آیت مجھے کچھ ٹھیک نظر سے نہیں دیکھتی مجھے یہ بات امی سے کرنا ہو
گی۔۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

آشنہ بالوں کو پونی میں مقید کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

آشنہ میں بھی چاہ رہی ہوں یہ بات تائی جان کو پتہ چل ہی جائے تاکہ شادی کی ڈیٹ
فکس ہو قسم سے اب نہیں رہا جاتا تیرے بغیر لائے لہجے کو حتی الامکان سنجیدہ کرتے
ہوئے بولی جبکہ ہسی کنٹرول کرنے کے چکر میں رخساروں کی لالی اور واضح ہو رہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آشنہ بھی ازل کی ڈھیٹ لڑکی تھی لائبہ تمہارا جوک کافی ٹھنڈا ہے اس پے ہسنا مشکل ہے لیکن لے تیری خوشی کے لیے یہ بھی سہی ہا ہا ہا ہو ہو ہو ہو ہی ہی آشنہ ہسنے کی بھرپور اکیٹنگ کر کے لائبہ کو تنگ کر رہی تھی اس بات سے انجان کہ کوئی بہت دیر سے محبت آنکھوں میں لیے آشنہ کی حرکتوں پر من ہی من میں آشنہ کی نظر اتار رہا تھا۔

رات ہونے سے پہلے ہی کالے بادلوں نے پورے آسمان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا
ٹھنڈی ہوا ماحول کو بہت پر سکون اور متاثر کر رہی تھی مہندی کا فنگشن بھی حال میں
طے پایا تھا حال میں لوگوں کی آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا ہر طرف رنگ
برنگے کلروں میں جیسے پریاں زمین پر اتر آئی تھیں لوگوں کے قہقہے اور لڑکیوں کی
کلاکاریاں ماحول کو پُر لطف بنا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں رباب کو سٹیج پر لایا گیا سبز اور مہرون کلر کی فراک جس پے نفاست سے کام کیا گیا تھا رباب کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کر رہی تھی چہرے پر میک اپ کے نام پر گلابی لپسٹک اور آنکھوں پے لگا لائٹر اس کے چہرے پر چار چاند لگا رہا تھا پھولوں کا زیور پہنے وہ کوئی پری زاد لگ رہی تھی۔۔۔۔

تو وہیں ارسلان بھی کسی سے کم نہیں لگ رہا تھا سفید رنگ کے کپڑوں میں ملبوس اور گلے میں مختلف رنگوں سے سجا منفرل پہنے وہ کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا طاہرہ بیگم تو دونوں کی بلائیں لے لے کر نہیں تھک رہی تھیں خاندان میں پہلی بیٹی کی شادی تھی تو ہر کوئی خوشی سے جھوم رہا تھا -----

لائبہ بیٹا آشنہ اور آیت کہاں ہیں بلاوا انھیں راحیل صاحب نے مصروف انداز میں پاس کھڑی لائبہ سے کہا

جی تایا ابو میں ابھی بلا کر لاتی ہوں یہ کہتے ہی لائبہ برائڈل روم کی جانب بڑھ گئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

لائبہ بھی آج کسی سے کم کہاں لگ رہی تھی سبز شرارہ اور سبز ہی کرتی جس پر انتہائی نفیس طریقے سے گولڈن کلر میں کام ہو تھا میک ہلکا مگر اس کی خوبصورتی کو بڑھانے کے لیے کافی تھا دوپٹہ سلیقے سے کندھوں پر سیٹ کیا گیا تھا گورا رنگ آج مزید نکھر رہا تھا۔ ----

آیت دیکھ ایک جیسے کپڑے بنانے کے نقصان کہا بھی تھا میں نے کہ الگ الگ رنگ
میں بنا لیتے ہیں لیکن تجھے تو سن ۱۹۹۰ کی رسم پوری کرنی ہی تھی لے اب پہن لے
گوٹے والا سوٹ اور اوپر سے رنگ دکھ گولڈن ایسا لگ رہا رباب آپنی کی آج مہندی اور
ہی دونوں کی رخصتی ہے آشنہ ایک ایک لفظ کو نہایت غصے سے ادا کر رہی تھی کیوں کہ
جو ڈریس دونوں نے مہندی کے لیے سلیکٹ کئے تھے وہ آج ہی سل کر آئے تھے اور
بجاری دونوں کے حساب سے کچھ لمبے تھے۔-----

آیت بس خاموشی سے اپنی فراک کو پنز سے کور کر کے چھوٹا کرنے کی کوشش کر رہی تھی تبھی وہاں لائبرہ دونوں کو آوازیں دیتی ہوئی وہاں پہنچی۔۔۔۔۔

تم دونوں کو کوئی ہوش ہے بھی یا نہیں رباب آپ کی مہندی ہے اور تم دونوں ابھی تک
یہاں مری ہوئی ہو کوئی فکر ہی نہیں لائے غصے سے بول رہی تھی۔۔۔
آشنہ پہلے ہی غصے میں تھی رہی سہی کسر لائے نے پوری کر دی۔۔۔۔

تم تو چپ ہی رہو چھپکلی خود دیکھو کیسے دو دو کلو میک اپ کر لیا اور ہماری فکر ہی نہیں
فراک دیکھ میرا اتنا لمبا ہے اوپر سے اتنا گھیر دار کہ آج اگر اس میں مہندی اٹینڈ کی تو

کسی ناکسی لڑکے کو مجھ سے پیار ہو جانا ہے آشنہ چہرے کے عجیب زاویے بناتے ہوئے
بولی۔۔۔۔

آشنہ لمبے فراق سے کسی لڑکے کو تجھ سے محبت ہو جائے گی یہ بات کچھ سمجھ نہیں آئی
لائبہ نا سمجھی سے آشنہ کو دیکھنے لگی آیت اس سارے معاملے میں خاموشی سے اپنا کام
کر رہی تھی۔۔۔۔۔

تو بہت بھولی ہے لائبہ دیکھ سن جتنا لمبا میرا فراق ہے نا اگر میں ہال میں اس فراق
کے ساتھ چلوں گی تو چلتے چلتے میرا پاؤں میری فراق سے اٹک جائے گا اور میں گرنے
لگوں گی تبھی کوئی مجھے اپنی باہوں کا حصار دے کر گرنے سے بچالے گا اور پھر
آنکھوں سے آنکھیں ملیں گی یو نوناں کہ میری آنکھوں کی خوبصورتی میں وہ ڈوب
جائے گا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ آشنہ کچھ اور بولتی لائبہ کے لمبے بسنے نے اسے چپ کروا دیا
آشنہ تو نے ساری سٹوری پہلے ہی بنالی ہے چاہے تو گرنے والی ہو اور وہ تجھے باہوں کا
حصار دے کر اور زور سے زمین پے پٹخ دے

اتنی فنی باتیں نہ کیا کرو لائبہ میں من ہی من میں ہستے ہوئے پاگل ہو جاتی ہوں آشنہ
برا سا منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔۔

آیت اپنی فراک کو کچھ حد تک سیٹ کر چکی تھی۔۔۔۔۔

گولڈن فراک جس پر گولڈن ہی کام تھا ہلکا ہلکا میک اپ اور لمبے بالوں کو کچھ کیچر میں مقید اور کچھ کو کھلا چھوڑ رکھا تھا کچھ آوارہ لیٹیں چہرے کا طواف کرتے ہوئے آیت کو بیزار کر رہی تھیں جنہیں بار بار وہ کانوں کے پیچھے کرتی بہت معصوم لگ رہی تھی سلیقے سے گلے میں دوپٹہ سیٹ کیا گیا تھا آیت آج نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی

آشنہ ایک دفعہ خود کو آئینے میں دیکھو لائے آشنہ کا رخ آئینے کی جانب کرتے ہوئے
بولی ----

لائے کیا ہے یار آئینے میں آشنہ بے زاریت سے کہتی آئینے میں دیکھنے لگی اور آئینے^۲
میں دیکھتے ہی ڈر گئی اور ایک زور دار چیخ پورے برائڈل روم میں گونج اٹھی -----

آشنہ کے اس قدر ڈرنے سے آیت اور لائے بھی پوری طرح کانپ کر رہ گئی آیت
جلدی سے آشنہ کے پاس زمین پے بیٹھی جو گھٹنوں میں سر دیے کانپ رہی تھی لائے
ابھی تک یہ سارا معاملہ سمجھ نہیں پا رہی تھی -----

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

آشنہ کیا ہوا ہے اوپر دیکھو میری طرف آیت رو دینے کو تھی -----
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

آشنہ نے کچھ لمحوں بعد سر اٹھایا تو آنکھوں میں آئی نمی دیکھ کر آیت اور لائے کی
گھبراہٹ مزید بڑھ گئی -----

آشنہ میری جان کیا ہوا ہے کچھ تو بتاؤ لائے آشنہ کو خود کے ساتھ لگاتے ہوئے بولی

لائب لائبہ آآیت تت آشنہ سے لفظ ادا ہونے مشکل ہو رہے تھے۔۔۔۔۔۔

آیت آشنہ کی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھی کیا ہوا آشنہ میرا بچہ کچھ تو بتاؤ آیت کی آواز میں آشنہ کے لیے فکر ہی فکر تھی -----

لائبہ آیت میں ن ن نے آئینے میں کچھ دیکھا ہے وہ وہ میں ن نے آئینے میں دیکھا
جیسے ایک پری آسمانوں سے اتر آئی ہو خوشی سے میری چیخ اس قدر بلند اس لیے ہوئی
کہ وہ پری زاد چہرہ اور کوئی نہیں بلکہ میں ہی ہوں ہاہا ہاہا آشنہ کہتے ہی ایک پل کی
دیری کیے بنا برائڈل روم کا دروازہ کھولتی باہر بھاگ گئی۔

جبکہ لائبہ اور آیت حیران کن تاثرات چہرے پر لیے کھولے دروازے کو دیکھ کر رہ گئی انھیں یہ تو علم تھا کہ آیت ڈرامے کرتی ہے لیکن اس قدر فلم چلا لے گی یہ آج جان پائی تھیں دونوں کو رہ رہ کر آشنہ پے غصہ آرہا تھا دوپٹے ٹھیک کوتی وہ بھی حال کی جانب بڑھ گئی۔

آشنى جانووووووووووو

آشنہ اپنی کچھ دوستوں کے ساتھ باتوں میں مگھن تھی تبھی اسے اپنے پیچھے کسی کی آواز سنائی دی اور وہ اچھے سے جانتی تھی یہ کس شخص کی آواز ہے۔۔۔۔۔

دوستوں سے ایکسکیز کرتی روحان کی جانب مڑی ہاں بولو چیپسٹر کیا کام ہے اور ہاں یہ کوئی تمہارا امریکہ نہیں جو یوں ہر کسی کو اتنے چپ طریقے سے آواز دو آشنہ ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔۔۔

روحان کو آشنہ کی آواز تو سنائی دے رہی تھی مگر نگاہیں دشمن جان پر سے ہٹنا بھول گئی
تھیں وہ لگ بھی تو تھی بھی تو بلا کی خوبصورت اور آج تو سنگھار کیے کسی پرستان کی
پری لگ رہی تھی جو شاید بھولے بھٹکے سے اس دنیا میں آگئی ہو گولڈن کلر میں پہنی
فراک اسکے گورے رنگ کو مزید نمایاں کر رہی تھی دودھیا کلائیوں کو آج سبز چوڑیوں
نے قید کیا ہوا تھا چہرے کا ایک ایک نقش آج میک اپ نے اور نکھار دیا تھا سبز
آنکھوں پے لگے لائسنز نے اس کی آنکھوں کی خوبصورتی میں اضافہ کر رکھا تھا
رخساروں کا گلابی پن اور ہونٹ قدرتی گلابی ہونے کے باوجود بھی انھیں گلابی لپسٹک
سے ڈھک دیا تھا ایسا پری زاد چہرہ تو کوئی بھی دیکھتا تو شاید اپنی پوری سلطنت ہار دیتا
لیکن کبھی کبھی خوبصورتی ہی امتحان بن جاتی ہے۔

او ہیلو مسٹر میں کوئی راجنٹ ہوں جو اپنی نظریں مجھ پے ٹکائے رکھتے ہوں۔ آشنہ غصے سے کہتی روحان کو اور بھی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

میں نے کب کہا تم راجنٹ ہو روحان نے کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔
ہاں تم چور ضرور ہو وہ اپنے بالوں کو سیٹ کرتے ہوئے بولا جو پہلے ہی ترتیب سے سیٹ تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھو چیپسٹر نا ہی میں کوئی راجنٹ ہوں اور نا ہی چور اور یہ جو تمہاری گول آنکھیں ہیں ناں انھیں ہٹا کر رکھا کرو مجھ پر سے ورنہ مجھے اچھے سے ہٹانی آتی ہیں آشنہ غصے سے کہتی پیر پٹخ کر سٹیج کی جانب بڑھ دی جہاں مہندی کا فنگشن اپنے عروج پر تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

روحان کہیں پل اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا روحان کو اس پر غصہ نہیں آ رہا تھا بلکہ وہ تو اپنے محبوب کی ایک ایک ادا سے محبت کرتا تھا روحان آشنہ کا کزن ضرور تھا مگر آج تک ان میں بے تکلفی ختم نہیں ہو پائی تھی جس کی وجہ روحان کی بڑھتی ہوئی محبت تھی روحان آشنہ سے محض دو سال بڑا تھا مگر اس کی محبت اسے سمجھدار کر گئی تھی وہ جب

چھوٹا تھا جب جب پاکستان آتا آشنہ کا کسی اور کے ساتھ کھیلنا اسے غصہ دلاتا آشنہ کو
ہر پل نظروں کے سامنے رکھتا -----

آشنہ کو کسی سے شئیر کرنا اس نے سیکھا ہی کہاں تھا جیسے جیسے عمر کا دورانیہ بڑھتا گیا
روحان کی پسند محبت میں بدلتی گئی اور اب وہ محبت کے اس مقام پر تھا جہاں کسی اور کو
دیکھنا اس کے لیے گناہ تھا-----

کہتے ہیں محبت جتنی کچی عمر کی ہو گی وقت کے ساتھ اس کی مضبوطی بڑھتی جائے
گی اور یہ اس قدر دل میں بسیرا کر لے گی کہ جہاں محبوب کے درپے بیٹھنا اور محبوب
کا دیدار کرنا اور اس کی عقیدت میں صبح شام ایک کرنا مقصد بن جائے گا روحان کی
محبت عمر کے اس کچے حصے میں تھی جس کی مضبوطی روحان کے دل میں خود بڑھ رہی
تھی اور وہ چاہتے ہوئے بھی کچھ نہیں کر پا رہا تھا اور اسکی راز داں بہن لائبہ اپنے بھائی
کے ہر جذبے سے واقف تھی-----

مہندی کا فنگشن اپنے اختتام کو تھا سب کے چہروں پر خوشیوں کے ساتھ ساتھ اب
تھکن بھی تھی آہستہ آہستہ سب مہمان رخصت ہو رہے تھے حال میں اب محض

خاندان کے کچھ افراد باقی تھے ارسلان اور اسکی کی فیملی کو بھی راحیل صاحب ابھی ابھی رخصت کر کے آئے تھے -----

چلیں بیگم صاحبہ اب ہم بھی چلتے ہیں یا یہاں میک اپ کے پیسے پورے کر کے جائیں گی راحیل صاحب طاہرہ بیگم کو شرارتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولے۔۔۔۔۔

راحیل صاحب کی بات پر جہاں باقی سب کے چہروں پر مسکان آئی وہیں طاہرہ بیگم خفگی سے راحیل صاحب کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

بھائی صاحب اب ایسا بھی کچھ نہیں ہے بھابھی تو اتنا سادہ رہتی ہیں خرچہ تو مجھ غریب کا ہوتا ہے ادھر میری بیگم صاحبہ کا بس نہیں چلتا کہ پارلر والی ہی ہر ٹائم ساتھ رکھے کیوں عائرہ بیگم عقیل صاحب عائرہ بیگم کے میک اپ پے چوٹ کرتے ہوئے بولے -----

سب ایک بار پھر مسکراہٹ نہ چھپا سکے -----

ارے کہاں عقیل صاحب ہم تو محض آپ کی عزت بڑھانے کے لیے ایسا کرتے ہیں اور شکریہ کہا کریں ہمیں ہماری وجہ سے تھوڑی بہت آپکی عزت بنی ہوئی ہے لوگوں کا کہنا ہے عقیل اور راحیل کی قسمتیں اچھی ہیں جو اس قدر حسین بیویاں ملی اور کہیں نا کہیں بچے بھی اپنی امیوں پر ہیں عائرہ بیگم نے نہایت ادب سے جواب دیا -----

جس پے پہلے تو سب حیرانی سے عائرہ بیگم کو دیکھنے لگے اور پھر سب کا ایک ساتھ قہقہہ بلند ہوا جس میں پورا پورا ساتھ عائرہ بیگم نے بھی دیا۔-----

صبح سے گھر میں مہمانوں کی آمد و رفت کا سلسلہ شروع تھا گھر کے افراد کو ایک پل بھی آرام کا نہیں مل رہا تھا -----

آشنہ جلدی کرو یا ر پار لر بھی جانا ہے ابھی رباب آپی کے ساتھ آیت مصروف انداز میں آشنہ کو بولی۔-----

ہاں بس میں زرا یہ بابا کے کپڑے دے کر آتی ہوں آشنہ کپڑوں کو ہینگر سے اتارتے ہوئے بولی۔-----

رباب آپنی جلدی کریں ہمیں نکلنا بھی ہے لائبہ رباب کے کپڑے سمیٹتے ہوئے
بولی-----

لائبہ مجھے ایک بات کرنی ہے تم سے رباب لہجے کو حتی الامکان نارمل رکھتے ہوئے بولی
لیکن چہرے پے پریشانی ظاہر تھی-----

جی بولیں آپنی اور آپ اتنی پریشان کیوں ہیں سب ٹھیک تو ہے ناب لائبہ کے چہرے
پر بھی فکر تھی-----

لائبہ میں جانتی ہوں کہ یہ فضول بات ہے لیکن میرا دل آشنہ کے لیے بہت پریشان
ہے میں نے خواب میں اسے بہت درد میں دیکھا ہے ٹرسٹ می میں جانتی ہوں یہ محض
خواب ہے لیکن خواب میں بھی اسے درد میں دیکھ کر میری آنکھ کھل گئی تھی اور کہیں
وقت میں رب کے حضور گڑ گڑا کر دعائیں کرتی اس کی خیر اور بھلائی کی مانگ رہی
تھی-----

لائبہ میں نے اپنے ان ہاتھوں سے اس گڑیا کو پالا ہے میری آشنہ کو میں تکلیف میں
برداشت نہیں کر سکتی تمہیں پتہ اس کی آنکھ سے گرا ایک آنسو میں نے اپنے دل پر
محسوس کیا ہے میں جا تو رہی ہوں یہ دن تو ہر لڑکی پے آتا ہے لیکن آج آنکھیں بار بار
نم ہو رہی ہیں یہ بابا کا آنکھ چھوڑنا بہت مشکل ہے-----

اس گھر میں آنکھ کھولی اور کیسے بچپن گزرا اور آج دیکھو یہ دن کہ مجھے اپنا گھر چھوڑنا
پڑھ رہا ہے مجھے یاد تو سب کی آئے گی لیکن آشنہ میں جان ہے میری-----

وہ چھوٹی سی گڑیا اب وہاں نہیں دیکھے گی -----
 رباب آنکھوں میں آئی نہی کو بے دردی سے صاف کرتی کام میں مصروف ہو گئی

رباب کی باتوں نے لائبہ کی بھی آنکھیں نم کر دی لیکن اگر ابھی وہ روتی تو رباب بھی
 رو دیتی لیکن دل ہی دل میں وہ بھی آشنہ کی سلامتی کی دعائیں کرنے لگی۔۔ لیکن قسمت
 کا لکھا اکثر دعاؤں کو چھپا دیتا ہے -----

بیٹیاں تو ہوتی ہیں پرانی ----
 کیا خوب کہا ہے کسی نے یہ پھول کھلتا تو کہیں اور ہے لیکن سجتا کسی اور کے گھر ہے

آشنی دیکھ رباب آپ کی شادی کو ایک سال گزر گیا اور پتہ بھی نہیں چلا آیت آشنہ کی
 گود میں سر رکھتے ہوئے بولی -----

آشنہ لیپ ٹاپ پے نا جانے اتنی گمکن ہو کر کیا دیکھ رہی تھی -----

آیت کے یوں اچانک گود میں سر رکھنے سے اچھلتے ہوئے چیخی اور چیخ اتنی تھی کہ دس گھر آسانی سے سن سکتے تھے آیت آشنہ کے اچھلنے پے خود بھی گھبرا گئی تھی

کیا مسئلہ ہے آشوووو ہر ٹائم چیخنا تیری عادت ہے کیا آیت اپنے دھڑکتے دل پے ہاتھ رکھتے ہوئے بولی جس کی سپیڈ نارمل تو بالکل نہیں تھی-----

آیت تم میں تمیز نہیں ہے لائیٹ اون کر کے یہ گود میں سر رکھنے والی حرکت کر لیتی میں ویسپائر مووی دیکھ رہی تھی اور تو نے ڈرا دیا مجھے آشنہ کے سانس ابھی ابھی اکھڑے ہوئے تھے-----

دیکھ آشووو یہ ویسپائرز کی موویز کم دیکھا کر تو خود تو ہارٹ اٹیک سے دنیا سے کوچ کرے گی ساتھ اپنی چیخوں سے مجھے بھی مارے گی آیت چہرے پر ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے بولی-----

دیکھ میں یہ سوچتی ہوں ہائے ہائے ہائے ہائے کوئی ویسپائر آئے اور اسے مجھ سے محبت ہو جائے پھر وہ مجھے اپنی دنیا میں لے جائے میں اس کی ملکہ بن جاؤں

ہائے ہائے میرے نکلے نکلے سپنے آیت لمبا سانس لیتے ہوئے بولی

کوئی شرم کرو اچھی اچھی دعائیں کیا کرو اللہ ناکرے کبھی ایسا ہو آیت مصنوعی ناراضگی سے بولی۔۔۔۔۔

اچھا چلو چھوڑو آج ہم باہر جاتے ہیں میری بھی کالج سے چھٹیاں ہیں تو بھی فری ہے تو
کیوں نا تھوڑا مزہ ہو جائے آشنہ مزے سے بولی۔۔۔۔۔

آیت کو بھی آشنہ کی بات اچھی لگی تو جلدی سے ہامی بھر لی۔۔۔۔۔

آج موسم بھی آشنہ کی طرح اچھا تھا ہلکی ہلکی ہوا اور سردیوں کا آغاز جسم کو پر سکون کر رہا تھا عصر کے یہ ٹائم سب کے چہروں پر تازگی بکھیرنے کا اہم کام کرتا تھا۔۔۔۔۔

آشنہ ہمیں تو یہاں پارک دیکھانے لائی ہے آیت اور ایمن ایک دم بولی۔۔۔۔۔

آشووووو یار مجھے لگا تھا ہم شاپنگ کرنے جا رہے ہیں ----- حنا نے بھی حصہ
ڈالنا ضروری سمجھا -----

ہاں ہاں شاپنگ کا بڑا شوق ہے تم سبکو پیسے تو جیسے پیڑ پر اگتے ہیں ناں اور آرام سے
سنو سب یہاں قدرت کے حسین منظر دیکھو اور تھوڑی بہت واک کرو دیکھو ساری کی
ساری موٹی ہوئی پڑی ہو۔۔

آشنہ نظریں کا رخ پہلے ایمن اور آیت پر اور پھر حنا پر کرتے ہوئے
بولی-----

سب نے آیت کی بات سن کر پہلے اپنے آپ کو دیکھا اور پھر آیت کو نظروں کا
مطلب یہ تھا کہ تمہیں کس اینگل سے ہم موٹی لگی-----
آشنہ سب کی طرف مسکرا کر دیکھتی جیسے ہی مڑی ایک زور دار ٹکراؤ نے اس کو دن
میں بھی تارے دکھا دیے-----

سامنے والا غصے سے نظریں گاڑے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جس نے ٹکراؤ کے بعد ابھی
تک سر نہیں اٹھایا تھا-----

آیت ایمن اور حنادم سادھے اس لڑکے کو دیکھ رہی تھیں جس کی شہد رنگ آنکھوں
میں غصے سے خون اتر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایش بات سنو ٹین ایش کے پیچھے رکتے ہوئے بولا اور سامنے دیکھتے ہی زبان تالو سے
چپک گئی ایش کی نظریں لڑکی پر تھی اور لڑکی کا سر جھکا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔
چلو ایش یہاں سے ٹین ایش کا بازو پکڑتے ہوئے بولا ٹین کی بات ایش پر کوئی اثر نہیں
کر رہی تھی وہ برف کا مجسمہ بنے کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹین کے چہرے پے فکر ظاہر تھی اور وہ جانتا تھا اب کیا ہونے والا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے یار اندھے ہو گئے ہیں کیا آشنہ سر کو پکڑے جھکی ہوئی نظریں اٹھاتے
ہوئے بولی سامنے والی شخصیت پے نظریں پڑتے ہی جیسے پلٹنا بھول گئی شہد رنگ آنکھیں
جن میں غصے سے خون اتر رہا تھا چہرے پر بلا کا غصہ جس کی وجہ سے پورا چہرہ لال ہو
گیا تھا ماتھے پے گرے ہلکے براؤن بال جو ماتھے کی شان کو اور بڑھا رہے تھے ہونٹ
ایک دوسرے میں پیوست تھے گورا رنگ کالے لباس میں اور دھک رہا تھا گردن کی
نسیں پھولی ہوئی ہاتھوں کو زور سے بند کیے وہ اس جہاں کا تو بالکل نہیں لگ رہا تھا کوئی

اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے یہ سوال پچھلے دو منٹ میں کہیں بار آشنہ کے ذہن میں اٹھ رہا تھا۔-----

آشنہ کی بات سن کر اور آشنہ کی نظریں خود پر مرکوز دیکھ کر ایش کو غصہ اور کوفت دونوں محسوس ہو رہے تھے۔-----

دیکھیں میم سوری میں ایش کی طرف سے معذرت کرتا ہوں ٹین ایش کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔-----

آہاں تو اس حسن کے دیوتا کا نام ایش ہے اور یقیناً یہ نام بس میرے لیے بنا ہے میں آشنہ اور وہ ایش کمال جوڑی ہے ماشاء اللہ آشنہ من ہی من میں خوش ہوتی ایش کو دیکھ رہی تھی۔-----

عجیب بات یہ تھی کہ ابھی تک ایش کچھ نہیں بولا تھا۔-----

کوئی بات نہیں غلطی انسانوں سے ہی ہوتی ہے ان سے بھی ہوگئی آپ معافی مت مانگیں آشنہ لفظ انسان پر زور دیتے ہوئے ایش کے تاثرات دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن ایش کا چہرہ بے تاثر تھا۔-----

ایمن حنا اور آیت پورے معاملے میں خاموش تماشائی کا کام بڑے اچھے سے ادا کر رہی تھیں۔۔۔۔۔

چلو ایش ٹین ایش کا بازو پکڑتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔

کچھ تھا جو آشنہ کے دل میں کھٹکا تھا اور وہ جان چکی تھی وہ کیا ہے،

— — — — —

ایمن جو کہیں دیر سے خود پر کنٹرول کر کے کھڑی تھی ان کے جاتے ہی شروع ہو گئی تھجے زرا ڈر نہیں لگا کتنے غصے میں تھا وہ اگر کچھ کر دیتا تو ؟؟؟؟ ایمن سوالیہ نظروں سے آشنہ کو دیکھنے لگی۔-----

ہاں آشنہ تمہیں زرا زرا ڈر نہیں لگتا اور ہمارا یہاں کانپ کانپ کر برا حال ہو رہا تھا حنا نے بھی حصہ ڈالنا ضروری سمجھا۔۔۔۔۔۔۔۔

آیت تمہیں بھی کچھ بولنا ہے تو بول لو آشنہ نظروں کا رخ آیت کی جانب کرتے ہوئے بولی؟؟؟

نہیں مجھے کچھ نہیں کہنا کیوں کہ سمجھایا ان کو جاتا ہے جن کے پاس دماغ ہو پر مجھے افسوس ہے تیرے پاس دماغ جیسی عظیم چیز نہیں ہے آیت آشنہ کو اچھے سے جانتی تھی اسی لیے ہار مانتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

یہ کی نا بہنوں والی بات لو یو آشنہ آیت کے بال کھنچتے ہوئے دور بھاگی۔۔۔۔۔۔۔۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

پارک میں اب چاروں کے دوڑتے ہوئے قہقہے گونج رہے تھے آشنہ سب کو چھڑتی اور پھر بھاگ جاتی اور وہ یہ نہیں جانتی تھی اس کو دیکھ کر کسی کی آنکھوں میں کس قدر خون اتر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

— — — —

<https://www.classicurdumaterial.com/>

.....

آج زمین پے قدم ہی نہیں رکھ پا رہا تھا۔۔۔۔۔

[illegible][illegible]

ایمن پنجابی کی حالت کو خراب کرتے ہوئے مزے سے بولی۔۔۔

جبکہ باقی سب اس کا منہ دیکھتے ہی رہ گئی او ایم جی تو تم اس لیے پیپرز میں اتنا خوش تھی حنا دونوں ہاتھ اپنے چہرے پے رکھتے ہوئے بولی -----

ہاں جانو اسی لیے ایمن بات کرتے کرتے آشنہ کی جانب متوجہ ہوئی اور آشنہ کو کسی گہری سوچ میں دیکھ کر حنا کی طرف سوالیہ نظروں سے اشارہ کیا جس پر حنا نے بھی کندھے اچکا دیے -----

آشنی کیا ہوا ہے تم آج بڑی خاموش ہو ایمن آشنہ کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی ----

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

آشنہ ایمن کے یوں کندھے پر ہاتھ رکھنے سے چانک ڈر گئی جس پر ایمن بچاری بھی دل تھام کر رہ گئی آشنہ کیا مصیبت ہے یار ابھی میری شادی بھی نہیں ہوئی اور تو یہاں ڈرا ڈرا کر مارنے پے تلی ہے ایمن آشنہ کو گھورتے ہوئے بولی جس پے حنا نے با مشکل اپنی مسکراہٹ چھپائی -----

کچھ نہیں یار بس دل نہیں لگ رہا سمجھ نہیں آ رہا کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ پچھلے کہیں دنوں سے کسی کا احساس اپنے آس پاس محسوس کرتی ہوں ایسے لگتا ہے جیسے کوئی مسلسل مجھ پر نظر رکھے ہے کسی کی نظروں کر تپش میں محسوس کرتی ہوں آج تو ایسا ہوا کہ جب میں کالج میں انٹر ہو رہی تھی تو کسی کے ساتھ میرا ہاتھ ٹچ ہوا اور ٹرسٹ می میں آج سے پہلے اس قدر ٹھنڈا ہاتھ نہیں دیکھا جب میں نے ادھر ادھر دیکھا تو وہاں میرے علاوہ کوئی نہیں تھا آشنہ ایک تسلسل سے ساری باتیں بتا رہی تھی جو ایمن اور حنا بہت غور سے سن رہی تھی ہاہاہاہاہا اس سے پہلے کہ آشنہ کچھ اور بولتی ایمن کا بلند قہقہہ پورے کیفے میں گونجا جس پر کیفے میں بیٹھے سب لوگوں نے ایمن کو حیران کن نظروں سے دیکھا اور سب کی نظریں خود پر مرکوز ایمن شرمندہ سی ہو کر آشنہ کو دیکھنے لگی جو اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی حنا آشنہ کی باتوں کا مزاق بنا کر آشنہ سے پٹنے والا رسک بالکل نہیں لے سکتی تھی۔

یار دیکھ آشنہ یہ سب ممکن تب ہوتا جب تو کسی ناول میں ہوتی اور یہ جو تو کہانی سن رہی ہے نا ایسی بیس کہانیاں پڑھ چکی ہوں میں اب میری جان یہ سب بھی انھی کہانیوں میں ہوتا ہے جن میں ویمپائرز ہوں اور کہانیوں کا حقیقی دنیا سے کوئی تعلق نہیں اور ناولز زرا کم پڑھا کر ایمن دادی اماں کی طرح آشنہ کو سمجھاتے ہوئے ایسے بولی جیسے آشنہ ایک منٹ سے پہلے اس کی ساری باتیں مان لے گی۔

اوکے میں چلتی ہوں پھر ملتے ہیں آشنہ بیک کو کندھے پے لٹکاتی دونوں کو وہیں چھوڑے
کالج سے باہر نکل گئی اور پیچھے وہ دونوں بس کندھے اچکا کر رہ گئی۔-----

سردی اب پہلے سے کچھ زیادہ تھی آشنہ کالج یونیفارم اور بیگ کندھے سے لٹکائے
چہرے نیچے کیے فٹ پاتھ پے چل رہی تھی گاڑیوں کا مسلسل آنے والا شور بھی اس کی
سوچوں میں خلل پیدا نہیں کر رہا تھا۔---

اور آج ایک سچ تھا جس کا سامنا کرنے کے لیے وہ پچھلے کہیں دنوں سے خود کو تیار کر
رہی تھی آشنہ بی بیو تم سب کچھ پہلے سے ہی جانتی ہو تمہیں ڈرنا نہیں ہے وہ خود سے
ہی باتیں کرتی خود کو حوصلہ دے رہی تھی۔-----

آج دل اس دشمن جاں کو دیکھنے کے لیے تڑپ رہا تھا جس نے ایک ہی لمحے میں آشنہ
کے دل میں حکومت کر لی تھی آشنہ کہیں دنوں سے اپنی کیفیت سمجھ نہیں پا رہی تھی
اور آج وہ اپنے دل کا حال جان گئی تھی وہ۔ محبت کی سیڑھی چڑھ چکی تھی آج آشنہ
سب کو چیخ چیخ کر بتا دینا چاہتی تھی کہ اسے ایش سے محبت ہے اور بھلا کیسے ایسا ہو سکتا
تھا دل تڑپ کر محبوب کو یاد کرے اور محبوب کا دیدار نا ہو

اپنی سوچوں میں مگن وہ اسی پارک میں پہنچ چکی تھی جہاں سے محبت جیسا جذبہ اس نے پایا تھا یہ پارک بھی آج اسے عزیز لگ رہا تھا جہاں اس نے پہلی بار ایش کو دیکھا لیکن قدم ایک پل کو ڈمگائے جب سامنے ایش کو دیکھا وہ ٹین کے ساتھ بیٹھا ناجانے کس بات پر بحث کر رہا تھا ایش کو بھی کسی کی موجودگی کا احساس ہو چکا تھا اور اب اس کی نظروں کا رخ بھی آشنہ کی جانب تھا آشنہ ایش کو خود کی طرف دیکھتا محسوس کر کے ایک پل کے لیے سہم کر رہ گئی لیکن آج وہ عہد کر چکی تھی کہ اب اس سچائی سے اور نہیں بھاگے گی -----

ٹین نے ایش کی نظروں کا تعاقب کیا تو گھبرا کر رہ گیا وہ جانتا تھا اس ٹائم آشنہ کا یہاں ہونا خطرے سے خالی نہیں ہے لیکن وہ بھی اب خود کو بے بس ہوتا محسوس کر رہا تھا کیوں ایش کو روکنے والا ابھی تک کوئی پیدا نہیں ہوا تھا ----

ایش ایک پل کی بھی دیر کیا بنا آشنہ تک پہنچا اور آشنہ کا دل وہیں دہل کر رہ گیا لیکن کہیں حد تک وہ خود کو تیار کر چکی تھی -----

پارک میں اس ٹائم ایک دکا لوگ تھے ---

وہ میں میں وہ اس سے پہلے کہ آشنہ کچھ کہتی ایش اسے لے کر وہاں سے غائب ہو گیا
تھا اور ٹین اب جانتا تھا آگے کیا ہونے والا ہے لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

آشنہ کی آنکھ کھلی تو خود کو ایک کمرے میں بند پایا جیسے جیسے سارا واقع یاد آیا وہ ایک
بار کپکپا کر رہ گئی۔۔۔۔۔

آنکھوں میں آئی نمی کو ہاتھ کی پشت سے صاف کرتی اٹھ کر بیٹھی اور ہلکے سے مسکرا
دی۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تیرے ہاتھوں خود کو ختم کرنا چاہتی ہوں
ہائے کم بخت
میری سادگی دیکھ میں کیا چاہتی ہوں۔۔۔

آنکھوں میں پھر سے آئی نمی کو وہ قہقہے سے دبا گئی یہ آشنہ کہیں سے اٹھارہ سال کی بچی
نہیں لگ رہی تھی یہ آشنہ تو محبت کے سمندر میں ڈوبی آشنہ تھی جو انجام کی پرواہ کیے
بغیر اس میں کود چکی تھی اور محبوب کے قدموں میں خود کی زندگی رکھ دی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔

کچھ پلوں کے بعد دروازہ زوردار آواز سے کھلا جیسے آنے والا کسی بدلے کی طلب سے آیا ہو دروازے کی آواز سن کر آشنہ کی دھڑکنیں منتشر ہوئی۔۔۔۔۔

آشنہ کو کمرے میں محسوس کرتے ہی ایش کا چہرہ اور لال ہو چکے تھے دو لمبے دانت جیسے خون پینے کو بے تاب ہو رہے تھے آنکھوں میں خون اتر چکا تھا جو یقیناً ایش کی بھوک بڑھا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آشنہ ایش کا یہ روپ دیکھ کر سہم گئی اور با مشکل بیڈ کے دوسرے کنارے سے اترنے لگی لیکن ایش پلک جھپکتے ہی اس کے سامنے پہنچ چکا تھا آشنہ کا رنگ خوف سے لٹھے کی مانند سفید پڑھ گیا تھا اور پورا جسم کانپ رہا تھا ایش کو اپنی بھوک مٹانی تھی بنا دیر کیے آشنہ کی گردن پر جھکا اور دونوں دانتوں سے اپنی بھوک مٹانے لگا۔۔۔۔۔

آشنہ ایش کی اس قدر قربت سے پہلے ہی گھبرا گئی تھی مگر اب ایش کا چہرہ خود کی گردن پر جھکا دیکھ کر رہ گئی ایسے لگ رہا تھا جیسے کسی نے دھکتے ہوئے انگارے آشنہ کی گردن پر رکھ دیے ہوں آشنہ کی آنکھیں درد کی شدت کی وجہ سے آنسوؤں سے بھر گئی گلابی ہونٹ درد سے ایک دوسرے میں سختی سے پیوست کر لیے آشنہ سے درد برداشت ہونا مشکل ہو رہا تھا اس سے پہلے کہ وہ خود کو بچانے کی کوئی مزاحمت کرتی بے ہوش ہو کر ایش کی بانہوں میں ہی جھول کر رہ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پاگل ہو گئے ہو کیا تم تم تمہارا کوئی کنٹرول نہیں کیا خود پے اور اگر میں نا آتا تو تمہارا ارادہ تو اسے یہیں رکھنے کا تھا وہ ہی کیوں؟ ٹین مسلسل غصے سے ایش کو کہہ رہا تھا کیوں کہ اگر وہ وقت پے نا آتا تو ایش آشنہ کو ختم کر کے ہی سکون کا سانس لیتا وہ تو شکر ٹین باوقت پہنچ کر آشنہ کو ایش سے دور کر چکا تھا -----

تم چپ رہو اس ٹائم زہر لگ رہے ہو مجھے ہمیشہ تب ہی آنا ہوتا ہے کیا جب میں اپنی بھوک مٹانا چاہ رہا ہوتا ہوں پتہ نہیں تجھ میں اتنی انسانوں کے لیے ہمدردی کیوں ہے تو جانتا ہے یہ انسان ازل سے ہمارے دشمن ہیں نفرت کرتا ہوں میں ان سے

 ایش بیڈ پے بیٹھا غصہ سے تلملا رہا تھا آخر آج پھر ٹین کی وجہ سے ایک شکار ہاتھوں سے گیا تھا -----

دیکھ ایش بات ہمدردی کی نہیں لیکن اور بھی بہت انسان ہیں لیکن تو اس لڑکی کے پیچھے اس قدر پاگل کیوں ہو رہا ہے جو بات ہے وہ بتا ٹین بھی اب اسی کے انداز میں بات کر رہا تھا -----

تو سنو اس لڑکی کا خون مجھے طاقت دیتا ہے میں نہیں جانتا لیکن اس کی قربت مجھے اس چیز کا احساس کرواتا ہے کہ میں طاقت ور ہوں اور میرے دل میں اس کے لیے کبھی کوئی ہمدردی پیدا نہیں ہوگی آئندہ مت روکنا مجھے ایش غصے سے دندناتا ہوا کمرے سے باہر جا چکا تھا -----

ٹین آشنہ کو بے ہوشی کی حالت میں ہی آشنہ کے گھر اس کے کمرے تک چھوڑ آیا تھا اس بات سے انجان کہ کوئی یہ کارنامہ بہت اچھے سے دیکھ چکا تھا -----

<https://www.classicurdumaterial.com/>
 آیت بات سنو بیٹا؟؟ طاہرہ بیگم آیت کو پاس بلاتے ہوئے بولی، -----
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
 آشنہ کہاں ہے طاہرہ بیگم نے مدھم لہجے میں پوچھا کیوں کہ اس ٹائم راحیل صاحب گھر ہوتے تھے -----

امی وہ اپنے کمرے میں سو رہی ہے پیپرز کی وجہ سے نیند کافی ڈسٹرب تھی تو کالج سے آتے ہی سو گئی آیت اپنی کانپٹی ہوئی آواز پر قابو پاتے ہوئے بولی -----

کیا بات ہے آیت کچھ پریشان ہو طاہرہ بیگم آیت کے چہرے کے بدلتے تاثرات کو دیکھتے ہوئے بولیں۔۔۔۔۔

نہیں امی میں پریشان نہیں ہوں بس تھوڑا تھک گئی ہوں یونی میں کام زیادہ تھا آج اس لیے میں بھی کچھ دیر آرام کر لوں آپ کو کوئی کام تو نہیں ہے نا آیت خود کو نارمل کرتی سوالیہ نظروں سے طاہرہ بیگم کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

نہیں تم نہیں تم آرام کرو پھر جب کام ہوا میں اٹھا دوں گی طاہرہ بیگم پیار سے آیت . کے سر کو سہلاتے ہوئے بولیں۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
جی امی آیت بس اتنا ہی کہہ سکی اور اپنے کمرے کی جانب چل دی۔۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

آیت آیت آیت آشنہ آیت کا نام پکارتے ہوش میں آئی۔۔۔۔۔

آیت کمرے میں قدم رکھتے ہی آشنہ کی جانب دوڑی کیا ہوا آشنہ آیت گبھرا گئی تھی۔۔۔۔۔

آیت وہ میں وہ آیت آشنہ کانپتے ہوئے لفظوں کو ترتیب نہیں دے پا رہی تھی۔۔۔۔۔

ہاں بولو آشنہ کیا ہوا ہے اچھا پانی پی لو پہلے تھوڑا سا آیت آشنہ کو ساتھ لگاتے ہوئے
پانی پلانے کی کوشش کر رہی تھی -----

آیت وہ آشنہ کو اپنی گردن پے درد کا احساس ہوا دائیں ہاتھ کو جب گردن پے رکھا تو
آشنہ کراہ کر رہ گئی آیت نے آشنہ کا ہاتھ گردن سے ہٹا کر دیکھا تو کانپ کر رہ گئی
آشنہ کی گردن پے اتنا گہرا زخم تھا جس سے وہ تڑپ کر رہ گئی آ آشنی آشنی یہ یہ کیا
ہوا ہے تمہیں آیت کی آواز کسی گہری کھائی سے آتے ہوئے محسوس
ہوئی -----

آشنہ کی آنکھوں میں درد کی شدت سے نمی تھی جسے دیکھ آیت کو تکلیف ہو رہی
تھی -----

آشنہ میری طرف دیکھو آیت کانپتے ہاتھوں سے آشنہ کا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے
بولی -----

آشنہ کو سارا واقع یاد آیا تو ایک بار پھر آیت کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو
پڑی -----

آشنہ کیا ہوا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا پلیز مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے آیت نے پہلی بار
آشنہ کو اس قدر روتے ہوئے دیکھا تھا -----

آیت وہ ایش وہ ویمپائر ہے مجھے ویمپائر سے محبت ہو گئی ہے آشنہ روتے ہوئے ہی بولی

آشنہ کی بات پر آیت صدمے سے آشنہ کو دیکھنے لگی
ایش وہ ہی لڑکا جو پارک میں ملا تھا آیت اس دن کی ملاقات یاد کرتے ہوئے بولی

آشنہ پاگل ہو گئی ہو تم یہ کیا کہہ رہی ہو تمہیں کچھ پتہ بھی ہے آیت با مشکل اپنی
بات کہہ کر چپ ہوئی۔-----

ہاں آیت وہ ہی ایش میں سچ کہہ رہی ہوں بہت دنوں سے تمہیں بتانا چاہ رہی تھی لیکن
میں جانتی تھی تمہیں یقین نہیں آئے گا آشنہ ہچکیاں لیتے ہوئے بولی -----
آیت کو آشنہ کی ذہنی حالت پے شبہ ہوا آشنہ یہ اتنا گہرا زخم کیسے ہوا آیت آشنہ کی
گردن کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی -----

آیت یہ زخم ایش نے مجھے دیا ٹرسٹ می آیت وہ ویمپائر ہے میرا یقین کرو آشنہ آیت
کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولی -----

ایششششششش نے یہ کیا آیت بے یقینی سے آشنہ کو دیکھتے ہوئے بولی ----

ہاں اسی نے کیا ہے اور میں جھوٹ نہیں کہہ رہی آشنہ آنکھوں میں آئی نہی کو ہاتھ کی
پشت سے صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آیت تم اس سے کب اور کہاں ملی اور اس نے کچھ اور تو اس پہلے کہ آیت کچھ بولتی
آشنہ نے آیت کو خاموش کروا دیا

آیت میری بات سنو مجھ پر یقین نہیں کیا تمہیں آشنہ شکوہ کناں نظروں سے آیت کو
دیکھنے لگی۔

نہیں آشنی مجھے تم پر یقین ہے پر جو انسان تمہیں اتنا درد دے سکتا ہے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے اور تم پاگل ہو تم نے اسے اتنا درد کیوں دینے دیا آیت کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ایش کا قتل ہی کر دے اور آشنہ بھی نہیں بتا رہی تھی کہ یہ سب کیسے ہوا

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مجھے بھوک لگی ہے ایش ٹین کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

تو جا اس کو نوچ لے ٹین لہجے کو سخت کرتے ہوئے بولا۔۔۔

ارے واہ مطلب اجازت مل گئی اب تو جانا پڑے گا ہائے ایش ٹین کو زچ کرتے ہوئے

اگر کچھ بھی ایسا کیا نا تم نے تو میں تم سے بات نہیں کروں گا ٹین کا لہجہ ابھی بھی نرم
نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھ ٹین جہاں تک بات ہے نا اس لڑکی کی تو میں اس سے نفرت کرتا ہوں بے پناہ
نفرت اتنی نفرت کہ میرا دل کرتا ہے اپنے انھی ہاتھوں سے میں اسے ختم کر دوں ایش
کے سر پے جنونیت سوار تھی -----

اور اب یہ تو وقت ہی بتاتا کہ ایش کو اس قدر کیوں نفرت تھی آشنہ سے پتہ نہیں اب آگے کیا ہونے والا تھا آشنہ کو ایش کے قہر سے کون بچا سکتا تھا۔۔۔۔۔

محبت سے نہیں واقف بہت انجان لگتی ہو -----

آشنو اگر وہ ویمپائر ہوا تو سچی کہہ رہی ہوں تجھ پے ایک ناول لکھوں گی جس کا نام ہو
گا ایش ایمن نے جب سے آشنہ سے سنا تھا کہ ایش ویمپائر ہے وہ آشنہ کو تنگ کیے جا
رہی تھی

کیا مسئلہ ہے یار کبھی تو کسی بات کو سنجیدگی سے سمجھنے کی کوشش کیا کرو حنا کو رہ رہ کر ایمن پر غصہ آ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اس سارے معاملے میں آشنہ بالکل خاموش تھی جانے کن خیالوں میں گم تھی جو
حنا کی آواز پر بھی متوجہ نہ ہو پائی -----

آشنہ کیا ہوا ہے اس طرح چپ کیوں ہو آیت آشنہ کے زخم پر مرہم لگاتے ہوئے
بولی۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں آیت بس سمجھ نہیں آ رہا کیا کروں میں اس سے بہت محبت کرنے لگی ہوں مجھے ڈر بھی بہت لگتا ہے اس سے لیکن اس کے قریب بھی رہنا چاہتی ہوں میں پاگل ہو گئی ہوں آشنہ کی آنکھوں میں نمی اور آواز میں درد ظاہر تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

آشنہ میں تمہاری دوست ہوں اور مجھے فکر ہے تمہاری اگر تمہارے کہنے کے مطابق وہ
ویمپائر ہے تو پلیز اس سے دور رہو جس قدر اس نے تمہیں درد دیا ہے وہ کچھ بھی کر
سکتا ہے حنا آشنہ کے زخم کو دیکھ کر پریشان تھی۔-----

[illegible]

ایش جلدی چلو آغا جان کو دیر سے آنا سخت ناگوار گزرتا ہے یہ تم اچھے سے جانتے ہو
ٹین ایش کے سر پر سوار تھا نا بھی ہوتا تو منظر یہی پیش ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

کبھی کبھی مجھے لگتا ہے آغا جان کا بیٹا میں نہیں تو ہے اتنا تو میں۔ انھیں نہیں جانتا جتنا
انھیں تم جانتے ہو ایش ایک آئی برو اٹھاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ہاں مجھے بھی یہ ہی لگتا ہے تو ان کا بیٹا ہوتا تو تجھے کوئی فکر ہوتی ان کی یہاں تو تجھے ہر ٹائم کسی انسان کا خون مل جائے تو اسی میں ہی خوش ہے ٹین بھی طنز کرتے ہوئے بولا

نہیں تو تم کیا بریانی اور سلاد کھاتے ہو جو ہر ٹائم یہ انسانوں کا طرز مجھ پے کرتے ہوئے
ایش بھی اب دو بدو تھا -----

ایش شٹ اپ اور اٹھو اب میں نے تجھ جیسا ست ویمپائر کبھی نہیں دیکھا
ٹین چہرے پر ڈھیروں بیزاریت لیے ایش کو اٹھا اٹھا کر تھک چکا تھا لیکن ایش نے تو
جیسے نا اٹھنے کی قسم کھائی تھی -----

مجھ جیسا ویسپائر تو دیکھے گا بھی نہیں کیوں کہ میں ایک ہی پیس ہوں ایش اب کہیں سے بھی وہ غصے والا ایش نہیں لگ رہا تھا جو بچاری ہماری آشنہ پر ظلم کرتا ہے

اور ناتنگ کرنے کا ارادہ کرتے ہوئے ایش بھی اٹھ کھڑا ہوا چلو-----

----- دونوں اگلے ہی پل میں آغا جان کے سامنے کھڑے تھے

جی تو آپ لوگوں کو آنے کا ٹائم مل گیا مجھے تو لگ رہا تھا آج کوئی انوکھا پیغام تم لوگوں کے پاس آتا تو شاید پھر ہی تم لوگ یہاں تشریف لاتے آغا جان اپنے اپنے غصے کو ظاہر کرتے ہوئے بولے -----

جی آغا جان ہم بس آہی رہے تھے ٹین گھبراتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

لیکن ایش بالکل پر سکون کھڑا تھا اور یہ بات آغا جان بھی جانتے تھے کہ ایش ایک لفظ نہیں بولے گا۔۔۔۔۔

یہ میرے سامنے انسانوں کی طرح بہانے بنانے بند کرو آغا جان اپنی روب دار آواز کو مدھم رکھتے ہوئے بولے اور میں نے تم لوگوں کو ایک خاص کام کے لیے یہاں بلایا ہے مجھے وہ لڑکی مل گئی ہے جس کی تلاش تھی اور اب تم دونوں کے ذمے کچھ کام لگا رہا ہوں جو جلد از جلد ہونا چاہیے آغا جان ایک بار پھر اپنی نشست پر بیٹھتے ہوئے بولے۔۔۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

کیا وہ لڑکی مل گئی ٹین خوشی سے بولا۔۔۔۔۔

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ہاں اور اب مجھے وہ لڑکی میرے سامنے چاہیے آغا جان ایش کو دیکھتے ہوئے بولے

۔۔۔۔۔

ایش خوش تو تھا مگر آغا جان کے سامنے خوشی ظاہر کرنا مطلب موت کو دعوت دینا تھا جی آغا جان ایش بس اتنا ہی کہہ سکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زوار ان دونوں کو اس لڑکی تک پہنچا دو آغا جان اپنے خاص ملازم کو حکم دیتے ہوئے
بولے

جی آغا جان ملازم احترام سے کہتا ایش اور ٹین کی جانب متوجہ ہوا
اور ایک پل کی دیری کیے بناتینوں وہاں سے غائب ہو چکے تھے -----

.....
اما آپ سے ایک بات پوچھوں آشنہ ماں کی گود میں سر رکھتے ہوئے بولی۔۔ زخم سویٹر
پہننے کی وجہ سے چھپا ہوا تھا اس لیے طاہرہ بیگم ابھی تک لا علم تھیں -----

<https://www.classicurdumaterial.com/>
ہاں آشنہ پوچھو یہ تم کب سے اجازت لے کر پوچھنے لگی جب کہ تم اچھی طرح جانتی ہو
کہ کتنی منہ پھٹ ہو طاہرہ بیگم آشنہ کے بدلتے رویے کو دیکھ کر حیران تھیں
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

آشنہ ماں کی بات پر ہلکا سا مسکرا دی لیکن مسکراہٹ میں آج پہلے جیسی کھنک نہیں تھی
اما آپ کو مجھ پے یقین ہے؟ آشنہ طاہرہ بیگم کی جانب دیکھتے ہوئے بولی -----

آشنہ کیسی باتیں کر رہی ہو دماغ ٹھکانے پے ہی ہے نا طاہرہ بیگم کو آشنہ سے اس قسم کے سوال کی بالکل امید نہیں تھی -----

اما بتائیں آپ کو مجھ پے یقین ہے آشنہ پھر سے وہ ہی سوال دہراتے ہوئے بولی پتہ نہیں وہ آج کیا جاننا چاہ رہی تھی -----

دیکھو آشنہ میں نہیں جانتی کہ تم یہ سوال کیوں کر رہی ہو مجھے اپنی بیٹیوں پے پورا بھروسہ ہے اور میں جانتی ہوں وہ کبھی نہیں ٹوٹے گا آشنہ ہر ماں کو ہی اپنی بیٹیوں پے بھروسہ ہوتا ہے اور یہ کبھی نہیں ٹوٹتا بس کچھ حالات ایسے ہوتے ہیں جو ماں بیٹی جیسے عظیم رشتے میں دوری پیدا کر دیتے ہیں طاہرہ بیگم آشنہ کے بالوں کو سہلاتے ہوئے بولیں -----

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

طاہرہ بیگم کی بات سن کر آشنہ کی آنکھوں سے ایک موتی گر کر اسکے بالوں میں جذب ہو گیا۔۔ اسکے پاس پوچھنے کو اب کوئی سوال نہیں رہا تھا شاید ہر سوال کا جواب طاہرہ بیگم ان چند باتوں میں دے چکیں تھیں۔۔۔

یار آج کوئی شکار ہاتھ آجانا چاہیے بہت بھوک لگی ہے ار حم پیٹ پے ہاتھ رکھتے ہوئے بولا -----

شکار سمجھ ہاتھ آگیا حنین اپنی زہریلی نظریں کہیں گاڑتے ہوئے بولا -----
 ارحم نے بھی حنین کی نظروں کا تعاقب کیا تو مزے سے ہونٹوں پر زبان پھیرتے
 ہوئے ایک آنکھ دباتے ہوئے حنین کو دیکھنے لگا -----

آج کہیں دنوں کے بعد آشنہ گھر سے باہر نکلی تھی دھوپ سے اسے ایک راحت کا
 احساس ہو رہا تھا اپنی سوچوں میں مگن وہ کافی دور نکل آئی تھی چلتے ہوئے اسے یہ
 احساس تک نا ہوا کہ شہر کے جس حصے میں وہ آچکی ہے وہاں صرف ایک دکان لوگ ہی
 تھے اور یہاں گاڑیوں کا آنا جانا بھی بہت کم تھا اچانک ہی اسے خود پر کسی کی نظروں کا
 احساس ہوا اس سمت دیکھا تو دو اوباش لڑکے آشنہ پر گندی نظریں گاڑے آشنہ کی
 جانب بڑ رہے تھے -----

آشنہ انہیں خود کی طرف بڑھتا دیکھ سہم گئی تھی اور تیز تیز چلنے لگی -----
 آنکھ جھپکنے کی دیر تھی کہ وہ دونوں آشنہ کے بالکل سامنے کھڑے تھے آشنہ کا رنگ
 لٹھے کی مانند سفید پڑ چکا تھا پورے جسم میں کپکپاہٹ طاری ہو چکی تھی آشنہ من ہی
 من میں نجانے کون کون سے وظیفے پڑ رہی تھی اور اپنی لا پرواہی پر جی بھر کر رونا آ
 رہا تھا -----

دونوں کو آشنہ کو دیکھتے ہی بھوک بڑھنے کا احساس ہوا اور پہلے ارحم آشنہ کی جانب بڑھا اس سے پہلے کے وہ اپنے دانت آشنہ کے گردن میں گاڑتا ایش کے زوادار وار نے اسے یہ کرنے سے روک دیا اور وہ کہیں دور جا کر گرا۔۔۔۔۔

آشنہ کی آنکھیں کھلی تو ایش کو وہاں پایا حیرانی تھی کہ کم ہی نہیں ہو پارہی تھی

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس کے قریب آنے کی ایش غصے سے کہتا ارحم کی جانب بڑھا
اس وقت اس پے کوئی جنونیت سوار تھی -----
ارحم اور حنین دونوں ہی ایش کو وہاں پا کر مکمل طور پر فراموش ہو گئے تھے اور سر
جھکا کر ایش کے سامنے کھڑے تھے -----

ارحم کو دوبارہ سے مارتے ہوئے ایش بالکل ایک درندہ لگ رہا تھا اور ارحم بنا کوئی مزاحمت کیے مار کھا رہا تھا تم لوگ اس کے قریب کیوں آئے کیا تم لوگوں کو اس سے میری خوشبو کا احساس نہیں ہوا ایش دھاڑتے ہوئے بولا -----

آقا وہ ہم۔ نہیں جانتے تھے ہم سے غلطی ہو گئی ہے ہمیں معاف کر دیں حنین نظروں
جھکائے کانپتے ہوئے بولا کیوں کہ وہ ایش کے غصے سے اچھی طرح واقف تھا۔۔۔۔۔
آشنہ یہ سارا معاملہ خاموشی سے دیکھ رہی تھی اور سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ ایش تو خود
درد دیتا ہے تو پھر دوسروں سے کیوں بچا رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر آئندہ اس کے آس پاس بھی دکھے تو جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے ایش دونوں کو انگلی سے وارن کرتا غصے سے بولا

دفع ہو جاؤ یہاں سے دونوں ایش کا غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

اور وہ دونوں موقع دیکھتے ہی وہاں سے غائب ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

..... کے مطابق وہاں کے طالب ہو پے کے
<https://www.classicurdumaterial.com/>

اب ایش کا رخ آشنہ کی جانب تھا -----

عقل نہیں ہے کیا تم میں یہاں جوئی اور تمہیں نظر آ رہا ہے جو تمہیں بھی یہاں آنے کا شوق چڑھا دماغ خالی ہے کیا تمہارا ایش آشنہ کو کھا جانے والی نظروں سے دھک رہا تھا

اور یہ پہلی بار تھا کہ ایش نے آشنہ سے بات کی تھی۔۔۔۔۔

اور آشنہ تو پھولے نہیں سمارہی تھی ایش کی نظروں میں اپنے لیے اتنی فکر دیکھ کر اسے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا نہیں وہ بس مجھے پتہ نہیں چلا کب اس جگہ کی طرف آ گئی آشنہ ایش کو جواب دیتے ہوئے ہچکچا رہی تھی -----

تو ایک کام کرو دماغ کسی اور کو دان کر دو تم نے اسے استعمال تو کرنا نہیں ہے ایش آشنہ پر طنز کرتے ہوئے بولا -----

آپ کو میری اتنی فکر کیوں ہو رہی ہے جبکہ آپ خود مجھے درد دینے میں کوئی کمی نہیں چھوڑتے آشنہ کی نظریں ہنوز زمین پر تھیں -----

لبی جھکی پلکیں جو کچھ پیچھے کو مڑی ہوئیں تھیں حجاب میں لپٹا چہرہ کسی بھی سنگھار سے پاک ہونٹوں کی کپکپاہٹ جو مسلسل انہیں پر کشش بنا رہی تھی ریڈ گھٹنوں تک آتی فراک اور ساتھ سفید چوڑی دار پجاما پہنے گورا رنگ آج ان رنگوں میں کچھ اور کھل گیا تھا ایش کی جگہ کوئی اور ہوتا تو شاید دل اس اپسرا کے قدموں میں رکھ دیتا -----

لیکن یہاں ایش تھا جو خود ایک خوبصورتی کی مثال تھا اسے بھلا کوئی اور خوبصورتی کیسے اٹریکٹ کو سکتی تھی -----

ایش آشنہ کی بات سن کر بھی ان سنی کر چکا تھا اور گردن سے دوپٹہ ہٹاتے ہوئے
گردن پر جھکا اور گردن پر پہلے والا نشان دیکھ کر ٹھٹک گیا جو ابھی تک ٹھیک نہیں ہوا
تھا یا آشنہ نے اسے ٹھیک کرنے کی کوشش ہی نہیں کی تھی ایش پھر سے اسی زخم پر
اپنے دانت گاڑ چکا تھا اور آشنہ ضبط کی انتہا پر تھی آنکھوں سے مسلسل موتی گر کر
چہرے کو بھگو رہے تھے آنکھیں جو سبز رنگ کا جامہ اوڑھے رکھتی تھیں آج درد سے
ان کا رنگ بھی لال ہو گیا تھا اسی زخم پر آج ایک اور مہر لگ چکی تھی اور آشنہ کو پتہ
نہیں یہ درد کب کب سہنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

”مجھے تمہارے مشورے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اپنے کام سے کام رکھو
ایش غصے سے کہتا کمرے کی جانب بڑھا
رکو ایش اتنے ظالم مت بنو وہ لڑکی محبت کرتی ہے تم سے اس قدر ظلم برداشت نہیں
”کر پائے گی

ٹین ایش کو سمجھاتے ہوئے بولا

ہاہاہاہاہا محبت تمہیں کیا لگتا ہے وہ مجھ سے محبت کرے گی تو بدلے میں میں بھی

”اسے محبت دوں گا“

ایش ٹین کی بات کو ہوا میں اڑاتے ہوئے بولا

“ایش آغا جان کی بتائی ہوئی لڑکی جانتے ہو کون ہے“

ٹین ایش کے سامنے کھڑا طنز کرتے ہوئے بولا

”جو بھی ہو مجھے تو بس وہ لڑکی چاہیے آغا جان کے قدموں“ میں لا کر چھوڑوں گا اسے ایش نا جانے کیا پلین بنائے بیٹھا تھا

اس دن آغا جان نے جس لڑکی کا کہا تھا اور تم ہمارے ساتھ بھی نہیں گئے تھے میں ”نے اسے دیکھا ہے اور وہ اور کوئی نہیں آشنہ ہے

ٹین اپنی بات کہہ کر وہاں سے جا چکا تھا

لیکن ایک درد تھا جس کا احساس ایش نے محسوس کیا دل میں ایک ٹھیس ہوئی وہ اپنی کیفیت کو سمجھ نہیں پا رہا تھا کان سائیں سائیں کرنے لگے ایک ہی بات دل و دماغ میں گردش کر رہی تھی آغا جان اور ان سب کو جس لڑکی کی تلاش تھی وہ آشنہ ہے ایش کو جس خوشی کا بے صبری سے انتظار تھا آج دل اس خوشی میں خوش کیوں نہیں تھا کیوں آج دل اور دماغ کے درمیان فیصلہ مشکل ہو رہا تھا دل اس کے حق میں بول رہا تھا اور دماغ اس سے نفرت کا فیصلہ سنا چکا تھا ایش کو آج دماغ کی سنی تھی اور اس نے ”وہ ہی کیا ایک پھر دماغ نے جیت حاصل کر لی

”نہیں میں اس سے نفرت کرتا ہوں اور جیسا آغا جان چاہیں گے بالکل ویسا ہو گا“

وہ اپنی غیر ہوتی حالت پر قابو پاتے ہوئے بولا

امی جانے دیں نا یا ر سب جا رہی ہیں مجھے بھی جانا ہے آپ ہر بار اسی طرح کرتی ہیں“

آشنہ طاہرہ بیگم کو منانے کے لیے ہر ہر بہ آزما چکی تھی لیکن طاہرہ بیگم کسی صورت ، نہیں مان رہی تھی

آشنہ نہیں جانا سن لیا راحیل صاحب آپ نے بیگاڑ کر رکھا ہوا ہے اسے جب میں نے“
کہہ دیا نہیں جانا تو نہیں جانا
، طاہرہ بیگم نے راحیل صاحب کو الزام دیتے ہوئے آشنہ کو دیکھا

”بیگم صاحبہ میری بیٹی بگڑی ہوئی نہیں ہے بس عادتیں تھوڑی آپ پر ہیں اسکی“
راحیل صاحب اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے بولے

”یعنی آپ کا کہنا میں بگڑی ہوئی ہوں“

طاہرہ بیگم کے چہرے پر ناراضگی صاف ظاہر تھی ۔

”نہیں نہیں میں ایسا کہنے کی گستاخی کر سکتا ہوں تو بہ تو بہ آپ غلط سمجھ رہی ہیں“
راحیل صاحب کانوں کو ہاتھ لگا کر مسکراتے ہوئے طاہرہ بیگم کے جانب دیکھنے لگے۔
”اچھا بس اب میری بھی کوئی سن لے“

آشنہ دونوں کو امید طلب نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

جانے دیں بیگم صاحبہ اب ماشاء اللہ سے ہماری بیٹی بڑی ہو گئی ہے خیال رکھ سکتی ہے“
”خود کا

راحیل صاحب طاہرہ بیگم کو سمجھانے والے انداز میں بولے۔
”اما پلیز اب تو آشنہ کو راحیل صاحب کا بھی ووٹ مل گیا تھا“

اچھا ٹھیک ہے لیکن مری میں اس ٹائم۔ کافی ٹھنڈ ہے ساتھ گرم کپڑے اور سویٹرز“
وغیرہ لے کر جانا اور خبردار جو وہاں اکیلے کہیں باہر جانے کی کوشش کی طاہرہ بیگم
”دونوں سے ہار مان کر اب آشنہ کو انسٹرکشنز دے رہی تھیں
یاہووووووووو اما آپ دنیا کی سب سے اچھی اما ہیں“ آشنہ طاہرہ بیگم کے گالوں پر
پیار کرتے ہوئے بولی

، طاہرہ بیگم دل ہی دل میں آشنہ کی خوشیوں کی دعا کرتے ہوئے مسکرا دیں

”آیت اما مان گئیں“

، آشنہ آیت کو بازوؤں سے پکڑ کر اچھے خاصے چکر دے چکی تھی

“آشنی بس کر دے مجھے چکر آرہے ہیں“

، آیت آشنہ کو گھورتے ہوئے بولی

“میں نے کہا تھا نا اس بار مری ضرور جاؤں گی کالج ٹرپ کے ساتھ“

، آشنہ گردن اکڑاتے فخر سے بتا رہی تھی

“ہاں ہاں اب اپنی تعریفیں مت کرے یاد رکھنا بابا کو میں نے منایا ہے“

، آیت بھی آشنہ کے لہجے میں بولی

<https://www.classicurdumaterial.com/>

“ہاں جانو شکریہ تو نا ہوتی تو اس بار میں یہ ٹرپ بھی مس کر دیتی“

Support@classicurdumaterial.com

، آشنہ آیت کو گلے ملتے ہوئے بولی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

چل اب یہ مسکا ختم کر اور دھیان سے میری بات سن اپنا بہت خیال رکھنا تیرے“

“ساتھ ایک بار یہ حادثہ ہو چکا ہے اب دوبارہ ایسا کچھ ہوا تو میں ماما کو بتا دوں گی

، آیت کا اشارہ گردن کی جانب تھا

، شاید آشنہ نے ابھی تک آیت کو دوسرا واقعہ نہیں بتایا تھا

“کچھ نہیں ہوتا اور نا ہو گا تم ایویں پریشان ہو رہی ہو“
 ، آشنہ آیت کو چور نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی

“اچھا چلو پیکنگ کروادو کل نکلنا ہے مجھے“
 ، آشنہ آیت کا دھیان بٹانا چاہتی تھی

“آشنی دھیان سے رہنا وہاں“
 ، آیت کے لہجے میں فکر اور آنکھوں میں نمی تھی

“آیت کیا ہوا اس طرح پریشان مت ہو تم تو ایسے کہہ رہی جیسے میں نے مر جانا ہے“
 ، آشنہ آیت کی بات پر اسے تنگ کرتے ہوئے بولی

“آشووووو ہمیشہ فضول باتیں مت کیا کر کبھی تو کچھ اچھا بولنا سیکھ لے“
 آشنہ کی بات پے آیت کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا۔
 بھلا وہ آشنہ پے ایک انچ بھی کیسے برداشت کر سکتی تھی۔۔

“اچھا آیت یہ ڈرامے کا سین بعد میں کر لیں گے پہلے میری پیکنگ کر لے“

، آشنہ اکتائے ہوئے لہجے میں بولی

اب آشنہ کو کل کا انتظار تھا -----

ایمنی مجھے نیند آرہی ہے بس میں بیٹھ بیٹھ کر آشنہ تھک گئی تھی سفر تو کٹ رہا تھا“
 “لیکن آشنہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس رہتے سفر کو جلد از جلد ختم کر دے

“آشوووو میرے کندھے پے سر رکھ لے“

<https://www.classicurdumaterial.com/>

، ایمن آشنہ کو مخاطب کرتے ہوئے بولی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

“موقع پا کر آشنہ نے بھی ایمن کے کندھے سے سر ٹکا لیا آیا منع ہی نا کر دے“
 پورا سفر ایمن اور حنا نے باتیں کرتے ہوئے جبکہ آشنہ نے سو کر گزارہ کہیں کہیں پے
 ،، وہ بھی اٹھ کر باتوں میں ساتھ دیتی اور پھر سو جاتی

اٹھ جا اٹھ آشوووووو سو تو ایسے رہی ہے جیسے ملکہ تھکی ہوئی ہو سارے راہ میرے“
 “کندھے کو ہلنے نہیں دیا اپنے بڑے سر سے

ایمن آشنہ کو اٹھا اٹھا کر اب تنگ آچکی تھی

یار پتہ نہیں کیوں اس کی نیند اتنی گہری ہے سوتی ہر جگہ ایسے ہے جیسے اپنے کمرے“
 “میں سو رہی ہو

حنا بھی آشنہ کی نیند سے اچھے سے واقف تھی۔۔۔

، میرے پاس آئیڈیا ہے ایمن کچھ سوچتے ہوئے بولی

آشووووو اٹھ وہ دیکھ ایش یہاں بھی آگیا اس سے پہلے ایمن کچھ اور کہتی آشنہ“

“جلدی سے اٹھ کر ادھر ادھر دیکھنے لگی کہا کہاں ہے ایش

، جب ایش نظر نا آیا تو آشنہ نے کچکیاتے ہوئے ایمن سے پوچھا

دونوں کا ہسی کنٹرول کر کر کے برا حال ہو رہا تھا۔۔۔

آشنہ دونوں کو دیکھ کر سمجھ گئی تھی دونوں کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی پیچھے
، بھاگی

، وہ دونوں بھی جلدی سے بس سے اتری اور باقی گرلز کی جانب بڑھی
 آشنہ جیسے ہی بس سے اتری تو ٹھنڈی ہواؤں نے استقبال کیا آشنہ جھرجھری لے کر رہ
 گئی،

سب طالبات کے لیے ہوٹل میں پہنچ چکے تھے آشنہ کا گروپ جلدی سے اپنے کمرے
 کی شناخت کرتا اس جانب بڑھا

کمرے میں آتے ہی آشنہ بیڈ پے اوندھے منہ لیٹے پھر سے نیند کی وادیوں میں جانے کی
 کوشش کرنے لگی،

“آشنی اٹھ جا ہر جگہ سونا تو تو نے خود پر فرض سمجھا ہے یہاں سونے آئی ہے“
 ، حنا آشنہ کی طرف کشن پھنکتے ہوئے بولی

“نہیں مندر میں بھجن کرنے آئی ہوں تو بھی کر لے“
 ، آشنہ حنا کی باتوں پے طنز کرتے ہوئے بولی

“رک زرا تجھے میں بھجن کرواتی ہوں“
 ، ایمن آشنہ کی کمر پے بیٹھتے حنا کو آنکھ دباتے ہوئے بولی

موٹھیسیسی اٹھ جا کیوں مجھ معصوم کی جان لینے کا ارادہ ہے اٹھ جا ورنہ اچھا نہیں“
 ، ہو گا

، آشنہ سے ایمن کا وزن برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا

دیکھ پہلی بات تمہارا لے کر نہیں کھاتی اور دوسری بات اگر تمہارا لے کر کھا بھی لوں“
 تو مجھے ہضم نہیں ہونا کیوں کہ تو کون سا ٹھیک نیت سے دینا ہے اور تیسری بات جو کہ
 “آخری اور ضروری بات ہے مجھ جیسی کلی پے اس قدر موٹی جیسا الزام مت لگا
 ، ایمن باچھیں کھولے آشنہ کو غصہ دلاتے ہوئے بولی

“توبہ ایمن تو اٹھ اور یہ موٹی والا الزام سچ ہے“
 ، ایمن کا خود کو کلی کہنا آشنہ کو ایک آنکھ نا بھایا

انھی مستیوں میں آج کا دن گزر گیا اب کل کا دن ان کے لیے بہت یادگار ہونے والا تھا یہی سوچے تینوں بیڈ پے دراز ہو گئیں اور نیند کی دیوی ان پر مہربان ہو گئی۔

“ایموو مجھے کوئی ڈریس پسند نہیں آ رہا کیا پہنوں“
، آشنہ آئینے کے سامنے ایک ایک شرٹ خود کے ساتھ لگاتے ہوئے بولی

“آشنی یار تو ہر جگہ دیر کرواتا ہے اور مجھے کیا مسئلہ ہے ان سب ڈریسز میں“
ایمن بیزاریت بھرے لہجے میں بولی، کیوں کہ پچھلے آدھے گھنٹے سے آشنہ کو بار بار آئینے کے سامنے جاتا دیکھ وہ اکتا گئی تھی

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
“آشنہ یہ ریڈ شرٹ پہن لو تم پے بہت اچھی لگے گی“
، حنا آشنہ کا مسئلہ حل کرتے ہوئے بولی
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

”اچھا چلو ٹھیک ہے میں بس چیلنج کر کے ابھی آئی“
-خوشی آشنہ کے چہرے پر سورنگ بکھیر چکی تھی

حنا اور ایمن تیار ہو چکی تھیں اب بس آشنہ کا انتظار تھا جو کب سے آئینے کے سامنے کھڑی خود کو گھور گھور کر دیکھ رہی نجانے اب کیا رہ گیا تھا

آشووو ادھر دیکھ بہن بس کر دے اب ایمن آشنہ کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے بولی
“

“آشنہ ماشا اللہ کتنی پیاری لگ رہی ہو تم ایمن آشنہ کو دیکھتے ہی رہ گئی“

ریڈ شرٹ جو گھٹنوں سے کچھ اوپر تک تھی ساتھ وائٹ جینز وائٹ دوپٹے سے حجاب“
اور میک اپ کا ٹچ نا بھی دیتی تو آج وہ اس قدر حسین لگ رہی تھی سردی کی شدت
کی وجہ سے گالوں کی لالی مزید گہری ہو گئی تھی سبز آنکھیں آج کوئی اور ہی داستان لکھ
“رہیں تھی

<https://www.classicurdumaterial.com/>

، آشوو سوٹر پہن لے حنا نے آشنہ کو سوٹر تھمایا
“اہممم بس بس اب مجھے نظر نا لگا دینا پہلے ہی میرے سر میں بہت درد رہتی ہے
، آشنہ سر کو پکڑے بھرپور ایکٹنگ کر رہی تھی

”ابا اتنی تم خوبصورت ایمن چہرے کے زاویے بگاڑتے ہوئے بولی

باقی کے مذاکرات باہر چل کے کر لیں گے حنا دونوں کو گھوری سے نوازتی کمرے
”سے باہر چلی گئی“

مری کی ٹھنڈی ہوائیں وہاں کھڑی ہر ذی روح کو کپکپا دینے پے مجبور کر رہی تھی“
 برف سے ڈھکی وادیاں ہر دیکھنے والی آنکھ کو متاثر کر رہی تھیں یہ ملکہ کو ہسار نجانے کتنی
 کہانیاں لکھ چکی تھی پہاڑ جو بالکل روئی کی مانند سفید تھے یہاں کی ایک ایک چیز اپنی
 داستان خود بیان کر رہی تھی اس حسن کو کسی کی زبان کی ضرورت نہیں تھی اللہ پاک
 ”کی یہ ایسی قدرت تھی جیسے دیکھ بس ایک آیت ذہین میں آتی
 “(اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے)“

”سب کے چہرے پے چھائی خوشی ان کے اندر کی کیفیت کو ظاہر کر رہی تھی“
 ، سب طلبہ ٹھٹھراتے ہوئے مری کی ٹھنڈی ہواؤں سے لطف اندوز ہو رہے تھے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

”اہممم اہممم مس آشنہ آج کسی پے بجلیاں گرانے کا ارادہ ہے؟“

،ولید آشنہ کے سراپے پے نظریں گاڑتے ہوئے بولا

”ہاہاہا جی بھائی جان چاہتی ہوں کہ انھی بجلیوں کی کڑک سے کوئی اللہ کو پیارا ہو جائے“

، آشنہ بھی کون سا کسی سے کم تھی اور زیادہ بولنا تو ویسے ہی اس کی فطرت میں شامل تھا

”زہ نصیب ہم تو جان دینے کو تیار ہیں بس آپ حکم کیجیے“

،ولید مسکراتے ہوئے آشنہ کو دیکھنے لگا

”شٹ اپ اگر اب تم ہمارے آس پاس بھی نظر آئے تو میم سے شکایت کرتے ہوئے“

”مجھے زیادہ وقت نہیں لگے گا

، آشنہ کا چہرہ غصے سے دہک رہا تھا

”دیکھیں ولید بھائی آشو کیا امید ہے بات سمجھ آگئی ہوگی“

،ایمن نے اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا

بسبسبس بسبسبس لیڈرز میں جا رہا ہوں لیکن مس آشنہ اپنی نظر اتارہ کریں کیوں“

”کے میری نظریں آپ پے رہتی ہیں

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

،ولید مکروہی ہستے ہوئے اپنے گروپ کی جانب بڑھ گیا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

”اور کسی نے یہ منظر غصے کو ضبط کرتے دیکھا تھا“

”ایش ہم یہاں کیا کرنے آئے ہیں ٹین غصے سے یہاں وہاں چکر کاٹ رہا تھا

ہم یہاں تمہارا رشتہ کرنے آئے ہیں بولو کب چلنا ہے لڑکی والوں کے گھر؟

ایش ٹین کی حالت دیکھ کر مزے سے بولا

ایش میں جا رہا ہوں واپس مجھے نہیں رکنا یہاں ٹین ایش کی باتوں کا اثر لیے بنا بولا
 او ایش کے جگر تھوڑا صبر کر لے میں جانتا ہوں کہ تجھے سب پتہ میں یہاں کیوں آیا“
 ہوں

ایش ٹین کے پاس بیٹھا نجانے کس سوچ میں ڈوب چکا تھا
 ایش ایک بات پوچھوں؟
 ٹین ایش کو یوں بیٹھا دیکھ کر بولا
 ہممممم کرو

جواب محض اتنا تھا

تمہیں آشنہ سے محبت ہو گئی ہے کیا؟

سوال اہم تھا

ہاں کچھ بھی تمہیں کس نے کہا مجھے اس سے محبت ہو گئی ہے مجھے اس سے نفرت ہے
 اور ہمیشہ رہے گی

جواب بنا کسی تمہید کے دیا گیا

”ایش مجھ سے جھوٹ نہیں بول سکتے تم

ٹین اپنی بات پے قائم تھا

”اور میں جھوٹ بولنا بھی نہیں چاہتا مجھے اس سے نفرت ہے“

وہی الفاظ دوہرائے گئے

تو اس وقت یہاں آنے کی وجہ جان سکتا ہوں ؟

، سوال لا جواب تھا

“ وجہ محض آغا جان کا حکم ماننا ہے ”

، جواب بھی اسی لہجے میں تھا

ایش جہاں تک میں تمہیں جانتا ہوں تم یہ کام با آسانی کر سکتے ہو تو آشنہ کو ایک ہی پل

میں آغا جان کے سامنے کیوں نہیں لے جاتے ؟

، ٹین کے لہجے میں تشویش تھی

“ کیوں کہ مجھے آسانی دے ملی کوئی چیز نہیں پسند ”

، ایش کا لہجہ پر عزم تھا

لیکن بات یہاں ملکہ کی ہے ؟

، ایک اور سوال کیا گیا

” اور اس سوال نے ایش کے دل و دماغ سے ہی آشنہ کے لیے نرم گوشہ مٹا دیا ‘

اور میں ملکہ کی خاطر کچھ بھی کرنے کے لیے تیار ہوں اور آشنہ کے لیے محض نفرت ‘

“ ہے اور کچھ نہیں

، لہجے میں ملکہ کے لیے محبت ہی محبت تھی

” اور اب کیا ہونا تھا یہ وقت ہی بتا سکتا تھا ‘

آج کی صبح صحت پے اچھا اثر پیدا کر رہی تھی ہوا میں سکون تھا جو ایش کو خود میں
 “بھی اترتا محسوس ہوا

دھڑکنیں کسی کے دیدار میں مچل رہی تھیں جنہیں بڑی بے رحمی سے خاموش کروا دیا
 “گیا

“ٹین چلو مجھے باہر جانا ہے۔“

، ایش ٹین کی جانب دیکھتے ہوئے بولا

مجھے کہیں نہیں جانا اکیلے نہیں جاسکتے کیا تم ویسپائر ہو کے بھی اتنا ڈر؟

“ٹین ایش کی باہر جانے کی وجہ سے باخوبی واقف تھا لیکن تنگ کرنا اہم کام سمجھا“

“دیکھو ٹین تم میری کچھ کمزوریاں جانتے ہو تو اس لیے چپ چاپ میرے ساتھ چلو“

، لہجے میں روب تھا جو شاید آغا جان سے ملا تھا

“اچھا جیسا آپ کا حکم جناب“

، ٹین نے سر خم کیا اور ادب سے ایش کے سامنے کھڑا ہو گیا

دونوں سردی میں قدم برف پے جماتے ہوئے بہت سی نگاہوں کا مرکز بنے ہوئے

“تھے

ایش جتنی لڑکیاں اس وقت ہمیں دیکھ رہی ہیں نا سچی اگر میں انسان ہوتا نا تو ان میں
 “سے دس بارہ لڑکیوں سے شادی کر لیتا

ٹین حسرت سے کہتا لڑکیوں کو دیکھ رہا تھا اور لڑکیاں تو ٹین کے یوں دیکھنے پر ہی شرما
 رہی تھیں

بسسسس تم نے کچھ تھوڑی بتا دی ہیں شادیاں ہی کرنی ہیں تو کوئی چالیس پچاس تو
 “کرو تا کہ میں کوئی تیرے سو بچے تو دیکھ سکوں

ایش ٹین کی نظروں کے تاقب میں لڑکیوں کو دیکھتے ہوئے بولا
 “ہا ہا جوک اس برف کی طرح ٹھنڈا تھا“

ٹین ایش کی بات پر منہ بنا کر رہ گیا

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

— آشنہ یہیں ہے دل نے اطلاع دی

نظریں اسی جانب گئیں جہاں آشنہ اپنے گروپ میں کھڑی کسی بات پر مسکرا رہی تھی
 ہونٹوں کو کبھی دانتوں سے کاٹتے تو کبھی حیران ہو کے گول کرتے وہ ایش کی نظروں
 کا مرکز بن رہی تھی حجاب میں لپٹا چہرہ سردی کی شدت سے لال ہو رہا تھا ایش کی
 “نظریں اسکے سراپے پے تھیں

، اہمممم اہمممم تو وجہ یہ تھی ٹین ایش کے کندھے سے کندھا ٹکراتے ہوئے بولا

لیکن ایش کی جانب سے کوئی جواب نا پا کر وہ بھی اسی جانب دیکھنے لگا جہاں آشنہ کھڑی تھی ،

اگلے ہی پل ایک لڑکا آشنہ کے پاس آ کر رکا اور کچھ بات کرنے لگا جس پے آشنہ “
 کے چہرے کے تاثرات بدل رہے تھے ایش آسانی سے دونوں کی گفتگو سن سکتا تھا ولید
 کے منہ سے آشنہ کے لیے تعریف سننا ایش کو اس قدر ناگوار گزر رہا تھا کہ اگر وہاں
 “ٹین نا ہوتا تو شاید اب تک ولید اگلے جہاں کا باسی بن جاتا

ایش کی آنکھیں غصے سے لال ہو چکی تھیں اور شاید یہ غصہ اسکی سب سے بڑی کمزوری
 تھا ،

میں اسے نہیں چھوڑوں گا ایش غصے سے کہتا ولید کی جانب بڑھنے لگا اس سے پہلے کوئی
 ، اسے دیکھتا ٹین ایش کو با مشکل روک پایا
 “پاگل ہو گئے ہو تم سب کے سامنے کیا کرنے جا رہے ہو چلو میرے ساتھ
 ، ٹین ایش کو وہاں سے زبردستی لے کر آیا

ایش کا غصہ کسی صورت کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا اسکے ذہن میں بار بار ولید کے
 جملے گردش کر رہے تھے

مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ جب تم آشنہ سے نفرت کرتے ہو تو کیوں اسے کسی اور کے ساتھ برداشت نہیں کر پاتے ایش مجھ سے جھوٹ مت بولنا تمہیں اس سے محبت ہے؟
، ٹین بھی ایش کی کیفیت کو سمجھ نہیں پا رہا تھا

کہا نا میں اس سے نفرت کرتا ہوں اور میرے شکار کے پاس . کوئی کوئی بھی ہو گا تو“
”مجھ سے برداشت نہیں ہو گا
ایش جانے خود کو تسلی دے رہا تھا یا ٹین کو یہ تو وقت ہی بتا سکتا تھا

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

تیرے ساتھ ہو جائیں گے ختم“
”تجھے کتنا چاہیں اور ہم
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

یہ لفظ آشنہ کے دل پے گہرا اثر چھوڑ رہے تھے جانے کتنے لمحے وہ انھی لفظوں میں“
کھوئی ایش سے محبت کا اظہار من ہی من میں کر رہی تھی ایش سے محبت اسے پہلی نظر
میں ہوئی تھی اور وہ اس بات کا اعتراف کرنے میں بھی نہیں ڈر رہی تھی محبت محض دو
دلوں کے جڑنے کا نام نہیں ہوتی یہ آشنہ کا ماننا تھا وہ جانتی تھی ایش اس سے محبت

نہیں کرتا لیکن اپنے دل کو سمجھانا اب آشنہ کے بس کی بات نہیں رہی تھی وہ ایش کے
 ”چہرے کو اپنی نظروں میں چھپائے جانے کون کون سے غزلیں لکھ رہی تھی

”میں بس تھوڑی دیر تک واپس آئی“

، آشنہ ایمن اور حنا سے کہتی باہر کی جانب بڑھ گئی
 وہ دونوں بھی کندھے اچکا کر رہ گئی۔

کانوں میں ہینڈ فری لگائے شال سے خود کو اچھے سے ڈھانپ کر ہوٹل سے باہر جاتے
 ہوئے کسی کے قدم اپنے پیچھے محسوس کر کے اس نے مڑ کر دیکھا کسی کو ناپا کر ایک بار
 ”پھر چلنے لگی

ہوٹل سے چند قدموں کے فاصلے پر بیچ پر بیٹھتے ہوئے وہ لوگوں کی جی محفلیں دیکھنے
 لگی لوگوں کی چہل پہل اس کی آنکھوں کو متاثر کر رہی تھی پہاڑوں کو دیکھ کر
 مسکراہٹ چہرے پے بکھر گئی جانے پہاڑوں پر کیوں رحم آنے لگا کیسے یہ سرسبز سے
 پہاڑ اپنی شان سے سب کی نظروں کا مرکز بنتے ہیں اور پھر اچانک سے یہ برف باری
 ان کی خوبصورتی ان سے لے لیتی ہے ہر طرف اپنا راج جمائے وہ کتنی دھاک سے ان

پہاڑوں پے رہتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ انھی پہاڑوں سے اتر کر کہیں چشموں کا سکون بنتی ہے انھی خیالوں میں کھوئی وہ ارد گرد سے بیگانہ ہو چکی تھی

جناب ہم اسے ابھی کے ابھی یہاں سے غائب کرنا ہو گا اس سے پہلے کہ دیر ہو“
جائے اور ایش یہاں پہنچ جائے کسی کی آواز سرگوشی میں گونجی

یہ لڑکی آغا کی اور ایش کی کمزوری ہے اسے ان تک نہیں پہنچنے دوں گا دوسرا شخص“
”بھی زہر اگل رہا تھا

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

”جی جناب جیسا آپ چاہیں

، پہلا شخص جی حضوری کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہا تھا

”غائب کرو اسے جلدی یہاں سے

، دوسرا شخص حکم صادر کرتے ہوئے بولا

ایسے اگلے ہی پل آشنہ کو لے کر پہلا شخص وہاں سے غائب ہو چکا تھا اور آشنہ تو کوئی

، مزاحمت بھی نہیں کر پائی خود کو بچانے کی

“ٹین رات کا یہ پہر ہے مجھے بھوک بھی لگ رہی ہے چلو شکار ہو جائے“

نہیں مجھے ایسی کوئی بھوک ابھی نہیں ہے اور تم بھی سکون

“اس سے پہلے کہ ٹین کی بات پوری ہوتی

“ایش کا ہاتھ دل پر تھا مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا

، ایش کا لہجہ تشویشناک تھا

کیوں اب کیا ہوا؟

، ٹین کے لہجے میں بھی فکر تھی

“میں آشنہ کو محسوس نہیں کر پا رہا ایش کا ہاتھ ابھی بھی سینے پے تھا“

ٹین آشنہ یہاں نہیں ہے میں اسے محسوس نہیں کر پا رہا اب ایش کو اپنی آواز کسی کھائی

، سے آتی محسوس ہوئی

، کیا مطلب تم محسوس نہیں کر پا رہے ٹین نا سمجھی سے ایش کو دیکھ رہا تھا

میرا دل آشنہ کو ہر پل محسوس کرتا ہے اور میں یقین سے کہہ رہا ہوں آشنہ یہاں

“نہیں ہے

، ایش یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہا تھا

ایش کیا ہت یار اتنی نفرت کرتے ہو اس سے تو یہ سب کیا ہے تمہارا دل کیوں اسے محسوس کرے گا؟

، ٹین سوالیہ نظروں سے ایش کو دیکھنے لگا
ٹین میں اس سے نفرت کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا اور ابھی یہ وقت نہیں ہے ان
،،،،، باتوں کا چلو جلدی ایش ٹین کو لیتا ایک پل میں وہاں سے غائب ہوا

“ایش اور ٹین دونوں ہوٹل کے باہر کھڑے تھے“
ایش تمہیں پورا یقین ہے آشنہ یہاں نہیں ہے؟
، ٹین نے جانچتی نظروں سے ایش کی جانب دیکھا

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

“ہاں وہ نہیں ہے یہاں پے میں اسے محسوس نہیں کر پا رہا“
ایش کو پہلی بار یہ بتاتے ہوئے کچھ محسوس ہوا تھا
، تو چلو اندر دیکھ لیتے ہیں ٹین آگے بڑھتا ہوا بولا

دونوں اب ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے حنا اور ایمن بڑے مزے سے سو رہی
تھی جب کے دونوں کی لاپرواہی دیکھ ایش کا دل کر رہا تھا ابھی کے ابھی دونوں کو ختم
، کر دے

آشنہ پورے ہوٹل میں کہیں نہیں ملی تھی اور آخر ٹین کو ایش کی بات پر یقین ہو گیا
 ”تھا اور وہ جان چکا تھا کہ ایش آشنہ کی محبت میں گرفتار ہو چکا ہے“

رات کا نا جانے کون سا پہر تھا جب آشنہ کی آنکھ کھلی آنکھوں کے سامنے اندھیرہ“
 چھایا ہوا تھا سر میں اٹھتی ٹھیسوں سے اس کے لیے کچھ بھی سمجھنا مشکل ہو رہا تھا
 مشکل سے اٹھتی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے جانے کتنے ہی پل اس طرح گزر گئے
 ”تھے اچانک سے سارا واقع آنکھوں کے سامنے آیا تو ایک بار پھر چکرا کر رہ گئی“

مم میں یہاں کیسے خود سے ہی سوال کرتی وہ ارد گرد دیکھنے لگی جہاں اندھیرے کے سوا
 کچھ نہیں تھا دیوار کا سہارا لیتی اٹھ کھڑی ہوئی کمرے میں کچھ کچھ چاند کی روشنی تھی
 آنکھوں میں آئی نمی کو ہاتھ کی پشت سے صاف کرتی کہیں پل آدھ کھلی کھڑکی کو دیکھتی
 رہی اسے اس پل شدت سے ایش کی یاد آرہی تھی جب اس نے ان دونوں ویمپائرز
 سے آشنہ کو بچایا تھا اور آج آشنہ تو یہ تک نہیں جانتی تھی وہ ہے کہاں کون لایا کیوں
 لایا؟

ارد گرد اندھیرہ پا کر آشنہ کے دل میں خوف بڑھ رہا تھا کھڑکی سے نظر آتے درخت“
 اس بات کی گواہی تھی کہ وہ کسی جنگل میں ہے آشنہ سے مزید برداشت نا ہوا تو پھوٹ
 پھوٹ کر رو دی جانے کتنے پل ایسے ہی گزر گئے اور خوف سے وہ اپنے ہوش و خرد سے
 “بیگانا ہوتی چلی گئی“

“میں جانتا ہوں یہ کس کا کام ہے“
 ، ایش غصے سے پاگل ہو چکا تھا ایک پل بھی چین کا نہیں مل رہا تھا
 “لیکن ایش ہمیں پہلے اسکی دوستوں کو بتانا ہو گا تا کہ یہ بات مزید نا بڑھے
 ، ٹین کچھ سوچتے ہوئے بولا
 مجھے کسی سے کوئی غرض نہیں اگر آشنہ کو کچھ بھی ہوا تو میں ہر چیز تہس نہس کر دوں
 “گا کسی کو نہیں چھوڑوں گا
 ، ایش دیوانہ وار جانے کیا کیا بول رہا تھا
 “میں خود اسکی دوستوں کو بتا دیتا ہوں
 ، ٹین ایش کی کیفیت سمجھتے ہوئے بولا

“مس اٹھ جائیں آپ کے لیے نیوز ہے میرے پاس
 ، ٹین ایمن اور حنا کے سر پے کھڑے بیزاری سے دونوں کو دیکھ رہا تھا

ایمن نیند میں ہی اٹھ کر بیٹھی مگر جب سامنے ٹین کو پایا تو ایک چیخ برآمد ہو جاتی“
لیکن اس سے پہلے ٹین نے پھرتی سے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھا اسی اثناء
”میں حنا بھی اٹھ چکی تھی اور ٹین کو وہاں دیکھ کچھ پل تو سمجھ ہی نہیں پائی

دونوں خاموش ہو کر میری بات سنیں دھیان سے ٹین دونوں کی سہمی نظروں میں“
”دیکھتے ہوئے مخاطب ہوا

آشنہ ایش کے ویسپائر ہونے کا بتایا تھا نا چاہ کر بھی دونوں کے دل میں ڈر تھا اور یہی ڈر
، دونوں کے چہروں پر صاف ظاہر تھا

”آشنہ یہاں نہیں ہے اس کا کڈنیپ ہو گیا ہے
ٹین کے الفاظ دونوں کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو صلب کر چکے تھے دونوں کی“
”آنکھوں میں بے یقینی تھی

”آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں“

، حنا آنکھوں میں آئی نمی کو چھپانے کی لگاتار کوشش کر رہی تھی
دیکھیں میں جانتا ہوں کہ آپ کو یقین نہیں آئے گا لیکن سچ یہ ہی ہے اور اس سے
”پہلے یہ بات یہاں پھیل جائے آپ دونوں کو اس بات کو کنٹرول کرنا ہو گا
، ٹین دونوں کی کیفیت سمجھ سکتا تھا

”یہ کام ایش کا ہے تم پاگل بنا رہے ہو ہمیں“

، ایمن اچانک چلاتے ہوئے بولی اسکے لیے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا

دیکھیں دونوں بات سمجھنے کو کوشش کریں ایش نے اگر کچھ بھی ایسا کیا ہوتا تو میں

خود آپ کو بتانے نہیں آتا اور بہتری اسی میں ہے یہ بات کسی کو پتہ نا چلے جب تک

”آپ کی دوست مل نہیں جاتی

، ٹین کو اب کی بار دونوں پے رحم آ رہا تھا

لیکن آشنہ کیسے ملے گی کون لوگ ہیں جو اسے لے کر گئے ہیں؟

، حنا کے گلے میں انسوؤں کا پھندا تھا بات کرنا محال ہو رہا تھا

”ہم جانتے ہیں کون لے کر گیا ہے اور جلد ہی آشنہ واپس آ جائے گی“

Support@classicurdumaterial.com

، ٹین تسلی دیتے ہوئے بولا

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ایمن اس سارے معاملے میں بالکل خاموش تماشائی بنی ہوئی تھی اسے آشنہ کے غائب

ہونے پر یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا جان سے پیاری دوست کے بارے میں یہ سب سننا

”برداشت سے باہر تھا

آپ بس اپنے سٹاف کو یہ ہی بتائیں گی کہ آشنہ کی طبیعت کی ناسازی کے باعث وہ“

”کمرے میں ہی رہے گی

، ٹین مسئلے کا حل سلجھا چکا تھا

”حنا آنکھیں پانی سے بھر چکی تھی آشنہ کے دور ہونے کا احساس دونوں کے لیے جان“
 ”لیوا تھا

”آپ اسے لے تو آئیں گے نا واپس“

، ایمن کی آواز میں درد تھا

جی بالکل یقین رکھیں جلد ہی وہ آپ کے ساتھ ہو گی بس جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی
 ”کریے گا مجھے فلحال جانا چاہیے

، ٹین دونوں کو تسلی دیتا کمرے سے باہر نکل گیا

دونوں کہیں پل ایک دوسرے کے گلے لگ کر روتی رہی آشنہ کے غائب ہو جانے کا

”سوچ سوچ کر ہی دونوں کی جان نکل رہی تھی

ایمن چہرہ صاف کرتی واش روم کی جانب بڑھی کچھ ہی دیر میں وضو کرتی باہر آئی اور

اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو کر آشنہ کی سلامتی کی دعائیں کرنے لگی آنسو تھے جو رکنے کا

نام ہی نہیں لے رہے تھے اور بھلا وہ پاک ذات کیسے اپنے بندوں کی رو کر کی دعا نہیں

”سنتا وہ کبھی رد نہیں کرتا

آنکھیں کھلی تو کمرے میں روشنی پائی اسکا مطلب صبح کا آغاز ہو چکا تھا کھڑکی سے آتی

”روشنی پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی اور کمرے کا حال اب واضح تھا

کمرے میں جگہ جگہ خون کے نشان تھے ایسے لگ رہا تھا جیسے یہاں ہر روز کی جانور کو بے رحمی سے مار دیا جاتا ہے دیواریں کسی بھی طرح کے رنگ سے عاری تھیں پورے “کمرے میں ایک کرسی کے علاوہ کچھ نا تھا

پورے کمرے کا حال دیکھ کر ایک بار پھر سہم گئی تھی دوپٹہ جو کہیں جگہ سے پھٹ چکا تھا اور جب نگاہ اپنے کپڑوں پر پڑی تو دل دہل گیا کپڑوں کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے بڑی بے رحمی سے اسے یہاں گھسیٹ کر لایا گیا ہو اپنے جسم پر جگہ جگہ درد کی ٹھیسوں کو اٹھتا ہوا محسوس کر رہی تھی آنکھیں بھرا گئی تھیں دل شدت سے عزت کی حفاظت کی دعا کر رہا تھا سر گھٹنوں پے گرائے اسے کسی کی آہٹ محسوس ہوئی تو کپکپا کر رہ گئی سر اٹھانے کی ہمت کرنے کے بعد بھی وہ سر نہیں اٹھا پائی اور دل ہی دل میں ڈھیروں “دعائیں کرتی رہی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

، آنے والے نے زوردار آواز سے دروازہ کھولہ اور داخل ہوا

“وہ شخص آشنہ کے سامنے چلتے ہوئے رکا اور بالوں سے پکڑ کر آشنہ کا سر اونچا کیا ، آشنہ کراہ کر رہ گئی آنکھیں ابھی بھی بند تھیں تو تو ہے آغا کی کمزوری اس شخص کی آنکھوں میں غصے کے ساتھ ساتھ زہر بھی تھا جس سے وہ آشنہ کو ختم کر دینا چاہتا تھا

ک کون ہیں آپ ؟

، آشنہ کانپتے ہوئے بامشکل لفظ ادا کر رہی تھی

”تمہاری موت

، اس شخص کا فلک شگاف قہقہ بلند ہوا

آپ آپ مجھے کیوں لائے ہیں یہاں ؟

، آشنہ کا گلہ آنسوؤں سے روندھ گیا تھا

”تا کہ تمہیں ختم کر سکوں

، اس شخص کے لہجے میں آشنہ کے لیے نفرت ہی نفرت تھی

”پلیز مجھے جانے دیں پلیز خدا کے لیے مجھے چھوڑ دیں

، اب کی بار آشنہ کے لہجے میں منت تھی

”وہ شخص مکروہی ہستے ہوئے آشنہ کو اور ڈرا رہا تھا

مجھے اس سے پہلے کہ آشنہ کے منہ سے کوئی لفظ ادا ہوتے اس شخص کے زور دار تھپڑ

نے آشنہ کو ہلا کر رکھ دیا اور وہ زمین پر گرتی چلی گئی ہوش و خرد سے بیگانہ وہ بالکل

ایک بے جان پتلا بن گئی تھی آشنہ کو اس حال میں دیکھ کر اس شخص کے کلیجے کو سکون

نا ملا تو اپنے جوتے کی زوردار نوک آشنہ کے سر میں مارتے ہوئے آگے بڑھ گیا اور

دوسری طرف کسی کے دل نے آشنہ کا درد خود میں اترتے ہوئے محسوس کیا آشنہ کے

سر سے خون بہہ کر بالوں میں جذب ہو رہا تھا اس حال میں اگر اسے کوئی بھی دیکھتا تو

تڑپ کر رہ جاتا سبز آنکھیں آج درد کی اذیت کو برداشت نہ کرتے ہوئے بند تھیں
 “پلکوں کی جھال میں آنسو ابھی بھی تھے اور وہ مردہ وجود جانے کب تک یہاں رہتا

“ٹین آشنہ یہیں ہے

، ایش دل پے ہاتھ رکھتا آشنہ کو محسوس کر رہا تھا
 ایش؟

، ٹین ایش سے مخاطب ہوا

”بولو

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

، جواب محض ایک ہی لفظ میں دیا
 تم اس طرح آشنہ کے لیے پاگل کیوں ہو رہے ہو جبکہ یہی درد تم بھی اسے دینا چاہتے
 ہو؟

، ٹین ایش کی کیفیت کو بھانپتے ہوئے بولا

آشنہ کو درد بس میں دے سکتا ہوں کسی اور نے اس کا بال بھی بانکا کیا تو اس کا نام

“اس صفا ہستی سے مٹا دوں گا

، آواز پہلے کی طرح پر عزم نہیں تھی

لیکن شاید تمہارا درد اس درد سے بڑا ہے جو تم آشنہ کو دو گے؟

ٹین کی جانب سے پھر سوال ہوا

ہاں کیوں کہ میں آشنہ سے نفرت کرتا ہوں اور اس نفرت کی انتہا میں بھی میں اسے
 “کسی کے ساتھ شئیر نہیں کر سکتا تو پھر بھلا کسی کو درد دینے کی اجازت کیسے دوں
 ، ایش کی نظریں ہنوز جنگل کا طواف کر رہی تھیں

ایک دم ایش کی گرفت اپنے دل پر مضبوط ہوئی اور آشنہ کے درد کی اطلاع دل دے
 “چکا تھا
 کیا ہوا ایش؟

، ایش کے چہرے پر چھائی پریشانی ٹین کو بھی پریشان کر رہی تھی
 “آ آشنہ تکلیف میں ہے اسے درد ہو رہا ہے

ایش آنکھوں میں آئی نمی کو ٹین پر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔
 ٹین جلدی چلو ہوائیں کوئی ٹھیک پیغام نہیں دے رہی ہیں مجھے اور میں جان گیا ہوں
 آشنہ کہاں ہے دونوں اگلے ہی پل اس کمرے میں موجود تھے جہاں آشنہ کا بے جان
 “وجود زمین پے پڑا تھا

ٹین آشنہ کے سر سے بہتا خون دیکھ جلدی سے آشنہ کی جانب بڑھا لیکن ایش بالکل
 ساکت کھڑا تھا آنکھوں کے سامنے آشنہ کا بے جان وجود دیکھ کر درد تھا جو سینے میں

اٹھ رہا تھا آج آشنہ کا خون دیکھ کر بھی اسے بھوک کا احساس نہیں ہوا تھا آشنہ کی گردن پے دوپٹہ نا ہونے کے باعث نظریں اپنے دیے گئے زخم پے گئی تو پہلی بار خود پے غصہ آنے لگا آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا آشنہ تک پہنچا اور گھٹنے زمین پے رکھتے آشنہ کے چہرے کو دیکھنے لگا اور یہ آج پہلی بار ہوا تھا کہ ایش کے گھٹنوں کے بل کسی کے لیے اس طرح بیٹھا ہو

ایش اسکے سر سے کافی خون بہہ چکا ہے اگر اسے ہو سپٹل تک نا پہنچایا گیا تو جان جانے کا خطرہ ہے

، ٹین آشنہ کی حالت دیکھتے ہوئے بنا کوئی تمہید باندھے بولا

“ ایش کو کہاں آج کسی کی آواز سنائی دینی تھی

ٹین کی بات میں درمیان میں ہی رہ گئی جب کمرے میں اس شخص کی آمد ہوئی جس نے آشنہ کو اس حال تک پہنچایا تھا

ایش اور ٹین کو سامنے پا کر گویا وہ دھنگ رہ گیا اور جلدی سے وہاں سے غائب ہو جاتا اس سے پہلے ہی ٹین نے شدید قسم کا حملہ کر دیا ٹین کی طاقت اس کی نصبت زیادہ تھی تو اگلے چند پلوں میں ہی وہ شخص زمین بوس ہو چکا تھا لیکن اس سارے معاملے کے درمیان ایش کی نظروں کا مرکز بس ایک ہی انسان تھا اور وہ تھی آشنہ

“ ایش اسے جلد ہو سپٹل لے کر جانا ہو گا

، ٹین ایش کو ساکت دیکھ کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا

تم جاو اور اسکی دوستوں کو بتا دو آشنہ مل گئی ہے اور فلحال ہو سہیل میں ہے ایش حکم
 “صادر کرتا بالکل ایک ربوٹ لگ رہا تھا جیسے کسی قسم کے کوئی جذبات نہ ہوں اس میں

، ٹین ایش کی بات پر عمل کرتا پلوں میں غائب ہو گیا

“ آشنہ

، ایش کی آواز بھرا گئی تھی جسے شاید وہ ابھی بھی ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا
 آشنہ کا بے جان وجود دیکھ وہ اپنی سبھی طاقتوں کو ختم ہوتا ہوا محسوس کر رہا تھا آشنہ
 کے سر سے بہتے ہوئے خون کو دیکھ کر اس کی بھوک کی طلب آج بڑھ نہیں رہی تھی
 “

آشنہ کا سر اٹھا کر گود میں رکھتے ہوئے جانے کتنی بار آج وہ خود ٹوٹا تھا اپنی شرٹ کے
 بازوؤں سے آشنہ کے ماتھے سے خون صاف کرتے جانے کتنی بار بھرائی ہوئی آنکھوں کو
 بے دردی سے صاف کیا تھا نظریں آشنہ کی بند آنکھوں پر گئی تو جانے کتنی بار خود سے
 شکوے کیے گردن پے دیا خود کا ہی زخم آج تکلیف دے رہا تھا اچانک نظر زخم پے لکھے
 اپنے نام پر پڑی جو شاید بہت مشکل سے لکھا گیا تھا تو بے اختیار اس موم کی گڑیا کو
 خود میں سمو لیا وہ چھوٹی سی گڑیا بے جان ہو کر ایش میں سما گئی تھی ایش کی آنکھوں
 سے کتنے پل آنسو اپنا رستہ بنا کر نکلتے چلے گئے وہ اس گڑیا کو سب سے چپھا لینا چاہتا تھا

آج کوئی بدلہ کوئی درد ایش کو کہاں یاد رہا تھا آج تو آشنہ کے ہر درد میں ایش نے درد محسوس کیا تھا وہ کبھی آشنہ کے ماتھے پر لب رکھتا تو کبھی آشنہ کو خود میں چپھا لیتا آج دیوانہ وار ایش آشنہ کے بے جان وجود کو سینے سے لگا رہا تھا دیوانہ وار وہ آشنہ سے ”باتیں کر رہا تھا جیسے آشنہ اسکی ہر بات کا جواب دے رہی ہو

آشو و اٹھو نا دیکھو ایش آیا ہے نا تمہارے پاس آشنہ میری بات نہیں مانوں گی اٹھ جاو نا پلیر اٹھ جاو تم جیسا کہو گی بالکل ویسا کروں گا تمہیں نہیں دوں گا درد کبھی اپنی بھوک کو تم پے ظاہر تک نہیں ہونے دوں گا پلیر اٹھ جاو ایش کی جان آشنہ دیکھو نا تمہارا ایش پاگل ہو رہا ہے تمہارے لیے میں نے تم سے کبھی نفرت نہیں کی میں نہیں کرتا تم سے نفرت آج ایش کی آواز میں درد تھا آج ہوائیں بھی اسکے درد کو محسوس کر رہی تھیں

آشنہ میری چھوٹی سی گڑیا ہو تم پلیر آنکھیں کھول لو میں نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر آشنی میں خود تم سے محبت کا اقرار کر رہا ہوں اپنے ایش کی بات مان لو دیوانہ تھا تو آج ایش تھا آج آشنہ کی آنکھیں بند تھیں اور ایش کی آنکھوں میں درد تھا آج ایش آشنہ کے لیے تڑپ رہا تھا آج اگر آشنہ ہوش میں یہ سب سنتی تو یقیناً پاگل ہو جاتی

“آشنہ کو خود سے لگائے اگلے ہی پل ایش وہاں سے غائب ہو گیا

آج ایش کی محبت کے اقرار کا دن تھا جانے اب اس محبت کو کتنی آزمائشوں سے گزرنا تھا یہ تو وقت ہی طے کر رکھا تھا۔۔۔

“آشنہ کہاں ہے

، ایمن کے لہجے سے ہی محسوس کیا جا سکتا تھا کہ وہ کس قدر پریشانی میں مبتلا رہی ہے ”آشنہ ایش کے ساتھ ہے

، ٹین یہ کہتے ہوئے دونوں کے تاثرات دیکھ رہا تھا

ایش کے ساتھ کیوں؟

، حنا کی آواز میں سختی تھی

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ آشنہ اس وقت ایش کے ساتھ ہو سہیل میں ہے

، ٹین کا لہجہ سرسری تھا

ہو سہیل؟

، ایمن کی آواز میں حیرانی تھی

ہو سہیل کیوں ہے کیا ہوا اسے؟

، حنا کو اپنی آواز کسی گہری کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی ،
 “کچھ نہیں بس کچھ معمولی سی چوٹیں آئی ہیں تو اس لیے ہو سپٹل میں ایڈمٹ ہے
 ، ٹین دونوں کو مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا
 تو پھر اسے آپ یہاں کیوں نہیں لائے اور بھلا یہاں اسکے کون سے دشمن ہیں ؟
 ، حنا کی آواز بھرا گئی تھی
 یہ باتیں کرنے کا ابھی وقت نہیں ہے فلحال جب تک آشنہ واپس نہیں آ جاتی بہتر ہے
 “آپ معاملہ کور کر کے رکھیں
 ، ٹین جلدی میں تھا اس لیے اور سوالوں کے جواب دیے بنا ہی وہاں سے چلا گیا
 حنا مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے پتہ نہیں آشنہ کے دشمن کون ہیں اور آشنہ کس حال میں
 ہوگی ؟
 “ایمن حنا کے کے کندھے پے سر رکھ کر کئی پل بے آواز آنسو بہاتی رہی
 حال حنا کا بھی یہ ہی تھا اور آشنہ کا سوچ سوچ کر کہیں بار اسکی آنکھوں میں نمی آتی
 ، جنہیں وہ مہارت سے چھپا لیتی

اے اللہ آشنہ نے کسی کا کچھ نہیں بگاڑا آپ اسے ہمارے پاس واپس بھیج دیں اللہ وہ
 بہت معصوم ہے کبھی ایسی تکلیفوں کا مقابلہ نہیں کیا اس نے اے اللہ تو رحیم ہے اسے
 ان تمام درندہ صفت لوگوں سے دور رکھ اے اللہ اسکی حفاظت فرما (آمین)

، حنا دل ہی دل میں ڈھیروں دعائیں کرنے لگی

“ایک کام ٹھیک سے نہیں ہوتا تم لوگوں سے
، بہرام غصے سے کہتا سب کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا
“سرکار وہ ہم سے کہیں زیادہ طاقت ور ہیں یہ بات آپ جانتے ہیں
، ولید کی بات بھی بالکل ٹھیک تھی

طاقت ور ہیں یا نہیں اس سے مجھے کوئی غرض نہیں لیکن اس لڑکی کا ہمارے ہاتھ سے
”جانا ہمارے لیے ٹھیک نہیں

بہرام ایش کے غصے سے اچھے سے واقف تھا اور جانتا تھا کہ اگر ایش کو تھوڑی سی بھی
بھنک پڑ گئی کہ یہ کام اس کا ہے تو وہ اسے زندہ نہیں چھوڑے گا اور یہ ہی بات بہرام
”کے لیے سوچنا بھی خطرناک تھی

”مجھے وہ لڑکی کسی بھی حال میں چاہیے باقی میں کچھ نہیں جانتا
، بہرام چہرے پے آئے خوف کو چھپاتے ہوئے بولا

! جی سر کا جیسا آپ کا حکم
، حنین نے فرمانبرداری سے کہا

“ اور دونوں اجازت طلب کرتے وہاں سے رخصت ہو گئے

ایش آشنہ کیسی ہے اب؟

، ٹین نڈھال سے کھڑے ایش سے پوچھتے ہوئے بولا

“ ایش کی نظریں ہنوز وہیں پر تھیں جہاں کچھ دیر پہلے آشنہ کو شفٹ کیا گیا تھا

کیسی ہونا چاہیے اسے؟

، جانے سوال خود سے تھا یا ٹین سے

ڈاکٹرز نے کچھ بتایا؟

ٹین فکر مند تھا آشنہ کے لیے لیکن اس سے زیادہ ایش کے لیے تھا جو شاید ایسی محبت

“ کر بیٹھا تھا جس میں صرف اذیت کے علاوہ کچھ نہیں تھا

“ نہیں ابھی کچھ نہیں کہا انھوں نے

، ایش کا لہجہ بجھا بجھا سا تھا

“ ایش آشنہ سے محبت کا انجام تم جانتے ہو

، ٹین کو مستقبل دیکھاتے ہوئے بولا
تمہیں کس نے کہا مجھے اس سے محبت ہے؟

، سوال کا کوئی جواز نہیں تھا

تمہاری آنکھوں نے تمہارے اس شرٹ نے جس پے آشنہ کا خون ہے اور تمہیں خون
کو دیکھ کر بھی بھوک کا احساس تک نہیں ہوا تم جب دیوانہ وار دل پے ہاتھ رکھے اسے
تلاش کر رہے تھے مجھے ان لمحوں نے بتایا لیکن یاد رکھنا تم ایک ویمپائر ہو اور وہ انسان
اور سب سے بڑھ کر آغا جان کی طلب ملکہ کی زندگی سب اسی سے جڑا ہے تو پھر یہ
محبت کیوں؟

، ٹین ہر پہلو ایش کے سامنے رکھ چکا تھا

اور آج پہلی بار ایش خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا وہ محبت میں یہ تو بھول ہی گیا تھا
کہ آشنہ کی زندگی سے ملکہ کی زندگی جڑی ہوئی ہے یہ بات یاد آتے ہی ایش کی
آنکھوں کے سامنے آشنہ کا معصوم چہرہ آگیا وہ آشنہ پے اس اذیت کو تو برداشت نہیں
کر پا رہا تھا تو اور کیسے کرے گا ایک طرف ملکہ تھیں جنہیں وہ جان سے زیادہ پیار کرتا
”تھا تو دوسری طرف آشنہ تھی جو جان بن گئی تھی
، ناجانے تقدیر نے کیا لکھ رکھا تھا

”ڈاکٹر صاحب آشنہ کیسی ہے

، ٹین ڈاکٹر کو باہر آتا دیکھ جلدی سے ان کی جانب بڑھا
 “ایش محض ڈاکٹر کے لفظوں کو سننا چاہتا تھا

دیکھیں مریض کا خون کافی مقدار میں بہہ چکا ہے سر پے کافی گہری چوٹ آئی ہے ابھی
 “کچھ نہیں کہہ سکتے اس بارے میں

“ڈاکٹر بنا کسی تسلی کے ٹین کو کہتا وہاں سے جا چکا تھا
 ، مگر یہ لفظ ایش کے سینے میں پیوست ہو کر رہ گئے تھے

ایش کی نظریں دروازے کے اس پار پڑے وجود پے تھیں جس کے چہرے کی رونق
 “آج بھی چکی تھی

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

ایش وہ ٹھیک ہو جائے گی
 ، ٹین کے پاس کوئی تسلی بخش لفظ نہیں تھے
 “وہ کبھی ٹھیک نہیں ہو گی

، ایش گم صم سانا جانے کس دنیا میں تھا
 ایش ہمت کرو میں نے آج سے پہلے تمہیں اس قدر تکلیف میں کسی کے لیے نہیں
 دیکھا؟

، ٹین ایش کی بڑھتی تکلیف کو محسوس کر سکتا تھا

ایش ساکت نظروں سے ٹین کی جانب دیکھ رہا تھا لیکن کہنے کو آج کوئی لفظ نہیں تھے

.....

آشو و کہاں ہے میری اس سے تو بات کرو او؟
آیت وڈیو کال پے ایمن کو کہیں بار آشو و کا پوچھ چکی تھی ایمن سو طرح کے بہانے بنا
”کر آیت کی بات کو ٹال رہی تھی
ایمن کیا مسئلہ ہے تمہارا چہرہ اس قدر بجھا بجھا کیوں ہے؟

، آیت ایمن کی پریشانی کو بھانپتے ہوئے بولی
”کچھ نہیں ہوا یار بس آشو و ابھی میم کے پاس ہے اس لیے شاید دیر ہو گئی ہو گی
”ایمن کے لفظ ہی اس کا ساتھ نہیں دے پا رہے تھے۔
..... آیت اوہ میں بھول گئی میم نے مجھے بھی بلایا تھا

، ایمن کو کوئی اور بہانا نہیں مل رہا تھا تو جلدی یہ ہی بول دیا
آیت اچھا میں بعد میں بات کرتی ہوں ابھی مجھے جانا ہے ایمن کال کٹ کرتی لمبے لمبے
”سانس لینے لگی آج پہلی بار جھوٹ بولتے ہوئے اسکی آنکھیں نم ہوئی تھیں

آشنہ کو ہوش آچکا تھا اور اسے روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا ان سارے مراحل سے
 “آشنہ گزر رہی تھی مگر صدیوں کا سفر ایش نے طے کیا تھا
 “ٹین آشنہ کو ایک دو بار دیکھ چکا تھا لیکن ایش آشنہ کے پاس جانے سے گریز کر رہا تھا

“ٹین آشنہ کی دوستوں کو بھی لے آو
 ، ایش خود کو نارمل رکھنے کی پوری کوشش کر رہا تھا
 “ایش ایک بار تم تو آشنہ کے پاس جاو
 ، ٹین بس اتنا ہی کہہ پایا اور کوریڈور سے نکلتا ہوا اینٹرس کی جانب بڑھا

کمرے میں داخل ہوتے نا جانے کہیں بار ایش کے قدم لڑکھڑائے تھے سامنے بیڈ پے
 پڑا وجود دیکھ کر ایش کی ہمت جواب دے رہی تھی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا جانے
 کہیں صدیوں کا سفر طے کر کے آشنہ تک پہنچا آشنہ کی آنکھیں ابھی بھی بند تھیں
 رنگ پہلے کی نسبت کافی زرد پڑ چکا تھا سر پے آئی چوٹ کو اچھی طرح پیٹیوں سے کور
 کیا گیا تھا ہونٹ آج ایک دوسرے میں اس قدر پے دست تھے کہ جیسے کبھی ان کو
 “الگ ہی نا کیا گیا ہو

آشنہ کے پاس بیٹھتے انگلی سے آشنہ کے بالوں کو پیچھے کرتے نا جانے کتنے پل آشنہ کی
 پیشانی پر اپنے پیار کی نشانی ثبت کرتا رہا ایش کی آنکھوں کی کناروں کو پار کرتے آنسو

آشنہ کے چہرے پر گر رہے تھے جانِ ایش اب اٹھ جاو کتنا تڑپانا ہے مجھے ایش آشنہ کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتا کوئی اور ہی ایش لگ رہا تھا یہ وہ ایش تو نہیں تھا جس کو غصے کے سوا دوسرا کام نہیں آتا یا وہ ایش جس نے کسی کے سامنے جھکنا منت کرنا نہیں سیکھا تھا اور وہ آج آشنہ کے سامنے جھک چکا تھا

آشنہ نیم غنودگی کی حالت میں آنکھیں کھولی تھیں سر میں اٹھ رہے درد کی وجہ سے اسے آنکھیں کھولنا انتہائی مشکل لگ رہا تھا آنکھوں کے سامنے چھائے اندھیرے کی وجہ سے وہ ابھی تک ایش کو نہیں دیکھ پائی تھی

<https://www.classicurdumaterial.com/>

“ایش آشنہ کی آنکھوں میں حرکت دیکھتے ہی اسکی جانب متوجہ ہوا

Support@classicurdumaterial.com

آشنہ تم ٹھیک ہو؟

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

، ایش نے بے چینی سے پوچھا

“آشنہ ایش کی آواز سنتے ہی ایش کی جانب دیکھنے لگی

کچھ پل تو اس ساری صورت حال کو سمجھ نہیں پائی مگر آہستہ آہستہ ذہین کے پردوں

“میں سارا واقعہ آیا تو خوف کے مارے پھر آنکھیں بند کر لیں

“آشنہ ڈرو مت میں پاس ہوں تمہارے

، ایش آشنہ کے چہرے پر خوف دیکھ چکا تھا

“آشنہ کے بالوں کو سہلاتے ہوئے وہ آشنہ کے خوف کو ختم کرنے کی کوشش کر رہا تھا آشنہ ایش کی موجودگی کو محسوس کرتے ایک بار پھر آنکھیں کھول چکی تھی لیکن اس با آنکھیں کھلتے ہی ایش کا چہرہ نظر آیا تو آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی ایک پل کی دیری کیے بنا وہ ایش کے سینے سے جا لگی ایش نے بھی اپنے حصار کو مضبوط کر لیا آشنہ رو رہی تھی وہ ایش کو اپنا ہر درد بتا دینا چاہتی تھی اب تو اسے سر میں لگی چوٹ اور اسکے درد کی بھی پرواہ نہیں تھی اسے تو محض ایش کے سہارے کی ضرورت تھی روتے ہوئے آشنہ کی ہچکیاں بندھ چکی تھیں وہ کسی بچے کی مانند ایش کی شرٹ کو اپنے ہاتھوں میں “تھامے ایش کو محسوس کر رہی تھی

“آشنہ میں ہوں پاس اب کچھ نہیں ہو گا تمہیں
 ایش نم آنکھوں سے آشنہ کو دلا سے دے رہا تھا خود پے اس وقت کیا بیت رہی تھی
 ، وہی جانتا تھا

ایش وہ وہ آپ کو پتہ ہے مجھے اس شخص سے بہت ڈر لگ رہا تھا اسکی شکل بہت بری تھی اور اس نے م مجھے یہاں تھپڑ بھی مارا تھا آشنہ ہچکیاں لیتے ہوئے ایش کو ایسے “سب بتا رہی تھی جیسے ایش ابھی کے ابھی اس شخص کو ختم کر دے گا

ایش کی آنکھوں سے گرم سیال بہہ کر آشنہ کے بالوں میں جذب ہو رہا تھا آشنہ کے رونے سے اسے تکلیف ہو رہی تھی اور من ہی من میں اس قدر غصے میں تھا کہ سب ، کچھ ابھی کے ابھی تہس نہس کر دے

اور یہ سر میں چوٹ آشنہ کو اپنے سر پہ بندھی پٹی دیکھ کر خیال آیا یہ مجھے نہیں پتہ کیسے لگی ہے آشنہ ایش سے الگ ہوتی آنکھوں میں آنسو لیے اپنے سر پہ بندھی پٹی ”پے ہاتھ رکھتے ہوئے بولی

“ ایش کو آشنہ پے اس پل ٹوٹ کر پیار آیا ، کیسے وہ درد دینے والے کو ہی اپنے سارے درد بتا رہی تھی

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

“تمہیں درد دینے والے کو ایش زندہ نہیں چھوڑے گا ایش کی گڑیا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

، ایش آشنہ کو خود سے قریب کرتے ہوئے بولا

لیکن آپ نے مجھے کیسے بچایا آپ کو تو پتہ نہیں تھا میں کہاں ہوں ؟

، آشنہ کی آنکھوں میں حیرت اٹھ آئی

کیوں کہ میرا دل تمہیں محسوس کرتا ہے اور جب تم پاس نہیں ہوتی تو یہ مجھے بتا دیتا ہے

، ایش آشنہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

پھر آپ مجھے رات کو بچانے کیوں نہیں آئے آپ کو پتہ وہاں کتنا اندھیرہ تھا مجھے بہت
 “ڈر لگ رہا تھا

، آشنہ کی زبان پر شکوہ تھا

اس سے پہلے ایش کوئی جواب دیتا ایمن اور حنا کمرے میں داخل ہوئی جن کے پیچھے ٹین
 “بھی تھا

ایمن کی آنکھیں آشنہ کو اس قدر تکلیف میں دیکھتے ہی نم ہو گئی تھیں مگر حنا خود پے
 ضبط کر رہی تھی دونوں آشنہ کی جانب بڑھی ایش کی موجودگی پا کر دونوں حیران نہیں
 “تھیں شاید ٹین پہلے ہی انھیں سب بتا چکا تھا

آشو یہ یہ سب کیسے؟

، ایمن کے لفظ ٹوٹ رہے تھے

آشنہ ایمن کے گلے لگتی ایک بار پھر رونے میں مشغول ہو گئی تھی ایش کچھ دور دیوار
 سے ٹیک لگائے اب زخمی سا مسکرا رہا تھا کیوں کہ وہ جانتا تھا اب آشنہ ایک ایک بات
 “ایمن اور حنا کو بھی بتائے گی

“ایمو وہ بہت ظالم تھا

، آشنہ روتے ہوئے ایمن کو بتا رہی تھی

حنا سے ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا تو وہ بھی دونوں کے گرد بانہیں پھیلاتی ہوئی بیٹھ گئی
اب یہ رونا ناجانے کب تک ہوتا یہ ہی سوچ کر ٹین اور ایش نے کمرے سے جانا بہتر
..... سمجھا

پورے سٹاف کو آشنہ کے زخمی ہونے کا علم ہو چکا تھا لیکن محض اس حد تک کہ وہ
”سیرڑھیوں سے گرمی ہے
آشنہ بیٹا دھیان کہاں تھا آپ کا؟
نور میم آشنہ کے زخم دیکھ کر کافی پریشان تھیں کیوں کہ سب بچے انھی کی تو زمینداری
تھے۔۔۔۔

”آشنہ کچھ گڑبڑا گئی تھی
”میم دھیان کہیں نہیں تھا بس پاؤں پھسلا اور گر گئی
حنا آشنہ کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

، آشنہ آئندہ دھیان سے بیٹا دیکھیں سر پے کس قدر چوٹ آگئی ہے۔۔۔۔۔
نور میم آشنہ کے سر کی چوٹ سے پریشان تھیں اور اللہ کا شکر ادا کر رہی تھیں کہ آشنہ
”ٹھیک ہے

، جی میم آئندہ دھیان رکھوں گی۔۔۔۔۔
”آشنہ مسکرا رہی تھی اور کوئی دور کھڑا اس کی مسکراہٹ پے قربان ہو رہا تھا

آشنہ کو ہاسپٹل سے ڈسچارج کر دیا گیا تھا اسی لیے آج تینوں بیٹھی پکینگ میں مصروف
تھیں۔۔۔۔

“سوری یار تم لوگوں کو میری وجہ سے کافی ڈسٹرب رہنا پڑا اور مری بھی نہیں دیکھ پائی
، آشنہ حنا اور ایمن کو شرمندہ طلب نظروں سے دیکھتے کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔
آشو و تمہیں کیا لگتا ہے تجھے درد میں دیکھ کر ہمیں سکون مل جاتا اور ہم سیر و تفریح
میں مشغول ہو جاتے ؟

،ایمن نے پہلی بار بنا کسی مزاق کے بات کی تھی۔۔۔۔۔
 “ہاں ڈسٹرب تو ہوئے ہیں

، حنا کی آنکھوں میں شرارت تھی۔۔۔۔

دیکھا میں نے کہا تھا نا تم لوگ ڈسٹرب ہوئی ہو ایمن کی بات سن کر جہاں آشنہ کو
 “خوش ہوئی تھی مہر وہیں حنا کی بات پر دل بھج گیا
 ہاں لیکن وہ ا

، حنا نے بات ایک بار پھر ادھوری چھوڑ دی۔۔۔۔۔
لیکن؟

“آشنہ کی آنکھوں میں سوال تھا

لیکن یہ کہ آپ کے ان سے ہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ کوئی بھاری چیز حنا کے سر کے دو حصے کرتی اور یقیناً یہ حملہ مس
“آشنہ کی جانن سے ہوتا حنا نے جان بچا کر بھاگنا ضروری سمجھا
حنا کی بچی تو میرے ہاتھ لگ زرا۔۔۔۔۔

“آشنہ سر کی چوٹ کی وجہ سے بھاگ نہیں پا رہی تھی
 “ہا ہا ہا دیکھو کیسے سنیاں جی کے نام پر مسکراہٹ چہرے پر سج گئی ہے
 ، اب کی بار ایمن نے بھی حنا کا ساتھ دیا۔۔۔۔۔

ہاسپٹل سے لے کر اب تک حنا اور ایمن نے آشنہ سے کسی بھی طرح کا کوئی سوال نہیں کیا تھا کیوں کہ سر کی چوٹ گہری ہونے کی وجہ سے اس کے لیے کوئی بھی پریشانی “والی بات خطرے سے خالی نہیں تھی

<https://www.classicurdumaterial.com/>

”کیا ہو رہا ہے یہاں ٹین کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا
کچھ نہیں۔۔۔۔

، اور آپ اندر کیسے آئے سوال ایمن کی طرف سے تھا
 “جیسے پچھلے دنوں سے آ رہا ہوں

”ٹین آشنہ کے بیڈ کے پاس کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولہ
مطلب کوئی تمیز ہوتی ہے۔۔۔۔

“ایمن بھی ڈھیٹ تھی

، ہوتی ہو گی لیکن ویمپائرز میں تمیز ہو تو وہ ویمپائر نا ہوئے پھر ----

، ٹین بھی آج تنگ کرنے کے موڈ میں تھا

، آئینہ کی نظریں ہنوز دروازے کی جانب تھیں ---

“ ایش نہیں آیا

، ٹین آئینہ کی نظروں کے تعاقب میں بولہ ---

“ نہیں نہیں وہ مم میں بس وہ

، آئینہ اپنی چوری پکڑی جانے پر بھرپور شرمندہ ہوئی ----

، ہاں وہ بس یہ وہ ایش کمرے میں داخل ہوتا آئینہ کے لہجے میں بولہ ----

ماشاء اللہ ایش بھائی پہلے ہی آئینہ بیمار ہے اتنے پیارے بن کر آئیں گے تو اللہ کو پیاری ہو جائے گی

حنا اور ایش کہیں حد تک ایک دوسرے سے فرینک ہو چکے تھے ہاسپٹل میں بھی حنا

، ایش کے رویے سے کافی حد تک متاثر ہوئی تھی -----

“ کیسی باتیں کر رہی ہو تم اگر اسے کچھ ہوا تو ایش بھی مر جائے گا

، ٹین ایش اور آئینہ کی جانب سے خود ایش بنتے ہوئے بولہ ---

“ ہو گئی بات اب جائیں یہاں سے

، ایمن ٹین کو کڑے تیوروں سے دیکھتے ہوئے بولی

دیکھو اس جنگلی بھالو کو چپ کروا کر رکھا کرو ورنہ میرے ہاتھوں شہادت کی موت ہو
 “جانی اسکی

، ٹین ایمن کو کسی صورت بخشنے والا نا تھا۔۔۔۔۔

، کیا کہا تم نے میں جنگلی بھالو ہوں تو تم کون سا پرنس ہو تم جنگلی بھڑیے ہو۔۔۔۔۔
 ، ایمن کو کسی بھی طرح ٹین سے کم نہیں رہنا تھا۔۔۔۔۔

ہوئے۔۔۔ لڑکی سچ کہنا برا تو نہیں ہاہاہاہاہا

، ٹین خود بھڑیے والے لقب پر ہنستے ہوئے ایمن کو زہر لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

“کوئی ان کو بھی باتیں کرنے دے یہ کیا محفل میں آئے ہیں جو خاموش رہیں

، حنا دونوں کی نوک جھونک سے تنگ آ چکی تھی

ایش کی نظریں آشنہ کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں اور آشنہ ایش کی نظریں خود

“پے پا کر کنفیوز ہو رہی تھیں

ایش بلیک شرٹ اور ساتھ بلیک ہی جینز پہنے بال ہمیشہ کی طرح ماتھے پر بکھرے شرٹ

کے بازو فولڈ کر رکھے تھے آنکھوں میں آج چمک تھی گورا رنگ مزید نکھر گیا تھا

ہونٹوں پر مسجراہٹ سجائے وہ کسی یونانی دیوتا سا محوس ہو رہا تھا ٹانگ پر ٹانگ رکھے وہ

کہیں دلوں پر راج کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا نظروں کا مرکز ایک ہی انسان تھا اور وہ

“کچھ دور بیڈ پے بیٹھی آشنہ تھی

اس قدر حسن کی قائل ہو آشنہ پہلے دن سے ہی تھی مگر آج وہ دل ہی دل میں اپنے آپ کو دنیا کی خوش قسمت لڑکی تصور کر رہی تھی اسکا محبوب ہی ایسا تھا کہ وہ شکر کرتی ، بھی تو کیوں نا -----

“نہیں نہیں باتیں کرو آپ لوگ

آشنہ حنا کی بات پر شرم سے نظریں جھکاتے ہوئے بولی اور ایک عورت کا سب سے ، عظیم گہنا حیا ہے -----

ایش کو اس پل وہ دنیا کی خوبصورت ترین لڑکی لگی -----

سبز آنکھوں کا شرم سے جھک جانا ہونٹوں کا گھبراہٹ سے ایک دوسرے میں پیوست ہو جانا پلکوں کی جھکی جھال کو اور جکھا دینا رخساروں پر قدرتی لال رنگت کا مزید گہرا ہو جانا بالوں کی کچھ آوارہ لٹوں کا چہرے کو چھونا گورے ہاتھوں کی انگلیوں کا ڈر سے ایک “دوسرے میں مل جانا یہ حسن ہی تو تھا جو آشنہ کو مکمل کیے ہوئے تھا

آشنہ ایک بات پوچھوں ؟

، سوال ٹین کی جانب سے تھا -----

، ہاں ہاں ہاں یہ کون بنے گا کڑوڑ پتی کھیل رہا ہے اسے جواب ضرور دینا ---

“ایمن کا ٹانگ اڑانا ضروری تھا

جی وہ میں یہاں بیٹھے جنگلی بھالو کو اگنور کر کے آپ سے سوال یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ پچھلے آدھے گھنٹے سے محض شمار ہی ہیں لیکن جہاں تک مجھے یاد ہے پہلی ملاقات “میں تو آپ اس قدر شرمیلی نہیں تھیں

، ٹین آشنہ کے چہرے پر شرم کے رنگ دیکھ چکا تھا۔۔۔۔۔

“ایش بھائی اس کو سمجھالیں ورنہ میں نے اس کا قیمہ بنا دینا ہے

، ایمن ٹین کی بجائے ایش کو دیکھتے ہوئے بولی ---

یار.....تم کچھ پل چپ رہنے کے کتنے پیسے لوگی؟

، ٹین ایمن کی باتوں سے تنگ آ چکا تھا۔۔۔۔

سب چپ کریں آشنہ ٹین کے سوال کا جواب دو؟

، ایش سب کو خاموش کرواتے ہوئے آشنہ سے مخاطب ہوا۔

کیوں کہ تم سب کو غلط لگ رہا ہے مجھے شرم نہیں آ رہی اور دوسری بات ایش آپ

ان کا ساتھ کیوں دے رہے ہیں؟؟

، آشنه دودو هوتی ----

اہم تم تو ایش بھائی ہمارا ساتھ دے رہے ہیں تو مس آشنہ کو جیسی ہو رہی ہے؟

، حنا کا انداز شرارت بھرا تھا۔۔۔۔۔

“کس نے کہا میں ان کا ساتھ دے رہا ہوں میں تو بس اپنی گڑیا کا ساتھ دوں گا

، ایش آشنہ کے قریب بیڈ پے بیٹھتے ہوئے بولہ ۔۔

میرا خیال ہے ساتھ وہاں بیٹھے بھی دے سکتے تھے؟

، ٹین ابرو اچکاتے ہوئے بولا

“ہاں میں مجھے بھی لگ رہا ہے ساتھ دینے کی آواز تو یہاں سے بھی بیڈ تک جا سکتی تھی

، ایمن پرسوج انداز میں بولی ---

ہائے ہائے ہائے تمہیں بھی کچھ لگتا ہے؟

، ٹین کا انداز سراسر ایمن کو چڑھانے والا تھا ---

اور وہ ہی ہوا ایمن چڑ گئی ---

“مرو تم یہیں میں کمرے سے ہی چلی جاتی ہوں

، غصے سے پیر پٹختی کمرے سے جا چکی تھی ---

ٹین اتنا کیوں تنگ کرتے ہو اسے؟

، ایش ٹین کو کڑے تیور لیے دیکھ رہا تھا ---

کیا ہے ایک تو جب سے تمہیں آشنہ سے محبت ہوئی ہے بڑی انسانوں کے لیے ہمدردی

“جاگ اٹھی ہے اور جب میں کہتا تھا تو یاد کر مجھے کس قدر سناتا تھا

، ٹین بھی پچھلا حساب برابر کرتے ہوئے بولا ---

“ہاں کیوں کہ آشنہ کی محبت نے مجھے بدل دیا

اب امید ہے تجھے بھی محبت ہو اور عقل آ جائے ---

، ایش آشنہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا

انہم میں نے پہلے بھی کہا ہے ہر چیز پر کیٹیکل میں مت بتایا کر بنا ہاتھ پکڑے بھی محبت کا اظہار ہو سکتا ہے

، ٹین ایش کو شرارت سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

پر کیٹیکل اس لیے کرتا ہوں تاکہ تمہیں سمجھ آ جائے اور کل کو جب تمہیں محبت ہو تو ”کوئی مشکل نا ہو

، ٹین کی بات پر جہاں آشنہ کی نظریں جھکیں وہیں ایش مسکرا دیا۔۔۔۔۔

”ہا ہا مجھے محبت ہو گئی تو دیکھی جائے گی ابھی بس اپنی کی فکر کر

، ٹین خیالوں میں آئے چہرے کو جھٹکتے ہوئے بولا

، اچھا میں آشنہ سے بات کرنے آیا ہوں اور تم لوگ ڈسٹرب کر رہے ہو۔۔۔۔۔

”حنا ایش کی کاپی کرتے ہوئے یہ بولی آیا جیسے ایش نے دل کی بات حنا کو ہی بتائی ہو

“ دیکھا بس تمہیں ہی خیال ہے ہمارا

، ایش چہرے پر مسکراہٹ سجائے حنا کو داد طلب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

”حنا کی جھجھکیسیسی آشنہ گھورتے ہوئے ایش کو بالکل ایک بلی لگ رہی تھی

، حنا کی بچی میں نہیں ہوں تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔۔۔

”حنا کہیں سے بھی آج سیریس حنا نہیں لگ رہی تھی

، ایش بس مجھ سے بات کریں اور کسی سے بھی نہیں۔۔۔

، آشنہ ایش کا دھیان اپنی جانب کرتے ہوئے بولا جو ٹین کی کسی بات پر مسکرا رہا تھا

لیٹل پرنس میں بس تم سے باتیں کر رہا ہوں ان سب کو تو میں جانتا بھی نہیں۔۔۔
 “ایش کو آشنہ کو پوسسیو ہونا اچھا لگا تھا

ہاں ساری باتیں اس سے کر لو پھر ہم سے ساری باتیں کر لینا جو یہ تم سے کرے کیوں
 حنا؟

،ٹین حنا کو ایک آنکھ مارتے ہوئے بولہ۔۔۔

ٹین بھائی مجھ سے باتیں کر لیں لیکن ایش سے نہیں یہ صرف مجھ سے باتیں کر سکتے ہیں
 “اور کسی سے نہیں

،آشنہ کے لہجے میں خود کے لیے اتنی محبت دیکھ کر ایش پھولے نہیں سما رہا تھا۔۔۔۔۔
 “مجھے لگتا ہمیں باہر چلنا چاہیے کہیں لوگ جیلز ہو ہو کر کالے ہی نا ہو جائیں
 ،حنا ٹین کو اٹھنے کا اشارہ کرتی خود بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

“ہاں چلو ویسے بھی جنگلی بھالو ناراض ہو گیا ہے اسے بھی تو منانا ہے نا
 ،ٹین بھی حنا کے پیچھے چلتے ہوئے بولہ۔۔۔

دونوں کو کمرے سے گئے پانچ منٹ سے زائد ہو چکے تھے لیکن کمرے میں ابھی تک
 ،گہری خاموشی تھی۔۔۔

“صاف اعلان تھا کہ آشنہ ناراض ہے
 لیٹل پرنس کیا ہوا؟

،بولنے میں پہل ایش کو ہی کرنی پڑی۔۔۔

”کچھ بھی نہیں

، آشنہ کی آنکھوں میں ناراضگی تھی ---

”ہممم تو ڈول ناراض کیوں ہے؟

”ایش ناراضگی کی وجہ جانتے ہوئے بھی تنگ کر رہا تھا

”ایش

، آشنہ اب کی بار ایش کی جانب دیکھتے لوئے بولی۔

”جی جانِ ایش

، لہجے میں محبت کا سمندر تھا۔

آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں؟

ہور ایش کو آشنہ کی طرف سے اسی سوال کی امید تھی۔

”ہممم نہیں۔“

، ایش حتی الامکان سرپس ہوتے ہوئے بولا

کیوں؟

، آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔

”کیوں کہ میں اپنی جان سے محبت نہیں کرتا عشق کرتا ہوں

، ایش آشنہ کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامتے ہوئے بولا۔

”اب کی بار آشنہ کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے

آپ مجھے کبھی چھوڑیں گے تو نہیں؟

، ایک اور سوال کیا گیا۔۔۔

“کبھی چھوڑوں تو دوسرا سانس نالے پاؤں

، آواز میں عزم تھا جس سے آشنہ کی خوشی میں مزید اضافہ ہوا۔۔۔۔

مجھے کبھی کچھ ہونے تو نہیں دیں گے؟

، اب کی بار بھی خوشی سے سوال کیا گیا۔۔۔۔

اور اس سوال نے جیسے ایش کے سامنے ہر منظر ایک فلم کی طرح چلا دیا آغا جان کا حکم

ملکہ کا زندگی آشنہ سے نفرت ایک ہی پل میں وہ آشنہ سے دور ہوا آنکھوں میں خون

“اترنے لگا بھوک کی شدت کا احساس ہوا

، آشنہ ایش کے ایک دم دور ہونے سے گھبرا گئی اور خود ایش کے قریب ہوئی۔۔۔

ک کیا ہوا ایش؟

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

، آواز میں واضح کپکپاہٹ تھی۔۔

ایش کا چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھامتے ہوئے اوپر کیا تو سہم گئی ایش کے دو دانت منہ

سے باہر نکل چکے تھے آنکھیں مختلف رنگوں میں خون سے بھری ہوئیں تھی نسیں پھول

“چکی تھیں جیسے ابھی پھٹ جائیں گی ایش پر ایک جنونیت سوار ہو گئی تھی

آشنہ ایش کی کیفیت کو بھوک کا نام دے چکی تھی کیوں کہ وہ اب تک اتنا تو جان گئی

، تھی کہ ایش کا بھوک سے یہ حال ہوتا ہے۔۔۔

ایش خود پر کنٹرول کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا تا کہ آشنہ کو کچھ بھی نا کہہ سکے
 “لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کا مائنڈ سسٹم کوئی اور چلا رہا ہے
 ایش آپ کو بھوک لگی ہے؟

، آشنہ ڈرتے ڈرتے ایش کے قریب ہوئی۔۔۔
 ایش اس وقت خود کو بہت بے بس محسوس کر رہا تھا وہ آشنہ کو کوئی تکلیف نہیں دینا
 “چاہتا تھا اور نا چاہتے ہوئے بھی ہاں میں سر ہلا دیا
 آشنہ ایش کو ہاں میں سر ہلاتا دیکھ قریب ہوئی اور اس منہ خود گردن کے اس حصے پر
 ، رکھ دیے جہاں ایش پہلے بھی زخم دے چکا تھا۔۔۔۔
 ایش لاکھ کنٹرول کرنے کے باوجود بھی اس کی گردن میں اپنے دونوں دانت گاڑ چکا تھا
 “

اس قدر تکلیف سے لڑنا آشنہ سے مشکل ہو رہا تھا کچھ ہی پلوں میں ضبط کی انتہا تک
 پہنچتی ایش کی بانہوں میں ہی جھول گئی

وہ کہیں پل بے جان پڑے وجود کو دیکھتا رہا آشنہ سے عشق کی انتہا بھی تھی اور ملکہ
 سے جڑا رشتہ بھی وہ پھنس کر رہ گیا تھا آشنہ موم کی گڑیا کی طرح اسکے وجود سے لپٹی
 ہوئی تھی اور وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کیوں ہر بار نا چاہ کر بھی وہ آشنہ کو درد دے دیتا

ہے اس کی آنکھوں کے سامنے فلم کی طرح کچھ یادیں آگئیں جب وہ آشنہ سے پہلی بار
 “ملا تھا آشنہ تب محض نو سال کی تھی جب ایش نے اسے دیکھا تھا

رباب آپي جن كيسي هوتے هیں ؟

، آشنہ اپنی ننھی ننھی انگلیوں سے رباب کا ہاتھ تھامے پارک میں چل رہی تھی ---
 اسکی بات پر ایش مسکرایا تھا جو کچھ دور بیٹھا ٹین سے باتیں کر رہا تھا دل نے محسوس کیا
 “تھا کسی کو

، رباب آشنہ کی بات پر مسکراتے ہوئے اسے لیے ایک بیچ پر بیٹھ گئی ----
 “جن ہمممم سوچنا پڑے گا بہت مشکل سوال ہے

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

، رباب پر سوچ انداز میں بولی

آپی آپ نے کبھی جن دیکھیں ہیں ؟

، ایک اور معصوم سوال ہوا۔۔۔

آشو آج ایسی باتیں کیوں کر رہی ہو ؟

، رباب نے آشنہ کو گھورا۔۔۔

آپی میں نے فلم دیکھی ہے اس میں ایک لڑکا ویمپائر ہوتا ہے اور ایمن تو کہتی ہے
 ویمپائر جن ہوتے ہیں اور ان کا چہرہ خوف ناک ہوتا ہے لیکن فلم میں تو اتنا پیارا ویمپائر
 تھا تو مجھے لگتا ہے وہ جن نہیں ہو گا ہے نا؟

، آشنہ اب کی بار رباب کو مزید حیران کر گئی۔۔۔

“میرا بچہ یہ سب فلموں ڈراموں میں ہوتا ہے درحقیقت ایسی کوئی چیز نہیں ہوتی

، رباب آشنہ کو گود میں بٹھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

کچھ فاصلے پے ہونے کے باوجود بھی ایش تک آشنہ کی ہر بات پہنچ رہی تھی یا اس کا

“دل ہر بات کو محسوس کر رہا تھا

نہیں نہیں آپنی ویمپائرز ہوتے ہیں اور جب میں بڑی ہو جاؤں گی نا پھر میں بھی ویمپائر

“سے شادی کروں گی

، آشنہ ہونٹوں کو گول کرتی مزے سے کہہ رہی تھی۔۔۔۔

رباب آشنہ کی بات پر دھیرے سے مسکرائی۔

اچھا تو آپنی کی جان جن سے شادی کرے گی؟

، رباب نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے آشنہ سے پوچھا۔۔۔

“نہیں آپو جن سے نہیں ویمپائر سے

، آشنہ نے وضاحت کی۔۔

لیکن ابھی آپ کہہ رہی تھی ویمپائر جن ہوتے ہیں؟

، رباب نے آشنہ کی بالوں کو سنوارا۔۔

ہاں لیکن وہ تو اتنمموووو نے کہا ہے نا مجھے تو پتہ ہے ویمپائر جن نہیں ہوتے کیوں کہ

“جن تو گندی شکل والے ہوتے ہیں لیکن ویمپائر تو پیارے ہوتے ہیں

، آشنہ کی آنکھوں اور باتوں میں معصومیت تھی۔۔۔

ایش کہاں دھیان ہے تمہارا؟

ٹین ایش کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے بولا۔۔

کہیں نہیں بس مجھے یہ بتا میں پیارا ہوں؟

سوال عجیب تھا۔۔

کیوں تجھے کیڑے پڑے ہیں؟

جواب اس سے بھی عجیب تھا۔۔

”تم بہت ہی کوئی بے ہودہ ویسپائر ہو

، ایش ٹین کے جواب پر بد مزہ ہوا

دیکھ میرے بھائی تو تجھے کون سا اچانک پیٹ میں درد ہوا جو مجھ سے یہ سوال کیا؟ تجھے

نہیں پتہ تو خوبصورت ہے؟

، ٹین اب کی بار ٹیڑھی نظروں سے ایش کو دیکھ رہا تھا۔۔

”بس ایسے ہی آگیا اچھا چلو چھوڑو

ایش جان چھڑاتے ہوئے بولا۔۔

آپو و آپ کی شادی کے بعد آیت کی شادی ہو گی پھر میری ہو گی کیا؟

، پتہ نہیں آج آشنہ کس موڈ میں تھی۔۔

ایش نے ابھی تک آشنہ کا چہرہ نہیں دیکھا تھا کیوں کہ آشنہ کی پشت ایش کی جانب تھی

“

“آشوو بس بہت ہو گیا اب ایک لفظ اور نہیں

رباب آشنہ کے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے اسے خاموش کرا گئی اور یہ بات ایش کو بہت ناگوار گزری۔۔۔

آپی ہم روز اس وقت ہی کیوں پارک میں آتے ہیں؟
، آشنہ تو بولنے کی مشین تھی۔۔

“کیوں کہ دن کا یہ وقت بہت اچھا ہوتا ہے انسان بالکل تازہ دم ہو جاتا ہے
، رباب آشنہ کو ایسے بتا رہی تھی جیسے آشنہ کوئی بڑی لڑکی ہو۔۔۔

تو آپی وہ اس سے پہلے آشنہ کچھ کہتی رباب آشنہ کو گود سے اتار کر کھڑی ہو گئی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

چلو گھر چلیں آج تمہاری طبیعت مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی رباب آشنہ کا بازو پکڑتے
“آگے بڑھ گئی

ایش کہیں پل اسی جگہ کو دیکھتا رہا جہاں کچھ دیر پہلے آشنہ تھی اس نے آشنہ کو دیکھا
تو نہیں تھا لیکن محسوس کیا تھا اس کی آواز وہ دل سے محسوس کر سکتا تھا اور وہ نہیں
جانتا تھا یہ پہلی بار اسکے ساتھ کیوں ہو رہا ہے کہیں پل وہ اسی کشمکش میں بیٹھا رہا اور
“پھر ٹین کو لیے وہاں سے غائب ہو گیا

دل میں تم آنکھوں میں تم پہلی نظر سے ہی یارا
یہ عشق کی ہیں سازشیں لو آملے ہم دوبارہ

“آیت آج بہت گرمی ہے مجھے بہت گرمی لگ رہی ہے

آشنہ آیت کے ساتھ پیدل چلتے ہوئے بولی راحیل صاحب کچھ مصروفیت کی وجہ سے
“دونوں کو سکول سے لینے نہیں آسکے تھے تو دونوں نے خود ہی جانے کا فیصلہ کیا

تو آشنہ و گرمی میں تو گرمی ہی لگے گی نا؟

آیت نے جیسے بہت بڑی انفارمیشن دی۔۔

“آیت مجھ سے نہیں چلا جا رہا اب

آشنہ تھک چکی تھی کیوں سکول سے گھر کا فاصلہ آدھے گھنٹے کا تھا اور آشنہ کو تو یہ فاصلہ

“صدیوں جتنا لگ رہا تھا

“اچھا ادھر کچھ دیر بیٹھ جا پھر چلتے ہیں

، آیت آشنہ کو ایک ہٹ کے نیچے بیٹھاتے ہوئے بولی۔۔

ایش ہم یہاں اس تپتی دھوپ میں کیا کر رہے ہیں تو جانتا ہے میں زیادہ دیر دھوپ میں
 “نہیں رہ سکتا

ٹین ایش کو پچھلے دس منٹ سے سمجھا رہا تھا لیکن ایش تو سن کر بھی انجان بنا بیٹھا تھا
 ---،

حد ہے ہم گاڑی میں ہیں پھر بھی تجھے دھوپ لگ رہی ہے تو جانتا ہے مجھے اس گاڑی کی
 ”کوئی ضرورت نہیں تیری وجہ سے اس میں بیٹھنا پڑتا ہے
 ، ایش کا انداز جتانے والا تھا۔

ہاں ہاں میں تو تجھے منتاں کر رہا تھا مجھے ساتھ لے کر آ؟
 ٹین ایش کا انداز دیکھ کر تپ گیا تھا ---
 https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تم چپ رہا کرو مجھے بھوک لگی ہے کسی کا تو شکار کرنا ہی ہو گا نا؟
 ، انداز پہلے جیسا ہی تھا۔

ایک تو مجھے یہ سمجھ نہیں آتی تم لوگ ویسپائرز ہی ہونا ساری حرکتیں انسانوں والی ہیں
 ملکہ جی کالج کی پرنسپل ہیں اور آپ جناب اکثر وہاں لیکچرار بنے لوتے ہیں ارادہ کیا ہے
 تم سب کا؟

ٹین کا لہجہ اکتایا ہوا تھا ---

”تو جل مت اور میرے ساتھ کوئی بھوک مٹالوں

، ایش ٹین کو سرے سے ہی اگنور کر رہا تھا

اور مہراج کیا کھانا پسند کریں گے آپ؟

، ٹین کے لہجے میں طنز تھا۔۔

”فلحال گزارہ کسی جانور کے گوشت سے کرنا پڑے گا چلو کسی ریسٹورنٹ میں بیٹھتے ہیں

، ایش بات مکمل کرتے گاڑی سے اتر گیا۔۔

”مجبوراً ٹین کو بھی اترنا پڑا

ایش ریسٹورنٹ کی جانب بڑھ رہا تھا جب دل نے کسی کی آمد کی خبر دی قدم وہیں جم

”گئے کانوں میں کسی کی آواز رس گھول رہی تھی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

آیت مجھے بھوک لگی ہے؟

، آشنہ کی ایک اور فرمائش حاضر تھی۔۔

”آشو بس کچھ دیر میں گھر پہنچ جائیں گے تو کھانا کھا لینا

، آیت آشنہ کو پیار سے بہلانے لگی۔۔۔

”ٹین تو اندر چل میں بس آیا شاید گاڑی کو لاک کرنا بھول گیا

، ایش سر کجھاتے ہوئے بولا۔۔۔

ٹین تو پہلے ہی بھاگ کر اندر جانا چاہتا تھا سو ایش کی بات پر ایک منٹ سے پہلے اندر
 “چلا گیا

ایش مارکیٹ میں داخل ہوا اور کچھ ہی دیر میں کھانے کی کچھ اشیا لیے آیت کے پاس
 رکا آشنہ کی آج بھی ایش کی جانب پشت تھی کیوں کہ وہ روڈ پے آنے جانے والی
 “گاڑیاں دیکھنے میں مگن تھی

ایش نے چہرے کو ماسک کی مدد سے چھپا لیا تھا۔

یہ لے لو آپ کچھ کھانے کی چیزیں ہیں آپ کی بہن کو بھوک لگی ہے اسے بھی کھلا دو
 “

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

، ایش چیزیں آیت کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔

“نہیں انکل ہمیں نہیں لینا مانے منع کیا ہے

، آیت ایش کو اس پل بہت معصوم لگی

کوئی بات نہیں آپ کسی اور سے مت لینا یہ اس لیے لی ہیں میں نے کیوں کہ آپ کی

چھوٹی بہن کو بھوک لگی ہے ایش آیت کے ہاتھ میں چیزیں پکڑاتا ریسٹورنٹ کی جانب

“بڑھ گیا جہان انتظار کر کر کے ٹین تپ گیا تھا

“ایش تمہیں جانا ہو گا ابھی کے ابھی
 ، آغا جان ایش کو حکم دیتے ہوئے بولے
 لیکن آغا جان میں نہیں جا سکتا بہرام ہے ناسب سنبھالنے کے لیے ؟
 ، ایش نے ایک ناکام سا جواز سامنے رکھا۔۔
 “میں کچھ نہیں سن رہا جو کہہ دیا سو کہہ دیا
 ، آغا جان خاموش کرواتے ہوئے بولے۔
 لیکن ؟

“ایش کچھ بولتا اس سے پہلے ہی آغا جان وہاں سے جا چکے تھے

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

“کیا مسئلہ ہے مجھے نہیں جانا وہاں
 ، ایش غصے سے کہتا ملکہ کو دیکھنے لگا۔۔۔

“لیکن بیٹا آپ کو جانا تو پڑے گا کیوں کہ آپ کے آغا جان کا حکم ہے
 ملکہ بھی آغا جان کی طبیعت سے واقف تھیں اور جانتی تھی اب آغا جان کا فیصلہ کوئی
 ، نہیں بدل سکتا

لیکن ماں میں وہاں آپ کے بغیر کیسے رہوں گا ؟
 ، آواز نم تھی

بس کچھ ہی سالوں کی بات ہے ایش میں بھی تو اداس ہو جاتی ہوں تم سے لیکن ابھی
 “آپ کا جانا ضروری ہے

، ملکہ بیگم بھی نم آنکھوں سے بولیں

“ماں آغا جان کا مسئلہ بھی تو یہ ہے نا کہ جلدی واپس بھی نہیں آنے دیتے

ایش ایک پہلے بھی جا چکا تھا اور آغا جان کے اصولوں سے واقف تھا۔

ایش اس ٹائم تمہارے آغا جان ہماری دنیا کے بادشاہ ہیں اور جو وہ کہتے ہیں ویسا ہی ہوتا

ہے یہ تم اچھے سے جانتے ہو اور رہی وہاں کی بات تو ایک بادشاہ کے بیٹے ہونے کے

ناطے آپ کے وہاں بھی کچھ معاملات ہیں جو پورے کرنے ہیں بہرام پر سب نہیں

“چھوڑ سکتے وہاں کے لوگوں کو بھی آپ کی ضرورت ہے

، ملکہ بیگم ایش کے بال سنوارتے ہوئے اسے سمجھا رہی تھیں

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ایش جانے اس بار جانے پر رضا مند کیوں نہیں ہو رہا تھا جانے کیا تھا جو اسے روک رہا

تھا پچھلی بار بنا مزاحمت کے چلا گیا تھا اور اب کی بار تو جانا ہی مشکل لگ رہا تھا یا دل

ہی کسی سے دور نہیں ہونا چاہتا تھا خیر آغا جان کا حکم تھا ماننا بھی ضروری تھا اور اگلے ہی

“دن ایش جا چکا تھا

نہیں یہ مجھ پر اچھا نہیں لگ رہا رباب آپ کی شادی ہے میں امیوں جیسا ڈریس بالکل
 “نہیں پہنوں گی
 آشنہ آئینے کے سامنے کھڑی کہیں جوڑے خود پے ٹرائی کر چکی تھی اب تو سیلز مین بھی
 “تنگ آگیا تھا
 میم آپ کافی دیر دے ٹرائی کر رہی ہیں ہمارے اور کسٹمرز بھی ہیں سیلز مین کے لہجے
 ، میں غصہ صاف ظاہر تھا
 “بھائی بس اب سلیکٹ ہو گیا ہے
 رباب معذرت کرتی آشنہ کو گھور رہی تھی ۔
 آشو و بس کر دے اب یہی کرنا ہے تو تیرا ڈریس رہنے دیتے ہیں اب کی بار طاہرہ بیگم
 ، بھی ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بولیں
 ”نہیں نہیں ماما بس لے لیا یہ ہی
 آشنہ نے جو ڈریس ٹرائی کرنے کے لیے پکڑا تھا اسی کو سلیکٹ کر لیا آیا طاہرہ بیگم سچ
 ، میں منع ہی نا کر دیں ۔

آیت اپنی لبوں پے آتی مسکراہٹ کو چھپا رہی تھی کیوں کہ وہ جانتی تھی آشنہ نے زبردستی ہی وہ ڈریس لیا تھا آیت کو ایسے مسکراہٹ چھپاتا دیکھ آشنہ غصے سے تلملا رہی تھی من تھا کہ آیت کے سر میں ہی کچھ مار دے

شادی کی کچھ شاپنگ کر کے اور کچھ کل پے چھوڑ کر سب تھکی ہوئی گھر پہنچی آشنہ تو آتے ہی اوندھے منہ لیٹ گئی تھی۔

رباب یہ سب چیزیں اندر رکھو اور کچھ دیر آرام کر لو طاہرہ بیگم رباب کو چیزوں کا کہتے “خود کچن کی جانب بڑھ گئیں

“اے مس آشنہ یہاں صوفے پر ڈھیر مت ہوں کیوں کہ یہ ابھی نازک ہے آیت کے ذہن میں ابھی بھی مال والی بات گردش کر رہی تھی جو آشنہ نے زبردستی ، ڈریس لیا تھا

“آیت کا لہجہ آشنہ اچھے سے سمجھ رہی تھی

ہاں جی صوفہ تو میرا وزن برداشت کر لے گا لیکن تجھ سے نہیں ہو پائے گا نکل یہاں سے ورنہ مر جائے گی میرے ہاتھوں۔۔۔

، آشنہ آیت کی جانب کشن پھنکتے ہوئے بولی “اوہووووو میں تس ڈر گئی

آیت ہستے ہوئے ڈرنے کی بھرپور ایکٹنگ کرنے لگی اور اسی نوک جھونک میں یہ وقت گزر گیا۔۔۔۔

ایش آرام سے کیا ہو گیا ہے تمہیں؟
 ، ٹین غصے سے پاگل ہوتے ایش کو کنٹرول کر کر کے اب تھک چکا تھا۔
 کیا ہوا ہے یہ تم مت پوچھو بس اس بات کا جواب دو ماں اس حال میں کیوں ہیں؟
 ایش بے جان پڑی ملکہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا بولتے بولتے ایش کی آنکھیں
 ، نم ہو چکی تھیں۔۔
 ایش دیکھو اس میں کسی کی کوئی غلطی نہیں بات کو سمجھنے کی کوشش کرو ملکہ ٹھیک ہو
 “جائیں گی

، ٹین ایش کو تسلی دے رہا تھا یا نجانے خود کو
 کیسے ہو جائیں گی ٹھیک تم جانتے ہو اب یہ ایک خاص شکار کے بنا نہیں ٹھیک ہوں گی
 “اور وہ شکار جلد نہیں ملے گا
 ، ایش اب کی بار بچوں کی طرح رو رہا تھا۔۔

ٹین نے ایش کو گلے لگا لیا کیوں کہ وہ جانتا تھا اس پل ایش کو کسی مضبوط سہارے کی ضرورت تھی

”ٹین اسے یہاں سے لے جاو

آغا جان جانے کب وہاں آئے اور ایش کو اس حال میں دیکھ کر ہی تڑپ گئے تھے لیکن ابھی وہ کمزور ہو کر ایش کو کمزور نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔

”ایش زخمی سا مسکرایا اور اگلے ہی پل وہاں سے غائب ہو گیا“

آغا جان کی آنکھیں بیٹے کو اس حال میں دیکھ کر ہی نم ہو گئی تھیں لیکن اب انھیں اس وقت کا انتظار تھا جب وہ خاص شکار مل جاتا

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

”ایش ہو کیا گیا ہے سب ٹھیک ہو جائے گا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

، ٹین ایش کی کیفیت سے واقف تھا

ٹین میں ماں کے بغیر نہیں رہ سکتا میرے بس میں ہوتا تو میں ماں کو ابھی ٹھیک کر دیتا

، ایش کی آنکھوں میں آنسو امس آئے

”ایش ہم مل کر ڈھونڈ لیں گے اس خاص شکار کو تم خود پے اس قدر ظلم مت کرو

، ٹین سے ایش کی یہ حالت دیکھنا مشکل ہو رہی تھی

”میں ٹھیک ہوں اور جلد ہی یہ شکار میرے ہاتھوں میں ہو گا
، ایش کی آواز میں عزم ٹین کو حیران کر گیا

آج پارک میں معمول سے کم لوگ تھے تینوں بہنیں جانے کب سے وہاں ٹہل ٹہل کر
تھک گئیں تھیں یہ کالونی پارک گھر سے کچھ ہی دور تھا تینوں کا بچپن اسی پارک میں
گزرا تھا

آیت میری شادی کے بعد آشوو تیری ذمہ داری ہے یہ بچی ہے ابھی اسے سمجھانا ہر
معاملے میں اسکی رہنمائی کرنا میں بہت لاڈ سے پالا ہے اسے رباب کچھ دور بیٹھی آشوو کو
”دیکھتے ہوئے آیت سے مخاطب ہوئی
آپی آپ آشوو سے اتنا پیار کیوں کرتی ہیں ؟

، آیت حیران تھی کہ ماں باپ سے زیادہ رباب کو آشوو کی فکر تھی
کیوں کہ میں سب سے بڑی ہوں نا اور آشوو سب سے چھوٹی تو اسی لیے اس سے زیادہ
”پیار کرتی ہوں

، رباب اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے بولی

تو وہ جو سب کا نام لیں رہی ہیں نا آپ وہ بس میں ہی ہوں تو اس کا مطلب آپ مجھ سے پیار نہیں کرتی ؟

، آیت مصنوعی خفگی چہرے پے لاتے ہوئے رباب کو اور بھی پیاری لگ رہی تھی یہاں کیا باتیں ہو رہی ہیں ؟

، آشنہ دونوں کو باتوں میں مگن دیکھ مشکوک نظروں سے دیکھ رہی تھی “ میں سوچ رہی تھی تمہاری بھی شادی کروا دوں

، جواب رباب کی بجائے آیت نے دیا

“ تو اس میں سوچنا کیسا کر دے

، آشنہ بھی آیت سے کم کہاں تھی

“ اچھا فضول کی باتیں چھوڑو چلو گھر چلتے ہیں

، رباب دونوں میں جنگِ عظیم کا آغاز دیکھتے اٹھ کھڑی ہوئی

-----‘-----

ایش کے دل کی ایک بیٹ مس ہوئی وہی آواز جو کبھی کانوں میں رس گھولتی تھی وہ کہیں آس پاس موجود تھی نظروں نے ایک ہی پل میں اس وجود کو ڈھونڈ لیا دل اس سے محبت کی گواہی دے رہا تھا ہر پل جس ہستی کی یاد میں گزرے وہ ہستی آج “ آنکھوں کے سامنے تھی آج وہ اکیلا ہی پارک میں آیا تھا

کیا باتیں ہو رہی ہیں یہاں؟

یہ لفظ سنتے ہی ایش ایک پل سے پہلے اس کا چہرہ دیکھنا چاہتا تھا کتنا بے تاب تھا کچھ دور بیٹھتے ہوئے نظروں کا رخ دشمن جاں کی طرف تھا لیکن ہمیشہ کی طرح آج بھی اسکی پشت ایش کی جانب تھی کچھ ہی دیر میں رباب جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی تو ایش نے بے چینی سے آشنہ کو دیکھا جو دوپٹہ ٹھیک کرتی رباب کے پیچھے ہولی آشنہ کا چہرہ جیسے ہی ٹھیک سے نظر آیا ایش اپنا دل ہار بیٹھا

گرین گھٹنوں تک آتی شرٹ ساتھ ہم رنگ ہی پاجامہ پہنے سفید دوپٹہ جو سر پہ ایک شان سے سیٹ تھا بالوں کی کچھ لیٹیں چہرے کو چھو کر سراب ہو رہی تھیں شرٹ سے دودھیا رنگ کلایاں الگ ہی سما بنا رہی تھیں نظر آنکھوں پہ گئی تو ٹھہر گئی سبز آنکھوں پر پلکوں کی گہری جھال انھیں مزید پرکشش بنا رہی تھی ہونٹ کسی گلاب کی پنکھڑی کی مانند گال اسی گلاب کے رنگ سے کچھ رنگ لیے گلابی تھیں وہ اس دنیا کی تو نہیں تھی یہ ایش کے دل کا کہنا تھا وہ تو بس ایش کی تھی تب سے جب سے ایش نے اس کی آواز کو محسوس کرنا شروع کیا وہ تو ایش کا عشق تھی تب سے جب سے ایش کے سینے میں وہ دھڑکی اور ایش بھلا کیسے اپنے عشق کو دور ہونے دے سکتا تھا

آج پورے آسمان میں بادلوں کا بیسرا تھا کسی وقت بھی وہ برسنے کو تیار تھے بجلی کی گرج دل میں خوف پیدا کر رہی تھی رات کا یہ پہر اور ایسی آوازیں ماحول کو بہت بھیانک بنا رہی تھیں آج آیت آشنہ کے ساتھ نہیں سوئی تھی کیوں کہ اسے رباب کے ساتھ کچھ کام مکمل کروانا تھا تو وہ ابھی تک کمرے میں واپس نہیں لوٹی تھی آشنہ پے نیند کی دیوی بہت دیر پہلے ہی مہربان ہو گئی تھی وقفے وقفے سے بجلی کے گرجنے کی آواز “خاموشی کو توڑ رہی تھی لیکن آشنہ ابھی تک نہیں اٹھی تھی

ایش کمرے میں آرام سے قدم رکھتے آشنہ کے بیڈ تک پہنچا آشنہ کے پاس بیٹھے وہ کہیں پل آشنہ کے چہرے کو دل میں اتارتا رہا کھڑکی سے آتی روشنی آشنہ کے چہرے کو مزید پرکشش بنا رہی تھی آشنہ کا سر آرام سے اٹھا کر اپنی گود میں رکھتے ہوئے بھی ایک پل کے لیے ایش کی نگاہیں آشنہ کے چہرے سے نہیں ہٹیں آشنہ کے بالوں کو سہلاتے ایش کے چہرے پر گہری مسکراہٹ آگئی کیوں کہ آشنہ ایش کا وہ ہی ہاتھ نیند میں بھی “پکڑ چکی تھی جس ہاتھ سے ایش بال سہلا رہا تھا

“ایش کی جان

، ایش آشنہ کے کان کے قریب ہوتے ہوئے آرام سے بولا

“لیکن وہ آشنہ ہی کیا جو ایک آواز پر اٹھ جائے

دوسرے ہاتھ سے آشنہ کے اوپر بستر ٹھیک کرتے ایش کا ہاتھ ایک دم رک گیا آشنہ کی اتنی قربت میں ہی ایش ڈر سے پیچھے ہوا ایک ہاتھ ابھی بھی آشنہ کے ہاتھ میں تھا ایش جیسے سانس لینا بھول چکا تھا آشنہ کے چہرے کو دیکھتے ایش کی آنکھوں میں آنسو اٹھ آئے یہ نہیں ہو سکتا ایسا کیسا ہو سکتا ہے اگر آغا جان کو اس بات کا علم ہوا تو وہ آشنہ کو زندہ نہیں چھوڑیں گے نہیں مم۔ میں اسے کچھ نہیں ہونے دوں گا ایش کی آواز کی لڑکھڑاہٹ اس کے دل کی کیفیت کو ظاہر کر رہی تھی اگر میری گڑیا کو کچھ ہو گیا تو میں بھی ختم ہو جاؤں گا آشنہ کو زور سے سینے میں بھینچتے ہی آشنہ نیند میں بھی اتنی سختی کی وجہ سے اپنے ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی ایش آشنہ کو سینے سے لگاتے کہیں پل گرم سیال آنکھوں کے رستے نکالتا رہا وہ کسی صورت بھی آشنہ سے دستبردار نہیں ہو سکتا تھا لیکن اب کیا لکھا جا چکا تھا یہ کوئی نہیں جانتا تھا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

“آج ایک سال گزر گیا اور ایش آشنہ سے نہیں ملا“

، آج ایک سال کے بعد اسی پارک میں آیا جہاں سے اسکی محبت کا آغاز ہوا تھا۔۔۔

ایش میں بہت دیکھ چکا ہوں تمہیں اس طرح بس اب کچھ نارمل ہو جا کیوں خود کی طاقت ختم کرنے پے تلا ہے ملکہ ٹھیک ہو جائیں گی ٹین ایش کی حالت پچھلے ایک سال سے دیکھ رہا تھا وہ پہلے سے بہت خاموش ہو گیا تھا ویمپائر ہو کر بھی وہ اپنے جذبات پر کنٹرول نہیں کر پا رہا تھا ملکہ کا ہوش میں نہ آنا آشنہ سے دوری کی تڑپ اس کی تمام تر طاقتیں کمزور پڑ رہی تھیں ٹین کی باتیں سن سن کر اکتاہٹ اسکے چہرے پر عیاں تھی ”ٹین میں جا رہا ہوں یہاں سے دل ہو تو آ جانا، ایش غصے سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔

لیکن بات تو سن اس سے پہلے کہ ٹین ایش کی بات کا کوئی جواب دیتا ایش وہاں سے جا چکا تھا اور ٹین بھی اسکے پیچھے لپکا

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

ایش تیز تیز قدم اٹھاتا پارک کے گیٹ کی جانب بڑھ رہا تھا اور جس چیز سے وہ بچنا چاہ رہا تھا وہ ہی ہوا ایش آشنہ کی موجودگی وہاں محسوس کر چکا تھا دل میں دیکھنے کی تڑپ جاگی مگر دل کی آواز کو دباتے وہ جلدی پارک سے نکلنا چاہتا تھا لیکن اس سے پہلے ہی کسی سے زوردار ٹکراؤ ہوا اور وہ جان گیا کہ سامنے کھڑی ہستی کون ہے دل پے قابو پاتے آنکھوں میں غصہ لیے آشنہ پے نظریں گاڑے کھڑے رہنا اس کے لیے مشکل ہو رہا تھا اس پل اتنی لمبی جدائی کے بعد وہ آشنہ کو سینے سے لگانا چاہتا تھا آنکھوں میں آئی نمی کو چھپاتے آشنہ کے دیدار کو دل مچل رہا تھا جس نے ابھی تک چہرہ اوپر نہیں کیا تھا

نظریں ہنوز آشنہ کے بالوں میں الجھ رہی تھیں آشنہ کے سر اٹھانے سے پہلے ہی ٹپن وہاں پہنچا اور معزرت طلب کی آشنہ کا چہرہ اٹھتے ہی ایش اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو مزید نہیں چھپا پا رہا تھا لیکن یہ بات وہاں کھڑے کسی نے بھی نوٹ نہیں کی تھی آشنہ کی نظریں خود پے پا کر ایش دلی خوشی میں مبتلا ہو چکا تھا لیکن آج ایک عزم تھا جو وہ کرنا چاہتا تھا آشنہ کو نا چھوڑنے کا عزم اور وہ ہی عزم دل میں لیے اپنے بھاری ہوتے “قدموں کے ساتھ آگے بڑھ گیا

مجھے آشنہ کو درد دینا ہو گا تا کہ وہ اور کمزور ہوتی جائے اور آغا جان کے کسی کام نا آسکے

ایش خود کے منصوبے بناتا جانے کس دنیا میں نکل چکا تھا اسے آشنہ کو آغا جان سے کسی بھی طرح بچانا تھا۔۔۔۔

پارک میں بیٹھے جانے اسے کتنا وقت گزر گیا تھا اور وہ جانتا تھا آشنہ ضرور آئے گی کیوں کہ کتنے دن تو وہ خود آشنہ کی پرچھائی بن کر اسکے ساتھ ساتھ رہا تھا جو آشنہ بھی “کسی کی موجودگی اپنے پاس محسوس کر چکی تھی

ٹین کی باتیں آج پھر ویسی ہی تھیں مگر آج ایش کا دھیان صرف آشنہ کی جانب تھا اور یہی پل تھا جب ایش کا دل دھڑکا اور آشنہ کی موجودگی کا احساس ہوا آشنہ کے خود کی جانب بڑھتے قدم دیکھ ایش بھی اگلے پل وہاں پہنچا اور آشنہ کو لیے غائب ہو گیا

میں کیسے اسے درد دے سکتا ہوں وہ تو محبت ہے میری اپنی ہی محبت کو اس قدر تکلیف دے کر میں کیسے زندہ رہوں ایش آنکھوں میں آئی نمی کو ہاتھ کی پشت سے صاف کرتے کمرے کی جانب بڑھ گیا

دروازہ کھولتے ہی ایش کی نگاہوں نے آشنہ کے چہرے کا طواف کیا جو اسے دیکھ کر سہم گئی تھی ایش اپنے حلیے میں آتا آشنہ کی جانب بڑھا آشنہ کو خود سے ڈرتا دیکھ ایش کہیں بار ٹوٹا تھا لیکن آج اسے ہمت کرنی تھی آشنہ کی جانب سے بھی کوئی مزاحمت ناپا کر وہ آشنہ کی گردن پر جھکا اور اپنے دانتوں کو گاڑ دیا اس درد کی انتہا اگر آشنہ نے محسوس کی تھی تو ایش کی آنکھوں سے بھی آنسو گر کر آشنہ کے بالوں میں جذب ہو رہے تھے آشنہ کچھ ہی پلوں میں ایش کی بانہوں میں جھول گئی آشنہ کے بے ہوش ہوتے ہی ایش نے آشنہ کو زور سے خود میں بھنچ لیا کہیں پل ایسے ہی سرک گئے جب ٹین کی موجودگی کا احساس ہوا تو ایک بار پھر سے آشنہ کی گردن میں دانت گاڑے لیکن

ٹین نے جلدی سے آشنہ کو ایش سے لیا اور وہاں سے اگلے ہی پل آشنہ کو لیے غائب
ہوا ایش ٹین کے جاتے ہی

“ڈھے سا گیا

ٹین آشنہ کو بیڈ پر لیٹاتے ہوئے جانے کے لیے مڑا جب کسی کی موجودگی کا احساس ہوا
، لیکن پھر بھی نظر انداز کرتے وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔
ایش دبے پاؤں آشنہ کے بستر تک پہنچا اور آرام سے آشنہ پے بستر ٹھیک کرتے آشنہ
، کی پیشانی پر اپنی محبت کی مہر ثبت کرتے وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

یہ اب آغا جان نے نا جانے کیوں بلایا ہے؟
ایش کا دل ڈر گیا تھا اور وہ جانتا تھا آغا جان بنا کسی وجہ کے نہیں بلا سکتے اور وہ وجہ
، آشنہ ہو ایسا ایش سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔

ٹین کے کہنے پر کچھ ہی دیر میں آغا جان کے سامنے کھڑے ہونا اور آغا جان کے خاص
شکار کے مل جانے کی خوشی ظاہر کرنا ایش کے لیے مشکل ترین مرحلہ تھا اور وہاں سے
واپسی پر وہ خود ہی ٹین کے ساتھ اس لڑکی کو دیکھنے سے منع کر چکا تھا کیوں کہ اتنی
، ہمت ایش میں نہیں تھی۔۔۔۔۔

یوں ہی چہل قدمی کرتے ہوئے جانے کن سوچوں میں مگن اس نے آشنہ کو اپنے آس پاس پایا دل پہلے ہی بجھ چکا تھا آشنہ کی موجودگی سے مزید بجھ کر رہ گیا اس پل آشنہ کی موجودگی کو وہ چاہ کر بھی محسوس نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن سوچوں کا تسلسل تب ٹوٹا جب آشنہ کی چلانے کی آواز سنی ایک پل سے پہلے وہاں پہنچتے ایش نے آشنہ کو ان درندوں سے بچایا غصے اور دکھ کی ملی جلی کیفیت ایش پر طاری ہو چکی تھی اگر وہ یہاں نا ہوتا تو آشنہ کو تو وہ نوچ کھاتے دونوں کو مارتے ہوئے ایش پر ایک جنون سوار ہو چکا تھا اور رہی سہی کسر آشنہ پے پوری ہو گئی آشنہ کو غصے سے کہتے وہ پھر سے آشنہ کی گردن میں دانت گاڑ چکا تھا مگر اس بار درد دینے کی شدت کو کن رکھا کیوں کہ وہ جانتا تھا اسکی گڑیا سے برداشت نہیں ہو پائے گا۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

بھالو تم اتنا ناراض کیسے رہ لیتی ہو؟
 ٹین ایمن کو مزید تنگ کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔

حناس سے کہو کہ ابھی کہ ابھی یہاں سے غائب ہو ورنہ یہی جنگلی بھالو اس کی آخری ”ہڈی تک نہیں چھوڑے گا

، ایمن دہر پہاڑوں پر ناجانے نظروں سے ہی کون سا محل بنا رہی تھی۔۔۔۔
 اہم اہم تو ہم ویمپائرز کے اتنے برے دن آنے تھے کہ بھالو بھی ہمارا شکار کریں گے؟

، ٹین آنکھوں کو سیڑتے ہوئے بولا۔۔

”مجھے منحوسیت کی دکان یہاں نہیں چاہیے حنا اسے کہو رفع دفع ہو یہاں سے

، ایمن بھی اپنے نام کہ ایک ہی پیدا ہوئی تھی۔۔۔

دیکھو جنگلی بھالو اوہ میرا مطلب ایمن یہ تم دونوں کا معاملہ ہے مجھے درمیان میں مت
”گھسیٹو“

، حنا چہرے پے آئی مسکراہٹ چھپائے ایمن کو زہر لگ رہی تھی۔۔۔۔

ایک بات پوچھوں؟

، ایمن ناراضگی بھلائے اب ٹین کی جانب مڑی۔۔

”جی جی ضرور پوچھو

”ٹین سر جھکاتے ادب سے بولا ارادہ تو محض تنگ کرنے کا تھا

تم سچ میں ویسپائر ہو میرا مطلب یہ کیسے ممکن ہے؟

، ایمن کی سوالیہ نظریں ٹین پر تھیں۔۔

سچ میں میں ایک ویسپائر نہیں ہوں میں ایک اچھا دھاری ناگ ہوں میں ناگ منی لینے

”مری میں آیا ہوں لیکن وہ ناگ منی تم نگل چکی ہو اب مجھے تمہارا قتل کرنا ہو گا

، ٹین لہجے کو بے حد سنجیدہ رکھتے ہوئے بولا۔۔۔

”تم نکلو یہاں سے تم تو کچھ بھی بننے کے قابل نہیں

”ایمن ٹین کی بات سمجھتے ہوئے غصے سے اسے دیکھ رہی تھی

ارے جانِ من میں ویمپائر ہی ہوں اور میں ہی نہیں ایش بھی ویمپائر ہے جو اس وقت
 “آپ کی دوست کے عشق میں مبتلا ہو چکا ہے

، ٹین ایمن کو مزید تنگ کرنے کا ارداہ ترک کرتے ہوئے تحمل سے بولا۔۔۔۔۔

“چلو کمرے میں چلتے ہیں پیکنگ بھی کرنی ہے یار

حنا دونوں کو کہتی کمرے کی جانب بڑھی اور وہ دونوں بھی ہاں میں سر ہلاتے حنا کے
 پیچھے ہو لیے۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

“آرام سے آشنہ کا سر تکیے پے رکھتے ایش آشنہ کے بالوں کو سہلانے لگا
 گزرے کہیں سالوں میں اسے آشنہ کی محبت نے بدل دیا تھا وہ چاہ کر بھی آشنہ سے دور
 نہیں رہ پایا تھا آشنہ کو بار بار تکلیف دینے سے وہ خود بھی درد میں مبتلا تھا اسکے بس میں
 ، ہوتا تو وہ آشنہ کو آغا جان سے چھپا لیتا لیکن یہ ناممکن تھا۔۔۔۔۔

“جی تو سر آپ اپنی نظروں کا رخ کہیں اور کریں ہم کمرے میں موجود ہیں
 ، ٹین کے لیے چپ رہنا مشکل ہی نہیں ناممکن تھا۔۔۔

“جی بھائی اور آپ نے اسے سلا دیا اس نے میڈیسن نہیں لی ابھی

، حنا آشنہ کو سوئے ہوئے دیکھ ایش سے مخاطب ہوئی ---

”نہیں جب اٹھے گی تو کھالے گی ابھی نہیں اٹھانا

ایش آشنہ کے نرم گرم ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولا۔۔

ایش بھائی اگر آپ آشنہ سے اتنی ہی محبت کرتے ہیں تو درد کیوں دیتے اسے؟

، ایمن سنجیدہ تھی لیکن اشارہ آشنہ کی گردن کی جانب تھا۔۔

”اف ایک تو یہ چپ نہیں رہ سکتی

، ٹین اپنا سر پیٹ کر رہ گیا۔۔

”کیوں کہ میرے پاس اس سوال کا جواب نہیں

، ایش کا لہجہ اس بار نرم نہیں تھا۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

”چلو ٹین“

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

، ایش کہتے ہی کمرے سے جا چکا تھا۔۔۔۔

”تم سے چپ نہیں رہا جاتا کبھی تو عقل استعمال کیا کرو

، ٹین جاتے ہوئے بھی ایمن کو طنز کرنا نہیں بھولا تھا۔۔۔

یار حد ہوتی ہے کیا ضرورت تھی اس بکواس کی؟

”حنا ایمن کو کڑے تیور لیے گھور رہی تھی

”تو اس میں کچھ غلط کہا میں نے کیوں درد دیتے ہیں آشنہ کو

، ایمن اپنی بات سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھی۔۔۔
 ”تمہیں سمجھانا محض بھینس کے سامنے بین بجانا ہے
 ، حنا ایمن کو غصے سے دیکھتی اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔

آشو و گھر میں کیا بتائیں گے اس چوٹ کا؟
 ، حنا کو نئی فکر نے آگھیرا۔۔

کچھ نہیں کہہ دیں گے کہ سیڑھیوں سے گر گئی تھی یہاں بھی تو سب کو یہی پتہ ہے نا
 “

ایمن مسئلے کا حل نکالتے ہوئے بولی۔۔
 “ہاں ٹھیک کہا

، آشنہ نے بھی حامی بھری۔۔

بس میں بیٹھتے ہوئے کہیں بار آشنہ نے ایش کو ڈھونڈا لیکن وہ کہیں نہیں ملا اداس
 “ہوتی بس میں بیٹھ گئی

، آشو و تم سو جانا اتنا جاگنا ٹھیک نہیں ہے تمہارے لیے۔۔

، حنا آشنہ کی طبیعت کو مد نظر رکھتے ہوئے بولی
آشو اس سیٹ کو کھالی کس خوشی میں رکھنا ؟

ایمن کھا جانے والی نظروں سے آشنہ کو دیکھ رہی تھی کیوں کہ آشنہ میڈم نے آتے ہی
اپنے ساتھ والی سیٹ پر کسی کو بیٹھنے نہیں دیا تھا من اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ
”ایش آئے گا

“کیوں کہ میری مرزی
، آشنہ نے کندھے اچکا دیے جس پے حنا مسکرا کر رہ گئی۔۔۔

رات کا جانے کون سا پہر تھا جب آشنہ کی آنکھ حنا کی آواز پے کھلی اچانک نظریں
”ساتھ والی سیٹ پے گئیں لیکن خالی کرسی منہ چڑھا رہی تھی
آشو ایش ویمپائر ہے مسٹر انڈیا نہیں جو ہر جگہ غائب ہو کر بھی تیرے پاس بیٹھا رہے
“

، حنا ایک آئی برو اٹھاتے ہوئے بولی۔۔

”تم چپ رہو اور یہ بس خالی کیوں ہے

”مکمل ہوش میں آنے کے بعد آشنہ کو بس کے خالی ہونے کا احساس ہوا

کہیں نہیں ریٹ کے لیے اترے ہیں سب تمہیں کب سے اٹھا رہی ہوں لیکن تم تو
، پیدا ہی نیند کی گولی کھا کر ہوئی تھی۔۔۔۔

حنا آشنہ کی گہری نیند کی عادت پر چوٹ کرتے ہوئے بولی جو سیدھا آشنہ کے دل پر لگی

مجھے نہیں جانا میرے سر میں بہت درد ہے اور نیند کی گولی نہیں سکون کی نیند لے کر پیدا ہوئی ہوں

، آشنہ بھی جواب دیے بنا کہاں سکون لے سکتی تھی۔۔۔
کچھ کھانا ہے کیا تم نے؟

، حنا اپنے بیگ سے پیسے نکالتے ہوئے آشنہ سے مخاطب ہوئی۔۔۔
”نہیں بس میں سونے لگی ہوں سر میں بہت درد ہے

، آشنہ کی آنکھوں میں ایک بار پھر نیند ڈیرے ڈال رہی تھی۔۔۔

”اچھا آدھے گھنٹے کا کے لیے بس رکی ہے اگر آنا ہوا تو آ جانا

، حنا آشنہ کو کہتی بس سے اتر گئی۔۔۔

”ایش کی جان“

ایش آشنہ کا کے بالوں کو سہلاتے ہوئے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن شاید بھول گیا

تھا مقابل آشنہ تھی جس نے ساری دنیا کے گھوڑے گدھے بیچ کر سونے کا ٹھیکا لیا ہے

۔۔۔

گڑیا اٹھ جانا یہ کون سی محنت سارا دن تم کرتی ہو جو نیند میں بے ہوش ہونا فرض سمجھا
”ہوا ہے“

آشنہ مندی مندی آنکھیں کھولے ایش کو دیکھنے لگی لیکن اپنا خواب سمجھ کر ایش کے
گرد بانہیں پھیلاتے ایک بار پھر نیند کی وادی میں چلی گئی۔۔۔
اس پل ایش کے لیے اس سے زیادہ کوئی لمحہ حسین نہیں تھا آشنہ کی چھوٹی چھوٹی بانہیں
اپنے کسرتی بدن کے گرد پھیلی دیکھ اسے آشنہ پے ٹوٹ کر پیار آ رہا تھا آشنہ کو سینے
”سے لگاتے مسکرا دیا“

”آشوہ تم میری جان لے کر چھوڑو گی“

، ایش آشنہ کو خود میں سماتے جانے کن خیالوں میں ڈوب چکا تھا۔۔۔
حنا ایش ابھی بھی نہیں آئے؟

، آشنہ ایش کے سینے سے لگے نیند میں باتیں کر رہی تھی۔۔۔

”جان ایش“

آج کی تاریخ میں تو تم کسی صورت نہیں اٹھنے والی اٹھ جانا اب ایش بھی آشنہ کو سننے
کے لیے بے چین تھا۔۔۔

”اچھا میں جا رہا ہوں“

، ایش کے پاس آشنہ کو اٹھانے کا آخری ہر باب یہ ہی تھا۔۔۔

”نہیں نہیں میں اٹھ گئی دیکھیں“

، ایش آشنہ کی مندی مندی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے شرارت سے بولا۔۔۔

“آپ اتنی دیر سے آئے ہیں میں مجھے تو انتظار میں نیند بھی نہیں آ رہی تھی

، آشنہ آنکھوں کو بامشکل کھول رہی تھی۔۔

ہائے ہائے ہائے ہائے ایش قربان میرا بچہ سویا ہی نہیں او فواب تو نیند
بھی پوری نہیں ہوئی ہو گی ؟

، ایش مسکراہٹ چھپاتے آشنہ کی نیند میں ڈوبی آنکھوں کو دل میں اتار رہا تھا۔۔۔

“ہاں نا یہ تو بس آنکھ لگ گئی پانچ منٹ پہلے

آشنہ اس قدر معصومیت سے جھوٹ بول رہی تھی کہ ایش بنا مسکرائے نہیں رہ پا رہا تھا۔۔

ہاں مجھے آئے بھی بس دو منٹ ہی ہوئے ہیں اوہو ادھر آؤ سو جاؤ ایش آشنہ کو قریب
 “کرتے آشنہ کے بال سہلانے لگا

آشنہ کو اور کیا چاہیے تھا نیند کی دیوں چند پلوں میں ہی آشنہ پے مہربان ہو گئی اور ایش
بس مسکرا دیا اور آشنہ کو سمجھ گیا کہ پہلا پیار تو آشنہ کا بس نیند ہی رہے گی اف مجھے
نیند سے کیوں جلن ہو رہی ہے ایش خود سے باتیں کرتا آشنہ کی ٹیک لگاتے آشنہ کے
“بالوں پر ہونٹ رکھتا اگلا ہی پل غائب ہو گیا

“ٹین میں اسکے بنا نہیں رہ سکتا
ایش نم آنکھوں سے ٹین کو اپنی کیفیت سے اگاہ کر رہا تھا جس سے ٹین پہلے ہی باخوبی
واقف تھا۔۔۔

ایش تجھے ملکہ سے محبت ہے؟
سوال ٹین کا تھا۔۔

”مر سکتا ہوں انکے بنا

جواب میں درد تھا قرب تھا۔۔۔

آشنہ کو کھو سکتے ہو؟

سوال میں دم تھا۔۔

“خود کو کھو دوں گا

جواب کی اذیت محسوس کی گئی۔۔۔

ملکہ کو آشنہ چاہیے تو کیا کرو گے؟

سوال اس بار توڑ سکتا تھا۔۔۔

ماں کو میری محبت سے شفا چاہیے میرے عشق کو کیسے ہارنے دوں؟

، اس بار سوال کسی گہری کھائی سے آتا محسوس ہوا۔۔
ملکہ کو کھوسکتے ہو اگر آشنہ کو آغا جان کے حوالے نا کیا ؟
، اس بار بھی سوال ٹین نے کیا۔۔

کوئی میرے سانس میرے جینے کی وجہ مجھ سے الگ کر کے مجھے زندگی جینے کی رہائی
 ”دے تو اس زندگی سے موت کے سانس لینا قبول کروں گا
 ، جواب دینے والے کا سینہ چھلنی ہو چکا تھا۔۔۔
 ”آغا جان سے اسے دور نہیں رکھ سکتے تم یہ جانتے ہو
 ، ٹین کو ایش کی حالت پے رحم آ رہا تھا۔۔۔

اسے خود میں چھپالوں گا کسی پے ظاہر نہیں ہونے دوں گا تم جانتے ہوئے وہ گڑیا ہی تو
ہے میری گڑیا اسے دیکھ کر مجھ میں رحم پیدا ہوا اسے دیکھ کر میں سانس لیتا ہوں کیسے
اپنے سانس کسی کو دوں آغا جان کو میں ضرور شکار ڈھونڈ کر دوں گا لیکن وہ شکار میری
آشوو نہیں ہوگی ایش کی آنکھوں سے آنسو چھلکنے کو تیار ہوتے جنھیں وہ بہت بے دردی
سے ہاتھ کی پشت سے صاف کرتا ایش کو اب یہ کام جلد کرنا تھا پتہ نہیں اب قسمت
میں کیا لکھا جا چکا تھا -----

آشنہ کے گھر پہنچتے ہی گھر میں ایک ہنگامہ بھریا ہو چکا تھا سب آشنہ کی چوٹ کو دیکھ کر پریشان تھے طاہرہ بیگم تو آشنہ کو سینے سے لگائے رونے میں مصروف تھیں عقیل صاحب ، بھی اپنے بچوں کے ساتھ پاکستان میں آئے ہوئے تھے۔۔۔۔

“امی کچھ نہیں ہوا مجھے دیکھیں بالکل ٹھیک ہوں میں

، آشنہ طاہرہ بیگم کو حوصلہ دے دے کر اب خود بھی تھک چکی تھی۔۔۔

لائبہ اور آیت بھی آشنہ کی یہ حالت دیکھ کر پریشان تھیں لیکن اس وقت رو کر طاہرہ ، بیگم کو اور کمزور نہیں کرنا چاہتیں۔۔۔۔

“میرا شیر بچہ ہے جلدی ٹھیک ہو جائے گا

، عقیل صاحب آشنہ کو خود سے لگاتے سب کو تسلی دے رہے تھے۔۔۔

ہاں ناشیر بچے کا دھیان جانے کہاں تھا جو اتنی چوٹ لگوا لی۔۔

“عارہ بیگم بھی آشنہ کی حالت دیکھ کر پریشان تھیں

“دیکھیں ابھی اس نے سفر کیا ہے تو آرام کرنے دیں سب

راحیل صاحب سب کو سمجھاتے ہوئے بولے پریشان تو وہ بھی تھے لیکن ابھی آشنہ کی طبیعت سب سے زیادہ ضروری تھی۔۔۔۔

ان سب نفوس میں سے ایک ہی شخص تھا جس نے ابھی تک کوئی ردِ عمل ظاہر نہیں کیا تھا آشنہ کی حالت سے جس قدر توڑ پھوڑ کا شکار وہ ہوا تھا وہ بتاتا تو شاید آنکھیں چھلک جاتیں اسی لیے خاموشی بہتر تھی نظریں ہنوز آشنہ کے سر پہ لگی چوٹ پر تھیں

آنکھوں کو صاف کرتے روحان منظر عام سے غائب ہو گیا تاکہ کوئی اسے یوں روتا ہوا
 “نادیکھ سکے

آشود کو کیا ہوا ہے یار؟
 لائبہ کی آنکھیں سوئی ہوئی آشنہ پے تھی جو اس وقت گہری نیند میں تھی ہمیشہ کی
 ، طرح۔۔۔

مجھ سے ایسے پوچھ رہی ہو جیسے مجھے سب پتہ ہو؟
 ، آیت لائبہ کو گھور کر رہ گئی۔۔۔
 ہر وقت جلی نارہا کر میں اتنی دور سے ملنے آئی ہوں اور تم صبح سے بات بھی نہیں کرتی
 “

، لائبہ کے لہجے میں ناراضگی تھی جسے محسوس کر کے آیت بے اختیار مسکرا دی۔۔۔
 “اب یہ بتیسی بند کرو شوخی کہیں کی

لائبہ جانتی تھی آیت اسے منائے گی اسی لیے ناراض تھی لیکن ذہین میں اچانک آشنہ
 آئی تو لائبہ جھرجھری لے کر رہ گئی کیوں کہ جب جب لائبہ ناراض ہوتی وہ زبردستی

لائبہ سے پیزا کھاتی اور یہ ہی اپنی ذلت دیکھ دیکھ کر لائبہ نے ناراض ہونا ترک کر دیا

تھا۔۔۔۔۔
 اہم اہم اتنا مت سوچو آشوو پیزا بہت کم کھاتی اب آیت لائبہ کی سوچ سے اچھے
 “سے واقف تھی

نانا میں نے اس کا سوچ کہ مرنا اس کا بس چلے یہ تو اس انسان سے بھی رشوت لے
 “لے جو اس کے بارے میں سوچے
 لائبہ کانوں کو ہاتھ لگاتی آیت کو ہسنے پے مجبور کر رہی تھی دونوں کے بلند فہمے کمرے
 میں گونجنے لگے۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

خیریت پوچھو کبھی تو کیفیت پوچھو
 تمہارے بن دیوانے کا کیا حال ہے
 دل میرا دیکھو نا میری حثیت پوچھو
 تیرے بن ایک دن جیسے سو سال ہے

روحان ریش ڈرائیونگ کرتے ان الفاظوں پے اپنی برستی آنکھوں کو بے رحمی سے
 صاف کرتا آشنہ کے درد کا سوچ سوچ کر ہی قرب میں مبتلا تھا کتنا درد ہوا گانا اسے
 ،؟سوال خود سے کیا گیا۔۔

”دل تڑپ رہا تھا آنکھیں نم تھی

انجام ہے طے میرا ہونا تمہیں ہے میرا

جتنی بھی ہیں دوریاں فلحال ہیں

یہ دوریاں فلحال ہیں

یہ الفاظ اسے جینے کا احساس دلا رہے تھے دل میں درد کے ساتھ خوشی نے جگہ لی تھی وہ بھلا کیسے اپنی آشنہ کسی کو دے سکتا تھا اس نے تو ہر دن کا آغاز آشنہ کی یاد سے کیا ہر رات میں آشنہ کو محسوس کیا آنکھوں میں نمی کی جگہ اب خوشی تھی لیکن یہ خوشیاں محض چند پلوں کی ہوا کرتی ہیں ---

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تمہاری تصویر کے سہارے موسم کہیں گزارے

موسمی نا سمجھو پر عشق کو ہمارے

نظروں کے سامنے میں آتا نہیں تمہارے

مگر رہتے ہو ہر پل منظر میں تم ہمارے

اگر عشق سے ہے ملا پھر درد سے کیا گلا

اس درد میں زندگی خوشحال ہے

روحان ان لفظوں پہ خود پہ کنٹرول نا کر پایا اور پھوٹ پھوٹ کے رو دیا اس پل وہ کوئی ایسا بچہ لگ رہا تھا جس سے اس کی کوئی بہت قیمتی چیز لے لی ہو آشنہ کی بے رخی اسے ختم کرنے کے لیے کافی تھی مگر آشنہ کو درد میں دیکھنا اس پل کوئی روحان سے پوچھتا تو وہ قیمتی چیز میں آشنہ کا نام لیتا گاڑی روڈ کے ایک سائڈ پہ کھڑی کرنے ہی لگا تھا جب پیچھے سے آتے ایک تیز رفتار گاڑی روحان کی گاڑی سے ٹکرائی روحان کی گرفت سٹیرنگ پر کمزور پڑی اور ایک جھٹکے سے سٹیرنگ سے جا ٹکرایا گاڑی ایک درخت کے ساتھ جا لگی پیچھے والی گاڑی کا بھی یہ ہی حال تھا ،چند پلوں میں ہی دنیا یہاں کی وہاں ہو گئی --

روحان کی بند آنکھوں کے سامنے اک پل کے لیے آشنہ کا چہرہ آیا اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا اور وہ ہوش سے بیگانہ ہو گیا۔۔۔۔۔۔

لوگوں کی گہما گہمی شروع ہو چکی تھی گاڑی میں موجود لوگوں کو ایسبولینس کی مدد سے ہاسپٹل پہنچایا گیا ان زندگیوں کی ڈور ٹوٹ جاتی یا ساتھ دیتی یہ محض قسمت میں لکھا جا

”چکا تھا

کچھ دیر میں راحیل صاحب اور عقیل صاحب فیملی کے ہمراہ ہاسپٹل پہنچے ریسپشن سے پوچھ کر سب اپریشن تھیٹر کے سامنے کھڑے تھے

مم میرا بچہ کہاں ہے عقیل مجھے نظر نہیں آ رہا بولیں نا کہاں ہے ؟

، عائرہ بیگم چیخ چیخ کر عقیل صاحب کا گریبان پکڑے جھنجھوڑ رہی تھیں۔۔۔

“حوصلہ رکھیں عائرہ اس کا اپریشن ہو رہا ہے وہ ٹھیک ہو جائے گا
یہ تسلی عقیل صاحب کسے دے رہے تھے خود کو یا عائرہ بیگم کو ایک باپ کی کون بتائے
جب اس کا جوان بیٹا زندگی اور موت کی کشمکش میں ہو وہ باپ کیسے خود کو سنبھال کر
سب کی آنکھوں کے آنسو صاف کرتا ہے یہ بس وہ اور اس کا خدا بہتر جانتا ہے
۔۔۔۔۔

آیسے کیسے ہاں ایسے نہیں ہوا ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے سب کو میرا بچہ کچھ دیر پہلے
ہی تو ٹھیک تھا آپ آپ جاہ جائیں وہ اسے دیکھیں وہ وہ کوئی اور ہو گا میرا بچہ تو نہیں
ہے ارے وہ اپنی ماں کو ایسے درد نہیں دے سکتا وہ مجھے رورے ہوئے نہیں دیکھ پاتا
بلائیں نا اسے رومی روحان میرا بچہ ماما بلا رہی ہیں آ جانا اپنی ماں کے پاس روحان سب
کو بتاؤ تم کچھ نہیں ہو اتم اپنی ماما کو تنگ کر رہے ہو نا تم یہیں کہیں چھپے ہوئے ہو دیکھ
نا میرا بچہ ماں مر جائے گی آ جا مجھے سینے سے لگا لے ماں مر جائے گی رومی عائرہ بیگم
یہاں وہاں دیکھتی روحان کو آوازیں دے رہیں تھیں جیسے روحان ابھی کہیں سے آ کر یہ
کہے گا ماما میں مزاق کر رہا تھا دیکھیں مجھے کچھ نہیں ہوا۔۔۔

طاہرہ بیگم عائرہ بیگم کو ساتھ لگاتے ہوئے حوصلہ دے رہیں تھیں آنکھیں انکی بھی نم
تھی آخر خاندان کا ایک ہی تو بچہ تھا سب کا لاڈلہ عائرہ وہ ٹھیک ہو جائے گا کچھ نہیں

ہوتا تم دعا کرو نا تم تو ماں ہو ماں کی دعا اللہ کبھی رد نہیں کرتا اس پل طاہرہ بیگم کا خود
 “سینہ چھلنی ہو رہا تھا

عقیل صبر سے کام لو اللہ سب بہتر کرے گا راحیل صاحب تسلی دیتے ہوئے اپنی نم
 ، آنکھیں بامشکل چھپا رہے تھے -----

یہ جھوٹ ہے نا آپ لوگ کوئی مزاق کر رہے ہیں نا لابی تم کیوں رو رہی ہو یہ مزاق
 مت کرو آیت روحان ٹھیک ہے نا وہ کہاں ہے میں ابھی اس کی خبر لیتی ہوں آشنہ
 دونوں کو وہیں چھوڑتے کمرے سے باہر نکلی

آشنہ کی طبیعت کے پیش نظر تینوں کو گھر چھوڑ کر گئے تھے راحیل صاحب کوئی بھی ایسی
 بات آشنہ کے سامنے نہیں کر سکتے تھے جس سے اس کی طبیعت بگڑ جائے اسی لیے لائبہ
 ، اور آیت کو بھی گھر چھوڑنا پڑا۔۔۔۔۔

رومی رومی کہاں ہو تم آج میرے ہاتھ لگو یہ کوئی مزاق ہے کرنے والا آشنہ پورے گھر
 میں روحان کو آواز دے رہی تھی کوئی جواب اور گھر میں کسی کو نا پا کر مایوس سی
 ، کمرے میں لوٹی جہاں ابھی تک آیت اور لائبہ ہچکیاں لیے رو رہی تھی۔۔۔

“دیکھو لائبہ تمہارا وہ بھائی ہے تم ایسا مزاق مت کرو
 ، آشنہ ابھی بھی یقین نہیں کر پا رہی تھی لیکن دل کسی انہونی کا پتہ دے چکا تھا۔۔۔

آشوو روحان کا ایکسیڈنٹ کچھ دیر پہلے ہی ہوا ہے ابھی سب ہاسپٹل میں ہیں “آیت
 “ہچکیاں لیتے ہوئے بامشکل اپنی بات مکمل کر پائی

آشنہ کے لیے اپنے سماعتوں پر یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا وہ اسے خواب کر دینا چاہتی
 تھی لیکن یہ ایک حقیقت تھی جو آنکھوں کے سامنے تھی
 آشنہ کی آنکھوں سے قطرہ قطرہ آنسو بہنے لگے روحان سے اس کی دشمنی اپنی جگہ تھی
 لیکن روحان اس کے دوست تھا اس کا کزن تھا اس کا بچپن کا ہمراز تھا آشنہ کی ایک
 تکلیف پے رو دینے والا اس کا کھلونا تھا تو وہ کیسے اس درد کو سہہ لیتی دل میں کچھ چھن
 سے ٹوٹا تھا مجھے اس کے پاس جانا ہے آشنہ گلے میں اٹکے آنسوؤں کے پھندھے کو پیچھے
 “دھکیلتی بامشکل بولی

https://www.classicurdumaterial.com/
 Support@classicurdumaterial.com
 “نہیں آشوو ٹھیک نہیں ہو ہم نہیں جاسکتے
 ، اس بار درد میں ڈوبی آواز لائے کی تھی --
 https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
 “مجھے ابھی جانا ہے مم میں خود چلی جاتی ہوں

آشنہ دوپٹہ سر پہ ٹکاتی باہر کی جانب بڑھی آج قدموں میں مضبوطی نہیں تھی آج ان
 قدموں کی لڑکھڑاہٹ روحان دیکھتا تو شاید خوشی سے سرشار ہو جاتا لیکن قسمت ایسے
 ، موقعے کہاں دیتی ہے ----

آیت اور لائبہ بھی جانا چاہتی تھی اور کچھ آشنہ کی ضد نے دونوں کو مجبور کر دیا اور
 “اگلے بیس منٹ میں وہ بھی اپریش تھیٹر کے باہر کھڑی تھیں
 عائرہ بیگم نڈھال سی طاہرہ بیگم کے کندھے سے سر ٹکائے بیٹھی تھیں راحیل صاحب اور
 عقیل صاحب ایک سائڈ پے کھڑے بے بس تھے اگر ان کا بس چلتا تو ایک منٹ میں
 ،اپنے بچے کو پہلے جیسا کر دیتے لیکن یہ فیصلے خدا بہتر کرنے والا ہے۔۔۔۔۔
 ”آشنہ آیت اور لائبہ کو وہاں پا کر راحیل صاحب انکی جانب بڑھے
 “میں نے کہا تھا آپ لوگ یہاں نہیں آسکتے تو پھر کیوں آئے ہو
 ،آواز میں دبدبا تھا۔۔۔

اس سے پہلے راحیل صاحب کچھ اور بولتے آشنہ راحیل صاحب کے سینے سے لگی پھوٹ
 پھوٹ کر رو دی پاپا مم مجھے رومی کو دیکھنا ہے کہ کہاں ہے وہ آشنہ راحیل صاحب سے
 ضد کر رہی تھی امید تھی باپ جیسی ہستی یہ ضد بھی پوری کر دے گی آشنہ کو روتا دیکھ
 “سب ایک بار پھر سے آبدیدہ ہو گئے آشنہ ادھر آ میرے پاس
 عائرہ بیگم آشنہ کو یوں روتا دیکھ اشارے سے اپنے پاس بلا رہی تھیں ایسے لگ رہا تھا
 ،جیسے وہ اپنے ہوش میں نا ہوں۔۔۔۔۔۔۔

آشنہ چچی کے اس قدر رحم سے بلانے پر تڑپ کر ان سے جا لگی ہاسپٹل میں ہر آنکھ نم
 تھی اس منظر میں درد اور قرب اتنا تھا کہ ہر دل اسے محسوس کر پا رہا تھا

آشوو کچھ نہیں ہوا میرے بچے کو تمہیں پتہ وہ ٹھیک ہے بس ہم سب کو تنگ کر رہا ہے رولانا چاہتا ہے ہمیں وہ یہیں کہیں ہے تم مت رونا وہ تمہیں چڑھانے کے لیے سب کر رہا ہو گا بس تم چڑنا مت تنگ آ کر خود ہی سامنے آ جائے گا

عائرہ بیگم اس وقت وہ ماں تھی جس کی دنیا اسکی آنکھوں کے سامنے اجڑ رہی تھی اندر پڑا وجود موت کی کشمکش میں تھا وہ بچہ اس درد میں تھا جس کے کانٹا لگنے پر بھی ماں کی جان پر بن جاتی تھی آج وہ بچہ اکیلا ہی ہر درد سے لڑ رہا تھا ماں پاگل نا ہوتی تو کیا کرتی آج اتنے بڑے درد میں مبتلا ہونے کے باوجود بھی وہ ماں کے سینے لگ کر نہیں بتا رہا کہ ماں یہ دیکھیں مجھے چوٹ آئی ہے آپ اس پے بوسہ دو نا یہ ٹھیک ہو جائے۔۔۔

“چچی وہ وہ ٹھیک ہو جائے گا ہم ہیں نا اسے کچھ نہیں ہونے دیں گے آیت تسلی دیتے ہوئے خود کو بھی ٹوٹا ہوا محسوس کر رہی تھی آخر اس میں جان تھی آیت کی بھائیوں کی طرح تو رکھا تھا اسے آج وہ جان سے پیارا بھائی بنا کسی سہارے کے، اکیلا اپنی جنگ لڑ رہا تھا۔۔۔

اس سارے عرصے میں لائبہ بالکل خاموش تھی اسے اپنا بھائی صبح ہستا مسکراتا چاہیے تھا اسی لیے اسے رونا نہیں تھا تا کہ روحان اسے دیکھ کر پریشان نا ہو اس پل سب سے زیادہ رحم کی حقدار تو یہ بہن تھی جس کے سینے کو چاک کر دیا گیا تھا پھولوں کی طرح جس بھائی کو پالا جس کی ہسنے سے بہن کے دن کا آغاز ہوتا آج بہن مسکرا رہی تھی اور کوئی اسے دیکھنے والا نہیں تھا اس بہن کے دل کا حال کون بتائے جس کے بھائی نے

وعدہ لیا ہو کہ وہ کبھی نہیں روئے گی زخمی سا مسکراتے ہوئے لائبہ کی حالت کوئی دیکھتا تو کلیجہ پھٹ جاتا اسے ہمت کرنی تھی اپنے بھائی کے لیے اسے ہمت کرنی تھی اپنے ماں باپ کے لیے ---

اے اللہ تو بے شک رحم کرنے والا ہے تو اپنے بندے کو اس کی سوچ سے بڑھ کر نوازتا ہے یہ جو میرا بھائی ہے نا جو اس وقت زندگی اور موت سے لڑ رہا ہے اسے نا درد سہنا نہیں آتا یہ بہت معصوم ہے اسکا درد مجھے دے دے اسے اس درد سے نجات دے دے وہ ابھی چھوٹا سا بچہ ہے نا اسی لیے وہ نہیں سہہ پائے گا اللہ سن رہے ہیں نا آپ لائبہ دل ہی دل میں دعا کرتی اللہ سے باتیں منوار ہی تھی اس پل اس بہن کو کسی کی ضرورت تھی تو وہ صرف روحان تھا

”اور بے شک اللہ اپنے بندوں کو انکی طاقت سے بڑھ کر آزمائش میں نہیں ڈالتا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

آشنہ درد میں ہے ایش اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے آشنہ کے درد کو محسوس کر رہا تھا میں “ جاتا ہوں اسکے پاس

“تم کہیں نہیں جاسکتے آغا جان کے پاس ہمیں جانا ہے ملکہ کی طبیعت بگڑ چکی ہے ،ٹین نے جیسے ایش کی چلنے کی سکت کو ختم کر دیا تھا ---

کیا ہوا انھیں؟

ایش کو اپنی آواز کسی گہری کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔۔۔

”پتہ نہیں آغا جان نے ہمیں جلد وہاں بلایا ہے

، ٹین نے ایک اور خبر دی۔۔۔

”چلو

ایش دل میں بڑھتے درد کو پس پشت ڈال کر ٹین کے ساتھ چند لمحوں میں ہی غائب ہو چکا تھا لیکن اس بار شاید جیت ملکہ کے پیار کی تھی۔۔۔

”ڈاکٹر جیسے ہی آپریشن تھیٹر سے باہر آیا عقیل صاحب بے چینی سے انکی جانب بڑھے

ڈاکٹر صاحب میرا بیٹا کیسا ہے؟

”عقیل صاحب کو اس پل اپنی ساری طاقت ختم ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔

”باقی سب کی بھی نظروں کا مرکز اس پل ڈاکٹر ہی تھا۔۔۔

دیکھیں پریشان مت ہو پیشینٹ اب خطرے سے باہر ہے انھیں روم میں کچھ دیر تک

”شفٹ کر دیا جائے گا پھر آپ مل سکتے ہیں۔۔۔

ڈاکٹر اپنے پیشہ وارانہ انداز میں کہتا ایکسکیوز کرتا آگے بڑھ گیا۔

سب نے جیسے شکر کا کلمہ ادا کیا اور اب سب کو زوہان کے روم میں شفٹ ہونے کا

”انتظار تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد زوہان کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا سر پے گہری چوٹ کی وجہ سے وہ ابھی تک ہوش میں نہیں آیا تھا نگین بیگم زوہان کا ہاتھ تھامے خاموش آنسو بہا رہی تھیں انھیں ڈر تھا کہ کہیں انکی آواز سے انکے بچے کی نیند ڈسٹرب نا ہو عقیل صاحب اور راحیل صاحب بھی کچھ دور پڑی چیئرز پر بیٹھ چکے تھے جبکہ آشنہ آیت اور لائبہ ہاسپٹل کے پریئر ایریا میں نوافل ادا کرنے کے لیے جا چکی تھی طاہرہ بیگم نگین بیگم کو تسلی دیتے ہوئے خود بھی آنسو بہا رہی تھی سارا گھرانہ اس وقت زوہان کا سایہ بنے کھڑا تھا اور وہ لوگ بہت خش نصیب ہوتے ہیں جن کے لیے کوئی دعا کرنے والا ”ہو۔۔“

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ایش تو آشنہ سے ملا نہیں؟

”ٹین ایش کو لیپ ٹاپ میں مصروف دیکھ کر سوال پوچھے بنا نا رہ سکا۔۔“

تمہارا مسئلہ کیا ہے جب میں اس سے ملتا ہوں تب بھی تمہیں مسئلہ ہوتا ہے اور جب ”میں نہیں مل رہا تب بھی تجھے چین نہیں مل رہا۔۔“

ایش نے ایک پل کے لیے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر جھنجھلا کر ٹین کو دیکھا۔۔۔

”میرا مسئلہ اگر تو سمجھ جائے نا تو حل کیے بنا رہا نہیں جائے گا۔۔“

ٹین ایک آنکھ دباتے ایش کو مزید غصہ دلانے کے چکروں میں تھا۔
”دیکھ ابھی میں مصروف ہوں بہتر ہے اپنے یہ منہ بند رکھ۔“

ایش کی نظریں ہنوز لپ لپ ٹاپ پے تھیں۔

یار کیا مسئلہ ہے میں بور ہو رہا ہوں ایک تو کوئی کام بھی نہیں ہے کرنے کو دل کرتا
”ہے کہ کوئی بزنس شروع کروں تاکہ بڑی رہ سکوں۔“

ٹین اس وقت سخت بیزاریت کا شکار تھا اور رہی سہی کسر ایش پوری کر رہا تھا۔
”آہاں روکا کسی نے جا اور بزنس شروع کر۔“

ایش کے لہجے میں طنز ٹین کے اندر تک آگ بھڑکا گیا اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے
سے باہر نکل گیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

زوہان کو دو ہفتے کے بعد آج ڈسچارج کر دیا گیا تھا اب طبیعت بھی پہلے سے بہتر تھی
اچھا موسم ہونے کے باعث سب ہی لان میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے
آیت اور لائبہ کچن میں شام کے کھانے کی تیاری کرنے میں مگھن تھی جبکہ عقیل
صاحب راحیل صاحب لان میں بیٹھے بزنس کے متعلق ڈسکس کر رہے تھے نگین بیگم اور
طاہرہ بیگم خاموش بیٹھی سبزی کاٹنے میں مصروف تھیں آشنہ کچھ دیر پہلے ہی کالج سے
واپس آئی تھی اسی لیے آرام کی غرض سے کمرے میں جا چکی تھی زوہان بھی ٹی وی
لاؤنج کے صوفے پے لیٹے ٹی وی دیکھنے میں مگن تھا مگر دھیان اب تک کچھ دیر پہلے

اوپر جاتی آشنہ کی جانب تھا زخم پیٹوں سے جکڑے سر میں بھی اسے اپنے کمرے میں
”ایک پل سکون نہیں تھا اسی لیے باہر بیٹھائی وی دیکھنے میں مگن تھا۔۔۔“

ایش کی یاد آتے ہی آشنہ کی آنکھیں نم ہو چکی تھی ان دو ہفتوں کی مصروفیت اور
زوہان کی وجہ سے آشنہ ایش کو بھول چکی تھی مگر آج شدت سے ایش کی یاد آرہی
تھی مگر تھکاوٹ کی وجہ سے کچھ ہی پلوں میں نیند کی دیوی اس پے مہربان ہو گئی اور وہ
”ایک بار پھر ایسی نیند کا سفر کرنے لگی جس میں اسے دنیا کی خبر ہی نارہتی۔۔“

جان ایش

ایش آشنہ کے چہرے پر سے بالوں کو ہٹاتا اس پے جھکا اور پشانی پے اپنی محبت کی مہر
ثبت کرتے جیسے ہی پیچھے ہوا تو آشنہ کو انگارے کی طرح دکھتا ہوا پایا آشنہ کا پورا جسم
بخار کی لپیٹ میں تھا ایش کے چہرے کے تاثرات بدلے اور اب چہرے پے آشنہ کے
لیے محض فکر تھی

”آشنہ کو تو بہت تیز بخار ہے۔۔“

خود سے کہتا آشنہ پے بستر ٹھیک کرنے لگا کیوں کہ اب وہ باقاعدہ سردی سے کپکپا رہی
تھی۔۔

کمرے میں کسی کی موجودگی کو محسوس کرتے آشنہ نے غنودگی میں ہی آنکھیں کھولی اپنے بالکل پاس ایش کو پا کر ایک دم سے اٹھنے کی کوشش کی مگر جسم میں درد کی وجہ سے اٹھ نہیں پائی اس سے پہلے کہ وہ این بار پھر کوشش کرتی ایش نے بڑھ کر اسے ”سینے سے لگا لیا۔۔“

ایش مجھے آپکی بہت یاد آرہی تھی۔۔

”آشنہ نیم غنودگی میں کہتی ایش کے سینے میں چہرہ چھپا رہی تھی۔۔“

آشنہ اتنا بخار ہے تمہیں کیسے ہوا؟

ایش کے لہجے میں فکر نمایاں تھی۔۔

آشنہ تیز بخار کی وجہ سے آنکھیں نہیں کھول پائی ایش نے اسے سہارا دے کر ایک بار ”پھر سے لیٹا دیا۔۔“

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ایش ابھی چلنا ہو گا ملکہ کی طبیعت بہت بگڑ چکی ہے ٹین جانے کس پل کمرے میں آیا اور اب وہ ایش کے پاس کھڑے اسے ملکہ کی طبیعت کے بارے میں آگاہ کر رہا تھا۔۔ کیوں کیا ہوا انھیں؟

ایش بے چینی سے اٹھتے ٹین سے پوچھ رہا تھا۔۔

پتہ نہیں لیکن آغا جان کا پیغام ہے کہ اگر شکار نالایا گیا تو ملکہ اپنی جان سے ہاتھ دھو ”بیٹھیں گی۔۔“

ٹین ایش کی جانب دیکھنے سے گریز کر رہا تھا کیوں کہ اب وہ گھڑی شروع ہو چکی تھی جس میں ایش کو انتخاب کرنا تھا اور وہ یقیناً ماں کے حق میں تھا اسے کہاں لے کر جا رہے ہو؟

”ٹین نے آشنہ کو ایش کے بازوؤں میں جھولتے پایا تو کسی انہونی کا اندیشہ ہوا۔
ملکہ کی جان بچانی ہو گی اور اس کے لیے میں کسی بھی حد تک جا سکتا ہوں“
”ایش کے الفاظ اور اسکی آنکھیں اسکا ساتھ دینے سے انکار کر رہے تھے۔
”لیکن ایش آشنہ بھی بیمار ہے تو ابھی کچھ مت کر۔“

ٹین ایش کی حالت کو سمجھ رہا تھا لیکن اس پل وہ خود بھی بے بس تھا۔
نہیں اس سے ملکہ کی جان کو خطرہ بڑھ جائے گا مجھے جلد وہاں پہنچنا ہے ایش کہتے ہی
”آشنہ کو سینے سے لگائے اگلے چند پلوں میں وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔“

”شباباش تم نے ثابت کر دیا کہ تم میرے ہی بیٹے ہو۔“

آشنہ کو اپنے سامنے پا کر آغا جان بہت خوش تھے۔
ایش نے ابھی تک آشنہ کو سینے سے لگائے اٹھایا ہوا تھا ایک پل کے لیے بھی اسکی
”نظریں آشنہ پر سے نہیں ہٹی۔“

”ٹین ایش کے کندھے کو جھنجھوڑتے اسے ہوش کی دنیا میں واپس لایا۔“

ایش آغا جان اس لڑکی کو بھجوانا چاہتے ہیں تاکہ اس کا خون ملکہ کو طاقت دے سکے انکی حالت بہت خراب ہو رہی ہے

”آ بھی نہیں بس کچھ دیر میں لے جائیں۔۔

ایش کا چہرہ ہر تاثر سے پاک تھا۔۔

”ٹھیک ہے ہم تمہارا انتظار کر رہے ہیں چلو ٹین۔۔

آغا جان حکم صادر کرتے ٹین کو لیے وہاں سے چل دیے۔۔

”آشنہ۔۔

ایش کو اپنی آواز میں قرب محسوس ہو رہا تھا۔۔

آشنہ کو بیڈ پے لیٹا کر اب وہ آشنہ کے بالوں کو پونی سے آزاد کر رہا تھا
آشنہ کا سر اپنی گود میں رکھے وہ پاگلوں کی طرح آشنہ کو دیکھنے میں مگن تھا آشنہ کے
چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنی انگلی سے ٹچ کرتا کبھی آشنہ کی پیشانی چومتا تو کبھی
آشنہ کے بالوں سے کھیلتا آشنہ ایش کی موجودگی کو محسوس کر کے اب کی بار آنکھیں
کھول چکی تھی

ایش کیا ہوا ہے آپکو؟

.. ایش کی آنکھوں سے گرتے آنسو آشنہ کو تکلیف دے رہے تھے

”کچھ نہیں میری جان بس ایسے ہی۔۔

ایش سے کوئی بات نا بن پائی۔۔

تو ایسے تو کوئی نہیں روتا دیکھیں اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتی کمرے کو دیکھتے ہی
بامشکل اٹھ بیٹھی

ایش یہ ہم کہاں ہیں یہ میرا کمرہ تو نہیں ہے؟
آشنہ ارد گرد ہر چیز کو غور سے دیکھتی اب سوالیہ نظروں سے ایش کو دیکھ رہی تھی جس
”کے پاس شاید کوئی جواب نہیں تھا۔۔

”یہ میرا کمرہ ہے۔۔

سبز آنکھوں سے ایش نظریں چرا رہا تھا۔۔

لیکن میں آپکے کمرے میں کیسے؟

”آشنہ بامشکل لفظ ادا کرتے ایش کی جانب جواب طلب نظروں سے دیکھنے لگی۔۔

میں لے کر آیا ہوں کیوں تمہیں برا لگ رہا ہے؟

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ایش آنکھوں میں آئی نمی کو ہاتھ کی پشت سے صاف کرتے ہوئے بولا۔۔

ایش مجھے گبھراہٹ ہو رہی ہے آپ مجھے گھر چھوڑ دیں پلیز

”آشنہ کا دل کسی انہونی کی خبر دے رہا تھا۔۔

کچھ نہیں ہوتا میں ہوں نا پاس

ایش کو اس۔۔ پل آشنہ پے شدت سے رحم آیا اور سختی سے آشنہ کو خود میں بھینچ

لیا۔۔۔

آشنہ کو کچھ بھی سمجھنا آسان نہیں لگ رہا تھا ایش کی جنونیت اور اسکی آنکھوں میں آنسو آشنہ نا سمجھی سے ایش کے سینے سے لگی۔۔

کچھ نہیں ہو گا تمہیں اب یہ آنسو گر کر آشنہ کے بالوں میں جذب ہو رہے تھے وہ چاہ کر بھی آشنہ کے لیے کچھ نہیں کر پایا تھا اور آج آشنہ سے جدائی ایش کے لیے پل پل موت تھی آج اسے اپنی محبت کی قربانی دینی تھی وہ دیوانہ وار آشنہ کی پیشانی کو چومتا ’آشنہ کو پریشانی میں مبتلا کر رہا تھا۔۔

”آقا آغا جان کا حکم ہے لڑکی کو لے جایا جائے۔۔
ملازم نے کمرے میں داخل ہوتے ادب سے کہا۔۔

اور یہ الفاظ جیسے آشنہ کے دل میں پیوست ہو چکے تھے اب آہستہ آہستہ ہر بات سے پردہ اٹھ رہا تھا تو یہاں آشنہ کو کسی کے حکم پر لایا گیا تھا اور اب آغا جان کون ہیں؟ یہ سوال آشنہ کے ذہن میں گردش کر رہا تھا اس نے نا سمجھی سے ایش کو دیکھا لیکن ایش ابھی تک سکتے میں تھا چہرہ ہر تاثر سے پاک کوئی اور کہانی ہی بیان کر رہا تھا ”لے جائیں۔۔

یہ الفاظ کہتے ہوئے ایش کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔

کہ کہاں لے کر جا رہے ہیں؟

”آشنہ ایش کو نا سمجھی سے دیکھتی صدمے کی کیفیت میں تھی۔۔

ملازم ایش کی جانب سے اجازت ملتے ہی آشنہ کی جانب بڑھا ملازم کو اپنی طرف آتا دیکھ آشنہ کے سانس رکنے لگے وہ جلدی سے آشنہ کے قریب ہوتی خود کو اسکے چوڑے سینے میں چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی

”ایش یہ کہاں لے کے جا رہے ہیں مجھے انھیں روکیں۔۔

آشنہ ایش کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں قید کرتے کسی بچے کی مانند سسک رہی تھی۔۔ لیکن شاید ایش نے فیصلہ کر لیا تھا اور اب وہ اس سے دو قدم بھی پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا ملازم کو اشارہ کرتے آشنہ سے الگ ہوا آشنہ نے ابھی تک ایش کی شرٹ کو مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا ایش آشنہ کی آنکھوں میں دیکھنے سے گریز برت رہا تھا ملازم کو سپاٹ لہجے سے کہتا کمرے سے باہر نکل گیا

<https://www.classicurdumaterial.com/>

”لے جائیں۔۔

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

آشنہ بے یقینی سے دروازے کو دیکھ رہی تھی وہ یہ تو نہیں جانتی تھی کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے لیکن ایک مان ٹوٹ چکا تھا محبت کی قربانی آج پھر ایک عورت کے حصے آئی تھی آشنہ بے جان وجود کے ساتھ دوپٹہ ٹھیک کرتی اٹھ کھڑی ہوئی جو چہرے کچھ دیر پہلے ایش کی محبت کی گواہی دے رہا تھا اب وہاں کسی قسم کا کوئی بھی تاثر نہیں تھا ملازم کے پیچھے چلتے ہوئے اسے اپنا ہر قدم بھاری لگ رہا تھا لیکن آج اس کا دل ایک ٹھوکر کی ضد میں آچکا تھا اور یہ ٹھوکر جب بھی کسی انسان کو لگتی ہے وہ پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ملازم کے پیچھے چلتے ہوئے دس منٹ

کی دیری کے بعد وہ ایک کمرے کے سامنے کھڑی تھی کمرے کا دروازہ آشنہ کے آتے ہی کھل چکا تھا آشنہ نے جیسے ہی قدم اندر بڑھائے اپنے پیچھے دروازہ بند ہونے کی آواز ”سنی۔۔۔“

نظریں جیسے ہی سامنے بیڈ پے پڑے بے جان وجود پے پڑی آشنہ وہیں ساکت ہو گئی اس قدر خوبصورت عورت آشنہ نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھی تھی آشنہ کو ملکہ میں ایش کا عکس نظر آیا اور اسے یہ پہچاننے میں زیادہ وقت نہیں لگا کہ سامنے پڑی ہستی ایش کی ماں ہے

لڑکی یہاں لیٹ جاؤ
 آغا جان آشنہ کو بیڈ کی جانب اشارہ کرتے خود کچھ دور صوفے پے براجمان ہو چکے تھے
 ”۔۔۔“

اور یہ آشنہ کی پہلی بار نظر آغا جان کی جانب اٹھی مانوس سے آواز کو محسوس کرتے آشنہ نے جب انھیں دیکھا تو اسے اگلے ہی پل حیرت کا دھچکا لگا کیوں کہ ایش کی آواز بالکل انھی کی طرح تھی اور یہ یقیناً ایش کے والد تھے وہ ابھی تک نا سمجھی سے آغا جان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔
 سنائی نہیں دیا کیا؟

آغا جان اسے ایک ہی جگہ منجمد دیکھ شدید غصے سے بولے۔

اس قدر روب دار آواز اور غصے سے آشنہ کے پورے جسم میں کپکپاہٹ طاری ہو چکی تھی۔۔

وہ آغا جان کی بات سنتے ہی بیڈ کی جانب بھڑی اور بیڈ کی ایک سائیڈ پے لیٹ چکی تھی آغا جان غور سے ملکہ کی جانب دیکھ رہے تھے اور کھڑکی سے دیکھتے کسی وجود کی حالت ضبط کی انتہا پر تھی۔۔

کچھ ہی دیر میں ملکہ کے جسم میں حرکت ہوئی جیسے آغا جان بے صبری سے دیکھ رہے تھے ملکہ کسی خون کی لذت کو محسوس کرتی بنا آنکھیں کھولے ناک سے سونگھتی اس جانب بڑھی آشنہ چونکہ بیڈ کی دوسری سائیڈ پے تھی تو ملکہ نے اگلے ہی پل اپنے شکار پر حملہ کیا جس سے آشنہ کی ایک درد ناک چیخ گلے سے برآمد ہوئی اور پورے کمرے کی ہر چیز تاریکی میں ڈوب گئی کھڑکی میں کھڑے وجود نے اپنا ایک ایک سانس اپنے سے الگ ہوتا محسوس کیا آنکھوں میں اترتے خون نے ایش کو دیوانہ وار رونے پے مجبور کر رہا تھا لیکن وہ ضبط کیے ابھی تک اندر بیڈ پے پڑے بے جان وجود کو دیکھ رہا تھا جس پے ملکہ جھکی خون پی رہی تھیں اور اب وہ اپنے مکمل ہوش میں آ چکی تھی آغا جان کی تو خوشی کی انتہا نا رہی

آشنہ اپنے ہوش و خرد سے بیگانہ ہو چکی تھی اذیت سے ہوئی بند آنکھیں ایش سے محبت میں دی گئی قربانی کی گواہی دے رہی تھی گردن سے بہتا خون جو اب پورے جسم سے

بڑی تیزی سے بہنے لگا تھا اچانک ایش کی نگاہیں اسکے ماتھے پہ جا ٹھہری جہاں کچھ ہفتے پہلے آئی چوٹ ابھی تک تھی ایش کی محبت نے اسے سوائے درد کے کچھ نہیں دیا تھا ملکہ کو جب اپنی بھوک ختم ہونے کا احساس ہوا وہ اپنا چہرہ صاف کرتی آغا جان کی طرف بڑھی اور اتنی لمبی جدائی کے بعد دونوں ایک بار پھر آمنے سامنے موجود تھے آغا جان نے ملکہ کو سینے سے لگایا اور کچھ دیر لمحے یوں ہی سرک گئے کمرے سے دونوں باہر نکلے تو نظریں کھڑکی کے پاس کھڑے ایش پر گئیں اس سے پہلے کہ ملکہ ایش کی جانب قدم بڑھاتی آغا جان نے ہاتھ کے اشارے سے اپنے پیچھے آنے کا کہا اور وہ حکم کی تکمیل کرتے آغا جان کے پیچھے چلتی ہوئی باہر کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔

ایش کو جانے کتنے ہی پل کھڑکی میں کھڑے بیت چکے تھے وہ اپنی قوت مدافعت کھو چکا تھا اچانک ذہین کے پردوں میں آشنہ کے ساتھ رونما ہونے والا واقعہ یاد آیا تو دیوانہ وار بھاگتا ہوا اندر کی جانب بڑھا بیڈ پہ لیٹے وجود تک پہنچنے میں آج اسے صدیوں کا فاصلہ طے کرنا پڑا بیڈ پہ پڑے وجود کو خود میں بھینچتے خون قطرہ قطرہ اسکی آنکھوں سے بہنے لگا وہ ویسپائر تھا بلکہ ویسپائرز کی دنیا کے سردار کا بیٹا تھا وہ چاہتا تو ایک ہی پل میں کہیں زندگیاں ختم کر دیتا لیکن آج اسکا وجود جیسے مٹ رہا تھا آشنہ کے جسم میں کسی بھی طرح کی کوئی جنبش پیدا نا ہوئی ایش آشنہ کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے ہاتھوں سے محسوس کرنے لگا چہرے پہ جگہ جگہ خون اب جم چکا تھا گردن سے بہتا

خون اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ آشنہ اور ایش کی جدائی کا وقت آچکا ہے وہ کہیں پل آشنہ کے مرمری سے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے دیکھتا رہا آشنہ کے کپڑے خون میں کسی ہولی کی مانند رنگ چکے تھے آج صحیح معنوں میں جدائی ہوئی تھی ”اور یہ جدائی ایش پے کیا اثر چھوڑنے والی تھی یہ تو وقت ہی بتا سکتا تھا۔۔۔“

”بیٹا آشنہ کو بھی بلا لو کھانا تیار ہے۔۔“

نگین بیگم آیت کو کہتی ٹی وی لاؤنج کی جانب بڑھی جہاں زوہان اب خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا صوفے پے اسکے قریب ہی بیٹھتے نگین بیگم نے اپنے بیٹے کی لمبی عمر اور خوشیوں کی دعا مانگی

اور کبھی کبھی اپنوں کی بھی بعض دعاؤں کو رد کر دیا جاتا ہے کسی بہترین وقت کے لیے)۔۔۔

”ماما بابا جلدی کمرے میں آئیں دیکھیں آشنہ کو کیا ہوا ہے۔۔“

آیت زور زور سے چلاتے ہوئے سیڑھیاں اتر رہی تھی چہرے پے پھیلا خوف کسی انہونی کا ثبوت تھا۔۔

کیا ہو گیا ہے بیٹا اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو؟

راحیل صاحب اور عقیل صاحب لان سے آیت کی چلانے کی آواز سنتے جلد ٹی وی لاؤنج
”کی جانب بھاگے۔۔

آیت کیا ہوا ہے؟

طاہرہ بیگم آیت کے چہرے کی پریشانی بھانپ چکی تھی اور ایک ماں تو بنا کہے اپنے بچے
کے دل کا حال سمجھ جاتی ہے
”زوہان بھی آیت کی چلانے کی آواز پے اٹھ چکا تھا۔۔

مم ماما۔ وہ وہ ماما۔ چل چلیں کمرے میں

آیت ہچکیاں لیتی ہوئی بات مکمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی

اس سے پہلے کہ آیت کچھ اور بتاتی سب آشنہ کے کمرے کی جانب بڑھے لیکن بیڈ پے
پڑے وجود کو دیکھ سب کے قدموں کو جیسے زمین نے جکڑ لیا ہو ہر جانب بے یقینی کا
سما پھیل چکا تھا کسی کو بھی اپنے آنکھوں دیکھے پر یقین نہیں ہو رہا تھا سب ایک بھیانک
خواب سمجھ کر بھول جانا چاہتے تھے اس خواب سے جاگنا چاہتے تھے لیکن شاید یہ خواب
جاگتی آنکھوں سے دیکھا گیا تھا

راحیل صاحب بو جھل ہوتے قدموں کے ساتھ بیڈ کی جانب بڑھے آشنہ کو سفید رنگ
میں لپٹا آشنہ کا وجود چہرہ زردی مائل گردن میں اس قدر ظالمانہ درد دیا گیا کہ زخم دیکھ
کر کسی کی بھی روح کانپ اٹھتی راحیل صاحب آنکھوں کے سامنے پڑی اپنی گڑیا کو بے

بسی سے دیکھ رہے تھے کوئی بھی ابھی تک صدمے کی کیفیت سے باہر نہیں آ پایا تھا
 --”

“آشنہ

کیا نہیں تھا باپ کی اس پکار میں درد قرب اذیت
 کانپتے وجود کو سنبھالتے آشنہ کے پاس بیٹھے آشنہ کے چہرے پے بھی اس قدر گہرے
 زخم تھے جیسے کسی نے بہت بے رحمی سے نوچا ہو بند آنکھیں آج کسی سے کوئی گلہ شکوہ
 نہیں کر رہی تھیں وہ نیند جو آشنہ کی دوست رہی تھی اسے آج ہمیشہ کے لیے وہ اوڑھ
 چکی تھی آج نا تو کسی کے جگانے کا خطرہ تھا اور نا ہی کسی کو آشنہ کو جگانہ تھا
 آشوو بابا پاس ہیں آنکھیں نہیں کھولو گی؟

راحیل صاحب آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو ضبط کرنے کی ناکام کوشش کر رہے تھے
 اس سے پہلے کہ راحیل صاحب کچھ بولتے طاہرہ بیگم ہوش کی دنیا میں واپس آئی
 آشوو اٹھ جلدی دیکھو یہ مزاق مجھے نہیں پسند جلدی آئیچے کھانا تیار ہے طاہرہ بیگم
 اب تک دروازے کے پاس کھڑی تھیں اور وہیں سے کہتی واپس مڑ گئیں

عقیل صاحب بیٹیوں سے زیادہ پیاری بھانجی کو دیکھ کر ہی دل چھوڑ چکے تھے ان کے
 لیے اپنے قدموں پے کھڑے رہنا مشکل ہو رہا تھا حال نگین بیگم کا بھی وہ ہی تھا جانے

اس گھر کو کس کی نظر کھا گئی تھی جو ایک کے بعد ایک حادثہ پیش آ رہا تھا زوہان کمرے میں پڑے صوفے پر بیٹھتے ساکت نظروں سے آشنہ کے چہرے کا طواف کر رہا تھا وہ چہرہ جن پر ہر وقت رنگوں کی بہار رہتی آج وہ مرجھا چکا تھا وہ سبز آنکھیں جو کسی کو بھی اپنا اثیر بنا لیتیں آج ان کی مدت ختم ہو چکی تھی بال جابجا بکھرے کسی درد ناک داستان کا قصہ سنارہے تھے کیا کب کیوں ایسے بہت سے سوال اٹھنے باقی تھے

رباب آپ آپ جلدی آجائیں آشنہ کو پتا نہیں کیا ہو گیا ہے
”لائبہ کے الفاظ گویا کسی قیامت کی طرح زویا پر ٹوٹے۔۔“^۴

کیا ہوا ہے اسے۔ بامشکل چند الفاظ ادا کرتی وہ کوئی ایسی خبر سننا چاہ رہی تھی جس میں آشنہ کا نہیں بھی ذکر نا ہو۔

آپ جلدی آجائیں لائبہ نے کہتے ہی رابطہ منقطع کر دیا اگلی کچھ ہی دیر میں رباب بھی آشنہ کے کمرے میں کھڑی تھی جیسے ہی نظریں کمرے کے درمیان میں پڑے بیڈ پر ٹھہری تو پاؤں تلے سے جیسے کسی نے زمین کھینچ لی

ہٹیں بابا دیوانہ وار بہن کو اس حال میں دیکھ زویا پر اک جنون سوار تھا وہ آشنہ کو پکڑ کر اٹھانا چاہتی تھی مگر اب وہ وجود بنا کسی طاقت کے جامد تھا رباب اسے درد ہو رہا ہو گا اس طرح مت پکڑو یہ وہ پہلے الفاظ تھے جو زوہان نے ادا کیے زوہان کسی بھی چیز پر یقین نہیں کرنا چاہ رہا تھا وہ چاہتا تھا کہ آشنہ کو بس سکون دیا جائے راحیل صاحب

ڈمگاتے قدموں کے ساتھ دیوار سے جا لگے آیت اور لائے کی ہچکیوں کی آواز پورے کمرے میں گونج اٹھی رباب کی ہمت بھی اب جواب دے چکی تھی کبھی آشنہ کی چادر ٹھیک کرتی تو کبھی آشنہ کے زخموں کو دیکھ کر تڑپ جاتی سب کی نم۔ آنکھیں آشنہ کو کھو چکی تھی

”گھر میں غموں کے بادل چھا چکے تھے سب کے دلوں کو آشنہ کی جدائی تڑپا رہی تھی۔۔۔“
 ”میت اٹھالیں۔۔“

ایک آدمی چلتا ہوا زنان خانے میں آیا اور میت کو اٹھانے کی اطلاع دی۔۔
 طاہرہ بیگم کی آنکھوں سے ابھی تک کوئی آنسو نہیں نکلا تھا وہ بیٹی کی چارپائی کے پاس بیٹھی مسلسل اسکے چہرے کو دیکھ رہی تھیں شاید صدمہ ہی ایسا تھا کہ ان میں ابھی تک سکتے کی سی کیفیت طاری تھی آیت اب تک کتنی ہی بار بے ہوش ہو چکی تھی اس کی حالت کے پیش نظر اسے کمرے میں انجیکشن لگوا کر سلا دیا گیا تھا اس وقت بس رباب اور لائے تھیں جنہیں سب کو سنبھالنا تھا جیسے ہی مرد حضرات چارپائی کی جانب بڑھے تو وہاں ایک کھرام مچ چکا تھا طاہرہ بیگم سختی سے چارپائی کو تھامے کسی بچے کی طرح بلک اٹھی ان کی یہ حالت دیکھ کر وہاں بیٹھی ہر زی روح تڑپ رہی تھی ممتا کا جوش اب ٹھاٹھیں مارتا سمندر بن چکا تھا رباب اور نگین بیگم طاہرہ بیگم کو پکڑ پکڑ کر ہلکان ہو رہی

تھیں مگر وہ اس وقت کسی کے قابو میں نہیں آ پارہیں تھیں راحیل صاحب نے اگے بڑھ کر طاہرہ بیگم۔ کو ساتھ لگایا اب دونوں کی سسکیاں پورے حال میں گونج اٹھی ”عقیل صاحب راحیل صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھتے تسلی دیتے ہوئے بولے۔۔۔ بھائی صاحب وقت ہو گیا ہے

راحیل صاحب طاہرہ بیگم سے الگ ہوئے اور رباب کو آنکھوں سے اشارہ کرتے آشنہ کی ”چارپائی کی جانب بڑھے۔۔۔

آشنہ سے جدائی کو آج ہفتہ بیت چکا تھا مگر پورا گھر اب تک ویرانیوں میں ڈوبا ہوا تھا طاہرہ بیگم کی طبیعت اب تک نہیں سنبھل پائی تھی ابھی بھی رباب انھیں میڈیسن دے کر سلا چکی تھی طاہرہ بیگم کے کمرے سے باہر نکلتے اب رباب کا رخ آیت اور آشنہ کے مشترکہ کمرے کی جانب تھا

آیت کھانا کھا لو لائے تم بھی چلو

رباب کمرے کے دروازے سے ہی کہتے سیڑھیاں اتر کر نیچے جا چکی تھی۔ لائے تم جا کر کھا لو میرا دل نہیں ہے آیت نم آنکھوں سے کہتی واش روم میں گھس گئی غم تو سب ہی کو تھا دکھ میں تو سب ہی تھے کہرام تو اس گھر میں مچ کر اب خاموش ہو چکا تھا اور

قیامت تو ایسی بھریا ہوئی کہ دلوں کی حالت کو تہس نہس کر دیا ایک ہستا کھلتا گھرانہ
آشنہ کی کلکاریوں سے محروم ہو گیا تھا

آیت واثروم سے باہر نکلی تو لائبہ کو ابھی تک کمرے میں پا کر زخمی سا مسکرا دی
تم گئی نہیں؟

”آواز روندھی ہوئی تھی۔۔

بس دل نہیں کچھ کھانے کو

”لاببہ کی حالت بھی اس سے کچھ الگ نہیں تھی۔۔

آیت لائبہ کا ہاتھ تھامے کمرے سے باہر نکلی لائبہ کے لاکھ منع کرنے پے بھی آیت
نے اسکی ایک ناسنی

رباب کیچن میں کھڑی چائے بنانے میں گھن تھی ان دونوں کو کیچن میں آتا دیکھ کر
اپنے پلو سے آنکھوں کو صاف کیا آپی آپ رو رہی تھیں؟
”لاببہ سے رباب کے آنسو چھپنا سکے تھے۔۔

کھانا لگا دوں؟

رباب لائبہ کی بات کو ان سنا کرتی فریج کی جانب بڑھی۔۔

نہیں کھانا آشن اس سے پہلے آیت اپنا جملہ پورا کرتی آشنہ کے نام پر آنکھوں سے اک
تواتر سے آنسو بہنے لگے وہ کہنا چاہتی تھی کہ آپی کھانا آشنہ کے کالج سے آنے کے بعد
کھالیں گے مگر آشنہ کی کمی جب محسوس ہوئی تو گلے میں اٹکے آنسوؤں کے پھندے کو

نا روک پائی اب تینوں کیچن میں کھڑی خاموش آنسو بہا رہی تھی آشنہ جیسا پھول مرجھا
”چکا تھا لیکن ان کے دلوں میں اب تک زندہ تھا اور شاید ہمیشہ رہنے والا تھا۔۔۔

بھائی جان آشنہ کے معاملے میں آج بھی میں انسپکٹر سے ملا ہوں لیکن کچھ پتہ نہیں چل
پایا کہ یہ سب کس نے اور کیوں کیا ہے۔ عقیل صاحب آج بھی انسپکٹر سے مل چکے
تھے مگر ابھی تک کچھ بھی سامنے نہیں آ پایا تھا وہ پھر نامراد سے گھر کو لوٹ آئے تھے
پتہ نہیں میری پھولوں جیسی بچی کے ساتھ کسی کی کیا دشمنی تھی۔ راحیل صاحب پہلے
”سے کمزور ہو چکے تھے ایک ہفتے میں جیسے ان پے بڑھاپا آ چکا تھا۔۔۔

”تم بہت بے وفائی آشنہ۔۔۔
Support@classicurdumaterial.com
زوہان ٹیرس پے بیٹھا سگریٹ کا کش لیتے زخمی سا مسکرایا۔۔۔
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میرے حصے کی ہسی کو خوشی کو تو چاہے آدھا کر
چاہے لے لے تو میری زندگی پر یہ مجھ سے وعدہ کر
اسکے اشکوں پے غموں پے دکھوں پے ہر اس کے زخم پر
حق میرا ہی رہے ہر جگہ ہر گھڑی ہاں عمر بھر
اب فقت ہو یہی وہ رہے مجھ میں ہی

ہو جدا کہنے کو بچھڑے نا پر کبھی

”اے خدا اے خدا جب بنا اسکا ہی بنا۔۔

دور کہیں مدہم سی آواز اسکے کانوں میں پڑ رہی تھی آشنہ سے جدائی کا یہ آٹھواں دن بھی اسکے لیے پہلے دن جیسا ہی تھا آنکھوں سے بہتا سیال اسے تکلیف دے رہا تھا اگلے چند لمحوں میں پورے ٹیرس پے اسکی سسکیوں کی آواز ایک خوفناک منظر پیش کر رہی تھی جلتی ہوئی سگریٹ ہاتھوں میں مسلتے ہوئے اسے آشنہ کی ہر تکلیف یاد آرہی تھی ابھی تک اس حقیقت سے پردہ نہیں اٹھ پایا تھا کہ آخر آشنہ کے ساتھ کیا ہوا ہے ہچکیوں کی آواز سنتے نگین بیگم جلدی سے ٹیرس پے پہنچی سامنے بیٹے کی حالت دیکھ کر ایک بار تو وہ سہم چکی تھیں زوہان زمین پے بیٹھے جلتی ہوئی سگریٹ سے اپنے بازو پے آشنہ کا نام لکھنے میں اس قدر گھن تھا کہ جیسے آشنہ سامنے بیٹھی یہ سب ہوتا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہو۔ نگین بیگم تیزی سے زوہان کے پاس پہنچی اور سگریٹ لے کر دور پھینکی زوہان کے دل کی حالت نگین بیگم سے مخفی نا تھی وہ اپنے بیٹے کے دل میں پختی آشنہ کے لیے محبت بہت عرصہ پہلے ہی بھانپ چکی تھی۔ اور آشنہ کی موت نے سبھی پر زوہان کی محبت ظاہر کر دی تھی جس قدر دیوانہ وار وہ راتوں کو اٹھ کر چلاتا اور اپنے ہوش کھو بیٹھتا۔ لیکن وقت کا مرہم بھی اسکے کسی کام نہیں آنے والا تھا۔ نگین بیگم کے لیے یہ بہت تکلیف دہ تھا کہ انکا جوان بیٹا اپنے آپ کو اس قدر تکلیف دے رہا تھا۔۔

ایک ماں بہت خود غرض ہو جاتی ہے جب اسے پتہ چلے کہ اس کے بچے کو کیا چیز) اذیت دے رہی ہے وہ دنیا کی ہر خوشی تو اپنے بچوں پہ نچھاور کرنا چاہتی ہے لیکن بچے کے حصے میں آئے دکھ وہ کسی اور کی جھولی میں ڈالتے ہوئے ایک پل کی بھی دیری (نہیں کرتی

نگین بیگم کو بھی آشنہ کی وجہ سے زوہان کو تکلیف میں دیکھنا خود غرض بنا رہا تھا وہ چاہتیں تھیں کہ جلد سے جلد پاکستان سے واپس چلیں جائیں تاکہ زوہان کو آشنہ کو بھولنے میں آسانی ہو لیکن وہ یہ بات بھول چکیں تھیں۔ ”کہ عشق جب کر لیا جائے تو کتابِ عشق کو پڑھنے میں کوئی آسانی نہیں ملتی یہ ایسی کتاب کا جس کا ورق ورق درد ہے یہ ایسی کتاب ہے جہاں آسانی کی سہولت میسر کر دی جائے وہاں سے اگلی ساری کتاب بالکل صاف ہو جاتی ہے کچھ بھی لکھا نظر نہیں آتا پھر لاکھ کوششوں کے بعد بھی ”وہ کتاب کبھی بھی اپنا لکھا ظاہر نہیں کرتی۔“

اور یہ درد یہ کتاب زوہان پہ مہربان ہو چکی تھی اور زوہان اسکا ورق ورق درد سے پڑھ رہا تھا اور وہ کبھی اس میں آسانی چاہتا ہی نہیں تھا۔

ایش کہاں ہے؟

”آغا جان آج پھر ٹین کی کلاس لے رہے تھے۔“

پتہ نہیں آغا جان آشنہ کی موت کے بعد میری اس سے کوئی ملاقات نہیں ہوئی۔۔
 ”ٹین نے بنا لگی لپٹی بات کی۔۔

ایش کیا اس لڑکی سے محبت کرتا تھا؟

آخر آغا جان کے ذہن میں جو سوال کہیں دنوں سے اٹھ رہا تھا انھوں نے پوچھ ہی لیا۔۔

آغا جان میرے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں۔۔

”ٹین نے سر کو کچھ جھکا کر ادب سے کہا نظریں ہنوز زمیں پر تھیں۔۔

مجھ سے جھوٹ مت کہو جبکہ تم جانتے ہو مجھ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں رہتی۔ آغا جان
 ”کا لہجہ اب کی بار سخت ہوا۔۔

آغا جان اب اس بات کا کوئی فائدہ نہیں وہ کہانی آشنہ کے مرتے ہی ختم ہو چکی ہے
 ”۔ ٹین کی آواز میں اب کی بار آشنہ کے لیے رحم تھا۔۔

”جاسکتے ہو۔

آغا جان حکم دیتے وہاں سے جا چکے تھے۔۔

ٹین حکم کی تکمیل کرتے وہاں سے چلا گیا۔۔

”ایش آج آغا جان نے بلایا تھا مجھے۔۔

ٹین ایش کے پاس بیٹھے اسکے چہرے کے تاثرات جانچ رہا تھا

آغا جان کو کہو انکا کام تو پورا ہو گیا اب کس کی جان لینی؟
”ایش کے لہجے کی تڑپ ٹین سے چھپی نہیں تھی۔۔

تمہیں پتہ آشنہ مجھ سے لپٹ گئی تھی اسے یقین تھا میں اسے بچا لوں گا لیکن کیا ہوا میں نے اسکا یقین توڑ دیا اسکا بھرم چکناچور کر دیا اسکی آنکھوں سے بہتے موتی مجھے چین نہیں لینے دیتے میں اسکا قاتل ہوں یہ کیسی محبت تھی جس میں اسے صرف درد ہی درد ملے ٹین گڑیا تھی وہ میری میں نے تو اسے کوئی بھی درد نا دینے کا وعدہ کر رکھا تھا اور خود ہی اسے کھائی میں پھینک دیا؟

ایش کی آنکھوں سے گرتے آنسو ٹین کو بھی تکلیف دے رہے تھے کہیں دنوں کی چپ ”آج ٹوٹی تھی وہ ٹین اس پل اسے صرف سننا چاہتا تھا۔۔

میں جی نہیں پا رہا مجھے ہر پل اپنے سانس رکتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں میری آنکھوں کے سامنے ہر پل اسکا معصوم چہرہ رہتا ہے مجھے کوئی طریقہ بتا دو خدا کا واسطہ ہے میں اپنی جان دے کر اسے لے آؤں ایش زمین پے بیٹھے سسک اٹھا درد تھا جو کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا وہ پوری دنیا سے خفا ہو چکا تھا اپنی طاقت کھو چکا تھا پل خود کو اذیتیں دے رہا تھا ٹین کو اس کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی آگے بڑھ کر اسے گلے لگائے اب دلا سے دینے لگا۔ ایک مرد ہونے کے باوجود وہ آج ٹوٹ گیا تھا بکھر گیا تھا آنسو تھے جو خشک نہیں ہوئے دل تھا جو آشنہ کی جدائی کو سہہ نہیں پا رہا تھا اس پل وہ موت بھی مانگتا تو اسے وہ بھی نا آتی

آشوروو ایش کی جان واپس آ جاو پلیر آ جاو

ایش اونچی اونچی آشنہ کو پکارتا دیوانہ وار اپنے بالوں کو اور چہرے کو نوچ رہا تھا ٹین اسے سنبھالتے ہوئے خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا ایش کی اس حالت کا ذمہ دار وہ کسے ٹھہراتے خود ایش کو جس سے آشنہ کی حفاظت بھی نا ہو پائی یا آغا جان کو جو بیٹے کی محبت سے واقف ہوتے ہوئے بھی خود غرض بن گئے آخر اس پل کسے مجرم ٹھہرایا جا سکتا تھا جو بھی تھا لیکن سب سے بڑا نقصان آشنہ کی جان تھی جو جا چکی تھی اب چاہے دنیا کی کوئی طاقت بھی استعمال کر لی جاتی لیکن آشنہ کو واپس لانا ناممکن تھا اپنی گود میں ڈھلکتے ہوئے ایش کے چہرے کو دیکھ کر قرب کی کرنیں ٹین کے چہرے پے پڑیں ایش اپنے ہوش و خرد سے بیگانہ ہو چکا تھا چہرے پے آنسوؤں کے نشان ایش کی حالت کی گواہی دے رہے تھے پتہ نہیں اب یہ دکھ ناسور بن کر یا تو ایش کو ختم کر دیتا یا وقت کا مرہم اسے مزید طاقت ور بنا دیتا۔۔۔

”آقا ایش جس لڑکی سے محبت کرتا تھا آغا جان نے اسے ختم کر دیا ہے۔۔

ملازم بہرام کے سامنے ادب سے جھکتے ہوئے بولا۔

”یہ تو بڑی اچھی خبر سنائی ہے تم نے لیکن ملکہ کا زندہ رہنا خطرے سے خالی نہیں بہرام کے چہرے پے ایک شیطانی مسکراہٹ رینگ گئی جو ملکہ کے زندہ ہونے کی خبر سنتے ہی مدھم ہو گئی۔۔

جی آقا لیکن ملکہ کے ہوش میں آنے کے بعد ایش اب تک آغا جان اور ملکہ سے نہیں ملا

ملازم نے بہرام کو ایک اور اطلاع دی جو یقیناً بہرام کے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہونے والی تھی۔۔

کیا خیال ہے کام شروع کر دیا جائے؟

”ایک فلک شگاف قہقہہ بہرام کے حلق سے برآمد ہوا۔۔

آقا جیسا آپ چاہیں گے بالکل ویسا ہو گا

اب کی بار ملازم نے بھی قہقہے میں بھرپور ساتھ دیا

”اب ناجانے بہرام کے شیطانی دماغ میں کیا چل رہا تھا یہ تو وقت ہی بتا سکتا تھا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

لیکن ماما ہم ایسے کیسے جاسکتے ہیں؟

”لائیہ نے جھنجھلاتے ہوئے کہا

کیوں نہیں جاسکتے تمہیں سے مخفی ہے کیا روہان کی حالت؟

”نگین بیگم پیکنگ کرنے میں مصروف تھیں۔۔

تو آپ کو لگتا اس سے وہ ٹھیک ہو جائے گا؟

”لائیہ نے کپڑوں کو لگی طے خراب کی۔۔

پہلی بات تو یہ کہ تم پیکنگ ساتھ کروا نہیں سکتی تو اسے خراب مت کرو دوسری بات میں نہیں جانتی وہ ٹھیک ہو گا یا نہیں لیکن ماحول بھی انسان کی صحت پر گہرا اثر ڈالتا ہے ”میں جانتی ہوں وہ جلد ٹھیک ہو جائے گا۔“

نگین بیگم کو اپنے کیے گئے فیصلے پے پورا یقین تھا وہ ایک بار پھر پیکنگ میں مصروف ہو چکیں تھیں بیٹے کی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے واپس باہر جانے کی بات انھوں نے عقیل صاحب کی بجائے راحیل صاحب سے کی کیوں کہ وہ جانتی تھیں عقیل صاحب ان حالات میں کسی صورت جانے پے آمادہ نہیں ہوں گے جبکہ راحیل صاحب روہان کی حالت کو پیش نظر رکھتے ہوئے عقیل صاحب کو سمجھا چکے تھے عقیل صاحب کے لاکھ منع کرنے کے باوجود بھی راحیل صاحب نے ان کی ایک ناسنی اور کچھ عرصے کے بعد دوبارہ واپس آنے کا وعدہ کر کے انھیں رخصت ہو جانے کو کہا یقیناً اس وقت راحیل صاحب کو بھائی کے ساتھ کی لیکن وہ خود غرض بن کر روہان کا کیریئر خراب نہیں کر سکتے تھے۔

روہان کہاں ہے؟

نگین بیگم پورے گھر میں متلاشی نگاہوں سے روہان کو تلاش کر رہیں تھیں لیکن وہ کہیں ”نہیں ملا۔“

چچی جان وہ آشنہ کی قبر پر گیا ہے مجھے کہا تھا آپ کو بتا دوں لیکن میں کام میں اس قدر مصروف ہو گئی کہ بتانا یاد ہی نہیں رہا آپکو کوئی کام ہے کیا اس سے ؟

”رباب کا لہجہ پہلے تو شرمندہ مگر اب وہ سوالیہ نظروں سے نگین بیگم کو دیکھ رہی تھی۔

نہیں نہیں بیٹا میں تو بس ایسے ہی اسے ڈھونڈ رہی تھی۔

”نگین بیگم نرمی سے گویا ہوئیں۔۔

اچھا چچی جان میں زرا شام کا کھانا بنا لوں

رباب کہتے پکن کی جانب بڑھ گئی

”نگین بیگم افسوس سے سر ہلاتیں لان کی جانب بڑھ دیں۔۔

آشوو تمہیں یاد ہے بچپن میں تم اکثر میرے کھلونے توڑ دیا کرتی تھی اور جب میں اپنے کھلونوں کو اس حال میں دیکھتا تو درد کی ایک لہر میرے سینے میں دوڑ جاتی مجھے یہ فکر نہیں ہوتی تھی کہ تم میرے کھلونوں کا نقصان کرتی تھی مجھے فکر یہ ہوتی تھی کہ کہیں کھلونے توڑتے ہوئے تمہارے ہاتھ میں تو چوٹ نہیں آئی ہا ہا میں بھی نابے وقوف تھا ہنسی کی آواز ایسی تھی کہ کوئی سنتا تو اس کا کلیجہ پھٹ جاتا اس قدر زوہان درد میں مبتلا تھا وہ صرف وہ اور اس کا خدا جانتا تھا آنکھوں سے موتی بہتے ہوئے آشنہ کی قبر کی مٹی پے پڑے تو بے اختیار زوہان کا ہاتھ اسی مٹی کی جانب بڑھا ایک بار پھر خود سے مخاطب ہوا۔

مجھے نہیں پتہ میں نے تم سے کب محبت کی ہے لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ میں نے صرف تمہی سے کی ہے شاید بچپن کا یہ ڈر اب پورا ہوا کیوں کہ نا سمجھی میں بھی میں جانتا تھا کھلونے ٹوٹ گئے تو واپس آ سکتے ہیں لیکن ایک بار آشنہ کو کھو دیا تو اسے واپس نہیں لا پاؤں گا یہ لفظ کہتے ہی روہان کی ہچکیاں بندھ چکی تھیں اس پل زوہان خود کو بہت بے بس محسوس کر رہا تھا وہ چاہ کر بھی اپنی کھوئی ہوئی آشنہ کو واپس نہیں لا سکتا تھا۔۔

رباب آپ آشنہ کی کچھ چیزیں لینی ہیں مل سکتی ہیں کیا؟
”ایمن نے کیچن میں کام کرتی رباب سے کہا۔۔

رباب نے ایک نظر ایمن کو دیکھا جو پہلے سے کمزور ہو چکی تھی آنکھوں کے گرد ہلکے اس کے چہرے پے بلا کی سنجیدگی یہ کہیں سے بھی پہلے والی ایمن نہیں لگ رہی تھی آشنہ کی موت کے ساتھ ساتھ سب کی مسکراہٹ بھی جیسے مر چکی تھی سب کو محض کسی بھی طرح جینا تھا اور وہ جی رہے تھے
”ہاں لے لو جو لینا ہے۔۔

رباب آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلتی دوبارہ کام میں مصروف ہو گئی
رباب کی بات پے عمل کرتی ایمن آشنہ اور آیت کے مشترکہ کمرے کی جانب بڑھی جہاں حنا آیت اور لائبریری پہلے سے موجود تھیں۔

کمرے میں داخل ہوتے اس کا رخ الماری کی جانب تھا جو الماری آشنہ کے لیے بہت خاص تھی وہ پچپن سے اپنی ہر چیز اس میں چھپاتی آئی تھی الماری کھولے آشنہ کی ایک ایک چیز کو چھوتے ہوئے ایمن کے کب سے رکے آنسو رخساروں پر بہہ نکلے وہ لاکھ کوشش بھی کرتی تو آشنہ کی ایک ایک بات اسکی مسکان اسکی آواز اسکی شرارتیں کچھ بھی تو ایسا نا تھا جو وہ بھلا دیتی آشنہ کی ڈائری تھامے الماری بند کرتی صوفے کی جانب بڑھی سب یہ کاروائی نم آنکھوں سے دیکھ رہے تھے ایک دوست ایک بہن ایک کزن ”کو کھویا تھا یہاں بیٹھی لڑکیاں چاہ کر بھی اس نقصان کا ازالہ نہیں کر سکتیں تھیں۔۔“

پہلا صفحہ کھولتے ہی نظر صفحے پر لکھے ناموں پر پڑھی تو زخمی سا مسکرائی میں بلند آواز میں آشنہ کہ ڈائری سب کو سناتی ہوں کبھی پڑھنے نہیں دیتی تھی اب آئی نا ہاتھ ایمن کے اسطرح کہنے پر کون پتھر ہوتا جو پگھل نا جاتا کون سا دریا ہوتا جو ان ٹوٹے لفظوں پر بہنا بھول جاتا۔

”چلو سنو سب۔۔“

ایمن بامشکل اپنے آنسوؤں کو خود میں ہی جذب کیا۔

(میری چڑیلیں)

ایمن آیت حنا لائے

بڑے بڑے لفظوں میں لکھ کر ہائی لائیٹ کیا گیا تھا۔

”ایمن پہلے صفحے کو پڑھتی آگے بڑھی گلے میں آنسوؤں کا پھندہ ابھی سے اٹک چکا تھا۔ میری چڑیل ایمن عرف ایمو میرا گول گپہ میرا رس گلہ آج مجھ سے ناراض ہے کیوں کہ میں نے آئس کریم کا وعدہ کیا تھا اور پھر بہانا بنا کر وہاں سے بھاگ آئی ابھی کچھ دیر پہلے مجھے فٹبال کا فون آیا اور نہایت تمیز سے مجھے گالیاں دیتی فون بند کر دیا پھر میں ”بھی آشنہ ہوں کھی کھی ہی کرنی آتی بس مجھے۔“

ایمن کی آواز ڈائری کا یہ صفحہ پڑھتے رندھ گئی باقی سب بھی خاموش آنسو بہا رہی تھیں

”اگلہ صفحہ

ہائے رباب آپ کی شادی ہو جائے جلدی کیوں کہ میں تو بھنگڑا ڈالوں گی اور لہنگا پہنوں گی نہیں نہیں لہنگا نہیں کچھ اور پہنوں گی کچھ ایسا جیسے دیکھ لائے جل کر کالی ہو جائے او ایم جی اگے حیران ہوتا ایمو جی بنایا گیا تھا میں تو بھول ہی گئی وہ تو ہے ہی کالی بلکہ بھینس کہنا زیادہ اچھا لگتا ہے ڈائری باجی مجھے سونا ہے کیوں کہ نیند ایسی ہے کہ دور جاتی ہی نہیں مجھے تو لگتا ایک دن میں نے سوئے سوئے ہی مر جانا اور سب نے یہ سمجھ کر اٹھانا ہی نہیں کہ میں سوئی ہوئی ہوں نانا میں بتا کر مروں گی ٹیک کیئر۔“

ڈائری کے اس صفحے کے آخری الفاظ پڑھتے ایمن اپنے بولنے کی جیسے سکت کھو چکی تھی وہ چاہ کر بھی اگلہ صفحہ اوپن نہیں کر پار پی تھی آیت کی سسکیاں کمرے میں گونج اٹھی

آج کوئی کسی کو چپ نہیں کروا رہی تھی کیوں کہ سب کو رونا تھا اور ابھی کسی دلا سے
”کی ضرورت نہیں تھی۔“

اگلہ صفحہ

ہائے ڈائری باجی

سوری اتنے دن تمہیں لکھ نہیں پائی کیوں کہ میں لکھتے ہوئے بور ہو جاتی ہوں یو نو
پڑھنا لکھنا ہوتا تو میں وہ واحد خاتون ہوتی جو ڈانس کر رہی ہوتی چھوڑو تو سنو رابی آپا
کی شادی ہو گئی ہے اللہ انھیں خوش رکھیں لیکن ایک بات عجیب تھی زوہان پوری شادی
میں مجھے دیکھ رہا تھا جبکہ میں جانتی ہوں وہ مجھ پے لٹو ہے لیکن بندے کو کوئی تمیز ہونی
چاہیے دیکھ مگر پیار سے والا ڈائلاگ نہیں سنا کیا اس نے دیکھ مگر پیار سے ”مر جانا دیکھ
تو رہا تھا لیکن ایسے جیسے مجھے کچا کھانا ہو ہاہا میں بھی نا کچا تو ویسپائرز کھاتے ہیں میں نے
”فلم میں دیکھا ہے گندے آتھووووو ساتھ برے سے ایمو جی بنائے گئے تھے۔“

ایمن ان الفاظ پے ٹھہری ایک بار پھر انھی لفظوں کو دوہرایا اور شاید ذہین کے پردوں
میں جس کی تصویر آئی ایمن نے اس پے سر جھٹکا تو اس کا مطلب یہ سب ایش نہیں وہ
ایسے کیسے وہ تو آشنہ سے محبت کرتا تھا وہ وہ نہیں مم مار سکتا ایمن کے ہاتھوں سے
ڈائری چھوٹی اس سے پہلے کے زمین پے گرتی حنا نے بڑھ کر تھامی

وہ وہ نشانِ آشنہ کی گردن پے وہ ایش دے سکتا ہے کڑی سے کڑی مل رہی تھی
ایمن یہ کیا کہہ رہی ہو تم ایشِ آشنہ سے محبت کرتا ہے وہ کسی صورت اسے درد نہیں
دے سکتا

”حنا کو ایمن کی دماغی حالت پے شبہ ہوا۔

ایمن کیا کہہ رہی ہو یہ سب ایش؟

آیت سے بات بھی پوری نا ہو سکی لائبہ سب کو نا سمجھی سے دیکھ رہی تھی کیوں کہ وہ
”ابھی تک ایش کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔

ہاں آیت ایمن نے مری سے اب تک کی ساری بات آیت اور لائبہ کو گوش گزار دی
لائبہ جتنا یہ سب سن کر حیران ہوئی آیت اس سے کہیں زیادہ ٹوٹی کیوں وہ نہیں سوچ
پائی کہ جس قدر بے رحمی سے آشنہ کا جسم نوچا گیا ہے وہ صرف ایش کا کام ہو سکتا ہے
کیوں کہ اسکے لیے آشنہ کو درد دینا کوئی بڑی بات نہیں تھی آیت آشنہ کی تکلیف کا
سوچتے ہی کراہ اٹھی اسے اپنی بہن کو دی گئی ہر اذیت کا بدلہ لینا تھا وہ آشنہ کو تو واپس
نہیں لا سکتی تھی مگر اے انصاف تو دلا سکتی تھی ایک عزم تھا جو آیت نے اپنے
”ہوش و حواس میں کیا۔

اب سب ایک دوسرے کے ساتھ لگے رو رہی تھیں آشنہ کی شرارتیں یاد کرتے سب
”کھوکھلا سا ہنس دیے۔

مجھے سردار بننا ہے یہ میرا آخری فیصلہ ہے ورنہ میں سب چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں گا
”۔۔

ایش پچھلے آدھے گھنٹے سے آغا جان کے سامنے ہٹ دھرمی سے کھڑا تھا۔۔

لیکن اس سے تمہارا کیا فائدہ ملکہ نے بھی مداخلت کی؟

اس سے فائدہ یہ ہے کہ میں پہلے سے زیادہ طاقت ور بن جاؤں گی اور مجھے پوری دنیا
پے راج کرنا ہے

ایش کے لہجے اور ضد کے سامنے آخر سردار صاحب کو گھٹنے ٹیکنے پڑے اور یوں ایش کی
زندگی کا اک نیا سفر شروع ہوا آقا سے مالک تک کا سفر شہزادے سے بادشاہ بننے کا سفر
”ایک عام ویمنپائر سے ایک طاقت ور ویمنپائر بننے کا سفر۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

!دو سال بعد

مجھے بھوک لگی ہے؟

”چہرے پے سنجدگی تھی۔۔

بس کرو تم تیسرا انسانی شکار کر چکے ہو ابھی بھی بھوک نہیں مٹ رہی تمہاری؟

”جواب کڑک قسم کا دیا گیا۔۔

میں ویسپائرز کی دنیا کا بادشاہ ہوں اور اگر مجھے طاقتور بننے جانا ہے تو مجھے انسانی گوشت ایک کثیر تعداد میں چاہیے
”لہجہ ہنوز ضدی تھا۔۔

تو تم ایک کام کرو بادشاہ سلامت جا کر خود کھا کر آؤ جو کھانا ہے میں اس وقت کسی پے کوئی ظلم نہیں کر سکتا
”لہجے میں ہٹ ڈھرمی تھی۔۔

میں کچھ دیر کے لیے کمرے میں جا رہا ہوں میرے باہر آتے ہی انسانی گوشت سامنے
”ہونا چاہیے ورنہ اگر میں نے یہ قدم اٹھایا تو بہت سی جانیں جائیں گی۔۔
ایش حکم۔ صادر کرتے وہاں سے جا چکا تھا

کیا مسئلہ ہے یار؟ میں مہاراج کے لیے کیوں لاؤں خود لے آئے
”ٹین نے جھجھلا کے کہا اور وہاں سے غائب ہو گیا۔۔

کمرے میں قدم رکھتے اسی بیڈ کی جانب بڑھا جہاں آشنہ کو آخری بار نوچا گیا تھا یہ کمرہ کسی کے استعمال میں نہیں تھا بلکہ یوں کہنا بہتر ہے کہ ایش نے اس کمرے کا پتہ تک بھی ہلنے نہیں دیا تھا بلیک پینٹ نثرٹ اور کیمل کلر میں کوٹ پہنے چہرے پے بلا کی سنجیدگی لیے وہ آج بھی اسی خوبصورتی پے قائم تھا

”آقا آپکو آغا جان نے یاد کیا۔۔

ملازم دروازہ نوک کرتے داخل ہوا اور آغا جان کا پیغام ایش کے گوش گزار دیا
”تم جاو میں آتا ہوں“

مختصر سا جواب دیتے اسی کھڑکی کی جانب بڑھا جہاں کبھی وہ خود بے بس لاچار کھڑا تھا نا
تو ماں کے خلاف جاسکتا تھا اور نا ہی محبت قربان کر سکتا تھا یہ اس کے دعوہ تھا لیکن
وقت آنے پے محبت قربان کرنے میں ایک پل نہیں لگا تھا اسے
یہ سوچتے ہی ایک بار پھر ایش پے جنونیت سوار ہو چکی تھی آج شاید پھر کسی معصوم کی
”جان جانے والی تھی۔۔

رباب آپی دیکھیں آشو و کتنا تنگ کر رہی ہے ہر وقت بس اسے آئس کریم چاہیے بھلا
میں آئس کریم کا بزنس کرتی ہوں؟
”آیت آشو و کو غصے سے گھورتی رباب سے مخاطب ہوئی۔۔

میری بیٹی ایک آئس کریم ہی تو مانگتی ہے وہ بھی تم لے کر نہیں دے سکتی؟
رباب اپنی ا۔ سال کی بیٹی کو پیار سے دیکھتی اندر کر جانب بڑھی رباب کی بات پے آیت
تللا کر رہ گئی

رباب کو رب العزت نے ایک خوبصورت بیٹی سے نوازہ تھا چہرہ تو جیسے آشنہ کی کاپی تھا
سبز چھوٹی چھوٹی آنکھیں لیے جب وہ اس دنیا میں آئی تو راحیل صاحب کے کہنے پے

اسکا نام آشنہ رکھا گیا اور کوئی شک نہیں تھا کہ وہ شکل اور عقل دونوں سے ہی آشنہ پر ”تھی۔۔“

آشنہ بالکل تجھ جیسی ہے ہماری بھانجی اگر آج تم ساتھ ہوتی تو یقیناً اسے سب سے زیادہ پیار کرتی آیت خود سے کہتی نم آنکھیں لیے چھوٹی آشنہ کو دیکھ رہی تھی جو آیت ”کو تنگ کر کے اب سو گئی تھی۔۔“

”آقا شہزادی کی جانب سے ایک پیغام آیا ہے۔“

ملازم ادب سے بہرا کے سامنے جھکا

ہاں کہو کیا پیغام ہے؟

”بہرام نے کچھ مصروف سے انداز میں کہا۔“

آقا شہزادی چاہتی ہیں کہ اب انھیں واپس آ کر بزنس شروع کرنا ہے وہ بالکل انسانوں کی طرح زندگی گزارنا چاہتی ہیں۔

ملازم نے شہزادی کا پیغام بہرام کو بتایا جسے سن کر بہرام کے چہرے کو خوبصورت مسکراہٹ نے چھو لیا نیلی آنکھوں میں کسی کا عکس گردش کرنے لگا۔

آہاں تو میری شہزادی واپس آنا چاہتی ہے ان کا حکم پے عمل کیا جائے

بہرام شہزادی کے پیغام کو قبول کرتے کمرے کی جانب بڑھا اب اسے شہزادی کے ”استقبال کے لیے تیاریاں کروانی تھی آخر اس کی محبت واپس آ رہی تھی۔۔“

”ایش مجھے لگتا ہے اب ہمیں بزنس ختم کر دینا چاہیے میں تنگ آ گیا ہوں۔۔

ٹین ایش کے آفس میں بیٹھا بوریت کی انتہا پر تھا

”نہیں ٹین ایسا کچھ نہیں ہو گا اور تم چپ چاپ کل کے پروجیکٹ کی فائلز دیکھاؤ۔۔

ایش کی مسلسل لیپ ٹاپ پر تیزی سے چل رہی تھیں ایک پل کو نظریں ٹین کی جانب

، اٹھی اور پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا

”آج ایک ضروری میٹنگ ہے وہ اٹینڈ کر لو پہلے۔

ٹین غصے سے کہتا آفس سے باہر جا چکا تھا

ایش ٹین کی حالت کو انجوائے کرتے چیئر سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے ایک بار پھر

آشنہ کے خیالوں پے ڈوب چکا تھا آج بھی وہ آشنہ کے لیے اس قدر ہی پاگل تھا لیکن

”یہ سب آشنہ کی نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔۔

کس نے کہا؟

آئے نور غصے سے چلاتے ہوئے پورے کمرے کی چکر کاٹ رہی تھی لمبا سفید گاؤں اس

کے چلنے سے اٹھتا تو وہ کوئی پرستان کی دنیا کی پری ظاہر ہوتی

”شہزادی وہ آقا کا حکم ہے کہ آپ تک یہ پیغام پہنچا دیا جائے۔۔

ملازمہ ڈرتے ہوئے بہرام کا پیغام بتایا

سہی تو وہ چاہتے ہیں کہ ہم ان کے ساتھ رہیں تو ٹھیک ہے ان تک پیغام پہنچا دیں کہ شہزادی کو آپ کا حکم قبول ہے

”آئے نور بہرام کا حکم مانتے ہوئے طنزیہ سا مسکرائی۔۔

“جی شہزادی

ملازمہ ادب سے کہتی جانے کے لیے مڑی لیکن آئے نور کی آواز پے ایک بار پھر آئے نور کی طرف متوجہ ہوئی

آج شام ہمیں نکلنا ہے تو آپ جایی تیاری شروع کروایے

”آئے نور حکم صادر کرتے واشروم کی جانب بڑھی۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

جی

”ملازمہ کہتے ہی کمرے سے نکل گئی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

آسمان پے ہلکے بادلوں کا سایہ تھا سورج کے غروب ہونے کے بعد کا یہ سماں ایک نہایت دلکش منظر پیش کر رہا تھے بادل روئی کی مانند پورے آسمان کو اپنی لپیٹ میں لے چکے تھے ٹھنڈی چلتی ہوئی ہوائیں ہر ذی روح کو ایک خوشگوار احساس بخش رہی تھیں سب اس موسم سے لطف اندوز ہوتے محل میں یہاں سے وہاں ٹہل رہے تھے

”شہزادی آئے نور کے جانے کا وقت ہو چکا ہے انھیں بلائیے۔۔

بہرام کا ملازم ایک ملازمہ کو کہتے گاڑی کی جانب بڑھا

شہزادی کیا اس گاڑی میں جائیں گی؟

ملازمہ حیرت سے گاڑی کو دیکھتی بہرام کے ملازم سے مخاطب ہوئی

جی آقا کا حکم ہے

ملازم سرسری سا جواب دیتے گاڑی میں بیٹھ گیا جبکہ ملازمہ شہزادی کو اطلاع دینے کے

لیے انکی خواب گاہ کی جانب بڑھی

شہزادی آپ کو لینے کے لیے آقا کے ملازم آچکے ہیں

ملازمہ نے اس لہجے میں بتایا جیسے کوئی بہت اہم خبر ہو

ٹھیک ہے آپ ہمارا سامان رکھوایے ہم آرہے ہیں

آئے نور بلو گاؤں کو سیٹ کرتی آئینے میں خود کا عکس دیکھنے لگی جبکہ ملازمہ حکم کی

تکمیل ملتے کمرے سے جا چکی تھی

آئینے میں خود کا عکس دیکھتے کچھ تلخ یادیں چھن سے ذہن کے پردوں سے لپٹی جن پے

آئے نور کی آنکھیں بھیگ گئیں ایک نفرت کی لہر پورے جسم میں سرسراہٹ کرتی اب

آئے نور کی آنکھوں میں بھی آچکی تھی نیلی آنکھیں ایک پل میں نم اور اگلے ہی پل

ایسے ہو چکیں تھیں جیسے خون ابھی لمبی گھنی پلکوں کی باڑ کو پار کرتے رخساروں پے بہہ

جائے گا بلو نیٹ میں جھلکتے گورے بازو اسکی خوبصورتی کو بڑھا رہے تھے بلاشبہ وہ ایک

حسین ویمپائر تھی تبھی تو بہرام اپنا دل بیٹھا تھا آئینے میں خود کو آخری بار دیکھتے کمرے سے باہر نکلی جہاں اس کے ادب میں بہت سے ملازم سر جھکائے کھڑے تھے۔۔۔

حسنِ جاناں کی تعریف ممکن نہیں

کسی الفاظ اپنے کانوں کے قریب محسوس ہوئے تو آئے نور کو پہچاننے میں ایک پل کی ”بھی دیری نا لگی۔۔

آپ یہاں؟

”آئے نور بہرام کو دیکھتے بیزاری سے گویا ہوئی۔۔

”جی جناب میں۔

بہرام آئے نور کے سراپے پے نظریں ڈالتے ایک پل کو دنیا سے غافل ہو گیا۔

لیکن ہمیں بتایا گیا تھا کہ آپ کے ملازم ہمیں لینے آئے ہیں؟

”آئے نور نے سوالیہ نظروں سے بہرام کو دیکھا۔

جی وہ اس لیے کیوں کہ اگر آپ کو پتہ ہوتا کہ میں آیا ہوں تو آپ اپنے اس محل

”سے کبھی باہر قدم بھی نار کھتیں۔۔

بہرام آئے نور کی طبیعت سے اچھے سے واقف تھا

چلیں آپ کو اتنا تو علم ہے کہ ہم آپ سے کس قدر جان چھڑاتے ہیں

”آئے نور نے بنا لگی لپٹی کے کہا۔

او ایم۔ جی بہرام حیران سا آئے کی نیلی آنکھوں میں جھانک رہا تھا
آپ کے ان الفاظوں کے پیچھے چھپے معنی جان سکتی ہوں؟
”آئے نور کو بہرام کا یہ انداز ایک آنکھ نا بھایا۔“

جناب میں یہ سوچ رہا تھا کہ کوہستان کے یہ نظارے خوبصورت ہیں یا آپ کا یہاں ہونا
انہیں خوبصورت بنا رہا ہے؟

”بہرام ایک پل کے لیے بھی اپنی نظریں آئے نور کے چہرے سے ہٹا نہیں پا رہا تھا۔
ہمیں لگتا ہے اب چلنا چاہیے؟“

آئے نور کے لہجے میں چھپا طنز بہرام بھی بھانپ چکا تھا وہ چاہتا تو ایک پل سے پہلے
آئے نور کو اپنے محل لے جاتا لیکن اسے آئے نور کے ساتھ یہ حسین سفر طے کرنا تھا
یہی سوچتے ملازم کس گاڑی سٹارٹ کرنے کا کہا جس پے ملازم نے سر ہلاتے گاڑی
”سٹارٹ کر دی۔۔۔“

ایش میٹنگ اٹینڈ کر کے اپنے آفس میں داخل ہونے ہی والا تھا جب دل کی دھڑکنیں
منتشر ہوئی دل پے ہاتھ رکھتے وہ بامشکل آفس میں انٹر ہوا صوفے پے بیٹھتے ایک دم
اسے شدت سے آشنہ کی یاد آنے لگی دل کی دھڑکنیں کسی کی آمد کی خبر دے رہی
”تھیں لیکن دماغ دل کی مخالفت کر رہا تھا۔۔۔“
”آشنہ زندہ ہے دل نے کہا۔“

”لیکن اسے تم خود مار چکا ہو دو سال پہلے
دماغ نے ٹھوس ثبوت دیا۔

لیکن وہ سب آنکھوں کا دھوکہ بھی ہس سکتا ہے؟

”دل اس بات پر قطعاً رضامند نا ہوا

”آنکھوں کا دھوکہ سمجھنا محض ایک بے وقوفی ہے

”دماغ نے دلیل دی

تو پھر میرا یوں دھڑکنا غلط ہے کیا؟

”دل نے ایک زبردست بات سامنے رکھی

تم تو کب نہیں دھڑکتے؟ ڈر کی حالت میں ”محبت کی حالت میں ”تمہارا تو کام ہی یہ

ہے۔

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

”دماغ نے برابری کرنی چاہی۔

تو سوچو جس دن میں دھڑکنا بند ہو گیا اس دن تمہارا سسٹم بند ہو جائے گا

”دل کی دلیل پے دماغ خاموش ہو چکا تھا اور آخر جیت دل کی ہوئی۔۔

تو آشنہ زندہ ہے لیکن وہ ہے کہاں؟

ایش تیز ہوتی ہوئی دھڑکنوں پے قابو پاتے خود سے سوال کرنے لگا اس پل وہ آشنہ کو

کسی بھی طرح دیکھنا چاہتا تھا ورنہ حالت تو ایسی تھی کہ اگر دیدارِ یار نا ہوا تو شاید ان

دھڑکنوں کا چلنا ہی بند ہو جاتا بھوری آنکھوں میں آئی ہوئی نمی کو ہاتھ کی۔ پشت سے

صاف کرتا اٹھ کھڑا ہوا اب اسے یہ بات جلد سے جلد ٹین کو بتانی تھی چہرے پے بلا
”کی سنجیدگی لیے وہ اپنے تاثرات پے قابو پاچکا تھا۔۔

کیا!!!!!!؟

آئے نور کیا کو لمبا کرتی کھا جانی والی نظروں سے بہرام کو گھور رہی تھی جو ہٹ دھرمی
”سے سامنے صوفے پے بیٹھا ٹانگ پے ٹانگ رکھے آئے نور کو زہر لگ رہا تھا۔
ہاں جی کیا ہوا آپ کو کوئی مسئلہ ہے کیا؟

”بہرام محبت بھری نظروں سے آئے نور کو دیکھ رہا تھا۔

لیکن بہرام یہ آپ غلط کر رہے ہیں آپ جانتے ہیں ہمارا مقصد؟

”آئے نور بے بس سی بہرام کو دیکھ کر رہ گئی۔

نور میں اچھے سے آپ کے مقصد کو جانتا ہوں لیکن ابھی کے لیے آپ کو صرف اپنے

”بزنس پے دھیان دینا ہو گا باقی جو بھی کام ہیں وہ بعد میں ہوں گے۔

بہرام کو اس پل آئے بالکل ایک بچی لگی جو نروٹھے پن سے بہرام کو دیکھ رہی تھی

”آپ بہت برے ہیں بہرام

آئے نور غصے سے پیر پٹختی وہاں سے جا چکی تھی لیکن اپنے پیچھے بہرام کا قہقہہ سنتے

”ہوئے غصہ سے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔

ٹین سمجھ کیوں نہیں رہے میں سچ کہہ رہا ہوں آشنہ زندہ ہے میں نے تمہیں بتایا تھا جب وہ کہیں آس پاس ہوتی ہے تو میرا دل اسے محسوس کرتا ہے اور تم جانتے ہو میں ”جھوٹ نہیں کہہ رہا۔“

ایش پچھلے آدھے گھنٹے سے ٹین کو یقین دلا دلا کر تھک چکا تھا لیکن ٹین کسی صورت ماننے کو تیار نہیں تھا

”ایش اس بات کو ہم نہیں جھٹلا سکتے کہ آشنہ کی موت ہمارے سامنے ہوئی تھی۔ ٹین کی بات بھی اپنی جگہ ٹھیک تھی

تو میرے دل کا اسے محسوس کرنا کیا ہے کیوں میں صبح سے نارمل نہیں ہو پا رہا کیوں میں ایک پل کے لیے بھی اس کی یاد سے غافل نہیں ہو رہا ٹین وہ میرے روم روم میں بس چکی ہے میرے دل نے اسے دیکھ کر دھڑکنا سیکھا ہے اور تمہیں لگتا ہے یہ ”دھڑکنیں بے وجہ منتشر ہو رہی ہیں۔“

ایش قرب سے کہتا بیڈ پے ڈھے سا گیا اسے یقین تھا کہ آشنہ زندہ ہے لیکن ٹین کی ”بات سن کر اب وہ بھی تھوڑے شک میں مبتلا ہو چکا تھا۔“

”صبح بات کرتے ہیں ابھی تم ریست کرو

ٹین ایش کے کندھے پے ہاتھ رکھتے اس کی غیر ہوتی حالت کو دیکھ کر افسوس سے سر ہلاتا کمرے سے جا چکا تھا لیکن ایش کو اس پل ایک ہی انسان کی ضرورت تھی اور وہ ”محض آشنہ تھی۔۔“

کیا خیال ہے آپکا اب ایش کی شادی کر دینی چاہیے؟
”ملکہ آغا جان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھیں۔۔
برخودار ہماری کہاں مانے گا؟

آغا جان بھی آخر ایش کے باپ تھے اور ایک باپ اپنے بیٹے کی طبیعت سے اچھے سے واقف ہوتا ہے۔۔“

میں ماں ہوں اسکی آخر کب تک اس مری ہوں انسان لڑکی کا دکھ منائے گا میں خود بات کروں گی اس سے۔

ملکہ آشنہ کا تصور کرتے ہی غصے میں آچکی تھیں

جذباتی مت ہوں پہلے ہی آپ کی جان بچانے کے لیے مجھے اس معصوم کی جان لینی پڑی
”جبکہ اگر سچ کہوں تو میں ایش کی محبت اس سے دور نہیں کرنا چاہتا تھا۔

آغا جان کے چہرے پے شرمندگی کے آثار تھے۔

تو آپ نا کرتے اسکی محبت دور مجھے مرنے دیتے

”ملکہ کو آغا جان کا اس لڑکی کے لیے شرمندہ ہونا ایک آنکھ نا بھایا۔

آپ تو جان ہیں میری آپ کے لیے تو دنیا کو بھی تہس نہس کرنا پڑتا تو میں ایک پل کی بھی دیر نا کرتا وہ تو پھر ایک لڑکی تھی

”آغا جان نے دنیا جہاں کی محبت لہجے میں سموائی۔

ملکہ نے مسکراتے ہوئے آغا جان کے کندھے پر سر ٹکا لیا اب انھیں جلد سے جلد ایش کی شادی کرنی تھی اور وہ جانتی تھی ایش کو کیسے منایا جاسکتا ہے۔

معمول کے مطابق آج موسم کچھ خوشگوار تھا رباب کو آج اپنے سسرال واپس جانا تھا تو وہ صبح سے ہی طاہرہ بیگم سے طرح طرح کی فرمائشیں کر کے کھانے بنوا رہی تھی

رباب بیٹا اتنا کھانا کھا لو گے تم لوگ؟

”طاہرہ بیگم چھری سے پیاز کاٹتے ہوئے بولیں۔

اما یہ کہیں کہ اتنا کھانا کم تو نہیں پڑ جائے گا

رباب نے پیار سے طاہرہ بیگم کے گرد بازوؤں کا حصار کیا۔

لیکن بھنڈی تم تو شوق سے نہیں کھاتی تو یہ کیوں؟

”طاہرہ بیگم رباب کی بھنڈی والی فرمائش پر آج حیران تھیں۔

اما اب کھاتی ہوں

رباب زخمی سا مسکرائی

آشو بھنڈی شوق سے کھاتی تھی اسی لیے تم نے کھانا شروع کی ہے؟

”طاہرہ بیگم آنکھوں میں آئی نمی کو چھپاتے ہوئے بولیں۔

ماما میری آشود کو جو چیزیں اچھی لگتی تھی وہ سب چیزیں میرے لیے بہت اہم ہیں
رباب طاہرہ بیگم کی آنکھوں میں آئی نمی کو اپنے ہاتھ کی پشت سے صاف کرتی بھنڈی
کاٹنے میں نگھن ہو گئی آیا طاہرہ بیگم کی پھر سے طبیعت نا خراب ہو جائے یہی سوچ کر
اسے ہی طاہرہ بیگم کو دھیان کسی اور بات میں لگانا چاہا اور وہ کہیں حد تک کامیاب بھی
”رہی۔

تم؟

”آیت نے ٹین کو اپنے سامنے دیکھ کر غصے سے کہا۔

کیوں میں کوئی جن ہوں جو یہ ری ایکشن دیا؟

”ٹین نے نا سمجھی سے آیت کو دیکھا۔

”ہٹو میرے راستے سے

آیت نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

”اففففف اتنا غصہ وہ بھی معصوم چہرے پے کچھ بچ نہیں رہا۔

ٹین کا انداز آیت کو غصہ دلا رہا تھا۔

دیکھیں مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی آپ ہٹیں میرے راستے سے مجھے یونی کے

لیے دیر ہو رہی ہے

”آیت نے بازو پے بندھی گھڑی کو دیکھ کر جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

”میرا محبوب کیسے ہو رہا ہوئی جاندا اے

”ٹین کی آواز اتنی مدھم تھی کہ وہ خود بھی مشکل سے سن پایا۔

”چلیے میں آپکو یونی چھوڑ دیتا ہوں۔

ٹین نے گاڑی کا فرنٹ ڈور اوپن کرتے آیت کی جانب دیکھا جہاں نو تھنکس کا بڑا سا ٹیگ دیکھا۔

دیکھیں ڈریں نہیں میں نہیں کھاتا آپکو میں ویسے بھی خوبصورت لڑکیاں نہیں کھاتا کیوں

”کہ وہ مجھے ہضم نہیں ہوتی۔

ٹین کی نظریں آیت کے معصوم چہرے کا طواف کر رہی تھیں اس وہ کسی دیوانے کی طرح اسکے ایک ایک نقش کو دل میں اتار رہا تھا

پہلی بات اپنی یہ گول آنکھیں کہیں اور جمائیں دوسری بات مجھے کوئی دلچسپی نہیں آپ

کے ساتھ جانے کی تیسری اور آخری بات آئندہ میرے راستے میں آنے کی کوشش کی

”تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

آیت انگلی سے وارن کرتی دوبارہ سے چلنے لگی لیکن ٹین کی آواز نے اسکے قدم روک دیے۔

محترمہ پہلی بات یہ کہ آپ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی دوسری بات یہ کہ مجھے آپ سے محبت ہے اور تیسری اور آخری بات یہ کہ آپ پے میں کسی کی ایک نظر بھی برداشت

نہیں کر سکتا تو سوچے اگر آپ نے کسی اور کو دل میں جگہ دینے کی کوشش کی تو انجام کی ذمہ دار آپ خود ہوں گی

ٹین وارن کرتا سن گلاسز لگائے گاڑی آیت کے قریب سے زن سے اڑالے گیا لیکن آیت کے کانوں میں ابھی تک اسکے الفاظ گونج رہے تھے تو مطلب وہ اپنے مقصد کے بہت قریب ہے ایک طنزیہ مسکراہٹ نے اسکے لبوں کو چھو لیا اور دوپٹہ سیٹ کرتے اس نے اپنے قدم یونی کی جانب بڑھائے دل آج مدتوں بعد کسی بڑی خوشی کی خبر دے رہا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

جی سر خولہ نے کال اٹینڈ کرتے ہی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا ایک بہت اہم کام تمہارے ذمے لگا رہا ہوں ایک پل کی بھی غفلت برتی تو جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گی۔

بہرام کی آواز میں وارنگ خولہ کو اندر تک ہلا گئی اور وہ جانتی تھی بہرام اپنے کہے گئے لفظوں سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹے گا جی سر بتائیں

”آواز ہنوز گھبرائی ہوئی تھی۔

آج تم لوگوں کی نئی میڈم آفس میں آئیں گی اور انکی ایک ایک پل کی رپورٹ تم مجھے ”دو گی گوٹ اٹ۔“

جی سر آپ بے فکر رہیں میں کسی بھی طرح کی کوئی غلطی نہیں کروں گی جس سے ایک خوبصورت انسان کے ہاتھوں مروں آخری بات اس نے دل میں کہی تھی کیوں کہ اگر وہ سن لیتا تو کل کی مرتی آج مر جانا تھا بہرام کی جانب سے کال ڈراپ ہو چکی تھی وہ ابھی تک اپنے کبین میں کھڑی نئی آنے والی میڈم کے مطلع سوچ رہی تھی اب ”اسے سب سے پہلے یہ خبر عالی کو دینی تھی۔“

کچھ ہی دیر میں عالی کو اپنے کبین سے نکلتے ہوئے دیکھا تو تقریباً بھاگتے ہوئے اس تک پہنچی

اب باقاعدہ وہ ہانپ رہی تھی عالی اسکی اس قدر جلد بازی پے اپنا قہقہہ ناروک پایا۔
تم ہمیشہ بھاگتی کیوں رہتی ہو سچ سچ بتا دو کہیں کسی ریس میں حصہ تو نہیں لیا اور پریکٹس یہاں کر رہی ہو؟

عالی ایک انگلی ٹھوڑی کے نیچے رکھتے پر سوچ انداز سے خولہ کو دیکھ رہا تھا جو پہلے تو نا سمجھی اور پھر عالی کی شرارت کو بھانپتی کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی
اچھا بابا سوری بتاؤ کیا بات ہے اس قدر آپ اپنے بھاری بھر کم قدموں پے ظلم کر کے یہاں تک پہنچیں؟

”عالی کا لہجہ ہنوز شرارت میں ڈوبا ہوا تھا۔“

خولہ عالی کی بات کو اگنور کرتی اسے نئی اطلاع دینے لگی جس پے عالی نے حیرت سے خولہ کو دیکھا

آج میم کا آفس میں پہلا دن ہے بہرام سر کا کہنا تھا کہ ان پے خاص نظر رکھی جائے ”خولہ نے عالی کو ایک نئی خبر سے آگاہ کیا۔

تو اسکا مطلب ہے بہرام سر اور ان کا آپس میں کوئی گہرا تعلق ہے ؟
”عالی نے شرارت سے ایک آنکھ دبائی۔

ہاں مجھ سے پوچھ ایسے رہے ہو جیسے وہ تو اپنی ہر بات مجھ سے ڈسکس کرتے ہیں
”خولہ نے گھورا۔

”تو جان من میں تو ہر بات تم سے ڈسکس کرنا چاہتا ہوں مجھ غریب کی ہی سن لیا کرو
عالی کے لہجے میں چھپی شرارت کو بھانپتے خولہ وہاں سے پیر پٹختی اپنے کسین کی جانب
بڑھ گئی اب اسے نئی آنے والی میم پر نظر رکھنی تھی اور ایسے کام تو وہ شروع سے ہی
”بہت شوق سے کرتی تھی۔

آئے نور ڈرائیور گاڑی میں تمہارا انتظار کر رہا ہے تم ابھی تک گئی نہیں؟
”بہرام نے کمرے کے باہر کھڑے ہی اندر آئینے کے سامنے کھڑی آئے نور کو کہا۔
میں بس دیکھ رہی تھی کہ یہ ڈریس مجھ پے سوٹ کر رہا ہے یا نہیں؟
”آئے نور نے سوالیہ نظروں سے بہرام کو دیکھ جہاں بہرام اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

وائٹ شرٹ کے ساتھ بلیک جینز پہنے بالوں کی پونی ٹیل بنائے بلیک کوٹ کو ایک بازو پے لٹکائے بلیک ہائی ہیلز پہنے جن میں مقید گورے پیر اپنی خوبصورتی کو اور نمایاں کر رہے تھے نیلی آنکھوں پے آج ہلکا سا لائسنر اور قررتی گلابی ہونٹوں کو لیسٹک کی مدد سے اور گلابی کر رکھا تھا وہ خوبصورتی کی ایک مثال ہی تو تھی کچھ آوارہ لیٹیں چہرے کا طواف کرتیں جنہیں وہ بار بار اپنی شہادت کی انگلی کے ساتھ کانوں کے پیچھے کرتی لیکن انہوں نے جیسے ایک جگہ ناٹکنے کی ٹھان رکھی تھی اس کی سوالیہ نظریں ابھی تک ”بہرام کی طرف تھی جو کسی پتلے کی مانند اسے دیکھ رہا تھا۔“

مجھ سے پوچھو گی تو میں تو یہاں کتاب لکھنے بیٹھ جاؤں گا اور اس چکر میں تمہیں آفس سے دیر ہو جائے گی اور میں فلاح تمہیں لیٹ کروانے کے موڈ میں نہیں دو منٹ میں نیچے آؤ

”بہرام نے شرارتی انداز سے کہتے واپسی کے لیے قدم بڑھائے۔“
اسے تو ہر وقت بس فلرٹ کرنا آتا ہے گورا جن کہیں کا آئے نور خود سے بڑبڑاتے
”آئینے میں خود کو آخری ٹچ دینے لگی جس کی شاید ضرورت تو نا تھی۔“

چلیں؟

”آغا جان نے ملکہ سے اجازت چاہی۔“

”جی جناب بالکل چلیں آخر برخودار سے پوچھنا بھی تو ہے۔

ملکہ سر کو خم کرتی مسکرانے لگی

لیکن ہماری مہمان کہاں ہے؟

آغا جان نے ارد گرد نظریں دوڑاتے ہوئے ملکہ کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

وہ بس آتی ہی ہوگی

”ملکہ اپنا لمبا گاون سیٹ کرتے ہوئے مصروف سے انداز میں بولیں۔

میں آ۔ گئی آغا جان

سامنے سے آتی ماہ رخ نے آغا جان کو اپنے آنے کی اطلاع دی جس پے آغا جان دل

”سے مسکرائے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ماشا اللہ کتنی پیاری لگ رہی ہو

Support@classicurdumaterial.com

”ملکہ بیگم نے سامنے کھڑی ماہ رخ کو دیکھتے ہی اسکی نظر اتاری۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

”تھینکس بیوٹیفل کیل۔

ماہ رخ بالوں کو ایک سائڈ پے کرتے ہوئے بولی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی

جس کی وجہ آغا جان اور ملکہ سے چھپی نارہ سکی اور وہ دل ہی دل میں ایش اور ماہ رخ کا

”تصور کرتے آگے بڑھے۔

آغا جان بس آتے ہی ہوں گے آج آفس مت جانا ضروری ہے کیا؟


”ٹین نے ایش کس تیار ہوتے دیکھا تو پوچھے بنا نارہ سکا۔

”تو تم انکے لیے کسی شکار کا انتظام کرو میں تو انھیں خاص شکار دے ہی چکا ہوں۔

ایش نے اپنے لہجے کو کچھ حد تک نارمل رکھا لیکن اس وقت وہ خود کو بالکل وہیں محسوس کر رہا تھا جہاں آج سے دو سال پہلے کھڑا تھا بے بس سا اپنی محبت کو اپنے ہی ہاتھوں ان لوگوں کے ہاتھ میں دیتے آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلتے کمرے سے باہر نکل گیا۔

اور ٹین کو اس پل اپنے جان سے پیارے دوست پے ٹوٹ کر رحم آیا وہ چاہ کر بھی ”آشنہ کو اسکے دل و دماغ سے نہیں مٹا پا رہا تھا۔

کہاں کی تیاری ہے ؟

اس سے پہلے کہ ایش گاڑی میں بیٹھتا آغا جان کسی جن کی طرح سامنے ٹپکے (مجھے تو  ایک آنکھ نہیں پسند یہ آغا جان بڈھا کہیں کا چلو شروع کرتے ہیں پھر سے ”کہیں نہیں بس آفس کے لیے دیر ہو رہی ہے

ایش کے چہرے پے بلا کی سنجیدگی تھی اور آغا جان کو اسی بے رخی کی امید تھی جو وہ ”پچھلے دو سال سے دیکھا رہا تھا۔

بیٹا آج ماں کے پاس ٹھہر جاو

ملکہ نے بڑھ کر اپنے بیٹے کو گلے لگانا چاہا لیکن ایش نے ہاتھ کے اشارے سے منع کر دیا جس پے ملکہ ٹھٹک کر کبھی ایش کو تو کبھی آغا جان کو دیکھنے لگی ایش بنا کچھ تاثر دیے

سپاٹ چہرے کے ساتھ گاڑی کا فرنٹ ڈور کھول چکا تھا البتہ آغا جان نے ملکہ کو دیکھ کر ”کندھے اچکا دیے۔“

”ہممممم ہیرو کہاں کی تیاری ہے؟“

ماہ رخ اک ادا سے ایش کے کان کے قریب ہوتے ہوئے سرگوشانہ انداز میں گویا ہوئی جس پے ایش نے بنا کوئی ردِ عمل دیے بس مسکرانے پے اکتفا کیا کیوں کہ ماہ رخ کے ”ساتھ اسکی کوئی ذاتی دشمنی نہیں تھی۔“

ایشو آج کیا میری خاطر یہاں رک نہیں سکتے؟

ماہ رخ نے نروٹھے پن سے اپنے یونانی دیوتاؤں جیسے کزن کو دیکھا جو کسی کے بھی ”چاروں کھانے چت کر سکتا تھا اور یقیناً ماہ رخ بھی اس دیوتا کو دل دے چکی تھی۔“ ضروری میٹنگ ہے آج۔

ایش نے بنا اسکی طرف دیکھے جواب دیا انداز سے صاف ظاہر تھا کہ جانا ضروری ہے ”ٹھیک ہے میں چلی جاتی ہوں تمہیں میرا یہاں آنا برا لگا ہے

ماہ رخ گاڑی غصے سے کہتی پیچھی ہوئی جس پے ایش کو مجبوراً گاڑی سے اترنا پڑا۔“ ہر وقت بس غصہ کروا لو تم سے۔

”ایش نے ماہ رخ کے سر پے ہلکی سی چپت رسید کی جس پے وہ کھکھلا اٹھی۔“

ایک بات کہوں؟

”ماہ رخ نے سنجیدگی سے سوال کیا۔
ہمممم

”جواب مختصر دیا گیا۔

مجھے بھوک لگی ہے کیا کچھ اچھا مل سکتا ہے؟

ماہ رخ ایک آنکھ دباتی مسکراتے لگی

ماہ رخ کی بات سمجھتے ہی ایش نے بھی اپنی ایک آنکھ دبائی

کیوں نہیں آج تو خاص شکار کریں گے یہ بات اس نے اپنے ماں باپ کو دیکھ کر بولی
جس پے آغا جان کا سر جھک گیا لیکن ملکہ ابھی تک بیٹے کی بے رخی کا سوگ منا رہی
”تھی۔“

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

ایش آج تو مزا آ گیا
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ماہ رخ پاس پڑے بے صد انسانی وجود کی گردن سے خون پیتی اپنی زبان ہونٹوں پے
”پھیرنے لگی۔“

ہاہاہاہا چلو اب میں چلتا ہوں اجازت ہے؟

”ایش اپنے منہ پے لگا خون رومال کی مدد سے صاف کرتا ہاتھ جھاڑتا اٹھ کھڑا ہوا۔
لیکن آج تو تم نے سارا دن میرے ساتھ گزارنا تھا؟

ماہ رخ نے ہونٹوں پے لگا خون زبان سے صاف کیا اور سوالیہ نظروں سے ایش کو دیکھا۔

آغا جان اور ماں کے ساتھ گزار لو اور ٹین بھی تو ہے نا؟
 ”ایش نے گھڑی پے نظریں دوڑائی جہاں سوئی ایک بجنے کی خبر دے رہی تھی۔
 کب تک واپس آو گے؟

”ماہ رخ اپنا گاون سنبھالتے ایش کی مدد سے کھڑی ہوئی۔
 ”ہممممم یہ تو کام پے ڈپنڈ کرتا ہے۔

ایش نے بنا کوئی لگی لپٹی کے کہا
 تو مطلب میں چلی جاؤں؟

”ماہ رخ نے ایک بار پھر اپنی ناراضگی کا ہر بہ آزمایا۔

یار بات بات پے ناراض مت ہوا کرو میں جلدی آنے کی کوشش کروں گا اوکے؟
 ایش نے جھنجھلاتے ہوئے کہا کیوں کہ اب اس سے ماہ رخ کے نخرے برداشت کرنا
 ”مشکل ہو رہا تھا۔

”اوکے میں ویٹ کروں گی

ماہ رخ کو اپنی خوشی میں۔ ایش کا اکتایا ہوا لہجہ محسوس ہی نہیں ہوا تھا۔

آفس کی بلڈنگ کے باہر کھڑے وہ مسلسل اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے سے سختی سے ملاتے ہوئے اپنی حالت کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی آنکھوں میں۔ ڈھیروں آنسو تھے لیکن اسے مضبوط بننا تھا ویسے بھی ویسپائرز کمزور نہیں ہوتے ”یہی سوچتے اس نے اپنے قدم بلڈنگ کی جانب بڑھائے۔

“میں آچکی ہیں سب اٹھ کر انکا ویلکم کریں گے
خولہ نے سب کو آئے نور کی آمد کی اطلاع دی اور خود بھی سر کو کچھ جھکائے کھڑی ہو گئی جب آئے نور کو اندر آتے دیکھا تو سب نے ویلکم کیا جس پے بنا کوئی تاثر دیے
آئے نور نے ہلکا سا سر کو خم کیا اور خولہ کے بتانے پے اپنے آفس کی جانب بڑھی
”جہاں سے اسکی نئی زندگی کا آغاز ہونے والا تھا یا شاید ہو چکا تھا۔

تو تم اسکے ساٹھ کیا کرو گی ؟

ایمن نے سوالیہ نظروں سے آیت کو دیکھا
”وہ تو اب تم دونوں اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا۔

آیت کے لہجے میں انتقام چھلک رہا تھا
لیکن تمہیں نہیں لگتا کہ ٹین کی کوئی غلطی نہیں کیوں کہ آشنہ نے کبھی ٹین کا نام نہیں
لیا تھا؟

”حنا کتابیں الماری میں سیٹ کرتے ہوئے مصروف سے انداز میں بولی۔
مجھے کچھ نہیں پتہ میں صرف اتنا جانتی ہوں کہ اگر ٹین کو تکلیف دی جائے تو ایش خود
درد میں مبتلا ہو جائے گا

”آیت اس وقت بنا صبح یا غلط کا سوچے اپنا فیصلہ سنا چکی تھی۔
آیت پھر بھی سوچ لو کہیں اس بدلے کی آگ میں تم خود کسی مصیبت میں نا پھنس جاؤ
”حنا کی بات پے ایمن نے بھی حامی بھری۔

تو تم دونوں آشنہ کی اذیت ناک موت بھول چکی ہو؟
آیت کی آنکھوں میں اٹڈنے والے آنسو ایمن اور حنا کو خاموش کروا چکے تھے
چلو تم نے جیسا بھی سوچا ہے ہم دونوں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں

ایمن نے آیت کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا
مجھے یہی امید تھی تم دونوں سے

آیت زخمی سا مسکرائی

جس پے حنا اور ایمن بھی مسکرا اٹھی لیکن حنا ابھی تک آیت کے فیصلے سے پریشان تھی
”

مے آئی کم ان؟

”بہرام نے آفس کے ڈور کو نوک کیا۔

آئے نور اپنے کام میں مصروف سی بنا دیکھے اجازت دے چکی تھی لیکن اب بہرام کو ”دیکھ کر اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

بہرام آفس میں پڑے واحد صوفے پر بیٹھتا موبائل میں مصروف ہو گیا
بہرام کو مصروف دیکھ آئے نور نے سکون سے اپنا کام شروع کیا انداز ایسا تھا کہ شکر
”ہے فلرٹ کرنا شروع نہیں کیا۔

نور کیسا جا رہا آج کا دن؟

بہرام نے کی نظریں ابھی بھی موبائل پر تھیں
ہمممم اچھا ہے لیکن آپ آگئے ہیں تو یقیناً اب کچھ خاصا اچھا نہیں رہے گا
”آئے نور کی نظریں بھی لیپ ٹاپ پر تھیں۔

بہرام نے نفی میں سر ہلایا اور بس یہ سوچ کر ہی رہ گیا کہ یہ لڑکی کبھی نہیں سدھر
سکتی۔

اچھا کچھ فائلز عالی تمہیں پہنچا دے گا انکو سٹی کر لینا کام کرنے میں آسانی ہوگی
بہرام نے سنجیدگی سے کہا

جس پر آئے نور نے حیرت سے بہرام کو دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہی ہو کہ یہ کب سے اتنا عقل مند ہو گیا؟

”ایسے مت دیکھو میں ویسپائر ہوں اور عقل سے کام لینا میرے خون میں شامل ہے۔ بہرام آئے نور کو حیرت میں ڈوبا ہوا اسکی حیرت کا مفہوم سمجھ چکا تھا اففففف اسے میرے دل کی بھی آواز سنائی دیتی ہے گورا جن کہیں کا آئے نور نے دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھوڑی سی حرکت کرنے کی وجہ سے اسکی پونی ٹیل اب اسکے دائیں کندھے پے جھول گئی جسے پین کی مدد سے پیچھے کرتی اس بات سے انجان کہ بہرام اسکی ہر نقل و حرکت کو دلچسپی سے دیکھ رہا ہے وہ کچھ ای ”میلز چیک کرنے لگی۔“

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

بہرام آپ ہمیں کچھ دیر کے لیے اکیلا چھوڑ سکتے ہیں؟
آئے نور کی نظریں بہرام سے ہوتی ہوئی ڈور کی جانب گئیں جہاں عالی آئے نور کی ”اجازت کا منتظر کھڑا تھا۔“

”کم ان

”آئے نور نے مصروف سے انداز میں کہا۔

”میم ایک میٹنگ ہے جو آپکو اور بہرام سر کو ایک ساتھ اٹینڈ کرنا ہو گی۔“

عالی نے کچھ جھجھکتے ہوئے کہا کیوں کہ آئے نور کو غصے میں تو وہ پہلے ہی دیکھ چکا تھا ”اب کہیں غصے میں وہ اسکی ہی ناکلاس لگا دیتی۔

اوکے فائن آپ میٹنگ ٹائم کنفرم کریں ہم۔ اٹینڈ کر لیں گے

آئے نور لیپ ٹاپ پے تیز تیز انگلیاں چلاتے بہرام کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی تھی عالی آئے نور کی بات پے سر ہلاتا باہر جا چکا تھا لیکن بہرام آئے نور کے منع کرنے کے باوجود بھی ڈھیٹ بنا بیٹھا تھا۔

آپکو نہیں لگتا یہاں ہم۔ کام کے لیے آئے ہیں؟

آئے نور بہرام کی خود پے مرکوز نظروں سے چڑتے ہوئے طنزیہ لہجہ اپناتے ہوئے بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

لیکن مقابل بھی بہرام تھا۔

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ہاں کام۔ کے لیے آئے ہیں آپ اپنا کام۔ کریں مجھے اپنا کام کرنے دیں

بہرام آج آئے نور کو تنگ کرنے کے موڈ میں تھا اور وہ کچھ حد تک کامیاب ہو چکا تھا کیوں کہ آئے نور اب کی بار غصے سے لیپ ٹاپ پے ٹائپنگ کرتے بہرام کو انکسور کر رہی تھی۔

اوکے میں جا رہا ہوں لیکن ایک بات کان کھول کر سن لو جب تک میں ناکہوں یہاں سے مت ہلنا ورنہ بہت برا ہو گا یہ بات تم اچھے سے جانتی ہو۔

بہرام اپنا کوٹ بازو پے رکھتے اٹھ کھڑا ہوا جو اس نے آفس میں آتے ہی صوفے پے ”پھینک دیا تھا۔

”جی آپ جائیں باقی دھمکیاں شام کو دے دینا۔

آئے نور بھی کہاں کسی سے کم تھی۔

”ہائے اتنے پیار سے کہو گی تو جانے کو دل نہیں کرے گا۔

بہرام نے دل پے ہاتھ رکھتے سر کو تھوڑا سا خم کیا

یقیناً آپ کے پاس آنکھیں ہیں اور سننے کے لیے ماشاء اللہ کان بھی ہیں بس ایک چیز کی کمی

”ہے اور وہ ہے آپ میں عقل کی جو آپ استعمال کم اور ویسٹ زیادہ کرتے ہیں۔

”ہم نے نور نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا۔

اے بہرام کی جان عقل کی ضرورت جہاں ہوئی وہاں اسکا استعمال کھلے دل سے

کریں گے ابھی تو بس دیدارِ یار میں پلکیں بچھائے بیٹھے ہیں ابھی عقل سے کام۔ لیا تو دنیا

”عاشق کم اور منافق زیادہ کہے گی۔

”بہرام نے مسکرا کر کہا اور آفس سے باہر نکل گیا۔

آئے نور اپنے سر میں اٹھتے درد کی وجہ دے کنپٹی دبانے لگی وہ زندگی کی اس راہ پے

کھڑی تھی نا تو پیچھے مڑنے کا راستہ تھا اور نا ہی آگے کوئی منزل نظر آ رہی تھی اس نے

”بے بسی سے آنکھیں موند کر چیئر سے ٹیک لگا لی۔

— * — * — * — * — *

لاٹہ کچھ دیر پہلے یونی سے واپس آئی پورا گھر تلاش چکنے کے بعد بھی جب روہان کہیں ”نظر نہیں آیا تو کچن میں کام کرتی نگین بیگم سے پوچھا۔

بیٹا روبرٹ آیا تھا اسے لینے میں نے بھی سوچا اچھا ہے اسکا من بہل جائے گا
نگین بیگم نے کباب فرائی کر کے ٹرے میں رکھے اور ایک نظر سامنے کھڑی لائبریری کو
دیکھا جس کی نظریں ابھی بھی داخلی دروازے کی جانب تھی

لابی آ جائے گا وہ پریشان کیوں ہو رہی ہو؟

”نگین بیگم نے تسلی آمیز لہجے میں کہا۔

جی ماما

”لایبہ مختصر سا جواب دیتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

”ماما یانی پلا دیں۔

روہان نے ٹی وی لاونج پے صوفے پے ٹکٹے ہوئے نگین بیگم سے کہا

آنکھیں موندے اپنی کنپٹی مسلتے ہوئے وہ کہیں سے بھی شرارتی منچلا سا روہان نہیں لگ رہا تھا جو ہمیشہ آشنہ کو تنگ کرنے کے لیے بے تاب رہتا تھا یا شاید آشنہ کی محبت نے ”اسے اس قدر نکھار دیا تھا کہ ہجر کی راتوں کے بارے میں کبھی سوچ بھی نہ پایا تھا۔ بیٹا اتنی جلدی واپس آگئے؟

”نگین بیگم نے پانی کا گلاس روہان کی جانب بڑھایا۔
 ”جی وہ بس سر میں کچھ درد تھا تو سوچا تھوڑا آرام کر لوں۔
 روہان نے پانی کا گلاس پکڑے نگین بیگم کو مطمئن کیا۔
 روہان کب تک یہ سب چلے گا اب تمہیں اپنی لائف میں آگے بڑھ جانا چاہیے
 نگین بیگم بھی ٹی۔وی لاونج میں پڑے تھری سیٹر صوفے پر ٹک کر بیٹھ گئیں۔
 ماما ڈونٹ وری میں ٹھیک ہوں
 ”جواب مختصر دیا گیا۔

تو پھر یوں اداسی ہر وقت؟

نگین بیگم۔ اس کے جواب سے مطمئن نہ ہوئیں۔

یہ اداسی میرے مقدر میں لکھی جا چکی ہے اور میں قطعاً اسے خود سے دور نہیں کروں گا

روہان کے لہجے کی سختی نگین بیگم دیکھ کر سر جھکا گئیں وہ روہان کو پاکستان سے تو واپس لے آئیں تھیں مگر اس کو ابھی تک پہلے جیسا نہیں کر پا رہیں تھیں

روہان جب سے پاکستان سے واپس آیا تھا پہلے سے بھی زیادہ خاموش ہو چکا تھا اس نے لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا بالکل چھوڑ دیا تھا اور شاید وہ اپنی اسی زندگی سے خوش تھا اور وہ جانتا تھا کوئی دنیا کی طاقت آشنہ کو اسکے دل سے نہیں نکال پائے گی

[illegible]

* _ * _ * _ * _ *

اوہ تو تم۔ یہاں بھی پہنچ گئے؟

آیت پارک میں ٹہلتی ہوئی ایک بیٹیج پے بیٹھی تو اپنے قریب کھڑے ٹین کو دیکھا اور اپنی ایکٹنگ کو دل میں سراہا کیوں کہ ٹین پچھلے آدھے گھنٹے سے اس پے نظریں جائے ہوئے تھا اور اس بات سے آیت اچھے سے واقف تھی۔

جناب آپ سے دور کون کم۔ بخت رہے گا؟

”ٹین نے الٹا سوال دھرا۔

غلطی یر ہو جان چھوڑ دو میری

آیت نے اپنے دوپٹے سے چھلکتی لٹوں کو چہرے پر بکھرنے سے روکا اور ٹین تو اسکی ”اسی اداپے قربان ہو چکا تھا۔

”ہائے ظالم ادائیں دیکھائے قدموں کو جکڑتا ہے

”اپنی انھی اداوں کا استعمال کیے اکڑتا ہے

ٹین نے لہجے میں۔ محبت سموتے سر کو۔ ہلکا سا خم کیا جس کی وجہ سے اسکے بال ماتھے پے آگرے اور اس پل آیت کو وہ بہت معصوم لگا لیکن آشنہ کا سوچتے ہی غصہ پھر سے ”بازی لے گیا۔

افف اپنی یہ تھرڈ کلاس شاعری اور دو کا فلرٹ لے کر یہاں۔ سے چلتے بنو ”آیت نے شہادت کی انگلی سے جانے کا راستہ دیکھایا۔

اوہ تو تم۔ نے بھی میرے پاس تم۔ ہو دیکھا ہوا ہے؟

ٹین کے لہجے میں سراسر شرارت تھی۔

ٹین کی بات پے آیت نے اپنے بولے گئے الفاظ پے غور کی تو دل ہی دل میں شرمندگی نے آ۔ گھیرا وہ سچ میں اسی ڈرامے کے الفاظ استعمال کر چکی تھی لیکن چہرے پے غصہ سجائے وہ اپنی شرمندگی کو چھپا چکی تھی

ویمپائر ہو کر بھی ڈرامے دیکھتا تو بہ کیسا خراب ویمپائر ہے؟

سوچتے ہوئے انجانے میں ہی سہی لیکن۔ آیت ٹین کے چہرے کو غور سے دیکھ رہی تھی۔

آئی نو میں بہت خوبصورت ہوں لیکن اسکا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ تم مجھ جیسے حسین

ویمپائر پے یوں نظروں سے ڈورے ڈالو

”ٹین اپنے ہسی پے قابو پانا مشکل ہو رہا تھا۔

ٹین کی آواز اسے خیالوں سے باہر لائی اور اسکے خود کی تعریف میں کہے گئے الفاظ آیت کو زہر لگے

کوئی اتنا خوش فہم۔ کیسے ہو سکتا ہے؟

”آیت نے طنز کیا۔

جس کی جان ہی حسن کی شاہکار ہو وہ خوش فہم نہیں ہوتا اور میری جان کی خوبصورتی ہے نا مجھ میں اسی لیے میں خود کو خوبصورت کہتا ہوں۔

تمہیں پتہ اس دو سال کے عرصے نے مجھے سمجھایا کہ مجھے تم سے محبت نہیں ہے مجھے تم سے عشق ہے اور بے پناہ ہے ٹین کے لفظوں کا ایک سحر تھا جو آیت کو اپنے ارد گرد محسوس ہو رہا تھا

ٹین ایک پل کے لیے بھی نہیں رکا اور ایک تسلسل سے آیت کو اپنے دل کی حالت سے آگاہ کر رہا تھا

آیت میں نہیں جانتا کہ تمہارا دل اتنا پتھر کیوں ہے لیکن میں اتنا جانتا ہوں کہ ایک دن میرا عشق میرا جنون میری محبت اس پتھر کو پگھلا دے گی۔

”میں نے ہر ہوتی شام اور ہر صبح بس تمہیں سوچا ہے

میں نے جب پہلی بار تمہیں اسی پارک میں دیکھا تو میں اتنا تو سمجھ چکا تھا یہ لڑکی بس میرے لیے بنی ہے

میں یہ بھی جانتا ہوں تمہاری اور میری دنیا بہت الگ ہے لیکن میں اس دنیا کو ایک کرنے کے لیے کسی بھی حد سے گزر جاؤں گا

اور تم پچھلے دس منٹ سے مجھے مسلسل دیکھ رہی ہو یہ اس بات کی گواہی ہے کہ تمہارے من میں لڈو پھوٹ رہے ہیں آخری بات پے شرارت سے کھوئی ہوئی آیت کے سر پہ چیت رسید کرتے اٹھ کھڑا ہوا

آیت اسکے لفظوں میں اس قدر کھو چکی تھی جب ٹین کے تھپکی سے دوبارہ اسکی جانب متوجہ ہوئی

میں صرف اور صرف تم سے نفرت کرتی ہوں اور جس دن میرے دل میں تمہاری
محبت کے پودے نے جنم لیا اسی دن اسے بے رحمی سے کاٹ پھینکوں گی
آیت سختی سے کہتے وہاں ایک پل نہیں۔ رکی کیوں کہ اگر رکتی تو دل کی حالت آنکھوں
سے عیاں ہو جاتی

ٹیئن کہیں لمحے اسے جاتا دیکھتا رہا اور جب وہ آنکھوں سے او جھل ہوئی تو افسردگی سے ”سر ہلاتے ہوئے وہاں سے غائب ہوا۔

✱✱✱✱✱✱

”میٹنگ کا وقت ہو چکا ہے میم میٹنگ روم میں سب آپکا ویٹ کر رہے ہیں۔

خولہ اجازت ملتے ہی آفس میں انٹر ہوئی

بہرام سر آگئے ہیں؟

”آئے نور خولہ کی بات پے کچھ سوچتے بہرام کا پوچھا۔

نہیں میم وہ ابھی تک نہیں آئے انکا کہنا تھا آج آپ میٹنگ اٹینڈ کر لیں نیکسٹ میں وہ ساتھ ہوں گے

”خولہ نے ہاتھ میں پکڑی فائلز ٹیبل پے رکھی۔

چلیں آپ میں۔ میٹنگ روم میں جا رہی ہوں آپ ایک کام کریں یہ فائلز وہاں پہنچا دیں

”

آئے نور خولہ کو تاکید کرتی اٹھ کھڑی ہوئی آفس سے نکلتے ہی اسکے قدم میٹنگ روم کی

”طرف بڑھے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سر میٹنگ سٹارٹ ہونے میں بس دس منٹ کی دیری ہے ٹریفک میں جلدی پہنچنا مشکل ہے

”ڈرائیور نے اپنی پریشانی بتائی۔

اگر ایش چاہتا تو وہ اگلے ہی پل۔ وہاں پہنچ جاتا لیکن اس وقت یہ ناممکن تھا اب اسے

”جیسے تیسے ٹریفک سے نکلنا تھا۔

چلو کوئی بات نہیں کچھ دیر کے بعد رستہ صاف ہو جائے گا

ایش نے سرسری سے انداز میں کہا

جی سر

ڈرائیور نے مختصر جواب دیا اور ہارن دیتے سامنے کھڑی بانیک کو ایک ایک سائیڈ ہونے کا اشارہ کیا۔

”ہیلو ایوری ون

”آئے نور نے میٹنگ روم میں داخل ہوتے ہیں سب کو پیشہ وارانہ مسکراہٹ سے کہا۔
”سب نے ہیلو کے جواب میں ہلکا سا سروں کو خم کیا۔

سو میٹنگ کا آغاز کیا جائے؟

آئے نور نے سب کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔
Support@classicurdumaterial.com

”جی میم بس سر پہنچتے ہوں گے اسکے بعد سٹارٹ ہو گی۔

ایش کے کے ہی آفس کے ایک شخص نے آئے نور کو جواب دیا جس پے آئے نور نے سر کو ہلاتے ہوئے پاس کھڑی خولہ سے فائلز پکڑی اور ان کا ایک بار پھر مطالعہ کرنے لگی باقی سب بھی آج کی میٹنگ کے اباوٹ ڈسکس کرنے لگے۔

کتنا ٹائم اور؟

خولہ نے آئے نور کے اشارے پے ایش کے آفس کے ایک شخص سے پوچھا اس سے پہلے کہ وہ جواب دیتا ایش میٹنگ ایریا میں سلام کرتا ہوا داخل ہوا سوری ٹریفک کی وجہ سے دیر ہوئی چونکہ آئے نور کے سامنے خولہ تھی تو ایش ابھی تک ”آئے نور کو نہیں دیکھ پایا تھا۔“

سب کو معذرت طلب نظروں سے دیکھتا اپنی سیٹ سنبھالتے ہوئے ایک پل اس نے سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھا اور نظریں جھکالی مگر ایک دم جیسے چار سو چالیس والٹ کا جھٹکا لگا ہو اپنے جگہ سے اٹھتا ہوا وہ اپنی آنکھوں کو کو یقین دلانا چاہ رہا ہو سامنے بیٹھا وجود وہ ہی ہے آئے نور کی نگاہیں ابھی تک فائل ”پے تھیں البتہ ایش کی اس حرکت سے سب حیرانگی سے ایش کو دیکھ رہے تھے۔“

نہیں یہ مم میری آنکھوں کا دھوکہ ہے

ایش کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا اسی پل آئے نور کی نظریں اس جانب اٹھی تو جیسے ٹھہر گئیں دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ملیں لیکن آئے نور نے جلد ہی اپنی حالت پے قابو پا لیا آنسو تھے جو اٹڈ کر باہر آنے کو تیار تھے ایش اپنی جگہ سے ایک انچ بھی ہل نا پایا تھا وہ کوئی ساکت مجسمہ لگ رہا تھا آنکھیں جیسے پتھر اچکیں تھیں قدم تھے جو اپنی جگہ جم چکے تھے۔ محبوب چہرہ آنکھوں کے سامنے تھے لیکن اس پر یقین کرنا بہت مشکل تھا۔

سر؟

دلاور نے ایش کے کندھے پر ہاتھ رکھا
 ہم۔ ہوں ایش سے الفاظ بننا مشکل ہو رہا تھا نظریں ابھی بھی آئے نور کی جانب تھی جو
 خولہ سے کسی بات پر ڈسکس کر رہی تھی۔
 “آشنہ

ایش نے اپنی کیفیت پر قابو پاتے آئے نور کو پکارا جیسے یقین کرنا چاہ رہا ہو کہ سامنے
 بیٹھی لڑکی آشنہ ہی ہے
 آئے نور نے ایش کے منہ سے جب لفظ آشنہ سنا تو جان بوجھ کر اس طرف دیکھنے سے
 گریز کیا وہ کسی صورت ایش کے شک کو یقین میں نہیں بدلنا چاہتی تھی۔
 ایش نے جب آئے نور کی جانب سے کوئی جواب نہ پایا تو قدم قدم لیتا آئے نور کی چیئر
 تک پہنچا آج اسکو یہ فاصلہ صدیوں جتنا لگ رہا تھا وہ بنا یہاں بیٹھے لوگوں کی پرواہ کیے
 آئے نور کے قدموں میں بیٹھتا ہوا اس کے ہاتھ تھام چکا تھا پورے میٹنگ ایریا میں
 خاموشی چھا چکی تھی کوئی بھی ایش کی نقل و حرکت کو سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

آئے نور نے جب اپنے ہاتھوں پر کسی کی مضبوط گرفت محسوس کی تو نظر قدموں میں
 بیٹھے اس شخص پر ٹھہر گئی جو کبھی اسکا عشق تھا جس کی بے پناہ محبت میں اس نے جان
 کی بازی لگائی تھی مگر اس شخص کی سفاکی نے اسے اندر تک توڑا تھا آنکھوں میں آئی نمی
 کو وہ کسی صورت پر ایش پر ظاہر نہیں کر سکتی تھی آج پورے دو سال کے بعد وہ
 اپنے محبوب اپنے عشق اپنی محبت ایش کو دیکھ رہی تھی دل تھا جو ہچکولے کھا رہا تھا سینے

میں ایک آگ بھڑک اٹھی جو بجھنے کا نام نہیں لے رہی تھی کتنی محبت دی تھی اس نے ایسے شخص کو جس نے محبت میں اسی کی قربانی دے دی۔

چٹاخ

ایک تھپڑ کی آواز پورے میٹنگ روم میں گونج اٹھی ماحول میں ایک خوفناک خاموشی ہو چکی تھی سب کی زبانیں جیسے تالوؤں سے لگ چکیں ”تھیں ہر کوئی اپنی جگہ پے ساکت تھا۔

ایش ابھی بھی اسی حالت میں آئے نور کے قدموں میں بیٹھا تھا البتہ آئے نور اپنی جگہ ”چھوڑ چکی تھی۔

یہ کیا بد تمیزی ہے؟

آئے نور غصے سے چلائی نیلی آنکھوں اب بھی ضبط سے لال ہو چکیں تھیں

میم آئی ایم ریٹی سوری

دلاور نے نا سمجھی سے پہلے ایش کی جانب دیکھا جسکا تھپڑ کے بعد بھی کوئی ردِ عمل نا تھا

”بلکہ نگاہیں اب بھی آئے نور کے چہرے کا طواف کر رہیں تھیں۔

فار گاڈ سیک

یہاں ایسی حرکتیں کرنے آتے ہیں؟ اینڈ مسٹر ہاؤ ڈیر ٹو ٹچ می؟

آئے نور نے پہلے دلاور اور پھر ایش کی جانب دیکھا ایش کی آنکھوں سے بہتے آنسو آئے نور کو اپنے دل پہ گرتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے لیکن وہ اپنی کیفیت پہ ”قابو پانا سیکھ چکی تھی۔“

میم آئی ڈونٹ نو سر کو کیا ہوا ہے لیکن اف یو ڈونٹ مائنڈ کیا ہم میٹنگ کل کر سکتے ہیں؟

دلاور بچپن ایش کی اس حرکت کی سوری کر کر کے تھک چکا تھا لیکن جو بھی تھا ابھی اسے ایش کی فکر تھی اور اسکے لیے میٹنگ کا ڈیلے ہونا بہت ضروری تھا۔ آگین ایسی کوئی حرکت ہوئی تو برا پیش آوے گی اور ہاں جاتے ہوئے اپنے سر کو کسی سائیکسٹرس کے پاس لے جائیں کیوں کہ ان کا دماغ اپنے ٹھکانے پہ نہیں۔ آئے نور کہتے ہوئے وہاں رکی نہیں تھی خولہ بھی آئے نور کا اس قدر غصہ والا روپ پہلی بار دیکھ رہی تھی سب کو میٹنگ ڈیلے ہونے کا انفارم کرتی آئے نور کے پیچھے ہی میٹنگ روم سے باہر نکل گئی تھی

یہ سارا ماجرا کوئی بھی سمجھنے سے قاصر تھا ماحول پہ چھایا سکوت اب ٹوٹ چکا تھا سب آہستہ آہستہ میٹنگ ایریا سے جا چکے تھے اب بس ایش اور دلاور ہی بچے تھے تو میرا دل تمہیں محسوس کر رہا تھا کیوں۔ کہ تم میرے پاس تھی لیکن آج میں تمہیں محسوس کیوں نہیں کر پایا۔

”ایش زخمی سا مسکرایا آنسو ابھی بھی ایک تواتر سے بہہ رہے تھے۔“

سر چلیں؟

”دلاور کو ایش کی ذہنی حالت پے شبہ ہوا۔

ایش بنا جواب دیے آدھ کھلے دروازے کو دیکھ رہا تھا جہاں سے آئے نور گئی تھی
”ہاں چلو۔

ایش دلاور کا سہارا لے کر اٹھا قدم ڈگمگائے اس سے پہلے کہ دلاور تھامتا ایش نے ہاتھ
”کے اشارے سے منع کیا۔

ٹین کو اس بارے میں کچھ مت بتانا
”ایش نے دلاور کو وارن کیا۔

جی سر

”دلاور گھبراہٹ چھپاتے ہوئے بس اتنا ہی بول پایا۔

”پھر دونوں آگے پیچھے آفس سے باہر نکلے۔

دلاور کو جانے کا کہہ کر خود کسی ورکر سے آئے نور کا پوچھتا آئے نور کے کیبن کی
”جانب بڑھا۔

آئے نور میٹنگ ایریا سے تو آچکی تھی لیکن آنکھوں میں اٹڈنے والے آنسو اب
رخساروں کو بھگونے لگے
آخر اتنی جلدی کیوں؟

”وہ بے بسی سے کانوں پے ہاتھ رکھتے ہوئے چلائی۔

آواز میں قرب اس قدر تھا جیسے دنیا سے روٹھ گئی ہو

کیوں یہ محبت کا بوجھ میرے دل سے اتر نہیں جاتا؟

آخر اتنی جلدی روبرو ہونا میرے مقدر میں تھا؟

کیوں میں آج بھی اسکی آنکھوں سے گرتا ایک ایک آنسو اپنے دل پے گرتا محسوس کر رہی تھی؟

”بے بسی سے روتے ہوئے زمین پے بیٹھتی چلی گئی۔

مم میں کیسے اس سے بدلہ لے سکتی ہوں میم کیسے اسے درد میں دیکھوں گی کیوں میرا دل پتھر نہیں ہو رہا؟

اب کی بار اسکی سسکیاں پورے آفس میں گونج رہی تھی نیلی آنکھوں کا حسن آج درد میں ڈوب چکا تھا۔

میں کیسے اس بوجھ کو اپنے دل سے اتاروں مم مجھے واپس جانا ہو گا مم میں اس ک کا سامنا نہیں کر سکتی میں نے معاف کیا اسے رخساروں پے گرے آنسو سختی سے ہاتھ کی پشت سے صاف کرتی اٹھ کھڑی ہوئی

تبھی آفس کا دروازہ کھلا اور سامنے آنے والی شخصیت کو دیکھ کر اس نے اپنے ہاتھوں کی زور سے مٹھیاں بناتے ہوئے رخ پھیر لیا۔

ایش اسکے اس قدر قریب تھا کہ اگر وہ تھوڑا سے بھی پلٹتی تو اس سے ٹکرا جاتی

کیا چاہیے؟ کیوں ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ گئے ہو؟ دفع ہو جائیں یہاں سے
”آئے نور نے بنا پلٹے اسے جانے کے لیے کہا۔

مجھے تمہیں دیکھنا ہے

”ان لفظوں نے آئے نور کے دل کو کاٹ کر رکھ دیا۔

آپ نے سنا نہیں جائیں یہاں سے ورنہ مجبوراً مجھے سیکورٹی کو انفارم کرنا ہو گا۔

”آئے نور نے اپنے امڈنے والے آنسوؤں پر بندھ باندھتے ہوئے ضبط سے کہا۔

تم جانتی ہو مجھے میری مرضی کے علاوہ یہاں سے ایک انچ بھی کوئی ہلانے کی طاقت
”نہیں رکھتا۔

ایش کی آنکھوں میں بھی ایک بار پھر نمی اتر آئی

<https://www.classicurdumaterial.com/>

آپ چاہتے کیا ہیں مجھ سے
Support@classicurdumaterial.com

اب کی بار بنا پرواہ کیے آشنہ مڑی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اور اگلے ہی پل میں ایش نے اسے خود میں بھیج لیا۔ اس اچانک افتاد پر آشنہ کو کچھ

پل تو سمجھ ہی نہیں آیا ایش کی آنکھوں سے گرتے آنسو آشنہ کو اپنے کندھوں پر

محسوس ہوئے دونوں خاموش آنسو بہا رہے تھے آشنہ نے خود کو دور کرنا چاہا لیکن ایش

”کی گرفت اس قدر مضبوط تھی کہ وہ بے بسی سے آنسو بہانے لگی۔

آشنہ میں جانتا ہوں تم میری آشو ہو تم میری جان ہو تم جانتی ہو میں نے یہ دو سال کسی اذیت میں گزارے ہیں مجھے یقین تھا تمہیں کچھ نہیں ہوا تم زندہ ہو میرا دل تمہیں ”محسوس کرتا تھا۔

ایش رونے کے درمیان ہی خود پے بیتی ان دو سالوں کی اذیت آشنہ کو سنا رہا تھا اور وہ خاموشی سے اپنے اس درد اس تکلیف کو یاد کر رہی تھی جب وہ ایش کے سامنے گڑ گڑائی تھی اپنی جان کی بھیک مانگی تھی لیکن ایش تو جیسے اسے قربان ہونے کا حکم دے چکا تھا محبت اذیت وہ بھی میرے لیے ؟ ”وہ سوچتے ہوئے زخمی سا مسکرائی۔

آخری بار جتنا گلے لگانا ہے لگا لو کیوں کہ اسکے بعد تم بھی نفرت کرو گے مجھ سے آشنہ سوچ کر ایش سے ایک بار پھر دور ہونے کی کوشش کرنے لگی اور اس بار کامیاب بھی ”ہو گئی۔

ایش آشنہ سے اسی رویے کی امید تھی اور وہ اپنی حصے میں آئی ہر سزا پانے کو تیار تھا۔

ناؤ گیٹ لاسٹ

”آشنہ کے چہرے پے اب کی بار سختی در آئی۔

”آشنہ تم جو سزا دو گی میں تیار ہوں چاہے تو جان لے لو۔

ایش دونوں گھٹنے کے بل آشنہ کے سامنے بیٹھا۔

لگتا ہے آپ کو اس طرح میری سمجھ نہیں آئے گی آشنہ نے سختی سے ایش کا بازو پکڑا ”اور اپنے کین سے باہر نکلی ایش بھی کسی مجرم کی مانند اسکے ساتھ چل رہا تھا۔ آفس میں کھڑے ہر شخص نے ان دونوں کو حیرت سے دیکھا اور خولہ کو تو جلد سے ”جلد یہ بات بہرام تک پہنچانی تھی۔

بلڈنگ کے داخلی دروازے سے باہر نکلتے ہی ایش کا ہاتھ جھٹکا اگر اب آپ اس آفس کے آس پاس بھی دکھے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا آشنہ انگلی سے وارن کرتے وہاں سے جا چکی تھی ایش کی نظروں نے اسکے او جھل ہونے ”تک اسکا تعاقب کیا۔

ایش خوش تھا اسکی آشنہ اسے واپس مل چکی تھی لیکن آشنہ کی بے رخی برداشت کرنا اسکے لیے افیت کا باعث بن رہا تھا اسے کہاں آشنہ کی نفرت کی عادت تھی اس نے تو بس آشنہ سے محبت پائی تھی

بہت جلد تم میرے پاس ہو گی پھر دنیا کی کوئی طاقت تمہیں مجھ سے دور نہیں کر پائے گی پھر چاہے وہ آغا جان ہی کیوں نا ہوئے جان لے لوں گا جس نے ایسا سوچا بھی ایش آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلتے ہوئے ایک عزم کرتا اپنی گاڑی کی جانب بڑھا۔

میم کا ضرور یہ کوئی پرانا عاشق ہو گا جو میم کو دیکھتے ہی اس کا ری ایکٹ ایسا تھا خولہ عالی کے پاس کھڑی آج میٹنگ روم میں ہونے والا واقع سنارہی تھی جیسے عالی بھی ”ایسے سن رہا تھا جیسے اس سے ضروری کوئی کام نا ہو۔

ہو سکتا ہے لیکن اگر بہرام سر کو اس بات کا پتہ چل گیا وہ تو اس ہینڈ سم مین کو کچا ہی ”چبا جائیں گے۔

”عالی نے اپنی آنکھوں کو گھوماتے ہوئے ارد گرد دیکھا آیا بہرام سن ہی نا لے۔
”میں بھی یہی سوچ رہی تھی۔
خولہ بھی عالی کی بات سے متفق تھی۔

”یہ سوچنے والا کام تم مت کیا کرو کیوں کہ یہ سیانوں کا کام ہے۔

عالی نے سنجیدگی سے کہا لیکن اپنی آنے والی ہنسی کو کنٹرول کیا
تم کبھی نہیں سدھر سکتے تو اسی لیے میں نے تمہاری باتوں کا برا ماننا چھوڑ دیا ہے چلو اب
میم کو خان ملز کی فائل دے دو ورنہ وہ جو تھپڑ اس شخص کو پڑا تھا ایسے کہیں تھپڑوں کا
انعام تمہارے حصے میں آئے گا اور یقیناً تم مجھے ہی پاؤ گے

خولہ نے خان ملز کا یاد کروایا تو عالی کو اپنے بھلکڑ پن پے بہت غصہ آیا لیکن خولہ کی
آخری بات پے اسے گھورتا ہوا خان ملز کی فائل لیے آشنہ کے کین کی جانب بڑھ گیا
لیکن آیت کرسی پڑ کے خود پے پھونک مارنا نہیں بھولہ تھا کیا پتہ خولہ کی بات سچ ہو

گئی تو یہ سوچ کر ہی اس نے جھر جھری لی اور آشنہ کے کپین کا دروازہ نوک
”کیا۔۔۔۔۔“

تم ایش سے ملی؟
”بہرام نے تفتیشی نظروں سے کہا۔
میں کسی ایش کو نہیں جانتی

”آئے نور نے مصروف سے انداز میں کہا۔

نور مجھ سے جھوٹ بولنے کی قطعاً ضرورت نہیں۔

”بہرام نے جب سے خولہ سے ایش کا سنا تھا اسے چین نہیں مل پا رہا تھا۔

بہرام آپ کو اور کوئی کام ہے؟

”آئے نور نے ایک پل کے لیے جھکی نظریں اٹھائیں۔

نور یہ میرے سوال کا جواب نہیں؟

بہرام نے سوالیہ نظروں سے نور کی جانب دیکھا۔

”بہرام جاے پلینز

”نور اب کی بار اکتائے ہوئے لہجے میں بولی۔

نور ایک بات کان کھول کر سن لو اگر مجھے دوبارہ اس چیز کا علم ہوا کہ تم بہرام سے ملی ہو تو میں کچھ ایسا کر دوں گا جس کا تم نے ابھی تک گمان بھی نہ کیا ہو گا۔

”بہرام انگلی سے وارن کرتا تیز تیز قدم اٹھاتا کمرہ سے باہر نکل گیا۔

آپ کیا کریں گے بہرام میں خود ہی اب کی بار اس شخص کو معاف نہیں کروں گی انہیں پل پل تڑپتا ہوا دیکھنا چاہتی ہوں اسی درد کو محسوس کروانا چاہتی ہوں جو آج سے دو سال پہلے میں نے محسوس کیا وہ درد جس میں آج تک میں دنیا والوں کے سامنے مری ہوئی ہوں ہا ہا میری تو دنیا ہی اجڑ گئی

طنزیہ ہستے ہوئے اسکی آنکھیں نم ہو چکیں تھیں وہ چاہ کر بھی ایش سے نفرت نہیں کر ”پارہی تھی آج ایش کی آنکھوں میں آنسو اسے تکلیف دے رہے تھے۔

”بے بسی سے اپنے سر کو ہاتھوں سے پکڑے ایک بار پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ایش؟

”ایش نے جیسے ہی بیڈ کی جانب قدم بڑھائے ماہ رخ کی آواز پے پلٹا۔

تم گئی نہیں؟

”ایش ماہ رخ کی موجودگی پے حیرت سے اسے دیکھنے لگا

نہیں اگر گئی ہوتی تو تمہارے سامنے کھڑی ہوتی؟

ماہ رخ نے گہری نظروں سے ایش کو دیکھا۔

اوہ میرا مطلب ہے کہ ماں لوگ تو جا چکے ہیں پھر تم یہاں؟

ایش نے سوال کی تصحیح کی

تمہیں میرا یہاں ہونا برا لگ رہا؟

ماہ رخ کو ایش کا لہجہ ناگوار گزرا۔

تم نے قسم کھا رکھی ہے کہ کبھی سیدھا جواب نہیں دو گی؟

”ایش اب کی بار تنگ آ چکا تھا۔

ایش مجھے بھوک لگی ہے؟

”ماہ رخ نے ایش کی بات کو انکسور کرتے ہوئے کہا۔

اس وقت کچھ صبر کر لو

”ایش ابھی کسی بھی قسم کا کوئی بھی لاڈ اٹھانے کے موڈ میں نہیں تھا۔

میں نے کہہ دیا سو کہہ دیا

ماہ رخ ہٹ دھرمی سے کہتی ایش کے کچھ قریب ہوئی

یہ کیا طریقہ ہے؟

”ایش ماہ رخ کو اتنا قریب دیکھ کر دو قدم پیچھے ہوا۔

ایش بس بھی کرو شرم کس چیز کی؟

ماہ رخ نے اگلے ہی لمحے دو قدموں کا فاصلہ بھی کم کرنا چاہا مگر ایش کی سخت نگاہوں

”نے اسے یہ کرنے سے روکا۔

ماہ رخ اس سے پہلے میں کچھ الٹا سیدھا بولوں یہاں سے چلی جاو

ایش ناگواری سے کہتا بیڈ کی جانب بڑھا

ایش اب کس چیز کا ڈر ہے تمہیں وہ دو ٹکے کی لڑکی تو مر اس سے پہلے کہ ماہ رخ اپنی

بات پوری کرتی ایک زناٹے دار تھپڑ نے پورے کمرے کا ماحول بدل کر رکھ دیا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اسکے بارے میں ایسا کہنے کی؟ تم ہوتی کون ہو؟ آج صرف تھپڑ

مارا ہے اگر آئندہ اسکا نام بھی اپنی زبان پے لیا تو صفا ہستی سے نام و نشان مٹا کر رکھ

دوں گا دفع ہو جاو یہاں سے

ایش کسی بپھرے ہوئے شیر کی مانند اس پے برس رہا تھا اور وہ ایک گال پے ہاتھ

رکھے ابھی تک بے یقینی سے ایش کو دیکھ رہی تھی ایش کے اس قدر ردِ عمل پے رفتہ

رفتہ قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی

ایش اپنے حواسوں پے قابو پاتا ہوا بیڈ پے بیٹھا ماہ رخ کے منہ سے آشنہ کے لیے ایسے

الفاظ سننا اسکی برداشت سے باہر تھا کنپٹیوں کو انگلیوں سے مسلتے ہوئے کہیں بار خیال

آشنہ کی جانب گیا اچانک ہونٹوں پے پھیلتی خوبصورت مسکراہٹ اس کے اندر تک

سکون اتار چکی تھی آشنہ کی ناراضگی ختم کرنے میں اسے مزا آنے والا تھا یہ ہی سوچ کر

”وہ نیم دراز ہو گیا۔“

”واٹ ریش۔۔۔ دماغ ٹھکانے پے ہے تم لوگوں کا؟“

”آئے نور ٹیبل پے دونوں ہاتھ رکھتے عالی اور خولہ کو گھورنے لگی۔۔۔

میم بہرام سر کا کہنا تھا کہ یہ پروجیکٹ کینسل کر دیا جائے تو ہمیں کرنا پڑا

”خولہ نے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ملاتے ہوئے کہا۔

ابھی کے ابھی انھیں فون کرو اینڈ ارجنٹ میٹنگ کا کہو۔

”نور عالی کو حکم دیتے خود چیئر پے بیٹھتی لیپ ٹاپ پے کچھ ٹائپ کرنے لگی۔۔۔

”جی میم۔۔

عالی اور خولہ ایک آواز میں کہتے آفس سے باہر جا چکے تھے لیکن نور ابھی تک غصے سے

”تمللا رہی تھی۔۔

بہرام آپ کبھی نہیں سدھر سکتے آئے نور سوچتے ہوئے فائلز اٹھاتی آفس سے باہر نکلی

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سر اے بی پروجیکٹ کینسل ہو چکا ہے

”دلاور نے گویا ایش کے سر پے بم پھوڑا ہو۔۔۔

”واٹ؟

”ایش بے یقینی سے کھڑے ہوتے دلاور کو آنکھیں پھاڑے دیکھ رہا تھا۔۔

”یس سر ان کا فون آیا تھا کہ یہ پروجیکٹ کینسل کر دیا گیا ہے۔۔۔

”دلاور نے فون کال کے بارے میں اے ٹو ذی ساری روداد ایش کو بتائی۔۔

”کال کرو اور میری بات کرو۔“

”ایش کو ابھی تک یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔“

اس سے پہلے کہ دلاور کال کرتا اے بی کالنگ سکرین پے جگمگ کرنے لگا۔
”سراںکی کال؟“

”دلاور نے سکرین ایش کو دیکھتے اشارے سے کہا۔“

”ریسیو کرو۔“

”ایش نے اجازت دی۔“

”ہیلو؟“

”دلاور نے ہیلو کے بعد کال کے دوسری جانب والے شخص کو بات کرنے کا موقع دیا۔
”جی تھینکس۔“

دلاور نے کہتے ہی کال کٹ ہونے کا انتظار کیا۔
”سرا میٹنگ ہے پروجیکٹ کینسل نہیں کیا گیا آج میٹنگ فیکس ہو چکی ہے۔“

دلاور نے جیسے بہت بڑی خوشخبری سنا دی ہو

او تھنک گاڈ

ایش کو جیسے اب سانس آیا ہو اس نے تو جب سے سنا تھا اسے اپنے تمام آشنہ کے لیے
بنائے پلین پے پانی پھرتا نظر آ رہا تھا لیکن یہ بات حیران کن تھی کہ اگین کیسے میٹنگ
”کا کہا گیا خیر یہ تو پتہ چل ہی جانا تھا۔۔۔۔۔“

تم؟
ہوتی گھور کر ایمن کو دیکھ رہی تھی۔
ہوں بس تھوڑی سی یونیک ہوں۔
کہتی کونر پے لگے ٹیبل کی جانب بڑھی۔

”آیت کیفے میں انٹر ہوتی گھور کر ایمن کو دیکھ رہی تھی۔۔

ایمن بے شرمی سے کہتی کونز پے لگے ٹیبل کی جانب بڑھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicalurriculummaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

”چلو کافی پیتے ہیں حنا نے آیت کا ہاتھ پکڑے چیخ پڑے بٹھایا۔“

”میں نے انھیں وہاں بھی دیکھا تھا۔۔

لڑکے بے شرمی سے مسکراتے آیت کو دیکھ رہے تھے

ہاں یہ تو وہ ہی ہیں۔

”آیت کی چونکہ انکی جانب پشت تھی تو اسے تھوڑا پیچھے مڑ کر دیکھنا پڑا۔

مطلب یہ ہمارا پیچھا کر رہے ہیں؟

”حنا نے آنکھیں سکیڑی۔

نہیں ہمیں اپنی شادی پے انوائیٹ کرنے آئے ہیں

”ایمن نے حنا کی عقل پے ماتم کرتے ہوئے کہا۔

او فووو لڑ لو آپس میں چلو چلتے ہیں یہاں سے

”آیت دونوں کو لڑتا دیکھ بیگ تھامے اٹھ کھڑی ہوئی۔

”یار ہم ان کی وجہ سے کیوں جائیں؟

”ایمن سامنے بیٹھے اوباش لڑکوں کو غصے سے دیکھتی آیت سے مخاطب ہوئی۔

”ایمن حنا نے گھوری سے نوازہ۔

”اچھا ٹھیک ہے چلو۔

تینوں آگے پیچھے نکلتی انٹرس کی جانب بڑھی تو وہ لڑکے تینوں کو کیفے سے نکلتے دیکھ خود

”بھی انکے پیچھے چل دیے۔

ایک لڑکے نے ایک دم قریب ہوتے آیت کا دوپٹہ کھینچنا چاہا لیکن اسی پل اسکا ہاتھ کسی

مضبوط گرفت میں موجود تھا

”آہاں تو بہت شوق ہے دوپٹہ لینے کا؟

ٹین آیت کے سامنے کھڑے ہوتے سامنے والے لڑکے کا ہاتھ اس قدر سختی سے پکڑے کھڑا تھا کہ اسکو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ہاتھ اگلے چند لمحوں میں بازو سے الگ ہو جائے گا۔۔۔

دوسرا لڑکا جیسے ہی اپنے دوست کو مصیبت میں دیکھ کر آگے بڑھا ٹین ایک زوردار پیچ اسکے چہرے پے دے مارا جس سے وہ بچارا لڑکھڑاتا ہوا دور جا گرا بچارے یہ تھوڑی جانتے تھے کہ انکا پالہ انسان کی بجائے ایک ویمپائر سے پڑا ہے۔
تم یہاں؟

آیت نے ٹین کو وہاں دیکھ کر تیوری چڑھائی لیکن دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا کہ ٹین صبح موقع پے وہاں موجود تھا ایمن اور حنا نے اپنی مسکراہٹ چھپانے کے لیے چہرے دوسری جانب کر لیے

ٹین آیت کی بات کو اگنور کرتے دوبارہ اس لڑکے سے مخاطب ہوا جس بچارے کا ہاتھ اب ڈھائی کلو کا ہو گیا تھا

”تمہیں نہیں پتہ یہ کون ہے؟“

ٹین کے عجیب سے سوال پے آیت نے اسے یوں دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہی ہو یہ سوال ”اس موقع پے ایسے کر رہا ہے جیسے سامنے کھڑا شخص ان کا رازداں ہو۔۔

”یار تم دوسری طرف دیکھو مجھے اس سے نبٹ لینے دو پھر تمہاری کلاس بھی لیتا ہوں۔۔

ٹین نے آیت کا چہرہ دوسرے ہاتھ کی مدد سے اسی جانب کیا جس جانب ایمن اور حنا ”کچھ دیر پہلے کر چکیں تھیں۔۔

ہاں تو میں کہاں تھا؟

”ٹین نے پرسوج انداز سے دائیں ہاتھ کی انگلی ٹھوڑی پے ٹکائی۔۔

”سروہ آپ نے مجھ سے پوچھا تھا کہ تمہیں پتہ یہ کون ہے؟

”سامنے کھڑا لڑکا کانپتی آواز سے آیت کی جانب اشارہ کرتے دوبارہ نظریں جھکا گیا۔۔

اوہ تو یہ کون ہے؟

”ٹین نے پھر سے سوال دہرایا۔

”سروہ تو آپ کو پتہ ہونا چاہیے میں تو نہیں جانتا انھیں۔

سامنے کھڑا لڑکا تذبذب کا شکار تھا۔

تو سر کے بچے جب جانتے ہی نہیں تھے تو ان کا پیچھا کیا بہن بنانے کی خوشی میں کر

”رہے تھے؟

یہ پڑا ایک اور بیچ اور سامنے والا ٹین کی گرفت میں ہی لڑکھڑا گیا اب تو لوگوں کا

مجمع بھی اکٹھا ہونا شروع ہو گیا تھا سب خود سے باتیں گھڑتے جانے کوئی ٹین کو لڑکی کا

معشوق تو کوئی شوہر کا نام دے رہا تھا

مجھے لگتا لڑکی کے بھائی نے اسے اپنے معشوق کے ساتھ پکڑ لیا ہے اسی لیے اچھی خاصی

دھلائی ہو رہی ہے

ایک لیجنڈ اپنے دوست کے کان میں کھسر پھسر کرتے سامنے ہونے والے تماشے کو نہایت دلچسپی سے دیکھ رہا تھا

لیکن یہ الفاظ ٹین کے کانوں نے بڑی باریک بینی سے سنے تو جیسے غش کھاتا کھاتا گرنے لگا ہو

اسکی تو منہ میں آئے الفاظوں کو کنٹرول کرتے اسی طرف بڑھا جہاں وہ لڑکا اپنے دوست کو یہ قصہ ٹین کو بھائی بنا کر بیان کر رہا تھا پہلے والے لڑکے کو ابھی تک نہیں چھوڑا تھا

اوه ہو تو تم نے یہ ساری کہانی تو خود ہی لکھ لی تو رائیٹر کا کیا کام اور واہ رائیٹر نے مجھے آیت کا عاشق بنایا ہے اور یہاں تم نے بھائی بنا دیا رکو تمہیں میں بتاتا ہوں ابھی ہاتھ ”اٹھا ہی تھا جب کسی کے نرم ہاتھوں نے یہ وار کرنے سے روک دیا۔۔۔“ ٹین چلو یہاں سے۔

آیت ٹین کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے غصے سے کہہ رہی تھی وہ تو بس یہ ہی سوچ رہی تھی کہ اتنا تماشا تو تب نہیں بننا تھا جب وہ لڑکے پیچھا کرتے اس سے بڑا تماشا تو ٹین اسے بچاتے ہوئے بنا چکا تھا اور اب دیوداس بنا کبھی ایک کو غصہ کرتا تو کبھی دوسرے پے ہاتھ اٹھاتا آیت چاہتی تو تبھی ایمن حنا کو لیے وہاں سے نکل جاتی لیکن جانے کیا سوچ کر ٹین کے پاس آئی اور اب ٹین کے سامنے پورے حق سے کھڑی اسے ”حکم دے رہی تھی۔۔۔“

جانِ ٹین

”انھیں دیکھو نا یہ مجھے تمہارا بھائی بنا رہے ہیں۔

”ٹین پورے مجمع کو فراموش کیے آیت کو کسی بچے کی طرح اپنا مسئلہ بیان کر رہا تھا۔

”چپ

آیت نے انجانے میں اسکے ہونٹوں پے انگلی رکھی اور آیت کی اس حرکت پے ٹین نے

مضبوطی سے پکڑا اس لڑکے کا ہاتھ چھوڑ دیا جو کب سے ٹین کے یہاں وہاں جانے سے

”ذلیل ہو رہا تھا۔

”لیکن یہ؟

ٹین آیت کے چپ کروانے پے ہی چپ ہو جانا چاہتا تھا لیکن آیت کو خود کا حق سونپے

”وہ شکایتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

لیکن ویکن کچھ نہیں چلو یہاں سے

آیت نے ٹین کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اسکا ہاتھ پکڑے اسے مجمع سے لیے نکل

آئی بہت لوگوں نے چہروں پے آئی دبی دبی مسکراہٹ کو روکا اور ان میں ٹین بھی

شامل تھا

ایمن اور حنا بھی دونوں کے پیچھے ہو لیں آیا وہ دونوں لڑکے مل کر ان دونوں کی ہی نا

دھلائی کر دیں کیوں کہ آیت کو تو ٹین بچا لیتا انکے سپنوں کے راج کمار آتے آتے

”کافی دیر کر دیتے سو انھیں اپنی جان خود ہی بچانی تھی۔

ایک خالی جگہ پے جا کر آیت رکی جہاں کوئی اکا دکا لوگ یہاں سے وہاں جا رہے تھے
”۔۔“

”تم پاگل ہو یوں سب کے درمیان مار پٹائی شروع کر دی؟

”آیت غصے سے چلائی۔۔“

اففففف آہستہ لڑکی کان کے ننھے پردے پھٹ گئے تو تمہیں ساری زندگی کیسے سنوں
”گا؟“

ٹین کی نگاہیں ابھی بھی بھٹک کر اپنے ہاتھ پے رک جاتیں جو ابھی بھی آیت کی نرم
”سی گرفت میں تھا۔۔“

ٹین آخر کیوں تم یہ سب کر رہے ہو تم جانتے ہو ایسے اوباش لڑکوں کے گروپس ہوتے
”ہیں اور اگر وہ سب کو بلا لیتے تو تم وہاں اکیلے تھے۔۔۔“

”آیت نے اب کی بار لہجہ کچھ دھیمہ رکھا۔۔۔“

دیکھو اس گرگٹ کو کیسے رنگ بدل رہی ہے ہمیں کہتی بدلہ لینا اور یہاں اسکی فکر میں
ہلکان ہو رہی ہے

ایمن آیت کے بدلتے روپ کو دیکھ کر حنا سے مخاطب ہوئی جو خود حیرت سے کچھ فاصلے
”پے کھڑے آیت اور ٹین کو دیکھ رہی تھی۔۔۔“

”جانِ ٹین۔“

، تو کیا؟ ”چاہے سب کو اٹھلاتے میں اکیلا نبٹ لیتا ان سے
ٹین کو آیت کے لہجے میں چھلکتی فکر سکون بخش رہی تھی

”ٹین تمہیں خود کی کوئی پرواہ نہیں؟“

”تمہیں کچھ ہو جاتا تو؟“

آیت اس پل یہ بھول چکی تھی کہ ٹین ایک ویمپائر ہے اور وہ سب مل کر بھی اسکا کچھ ”نہیں بگاڑ سکتے تھے۔۔“

توووووو زیادہ سے زیادہ میں مر جاتا۔

”ٹین تو کو لمبا کرتے آیت کے کچھ قریب ہوا۔۔

شٹ اپ۔ ”بکو اس کرنے کو نہیں کہا۔

ٹین کی اس بات پے جیسے آیت کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو اسکے ہاتھ کو جھٹکتی دو، تقدیر اور، سمجھیے ہوئی۔۔

”اے منعم! منعم تو یہاں جناب کو ہماری فکر ہو رہی ہے؟“

”ٹین نے دوبارہ ہاتھ پکڑنا چاہا لیکن آیت نے دونوں ہاتھ پیچھے کمر پے باندھ لیے۔۔

جاو بھاڑ میں مجھے کیوں ہونے لگی فکر

ایک سحر تھا جو اب ٹوٹا تھا اور آیت ان سب میں ٹین سے نفرت کو بھلائے بیٹھی تھی

”تمہیں دورے پڑتے ہیں؟

”ٹین نے آیت کا دھوپ چھاواں ہوتا لہجہ دیکھ کر نا سمجھی سے پوچھا۔

”چلو آیت حنا۔

آیت نے سرے سے ہی ٹین کی سوال کو انور کیا من ہی من میں وہ اپنے اب تک کے رویے سے کافی شرمندہ ہو چکی تھی مگر یہ بات ٹین پے ظاہر کرنا خود کا ہی نقصان ”تھا۔۔

خبردار جنگلی بھالو اگر تم نے آیت کا ساتھ دیا
”ایمن نے بڑھتے قدم۔ دیکھ ٹین نے اسے وارن کیا۔۔

ٹین نمٹنٹنٹن

ایمن نے غصے سے گھورا کیوں کہ ٹین ابھی تک ایمن کو دیا گیا لقب نہیں بھولہ تھا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

حنا تم۔ تو میرا ساتھ دو

”ٹین معصومیت چہرے پے لائے اب سوالیہ نظروں سے حنا کو دیکھ رہا تھا۔۔

بھئی میں کچھ نہیں کر سکتی

”حنا نے بھی کندھے اچکا دیے۔۔

”آیت۔

”ٹین نے جتنے پیار سے آیت کو پکارا تھا آیت کو قدم اٹھانا دشوار لگ رہا تھا۔۔

، آیت میری طرف دیکھو

”ٹین نے ٹھوڑی سے پکڑے آیت کا چہرہ اپنی جانب کیا۔

”کیا؟

آیت کی نظریں ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھیں صاف ظاہر تھا وہ ٹین کو انگور کرتے ہوئے بھی انگور نہیں کر پا رہی تھی۔

آیت میں بس ایک بات کہنا چاہتا ہوں؟ ”ٹین نے ایک لمبا سانس لیا اور بات کو جاری رکھا۔

”میں تم سے محبت کرتا تھا کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا۔

میں جان چکا ہوں کہ تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو اب کی بار ٹین کا لہجہ شدتوں میں ڈوبا ہوا تھا جسے آیت نے جھکی پلکوں سے محسوس کیا تھا۔

لیکن۔ اس محبت کا اعتراف تم۔ کبھی نہیں کرو گی ہاں شاید تمہیں میری ان شدتوں کا اندازہ تب ہو جب میں تمہاری زندگی اے چلا جاؤں آیت ایک بات یاد رکھنا جس قدر میں تم سے عشق کرتا ہوں تمہیں ایسا عشق کوئی نہیں کر پائے گا تم نے ہمیشہ میری ذات کی تذلیل کی اور یقین جانو میں نے آج تک تم سے نفرت نہیں کرنا چاہی لیکن ایک بات آیت ان سب باتوں کا احساس تمہیں وقت بہت اچھے سے کروادے گا بہتر ہے میری زندگی میں میری رہو ورنہ میرے بغیر تمہیں اپنی زندگی زندگی نہیں لگے گی

”چلتا ہوں۔

آیت کو خود سے قریب کرتے ٹین نے ہاتھوں سے تھامے اسکے پیشانی پے اپنی محبت کی ”مہر ثبت کی اور پھر اگلے چند لمحوں میں آنکھوں سے او جھل ہنسی گیا۔

آیت نے ٹین کے جانے کے بعد جھکی پلکیں اٹھائیں تو آنسو پلکوں کی باڑ کو پار کرتے رخساروں پے بہہ نکلے

حنا اور ایمن بھی قریب آچکیں تھیں اور آج وہ ٹین کے سچے جذبوں کی گواہی دینے کو ”تیار تھیں۔۔

”میں کیا کروں؟

بے بسی سے آیت کی آنکھوں سے آنسو گرتے دور کھڑے ٹین کو اپنے دل پے “گرتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے وہ جانتا تھا کہ آیت اس سے نفرت کیوں کرتی ہے لیکن وہ اس بات کا آیت کو یقین چاہ کر بھی نہیں دلا سکتا تھا کہ ان سب میں اسکی ذات بے گناہ ہے تینوں کو کچھ پل وہاں کھڑا دیکھے ٹین بھی وہیں کچھ فاصلہ پے کھڑا رہا اور جب تینوں وہاں سے چل دیں تو ٹین نے بھی واپسی کے لیے قدم بڑھائے دونوں میں سے کوئی نہیں جانتا تھا کہ قسمت ان دونوں کے لیے کس قدر سخت فیصلے کر چکی ہے۔۔

”گڈ مارنگ میم۔

”خولہ نے آفس میں داخل ہوتے ہیں پیشہ وارانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

ہممم میٹنگ؟

”آئے نور نے مختصر کہا۔

”جی میم بس کچھ دیر تک شروع کر دی جائے گی۔

”خولہ نے فائلز ٹیبل پر رکھیں۔

”اوکے۔

”آئے نور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

خولہ نے آج پہلی بار آئے نور کو مسکراتے ہوئے دیکھا تھا نا سمجھی سے آئے نور کو ”دیکھتی آفس سے باہر نکل گئی۔

موسم آج بالکل ایش کے دل کی طرح خوشگوار تھا گاڑی ڈرائیو کرتے مسکراتے ہوئے کہیں بار ہوا سے بکھرتے بالوں کو مرر میں دیکھ کر سیٹ کر چکا تھا لیکن وہ تھے کہ ماتھے سے دور ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے آج وہ میٹنگ میں کسی بھی طرح کی ”دیر نہیں چاہتا تھا اسی لیے آفس سے جلد ہی نکل آیا تھا۔۔۔

وائٹ شرٹ کے ساتھ بلیک ڈریس پینٹ پہنے وائٹ شرٹ پے بلیک کوٹ پہن کر بالوں کو نفاست سے سیٹ کیا گیا تھا جو اب بکھرے ہوئے کہیں سے بھی سیٹ شدہ نہیں لگ رہے تھے بازو پے بندھی برانڈڈ وائچ پے بار بار نظریں جاتیں تو وہ مسکرا دیتا آج اپنی ”ہی دھن میں گھن وہ بے چینی سے آشنہ کو دیکھنے کے لیے تڑپ رہا تھا۔۔

”گاڑی پارکنگ ایریا میں کھڑی کرتے باہر نکلا۔

السلام علیکم!۔

شائستگی سے سلام کرتا وہ اپنی جگہ پے بیٹھا کہیں لڑکیوں کی نظریں اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھیں مگر اسے کہاں پرواہ تھی اسے تو بس ایک ہی شخصیت کا انتظار تھا ”ہیلو ایوری ون۔

اک ادا سے کہتی وہ اپنی سیٹ سنبھال کر بیٹھ چکی تھی کہیں دلوں نے دل ہی دل میں اسکے خوبصورت سراپے کو سراہا کہیں نگاہوں نے رشک سے اس حسن کی دیوی کو دیکھا آج معمول سے ہٹ کر ریڈ کالر شرٹ کے ساتھ وائٹ جینز پہنے بالوں کی پونی ٹیل کیے چہرے کسی بھی میک اپ سے عاری وہ سب کی نظروں کا مرکز بنے بیٹھی تھی ایش کی نظریں اسکی جانب اٹھی تو پلٹنا ہی بھول گئیں ریڈ شرٹ میں نکھرا نکھرا گورا چہرہ اسے اپنے دل میں اترتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

سو میٹنگ سٹارٹ کی جائے؟

”آئے نور نے سبھی کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

یس میم

”سبھی نے حامی بھری۔

مسٹر دانش اس پروجیکٹ میں کچھ امپرووینٹس کے لیے اس میٹنگ کو فکس کیا گیا ہے سو آپ کچھ آئیڈیاز دینا چاہیں تو شاید ہمیں کچھ ہیلپ مل جائے؟۔

آئے نور نے اپنے سامنے بیٹھے مسٹر دانش کو مخاطب کیا جو آئے نور کی بات بہت غور سے سن رہے تھے۔

جی بالکل میں آئیڈیاز دیتا ہوں ہمارے سینئر ایش سر ہیں سو انکے پاس بہت سے پلینز سے ہیں جو یقیناً ہمیں کاری مدد ہوں گے

مسٹر دانش نے پیشہ وارانہ انداز میں کہتے ایش کی جانب دیکھا تو سبھی کی نظریں ایک بار پھر ایش کی طرف اٹھیں جو مسکراتے ہوئے آئے نور کے چہرے کا طواف کر رہا تھا دانش کی بات سن کر اسے دل ہی دل میں دانش پے بے انتہا غصہ آیا لیکن چلو اب اونٹ پہاڑ کے نیچے آ ہی گیا تھا تو بچنے کا کوئی راستہ نہیں تھا

اہم اہم اہم

ہلکے سے گلہ صاف کرتے وہ ایسے شروع ہوا جیسے کسی محفل میں نعت شروع کرنے لگا ہو۔

اب بچا رہ وہ کیا بتاتا کہ آشنہ کے چکر میں وہ کسی بھی چیز کی تیاری نہیں کر پایا تھا اب رہ رہ کر اسے خود پے غصہ آ رہا تھا

بالکل میں اپنے رائے پیش کرنا چاہوں گا لیکن اس سے پہلے مجھے اپنے سیکرٹری سے کچھ ڈسکس کرنا ہے

ایش ایک ہی سانس میں کہتے دلاور کو آنکھوں سے سمجھاتے مسکرا دیا
 دلاور سمجھ چکا تھا سو ایش کو لیے میٹنگ ایریا سے باہر نکلا نا چاہ کر بھی آئے نور اس
 حرکت پے مسکرا دی وہ جانتی تھی کہ ایش کی بالکل کوئی تیاری نہیں وہ ایش کو میٹنگ
 میں زچ کرنا چاہتی تھی مگر ایش نے اسے ایسا کوئی موقع فراہم نہیں کیا تھا

”دلاور کسی بھی طرح آج کی میٹنگ کینسل کروا دو۔“

ایش نے جیسے دلاور کے سر پے بم پھوڑا ہو

سرررررررررررر

”دلاور نے بے بسی سے ایش کو دیکھا۔“

”کیا؟“

ایش نے آنکھیں گماتے ہوئے نا سمجھی سے دیکھا جانتا تھا دلاور کے لیے میٹنگ کینسل
 ”کروانا کتنا مشکل ہے۔“

سر آپ جانتے ہیں ہم میٹنگ پہلے بھی کینسل کر چکے تھے اب کی بار کی تو پروجیکٹ
 ”کینسل ہو جائے گا۔“

”دلاور سچائی سے گویا ہوا۔“

ٹرائی ٹو انڈر سٹینڈ میں نے کسی قسم کی کوئی تیاری نہیں کی
 ”اب کی بار ایش نے سچ کہا۔“

مسٹر دلاور اپنے سر کو کہیں کہ بزنس بچوں کا کھیل نہیں ہے انھیں کوئی چنہ چاٹ کی ”ریڑھی لگا دیں اچھا کمالیں گے۔“

آئے نور کسی جن کی طرح وہاں حاضر ہوئی وہ دونوں کو بات کرتا دیکھ چکی تھی لیکن طنز کیے بنا تو اسے بھی سکون نہیں آتا تھا

”دونوں نے بیک وقت آئے نور کو دیکھا۔“

”ایسے مت دیکھیں اپنے سر کو خوشخبری سنا دیں کہ میٹنگ کینسل ہو چکی ہے۔“

آشنہ نے دلاور کو کہتے ہی اپنے کین کی جانب قدم بڑھائے۔۔

دلاور چہرے دوسری طرف کیے اپنی ہنسی کو کنٹرول کر رہا تھا جبکہ ایش کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

آئی ایم ریٹی سوری بٹ سر اب یہ بتا دیں چنہ چاٹ کا پروجیکٹ کب شروع کر رہے ہیں؟

دلاور کہتے ہی پیٹ میں ہاتھ رکھ کر ہستے ہوئے لوٹ پوٹ ہو رہا تھا پاس سے گزرتے سبھی لوگوں کو اسکی ذہنی حالت پے شبہ ہوا

یہ جو دانت نکال رہے ہو نا انھیں اندر رکھو ورنہ ایک بھی نہیں بچے گا

ایش نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا

”نہیں سر اب تو یہ چنہ چاٹ کھا کر ہی اندر ہوں گے۔“

دلاور نے ایک بار پھر چوٹ کی لیکن اب کی بار وہ بات کر کے رکا نہیں تھا بلکہ وہاں سے کسی جن کی طرح غائب ہوا تھا آیا ایش اسکا سر ہی نا پھوڑ دے۔۔

میم بہرام سر کی کال ہے وہ کہہ رہے ہیں آپ اپنے فون سے انکی کال اٹینڈ نہیں کر رہی۔

”نشانے آئے نور کو کیمین کی طرف بڑھتے دیکھا تو ریسپور انکی جانب کیا۔
لو اب انھیں کیا موت پڑ گئی ہے؟
”آئے نور نے چہرے پے مصنوعی مسکراہٹ سجائے ریسپور کان کے ساتھ لگایا۔
”جی بولیں؟

”انداز بالکل نیا تلا سا تھا۔
کال کیوں نہیں اٹینڈ کر رہی؟
”بہرام نے نور کی آواز سنتے ہی سکون اپنے اندر اترتا ہوا محسوس کیا۔
”جناب ہم بڑی تھے اسی لیے کال نا اٹینڈ کرنے کی گستاخی ہوئی۔

”آئے نور کے لیے لہجہ نارمل رکھنا بہت مشکل تھا۔
”تو نور تم مجھے ایک ٹیکسٹ کر دیتی؟

”بہرام پے نور کے کڑواہٹ زدہ لہجے کو برداشت کرنے کا عادی ہو چکا تھا۔
ایک کام کریں آپ آفس ہی جوائن کت لیں کیوں کہ جب سے میں آفس میں آئی
”ہوں آپ نے آنا ہی چھوڑ دیا ہے۔

”نور نے بہرام کو نئی ترغیب دی تا کہ یہ کال میسیجز سے جان چھوٹ جائے۔

نہیں ابھی وقت نہیں مجھے اور بھی بہت کام ہوتے ہیں۔

”بہرام ابھی کسی بھی صورت آفس جوائن نہیں کر سکتا تھا۔

اب اجازت ہے؟

”نور نے الفاظ پے زور دیا۔

نہیں۔

”بہرام نے محبت سے کہا۔

کام ہے مجھے

نور نے مختصر سا کہا کال کاٹنے کی غلطی وہ نہیں کر سکتی تھی کیوں کہ جانتی تھی کہ ایش

ابھی تک آفس میں ہی ہو گا اور اگر بہرام آفس پہنچ جاتا تو کسی نئی جنگ کا آغاز ہوتا

”یہ سوچتے ہی اس نے جھر جھری لی۔۔

آؤ کے شام کو گھر پے ملتے

”بہرام نے کہتے ہی کال کاٹ دی جس پے آئے نور نے سکون کا سانس لیا۔

”اففف پتہ نہیں اس سے کب جان چھوٹے گی۔

”وہ نفرت سے سوچتے ہی اپنے کیمین کی جانب بڑھی۔۔

اس نے جیسے ہی قدم آفس میں رکھے تو ایک مانوس سی آواز کانوں سے ٹکرائی اور یہ

”آواز تو وہ لاکھوں میں بھی باسانی پہچان سکتی تھی۔

”بہت دیر کر دی مہرباں آتے آتے۔

ایش نے آشنہ کا تنقیدی نظروں سے جائزہ لیا وہ پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو چکی تھی لیکن اسکی آنکھوں کا رنگ ایش کی سمجھ سے باہر تھا بہت کچھ تھا جو ایش اس سے پوچھنا چاہتا تھا لیکن ابھی کے لیے اسے بس آشنہ کو منانا تھا۔

”اوہ آپ یہاں میرے آفس میں؟

”آشنہ صوفے پر ٹانگ پیچھے ٹانگ رکھتے سوالیہ نظروں سے ایش کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جی وہ دراصل میں آپکے اہم پروجیکٹ کا حصہ ہوں تو یقیناً کچھ ہمارے درمیان بھی ڈسکس کرنا بنتا ہے؟

”ایش اہم پے زور دیتے شرارت بھری نظروں سے آشنہ کو دیکھنے لگا۔۔۔

”اوکے بتائیں کیا ڈسکس کرنا ہے کیوں کہ مجھے کہیں اور بھی جانا ہے۔

”آشنہ بازو پر بندھی گھڑی کو دیکھتی ایش سے مخاطب ہوئی۔۔۔

تو آشنہ میم

ایش کا سوال منہ پر ہی رہ گیا جب آئے نور نے ٹوکا

مسٹر ایش میرا نام آئے نور ہے سو آپ کو اگر آئے نور کہنا بہت کھٹن لگ رہا ہے تو

”آپ میم نور بھی کہہ سکتے ہیں اس یور چوئس۔۔۔

”آشنہ نے جلانے والی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہا۔

”لیکن ایش بھی ڈھیٹ ثابت ہوا۔

وہ کیا ہے ناکہ مجھے آشنہ کو آشنہ بلانے میں کوئی حرج نہیں ہاں اگر آپ کو میرے منہ سے نور سننا زیادہ پسند ہے تو انشاء اللہ آپ کی یہ خواہش میں کبھی پوری نہیں کروں گا۔۔

”ایش آشنہ کے لہجے میں کہتا آشنہ کو اس پل زہر لگا۔۔“
 ”میرا اور اپنا وقت ضائع مت کریں اور جو کام ہے سیدھے سیدھے بتائیں۔۔“
 ”بتا دوں؟“

ایش اپنی جگہ سے اٹھتا آشنہ کے صوفہ کے پیچھے آکر رکا اب آشنہ کہ ایش کی جانب
 ”پشت تھی۔۔“

”یہ کیا طریقہ ہے؟“
 آشنہ نے چہرے کو ہلکے سے پیچھے کرتے ہوئے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا چہرہ پیچھے
 کرنے کی وجہ سے اسکی گردن میں آئے بل ایش غور سے دیکھتا ہوا مزید قریب ہوا
 ”۔۔“

ایش نے آشنہ کا ٹھوڑی سے پکڑے چہرہ ایک بار پھر سامنے کو کر دیا تا کہ وہ ایش کو
 ”دیکھنا سکے۔۔“

آشنہ کو اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں کی آواز کانوں میں سنائی دے رہی تھی
 گردن سے دونوں بازو ڈالتے ایش نے اپنی ٹھوڑی آشنہ کے سر پر ٹکا دی آشنہ کے
 بالوں سے اٹھتی ہوئی خوشبو ایش نے اپنے اندر اتاری اور اپنے لب آشنہ کے بالوں پر

رکھ دیے آشنہ نے پسلیوں سے باہر آتے دل پے ہاتھ رکھا وہ کسی صورت بھی یہ احساسِ ایش کو نہیں کروانا چاہتی تھی کہ آج بھی وہ اس سے بے پناہ محبت کرتی ہے اور ان دو سالوں کی جدائی میں اس نے عشق سے آشنائی کی پل پل ایش کی جدائی میں ”تڑپتی آج اس کی آغوش میں ہو کر بھی اس سے دور تھی۔۔۔ آشنہ۔“

ایش کے لہجے کا خمار آشنہ نے محسوس کرتے پیچھے ہونا چاہا لیکن ایش کی مضبوط گرفت ”سے خود کو آزاد نا کروا سکی۔“

”چھوڑیں مجھے۔۔“

”آشنہ نے گردن میں لپٹے اسکے دونوں بازوؤں کو پیچھے کرنا چاہا۔۔۔“

”بالکل نہیں“

”ایش نے مختصر سا جواب دیا ٹھوڑی ابھی بھی آشنہ کے سر پے ٹکائے رکھی۔۔“

”ایش آپ اپنی حد پار کر رہے ہیں۔“

”آشنہ کو اپنا لہجہ ہی بیگانہ لگ رہا تھا۔۔“

”نہیں کرتا۔۔“

ایش کہتے ہی آشنہ سے دور ہوا اور ایک بار پھر آشنہ کے سامنے صوفے پے براجمان ہو گیا۔۔“

لیکن اب فرق یہ تھا کہ ایش کی محبت بھری نظریں آشنہ کے چہرے کے بدلتے رنگوں پر تھی اور آشنہ کی نظریں زمین پر وہ کسی ان چاہی سوچ میں غرق ہو چکی تھی پتہ نہیں کیوں لیکن آنے والے کل سے وہ خود خوفناک ہو چکی تھی کیوں کہ وہ یہ جانتی تھی جس مقصد کو وہ پورا کرنے آئی ہے بہرام کبھی بھی اس سے ہٹنے نہیں دے گا اور پورا ہونے میں ایش کی موت یہ سوچتے ہی آشنہ کی آنکھیں بھیگ چکی تھی اور وہ جلد ”ہی وہاں سے ایش کو حیران بیٹھا چھوڑ واک اوٹ کر گئی۔“

”اوہ خدا بتا دے کیا لکیروں میں لکھا۔“

”ہم۔ نے تو ہم تو بس عشق ہے کیا۔“

مدھم سی آواز میں گنگاتی وہ ٹیرس پر کھڑی دور افتح پرے ناجانے کونسے سایے دیکھ رہی تھی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

”میں بتا دوں؟“

کسی مائوس سی آواز نے اسکے گنگنانے پر بریک لگائی

”کسی مائوس سی آواز نے اسکے گنگنانے پر بریک لگائی؟“

جیسے ہی پلٹی تو ٹین کو اپنے قریب پا کر ایک دم اچھل پڑی اس سے پہلے کہ وہ اور چلاتی ٹین نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسکی چیخوں کو روکا وہ آنکھیں پھیلائے حیرت سے بے ہوش ہونے کو تھی۔

جانِ ٹین اس قدر اونچی آواز تو بہ
ٹین نے ایک ہاتھ اسکے منہ پہ رکھا اور دوسرا اسکی کمر پہ رکھے اسے خود سے قریب
”کیا۔“

آیت ٹین کا ہاتھ منہ سے ہٹاتی ایک جھٹکے سے پیچھے ہوئی
تم یہاں کیا کر رہے ہو؟
”ابھی تک اس سے سانس بحال کرنا مشکل ہو رہا تھا۔
”میں یہاں چاند دیکھنے آیا ہوں۔ ہماری چھت سے نظر نہیں آ رہا تھا۔
”ٹین نے مزے سے کہتا چیئر پہ ٹک گیا۔“

ٹین نکلے یہاں سے
آیت کو تو یہ سوچ سوچ کر ہی اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی کہ اگر یہاں بابا
”یا ماما میں سے کوئی آگیا تو کیا انجام ہو گا۔“
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ایویں نکلے اتنی دور سے آیا ہوں اور اب بنا عید کیے تو نہیں جاؤں گا۔
ٹین نے اسکے چہرے کو اپنی گہری نظروں کے حصار میں لیا۔
مطلب؟

آیت نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

مطلب یہ کہ میں اداس ہو گیا تھا اور اگر تمہیں نا دیکھتا تو رات بھر چین نہیں ملتا
ٹین نے گول آنکھوں کو ایسے گھوما یہ کہ آیت مسکرانے پہ مجبور ہو گئی

”ہسی تو پھسی مطلب اب ہم جی ایف بی ایف ہیں؟
 ٹین نے اسے مسکراتے دیکھا تو بے تقی سے بات کہہ دی اور عین اسکی امید کے مطابق
 آیت نے جواب دیا
 ٹین میں کچھ اور سوچ کر مسکرائی ہوں اور دوسری بات میں تم جیسوں کو منہ نہیں لگاتی
 ”دفع ہو جاو یہاں سے۔“

آیت کا موڈ اب کی بار بدل چکا تھا وہ ٹین کو وارن کرتی ایک بار پھر دور آسمان میں
 دیکھنے لگی چاند کی روشنی میں اسکا کھلا کھلا سا چہرہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا
 ٹین آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا اسکے ساتھ آکھڑا ہوا اب دونوں کی نظریں آسمان کی
 جانب تھیں

تمہیں پتہ ہے تم بہت خوبصورت ہو؟
 ٹین نے نظریں ہنوز اس چاند کی طرف تھیں جس کی روشنی نے آیت کے چہرے کو اور
 حسین بنا رکھا تھا

”آیت کی طرف سے مکمل خاموشی تھی۔“

ٹین نے نظروں کا رخ بدلہ تو آیت کے چہرے پر رک گیا وقت جیسے تھم سا گیا تھا
 آیت نے چہرہ کچھ اونچا کر رکھا تھا جس سے لمبی صراحی دار گردن پر بلوں کے نشان
 کچھ واضح ہو رہے تھے سلکی لمبے بال آج ہر چیز سے آزاد تھے کچھ لیٹیں چہرے پر
 جبکہ کچھ کانوں کے پیچھے سجا رکھا تھا ٹین کے لیے اس وقت چاند سے زیادہ خوبصورت

یہ منظر لگ رہا تھا اس نے ہاتھ بڑھا کر کانوں کے پیچھے کی ہوئی لٹوں کو بھی آزاد کر دیا
آیت نے خود کے چہرے پے ٹین کا نرم لمس محسوس کیا تو بے اختیار نظریں ٹین کے
”چہرے پے جا ٹھہریں۔۔“

تم مجھ سے محبت کیوں کرتے ہو؟
آیت نے معصومیت سے کہا
کیوں کہ تم محبت کے قابل ہو۔
ٹین نے اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں ٹین کے لیے ایک محبتوں کا سمندر تھا جس میں
”ٹین غوطہ زن ہوتا تو کبھی نکلنا پاتا۔
جن سے محبت ہو کیا انکو درد دیا جاتا ہے؟
آیت کے سوال پے ٹین نے نا سمجھی سے اسے دیکھا کیوں اس نے تو آج تک اپنی
”ذات سے کبھی بھی آیت کو درد نہیں دیا تھا۔۔“

آیت جس چیز کی سزا تم مجھے دے رہی ہو اسکا گناہ گار میں نہیں ہوں
ٹین آج کھل کر بات کرنا چاہتا تھا وہ ہر غلط فہمی دور کر دینا چاہتا تھا جس کی وجہ سے
”آیت اس سے دور تھی۔“

تو پھر کون ہے؟

آیت کی آنکھوں میں نمی تھی جو ٹین کو تکلیف دے رہی تھی مگر محبت میں وہ اپنی ”دوستی کو دغا نہیں دے سکتا تھا۔“

اب کی بار دونوں کی آنکھیں نم تھی ٹین کے پاس اسکے سوال کا کوئی جواب نہیں تھا انجانے میں آیت ٹین کے سینے سے جا لگی اور کہیں مہینوں کا غبار اب آنکھوں کے رستے باہر آنے لگا گرم سیال آنکھوں سے بہتا ٹین کی شرٹ بھگو رہا تھا وہ خود بھی کم تکلیف میں نہیں تھا

بے آواز دونوں کو روتے کہیں پل گزر گئے

”آیت۔“

کسی کی غصے سے بھری آواز دونوں کے کانوں میں پڑی تو دونوں کے دل دہل کر رہ گئے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

راحیل صاحب غصے سے کہتے آگے بڑھے

آیت کے ہاتھ پاؤں پھول چکے تھے لیکن ٹین مطمئن سے کھڑا تھا

چٹاخ

”ایک زوردار تھپڑ کی آواز پورے ٹیرس کے احاطے پہ گونجی۔“

”ٹین بے یقینی سے کبھی روتی آیت کو تو کبھی راحیل صاحب کو دیکھ رہا تھا۔“

”تھپڑ کا نشان آیت کے ملائم چہرے پے اپنا نشان چھاپ چکا تھا۔

تم اس حد تک گر گئی آیت

”راحیل صاحب کسی بکھرے ہوئے انسان کی طرح کرسی پے ڈھے سے گئے۔

آیت اب انکے قدموں میں بیٹھ چکی تھی وہ کسی صورت بھی خود پے اتنا بڑا الزام قبول نہیں کر سکتی تھی۔

”نہیں بابا آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔

ہچکیوں کے درمیان اس سے بولنا محال ہو رہا تھا۔

یہ لڑکا کون ہے؟

”راحیل صاحب نے نخوت سے قریب کھڑے ٹین کی جانب اشارہ کیا۔

”بابا آیت کے لفظ منہ میں ہی تھے جب ٹین خود بول پڑا۔

اللہ جی تھینکس تو میرا یہاں آنے کا مقصد پورا ہوا وہ دل ہی دل میں شکر ادا کرتا

”راحیل صاحب سے مخاطب ہوا۔

انگل میں اور آیت ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور شادی کرنا چاہتے ہیں لیکن

آیت صرف آپ کی عزت کی خاطر آج تک بتا نہیں پائی اور نا ہی مجھے بتانے دیا

ٹین نے راحیل صاحب کو ساری بات ایک ہی سانس میں بتائی اور خود آیت کو دیکھنے لگا

آیت صدمے سے منہ کھولے اپنا رونا بھی بھول چکی تھی ٹین کتنی صفائی سے جھوٹ بول

رہا تھا

تو ٹھیک ہے اپنے والدین کو بھیجو باقی بات ان سے ہوگی اور جہاں تک بات عزت کی ہے تو عزت بتانے سے خراب نہیں ہوتی چھپ کر یوں رشتے قائم کرنے سے خراب ہوتی ہے۔۔

راحیل صاحب اس پل خود کو بہت بے بس محسوس کر رہے تھے آنکھوں میں آئی نمی کو ”پیچھے دھکیلتے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔

انکل میرے والدین نہیں ہیں بس ایک بڑا بھائی ہے
 ”ٹین کے چہرے پے بلا درجے کی سنجیدگی تھی۔۔
 بھائی کو کل بھیجو

راحیل صاحب کہتے ہی آیت کا ہاتھ پکڑے وہاں سے چلے گئے آیت جاتے ہوئے بھی کھا جانے والی نظروں سے ٹین کو دیکھ رہی تھی کیوں کہ یہ بات تو سچ تھی وہ چاہے جتنا بھی راحیل صاحب کو یقین دلاتی وہ کبھی بھی اسکی بات پے یقین نہ کرتے لیکن اسے ٹین سے اس قدر الٹی حرکت کی امید نہیں تھی۔۔۔ ”وہ تو یہ سوچ سوچ کر ہی مرے جا رہی تھی کہ راحیل صاحب کو کس طرح روکا جائے۔

ٹین کندھے اچکاتا مسکراتے ہوئے وہاں سے غائب ہوا۔۔

”کیا!!!!!!“

ایش اپنی جگہ سے اچھلا وہ ابھی ابھی آفس سے واپس آیا تھا مگر ٹین کی دی ہوئی دھماکہ دار خبر اسکے چودہ طبق روشن کر چکی تھی۔۔

اور ایکٹنگ مت کر۔۔

”ٹین نے ایک آئی برو اچکاتے ہوئے ایش کو دوبارہ سے ہاتھ پکڑ کر بیٹھایا۔۔

”میں جانتا تھا تو پاگل ہے لیکن اس حد تک ہے یہ مجھے آج پتہ چل گیا۔۔

”ایش ابھی تک اپنی حیرانی کو ختم نہیں کر پا رہا تھا۔۔

”دیکھ یہ فضول باتیں بعد میں کرنا پہلے یہ بتا کل کس وقت فری ہے؟

ٹین نے سرے سے ہی ایش کی بات کا اثر نہ لیا۔۔

میں کہیں نہیں جا رہا تیرے ساتھ

”ایش نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کھرا جواب دیا۔۔

یار تیرے علاوہ میرا کوئی نہیں ہے اب تو ہی میری مدد نہیں کرے گا تو کون کرے گا؟

”ٹین نے مصنوعی آنسو پونچھے۔۔

واہ اور اس چکر میں تیری اس نک چڑی سے میں قتل ہو جاؤں؟

”ایش نے آنکھیں سکیڑی۔۔

”نہیں یار وہ تو بہت معصوم ہے بس پلیر مان جانا۔۔

ٹین نے ہاتھ جوڑے

ٹین تو مجھے میرے ہی سسرال بھیج رہا ہے

”ایش نے اپنے شوز اتارتے ہوئے بے بسی سے ٹین کو دیکھا۔

مطلب اب کیسا تیرا سسرال؟ اب تو آشنہ

”ٹین نے اپنی بات ادھوری چھوڑی۔

جو بھی ہے ہیں تو میرے سسرال والے

ایش کو اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ سسرال بولنے پے ٹین بات کی گہرائی تک جانے

”میں دیر نہیں لگائے گا۔

”ایش؟

ٹین نے آئی برو اچکائی کیونکہ وہ حیران تھا آج ایش آشنہ کے ذکر پے دکھی آتمہ نہیں

”بنا تھا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

کیا؟

ایش نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

میں کچھ دنوں سے نوٹ کر رہا ہوں تو بڑا خوش خوش ہے کیا بات ہے؟

ٹین بھی کافی دنوں سے ایش کی طبیعت کا اتار چڑھاؤ دیکھ کر فائنلی آج پوچھ چکا تھا۔۔

تو پہلے کون سا مجھ میں ہٹلر کی روح تھی؟

ایش نے بات کو مزاق میں لیا۔

ایش تو کچھ چھپا رہا ہے؟

”ٹین نے ایش کے ہاتھ تھامے۔

”ایسے ہاتھ مت پکڑا کر لڑکیوں والی فیلنگ آتی ہے۔۔
 ”ایش نے اپنے ہاتھوں پے رکھے ٹین کے ہاتھوں کو دیکھ کر شرماتے ہوئے کہا۔۔
 شٹ اپ نہایت ہی فضول بات تھی۔۔

”ٹین نے اپنے ہاتھ پیچھے کیے۔۔
 اوکے پریشان مت ہو میں کل چلوں گا تمہارے ساتھ۔۔۔۔
 ایش ٹین کے کندھے پے دباؤ ڈالتا ہوا کھڑا ہوا۔۔

شکریہ

ٹین نے اپنے بتیس دانتوں کی نمائش کی۔۔

یہ کل کے بعد بولنا

ایش زومعنی انداز میں کہتا وہاں سے چلا گیا ٹین کی نظروں نے نا سمجھی سے ایش کا پیچھا
 کیا آخر اس نے ایسا کیوں کہا؟

ٹین نے پرسوج انداز میں ٹھوڑی پے انگلی رکھی

چلو کوئی نہیں کل دیکھتے ہیں

”آیت کا سوچتے وہ مسکرا دیا اب اسے کل کاشت سے انتظار تھا۔۔۔

لیکن راحیل صاحب یوں اچانک ؟

طاہرہ بیگم آیت کی رشتے کی بات سنتے ہی راحیل صاحب کے پیچھے پڑیں ہوئیں تھیں۔۔

ہاں لڑکا اچھا ہے تو مجھے لگتا دیر نہیں کرنی چاہیے۔

راحیل صاحب کے چہرے پے سنجیدگی تھی۔

لیکن آیت سے تو پوچھ لیں۔

طاہرہ بیگم کو آیت کی فکر ستا رہی تھی وہ آیت پے کسی بھی طرح کی زبردستی نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔۔

طاہرہ بیگم مجھے یقین ہے ہماری بیٹی کو اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہو گا
راحیل صاحب نے طاہری بیگم کو ٹین اور آیت کے مطلق کچھ بھی نہیں بتایا تھا
ایک بار آیت سے بات کر لیں

طاہرہ بیگم نے ہار مانی وہ ابھی تک سمجھ نہیں پا رہی تھیں کہ یوں اچانک راحیل صاحب
کو رشتے کی کیا سوچی

میں نے فیصلہ کر لیا ہے اور اب میں اس سے ایک انچ پیچھے نہیں ہٹوں گا کل لڑکے
”والے آرہے ہیں رباب اور ارسلان کو بھی بلا لیں۔۔

راحیل صاحب حکم صادر کرتے کمرے سے نکلے۔۔

کمرے کی دیوار کے ساتھ کھڑی آیت نے اپنے والدین کی سبھی گفتگو سن لی تھی ایک
آخری امید تھی کہ وہ راحیل صاحب کے سامنے خود کو بے قصور ثابت کر سکے مگر اب
یہ بھی ناممکن تھا منہ پے ہاتھ رکھتے اس نے اپنی سسکیوں کا گلہ دبایا اور وہاں سے اپنے
”کمرے کی جانب بھاگی۔۔۔

!السلام۔ علیکم

”بہرام نے کیچن میں کھڑی آئے نور کو سلام کیا۔۔

!والعلیکم۔ السلام

”نور سلام کا جواب دیتی ایک بار پھر کام میں مصروف ہو گئی۔۔

کیا کر رہی ہو؟

”بہرام یہ جانتے ہوئے بھی کہ نور کیا کر رہی ہے پھر بھی پوچھنا فرض سمجھا۔۔

آنکھیں ہیں یا بٹن؟

نور نے ایک ہاتھ سے بالوں کو پیچھے کیا۔۔

آپ کو بتانے میں کوئی مسئلہ تو نہیں؟

بہرام بھی ضد کا قیدی تھا۔۔

بھوک لگی ہے سو چکن مجھ سے کچا نہیں کھایا جاتا اسی لیے روسٹ بنا رہی ہوں۔

اب کی بار نور نے بتانا ہی بہتر سمجھا۔۔

حد ہے ایک ویمپائر کو کچا چکن نہیں پسند؟

بہرام نے نور کی جھکی پلکوں کو غور سے دیکھا اس قدر پیچھے کو مڑی ہوئیں تھیں کہ وہ

جیسے ہی آنکھیں کھولتی تو پلکیں جیسے آنکھوں کے اوپر جمع ہو جاتی اور نظریں جھکاتی تو وہ

جمع ہوئی ہوئی پلیس کسی مور کے پنکھ کی طرح کھل اٹھتی اور عمل بار بار وہ اپنی آنکھوں کے ساتھ کرتی جس سے اسکے حسن میں مزید اضافہ ہوتا۔

مجھے لگتا آپ کا دماغ اتنا کمزور تو نہیں ہے جو آپ بھول چکے ہوں کہ میں ایک انسان سے ویسپائر بنی ہوں اور مجھے ویسپائرز کا کھانا کھانا آج بھی پسند نہیں۔

نور بہرام کے سوالوں سے اب تنگ آ چکی تھی اور یہ بیزاری اسکے چہرے پر صاف ظاہر تھی۔

اچھا ٹھیک ہے۔

بہرام مختصر سا جواب دیتے اپنے کمرے کی جانب بڑ گیا کیوں کہ وہ آشنہ کو مزید پریشان نہیں کر سکتا تھا۔

تھنگ گاڈ ورنہ دماغ کی دہی جب تک نا بن جائے یہ بندہ جان نہیں چھوڑتا۔

آشنہ نے لمبا سانس لیا اور دوبارہ اپنے کام میں بڑی مصروف ہو گئی

اسے اب انسانوں کا خون اٹریکٹ کرنے لگا تھا مگر وہ بے جا کسی کی جان لینے کے درپے

نہیں تھی اکثر بھوک اسے یہ کام کرنے پر مجبور کرتی مگر وہ خود پے جبر کر کے

برداشت کر لیتی آج بھی بھوک کی طلب میں وہ کسی کا خون پینا چاہتی تھی لیکن نرم دل

کے ہاتھوں مجبور اس نے پھر اس ارادے کو ترک کیا اور جی بہلانے کے لیے کیچن میں

آگئی لیکن وہ یہ محنت بھی بس وقت گزاری کے لیے کر رہی تھی کیونکہ وہ کسی صورت

”بھی چکن نہیں کھا سکتی تھی۔۔۔۔

رباب اور ارسلان بھی صبح سے آئے ہوئے تھے رباب حیران تھی کہ یہ سب اتنی جلدی مگر ساتھ ہی ساتھ اسے خوشی تھی کہ اسکے بابا کبھی بھی کوئی غلط فیصلہ نہیں لے سکتے۔۔۔

”ماما لڑکے والے کب تک پہنچ جائیں گے؟
 ”رباب آشنہ کو سنبھالتی طاہرہ بیگم کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھی۔۔۔
 پتہ نہیں بیٹا تمہارے بابا کو پتہ ہو گا۔۔۔
 ”طاہرہ بیگم کا چہرہ بجھا بجھا سا تھا۔۔۔

ماما۔ آپ پریشان لگ رہی ہیں سب خیر تو ہے؟
 رباب ماں کے چہرے پر چھائی پریشانی صبح سے دیکھ رہی تھی۔۔۔
 ”نہیں کچھ نہیں بس آیت کے لیے پریشان ہوں پتہ نہیں وہ اس رشتے سے خوش ہو گی یا نہیں

طاہرہ بیگم نے لہجے سے ہی اپنی بیٹی کے لیے ممتا کا پیار چھلک رہا تھا۔۔۔۔۔
 ”ماما یقین رکھیں بابا پے اور دعا کریں سب ٹھیک ہو۔۔۔
 رباب نے آشنہ کو صوفے پر لیٹاتے ہوئے طاہرہ بیگم کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر
 ”انہیں حوصلہ دیا۔۔۔۔۔

اللہ سب بہتر کرے
طاہرہ بیگم گھٹنوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔

میں ہینڈ سم لگ رہا ہوں نا؟
ٹین پچھلے پندرہ منٹ میں ایک ایک سوال بار بار کر کے ایش کو ذلیل کر چکا تھا۔۔۔
نہیں تو منحوس لگ رہا ہے ہینڈ سم توبہ تو ایک نمبر کا بندر ہے مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی
اس لڑکی نے تجھ میں کیا دیکھا مجھے تو اس کے ماضی حال اور مستقبل پہ ٹوٹ کر رحم آ
رہا ہے۔۔۔

ایش نے بنا ٹین کس بولنے کا موقع دیے اپنی بات مکمل کی اور مصنوعی افسوس کرتے
ایک بار پھر ڈرائیو کرنے میں مگن ہو گیا۔۔۔
ٹین ابھی تک سکتے کی کیفیت سے ایش کو دیکھ رہا تھا۔۔۔
تو بھائی نہیں غدار ہے۔۔۔

”ٹین نے مصنوعی آنسو پونچھے۔۔۔
واہ واہ کیا کہنے جناب کے ایک تو مجھے اس نک چڑھی کے سامنے پیش کر رہا ہے اور
اوپر سے میں ابھی بھی غدار ہوں؟
ایش نے بھرپور ایکٹنگ کی۔۔۔
اب اگر تو نے اسے نک چڑی کہا نا تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔

ٹین نے انگلی سے وارن کیا اور باہر دوڑتے ہوئے مناظر کو دیکھنے لگا آج دل کسی اور ہی لے میں دھڑک رہا تھا آخر وہ اپنی محبت کو پانے جا رہا تھا اور یہ سب اتنی آسانی سے ہو جائے گا وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا اپنا مستقبل آیت کے ساتھ سوچتے ہوئے ”ایک خوبصورت سی مسکراہٹ اسکے لبوں کو چھو گئی۔۔۔۔۔“

ایش دل ہی دل میں اسکی خوشیوں کی دعا کرتے مسکرا دیا چھن سے کسی کا حسین چہرہ ”دماغ کے پردوں میں آیا تو مسکراہٹ گہری ہو گئی۔۔۔۔۔“

آج کوئی خاص دن ہے کیا؟

آئے نور نے ٹیبل پے پڑے گلاب کے پھولوں کے بکے کو دیکھتے ہوئے خولہ کو سوالیہ نظروں سے دیکھا نیلی آنکھوں میں حیرت نمایاں تھی۔۔۔۔۔

نہیں میم۔ یہ ایش سر نے بھجوائے ہیں۔۔۔

خولہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اوہ وہ خود دینے آئے تھے؟

”نور کو ایش کے بارے میں پوچھنا خوشی دے رہا تھا۔۔۔“

نہیں میم۔ دلاور سر دے کر گئے ہیں اور انکا کہنا تھا کہ ایش سر آپ سے کال پے بات کرنا چاہتے ہیں

”خولہ نے ساری بات نور کے گوش گزار دی۔۔۔“

ہم سب کو آپ ایک کام۔ کریں ایش صاحب کو میرا نمبر سینڈ کر دیں۔۔۔
نور نے پر سوچ انداز میں کہتے خولہ کو جانے کا اشارہ کیا۔۔

جی میم

”مختصر سا کہتی خولہ کبین سے باہر نکلی اب اسکا رخ عالی کے کبین کی جانب تھا۔۔۔۔۔

ایش یہ سب کر کے آپ مجھے کمزور کرنا چاہتے ہیں لیکن آپ یہ بھول گئے ہیں کہ خود
پے بیتی اذیت آج بھی میرے دل کو تار تار کرتی ہے آپ نے تو مجھے مرتا دیکھ کر
چھوڑ دیا تھا لیکن بہرام نے مجھے بچا لیا یقیناً اپنے گھر والوں کی نظر میں آشنہ ایک
مرے ہوئے وجود کے علاوہ کچھ نہیں مگر میں آج بھی اسی جگہ کھڑی ہوں جہاں مجھے
کسی کا خاص شکار بنا کر پل پل مرنے کے لیے چھوڑ دیا تھا

میری آنکھوں سے سارے وہ خواب چھین لیے گئے تھے جو میں نے آپ کے سنگ
زندگی گزارنے کے دیکھے تھے۔ کتنی محبت کی نائیں نے آپ سے لیکن آپ نے اسے
ٹھکرا دیا اور آج آپ میری محبت میں پاگل بنے پھرتے ہیں اور قسمت کا پیا تو دیکھیں
کہ آج مجھے میرے انتقام سے بڑ کر کچھ نہیں پھولوں کو ہاتھوں میں مسلتی وہ زخمی سا
”مسکرا دی۔۔

”انتقام کی آگ ایک بار پھر سینے میں بھڑک اٹھی تھی“

”یار بہت گبھراہٹ ہو رہی ہے۔۔

ٹین ہاتھوں کو ملتے گاڑی سے باہر نکلا۔۔۔

ایش گاڑی لاک کرتے ٹین کو لیے گیٹ کی جانب بڑھا۔۔۔

توبہ یہ دن بھی آنے تھے

ایش خود سے سوال کرتے بیل دی۔۔

چند لمحوں کے بعد چوکیدار نے دروازہ کھولا۔۔ شاید وہ آنے والے مہمانوں کے بارے میں راحیل صاحب سے سن چکا تھا اسی لیے بنا کوئی تاخیر کیے ٹین اور ایش کو اندر آنے کا اشارہ کیا۔۔

دونوں ملازم کی مدد سے ٹی۔وی لاونج تک پہنچے تبھی راحیل صاحب سامنے سے آتے دیکھائی دیے

دونوں نے یکجا سلام کیا تو راحیل صاحب نے جواب دیتے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی ایک صوفے پر ٹک گئے۔۔۔۔

تو آپ ان کے بڑے بھائی ہیں۔

راحیل صاحب نے سوال ایش سے کیا مگر نظروں کا اشارہ ٹین کی جانب تھا۔۔

،“ جی

ایش نے مختصر سا جواب دیا۔۔

راحیل صاحب حیران تھے کیوں کہ دونوں سامنے بیٹھے نفوس میں اتج ڈیفرنس والا کوئی معاملہ نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

اچھا مجھے بس ایک منٹ دیجیے میں ابھی آیا۔۔

راحیل صاحب ادب سے کہتے کیچن کی جانب بڑھے۔۔۔

یار میں واپس جا رہا ہوں یہ کھڑوس بڈھا تو مجھ ویمپائر کو ڈرا رہا ہے۔۔۔

ایش نے یہاں وہاں نظریں گمائیں تاکہ کوئی انکی بات ہی ناسن لے۔۔۔

چپ کر کے بیٹھ اور میرا رشتہ پکھ کروا کے اٹھنا۔۔۔

”ٹین نے سرگوشی میں کہا آواز اتنی تھی کہ ایش بھی بامشکل سمجھ پایا۔۔۔

واہ بیٹا میں رشتہ کروانے والی مائی ہوں جو تو مجھے یوں لایا ہے رک تیرے نا ہونے

”والے سسر کو تیرک سچائی بتاتا ہوں۔۔۔۔

ایش ٹین کی بے چینی کو بھانپ کر اسے مزید زچ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

بھول گیا وہ مری کی سخت سردی کی راتیں جب تیرے ایک بار کہنے پے میں تیرے

ساتھ چل پڑا بھول گیا وہ دن جب میں نے تجھے اپنے منہ کا نوالہ کھلایا تجھے گیلے پے لیٹا

کر خود خشک پے سویا بھول گیا وہ ایک ایک پل جب جب تو نے مجھے پکارا اور میں نے

”تیری پکار پے دل وجان سے انکار کیا۔۔۔

”ٹین بھر پور ایکٹنگ کرتے ایش کو ہسنے پے مجبور کر رہا تھا۔۔۔

بس کر اتنی تو میری اماں اور باتوں پے غور کر تجھے پتہ چل جائے گا کس حد تک اماں کے نقلی روپ میں تو نے مجھ پے ظلم ڈھائے ہیں۔؟
 ”ایش نے بھی اسی کا لہجہ اپنایا۔۔

مجھے تو لگتا یہاں ہم ایک دوسرے سے باتیں کرنے آئے ہیں گھر والے تو ہمیں دیکھتے یوں چھپ گئے ہیں جیسے ہم نے اپنا اصلی روپ دیکھا دیا ہو؟
 جب کافی دیر تک راحیل صاحب واپس نا آئے تو ٹین نے جنھجلا کر کہا۔۔۔
 ٹھنڈے جوک بعد میں مارنا پہلے سامنے دیکھ کھڑوس کے ساتھ تیری اور میری مشترکہ ساس آرہی ہے۔۔۔

ایش نے سامنے سے آتے راحیل صاحب اور طاہرہ بیگم کو دیکھ کر مدھم سی آواز میں کہا۔۔۔

! السلام علیکم

طاہرہ بیگم نے آتے ہی دونوں کو سر پے پیار دیا وہ دونوں بھی ادب سے کھڑے ہو چکے تھے۔۔۔

کیسے ہو؟

طاہرہ بیگم کو پہلی ہی نظر میں دونوں بہت اچھے لگے تھے وہ اب من ہی من میں راحیل صاحب کے انتخاب کو سراہ رہی تھیں۔۔۔۔

جی اللہ کا کرم آپ سنائیں؟

ایش نے نہایت ادب سے کہا
ٹین تو بیہ بچہ بنے بیٹھا تھا جیسے اس سے بڑ کر پوری دنیا میں اور کوئی معصوم بچا ہی نا
”ہو۔۔۔“

اللہ کا شکر ہے بیٹا۔۔۔
طاہرہ بیگم نے شائستگی سے کہا۔۔۔
اللہ کرم ہی رکھے۔۔
”ایش نے دعا کی۔۔“

کچھ دیر ادھر ادھر کی باتیں ہوئیں راحیل صاحب کو آیت کا انتخاب بہت پسند آیا تھا
رباب کھانے کی ٹرالی طرح طرح کے لوازمات سے سجائے ٹی۔وی لاونج میں داخل
”ہوئی۔۔“

اوہ تیری۔۔

ٹین اور ایش نے کھانا دیکھتے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھا اشارہ یہ ہی تھا اب یہ
کھانا پڑے گا؟

رباب نے سلیقے سے سارے لوازمات ٹیبل پر سجائے اور ایش اور ٹین کو چائے پیش
”کی۔۔۔“

دونوں نے بے دلی سے چائے کے کپ پکڑے۔۔۔

ارسلان بھی اب ٹی وی لاونج میں آچکا تھا دونوں سے بغلیں ہوتے وہ بھی سنگل
”صوفے پر ٹک گیا۔۔۔“

خوشگوار ماحول میں کچھ دیر باتیں ہوئیں سبھی کو ٹین اور ایش بہت پسند آئے تھے
راحیل صاحب کے حکم کے مطابق آیت کو سامنے نہیں لایا گیا تھا کیوں ٹین اور آیت
دونوں ہی ایک دوسرے کو پہلے سے جانتے تھے تو آیت کا ان کے درمیان بیٹھنا راحیل
صاحب کو مناسب نہیں لگا۔۔۔۔۔

دیکھیں ہمیں یہ رشتہ قبول ہے لیکن میں چاہتا ہوں شادی اسی مہینے میں ہو جائے تو بہتر
ہے

راحیل صاحب خوش دلی سے کہتے آخر میں اپنا فیصلہ سنا چکے تھے۔۔
سب نے بیک وقت راحیل صاحب کو دیکھا سب کو اختلاف تھا سوائے ٹین کہ کیوں کہ
اتنی جلدی شادی ایسے تو کوئی تیاری بھی نہیں ہو پائے گی۔۔۔

”سب کی نظریں خود پے پا کر راحیل صاحب بے تسلی سے جواب دیا۔۔
بیٹیاں جتنی جلدی اپنے گھر کی ہو جائیں اتنا اچھا ہے ورنہ باپ کی عزت بچانے کی خاطر
”وہ چوری چھپے رشتے قائم کر لیتی ہیں۔۔“

راحیل صاحب نے ذومعنی انداز میں بات مکمل کی ٹین راحیل صاحب کی اس بات کا
”مطلب اچھے سے سمجھ چکا تھا بد مزہ سا ہوتے ہلکے سا رخ پھیرتے ہوئے بیٹھ گیا۔۔“

چلیں جیسا آپ کو مناسب لگے

ایش نے بھی راحیل صاحب کے حکم پے حامی بھر لی۔۔

”ٹین کے تو من میں ابھی سے لڈو پھوٹ رہے تھے۔۔

ہاں لیکن آیت کو دیکھنا کے لیے دل مچل رہا تھا لیکن ظالم سر نے دل کو کچل کر رکھ

”دیا۔۔۔

ٹین کو خود پے رحم آ رہا تھا پہلے بیٹی سولی پے لٹکائے رکھتی تھی اور اب سر بھی شامل

”ہو چکے تھے کیسے کٹے گی اسکی زندگی یہ سوچتے ہوئے اس نے ایک جھرجھری لی۔۔۔

”اومائی گاڈ۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ایش کا قہقہہ گھر میں انٹر ہوتے ہی بلند ہوا۔

پورے راستے خاموشی سے ڈرائیو کرتے اس نے خود پے بہت ضبط کیا مگر جیسے ہی گھر

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

میں داخل ہوا اسے اپنا ضبط توڑنا پڑا۔۔۔

”ٹین کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھتا صوفے میں نیم دراز ہو چکا تھا۔۔

اففففف یعنی ہمارے مشترکہ سر نے ٹین کے چھکے چھڑا دیے

ایش کو ابھی تک ٹین کی وہاں ہوتی خراب حالت نہیں بھول پارہی تھی۔۔۔

شکر ہے میں تیرا رشتہ دیکھنے گیا ورنہ تو تجھے وہ دھکے مار کے گھر سے نکالتے تب بھی

انہیں ٹھنڈا پڑتی۔۔۔

زیادہ ہنسنے سے آنکھوں میں آئی نمی کو ایش نے ہاتھوں کی پشت سے صاف کیا۔۔۔

اوہ اور چائے میں کہتا ہوں صبح تیرے جوڑوں میں بیٹھے ہیں سب ہاہاہاہاہا

”ایش کچھ دیر سانس لیتا اور پھر ہنسنے میں مشغول ہو جاتا۔۔۔

”شٹ اپ نکل یہاں سے۔۔۔

”ٹین نے کشن اٹھا کر ایش کی طرف پھینکا جسے ایش نے بڑی مہارت سے کچھ کر لیا۔۔۔

یار تجھے آفس نہیں جانا کیا؟

”ٹین اب ایش کے ہنسنے سے اب زچ ہو رہا تھا۔۔۔

بیٹا آفس تو جانا ہے لیکن ابھی تیرا رشتہ پکہ ہونے کی خوشیاں تو منانے دے

ایش نے وہ ہی کشن ٹین کو دے مارا۔۔۔۔۔

”بڑی مہربانی باقی خوشیاں شادی پے منالینا چلتا بن یہاں سے۔۔۔

ٹین نے کشن اٹھا کر سر کے نیچے رکھا۔۔۔

اوکے ویسے بھی مجھے بہت دیر ہو گئی ہے میں چلتا ہوں ہاں لیکن وہ مشترکہ سسر کا فون

”آئے تو کہہ دینا کہ ایش آفس ہے۔۔۔

”ایش جاتے جاتے بھی تنگ کرنا نہیں بھولا تھا۔۔۔

اسے کیا ہوا ہے اتنا خوش مزاج تو یہ کبھی نہیں تھا پتہ لگانا پڑے گا ٹین نے ایش کا بدلہ

ہوا رویہ نوٹ کیا اب اسے کسی بھی طرح اس خوش مزاجی کی طے تک پہنچنا تھا یہی

”سوچ کر اس نے آنکھیں موند لیں۔۔۔۔۔

ایش نے تمہیں تھپڑ مارا؟

ملکہ بے یقینی ماہ رخ کی گال پے پڑے انگلیوں کے نشان دیکھ رہی تھی۔۔۔۔
جی۔

ماہ رخ نے مگر مجھ کے آنسو بہائے
لیکن وہ ایسا تو نہیں کر سکتا تم نے کوئی بات کی تھی کیا جو اسکے مزاج پے گراں گزری
ہو؟

ملکہ نے ٹٹولتی آنکھوں سے ماہ رخ کو دیکھا۔۔

نہیں میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی بس اتنا کہا تھا کہ اس مری ہوئی لڑکی کا سوگ اب
”تک کیوں منا رہا ہے۔۔“

ماہ رخ کے رونے میں تیزی آچکی تھی۔۔

اوہ تو بیٹا تمہیں ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا اس طرح تو تم اپنی اہمیت اسکی نگاہوں میں کھو
”دو گی۔۔۔“

ملکہ نے ماہ رخ کو ساتھ لگایا۔۔

لیکن میں بھی تو اس سے محبت کرتی ہوں اسے یہ کیوں نہیں نظر آتا؟
ماہ رخ نے حد درجے تک معصوم بننے کی ایکٹنگ کی۔۔

صبر کرو بیٹا اسے احساس ہو جائے گا ایک دن وہ خود تم سے اپنی محبت کا اظہار کرے گا
لیکن تمہیں بھی کچھ چیزوں اور کچھ جگہوں پر کمپروماز کرنا ہو گا اوکے؟
ملکہ نے اس کے بال سہلاتے ہوئے اسے سمجھایا
”جس پے ماہ رخ نے صرف سر ہلانے پے اکتفا کیا۔۔۔

”ہیلو سویٹ ہارٹ۔

”روہان بیڈ پے اوندھے منہ لیٹا ہوا تھا جب کسی کی آواز پے اٹھ بیٹھا۔۔۔
اوہ نتاشہ تم یہاں اس وقت؟

روہان نے آنکھوں کو ہاتھوں کی مدد سے مسلا۔۔۔

کیوں یہاں۔ اس وقت آنا منع ہے؟

نتاشہ اک ادا سے کہتی صوفے پے براجمان ہو گئی۔۔۔

نہیں میں نے تو ویسے ہی پوچھا۔۔۔

روہان نے اپنے بکھرے بال ماتھے سے ہٹائے۔۔۔

”چلو اٹھو صبح کے دس بج رہے ہیں اور تم ابھی تک سو رہے ہو۔۔۔

”نتاشہ نے بیگ سے موبائل نکالا اور کسی کو کال ملاتی ہوئی روہان کو ڈانٹنے لگی۔۔۔

روہان سر ہلاتا واش روم میں گھس گیا۔۔۔

نتاشہ روہان کی بچپن کی فرینڈ تھی دونوں ایک دوسرے کو بہت اچھے سے سمجھتے تھے اور
 نتاشہ روہان کی آشنہ کے لیے محبت سے بھی باخوبی واقف تھی جب اس نے آشنہ کی
 موت کی خبر سنی تو وہ سمجھ سکتی تھی کہ روہان پے کیا بیت رہی ہو گی لیکن کچھ مسئلوں
 کی وجہ سے وہ روہان سے مل نہیں پائی تھی اور پھر جب ملی تو روہان نے اپنے دل کا ہر
 بوجھ اسے بتایا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تب نتاشہ ہی تھی جو اسے اس زون سے باہر
 لانے میں کاری مدد ثابت ہوئی تھی وہ آشنہ کو تو روہان کے دل سے نہیں نکال پائی تھی
 لیکن روہان کو معمول کی زندگی کی جانب واپس لے آئی تھی۔ دونوں کی اس قدر دوستی
 کی دیکھ کر نگین بیگم نے کہیں بار دل ہی دل میں دونوں کے ایک ہونے کی دعا کی مگر
 ”کچھ دعائیں اپنے وقت پے ہی قبول ہوتی ہیں چاہے انسان جو بھی کر لے۔۔۔

تم۔ یہ پہنو گے؟

”نتاشہ نے ریڈ شرٹ کو دیکھ کر برا سا منہ بنایا۔۔۔

کیوں اس پے کانٹے لگے ہیں؟

”روہان کو اس کا یہ انداز بالکل پسند نہیں آیا۔۔۔

آئی مین یہ تھوڑی اولڈ فیشن نہیں ہے؟

نتاشہ نے اپنی بات کی تصحیح کی۔۔۔

”منہ بند کرو یہ شرٹ مجھے آشنہ نے گفٹ کی تھی۔۔۔

روہان شرٹ کو پہنتا آئینے کے سامنے کھڑا ہوا۔۔۔

اوہ ریلی سوری روہان مجھے نہیں پتا تھا۔

”نتاشہ کو شرمندگی نے آگھیرا۔۔

”تو انسان پہلے جان لیا کرے اور پھر طنز کیا کرے۔

روہان کا موڈ صبح ہی اوف ہو چکا تھا۔۔ آشنہ کی دی گئی چیز کو کوئی غلط کہتا یہ کہاں

”وہ برداشت کر سکتا تھا۔۔۔

اچھا نا سوری موڈ ٹھیک کرو

”نتاشہ نے جیسے ہی اسکا بگڑتا موڈ دیکھا تو جلدی سے بولی۔۔۔

چھوڑو تم نیچے جاو میں کچھ دیر تک آتا ہوں۔۔

روہان نے نتاشہ کو بنا دیکھے کمرے سے جانے کے لیے کہا جس پے وہ خاموش ہوتی روم

”سے چلی گئی۔۔

بلو جینز پے ریڈ شرٹ پہنے بالوں کو ماتھے پے ہی چھوڑ رکھا تھا شرٹ کے بازو فولڈ

کرتے ڈریسنگ ٹیبل پے پڑی واچ پہنی اور آخری بار آئینے میں خود کا جائزہ لیتے کمرے

”سے نکلا۔۔

ہیلو کون؟

”آیت نے بے دلی سے کال اٹینڈ کی۔۔

”تمہارے ہونے والا مجازی خدا۔۔

ٹین نے آیت کو زچ کرنا چاہا۔۔۔

شٹ اپ اتنی اوقات نہیں ہے تمہاری۔

آیت حد درجہ سنجیدگی سے گویا ہوئی۔۔

اوہ ہو تو کتنی اوقات ہے، تم ہی بتا دو؟

ٹین کو آیت کے کہے گئے الفاظ ناگوار گزرے تھے لیکن ضبط کیے بولا۔

کال کرنے کی وجہ؟

آیت وجہ پے زور دیتے ہوئے کہا۔۔

اپنے ہونے والی بیوی کو کال نہیں کروں گا تو اور کس کو کروں؟

”ٹین ڈھٹائی سے بولا۔

بڑا شوق ہے نا تمہیں مجھ سے شادی کرنے کا تمہارا جینا نا حرام کیا تو پھر کہنا۔۔۔

آیت آج سے ہی ٹین کو اسکا مستقبل دینا چاہتی تھی۔۔

ہائےےےےےےےےےے کر دو ناجی نا حرام

ٹین نے ایک ایک لفظ کو الگ کیا تا کہ سننے والے کو اچھے سے سمجھ آ سکے۔۔۔۔

آئندہ کال کرنے کی ہمت مت کرنا ورنہ

آیت نے بات کو ادھورا چھوڑا۔۔

ورنہ میں تم سے جلدی شادی کر لوں گی تاکہ تمہارا بیچ پے خرچہ نا ہو ہے نا؟

ٹین نے آیت کے ورنہ کو کسی اور ہی رنگ میں ڈھال دیا تھا۔

ٹین

آیت نے غصہ سے اسکا نام پکارا

جی جان

ٹین نے اتنے ہی پیار سے کہا

اس سے پہلے کہ ٹین اپنی تقریر شروع کرتا دوسری طرف سے کال ڈسکنیکٹ کر دی گئی

اففففففف ٹین بیٹا ابھی سے ہی تیاری پکڑ لے یہ لڑکی شادی کے بعد تمہیں ظلم و ستم کا
 نشانہ بنانے والی ہے بالوں میں ہاتھ پھیرتا نیم دراز ہو گیا۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

بہرام مجھے بھوک لگی ہے؟

آئے نور سے آج بھوک برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

تو نور حکم کریں آپ کی بھوک کا علاج کریں؟

بہرام نے تابعداری سے کہا

نہیں لیکن میں کسی مظلوم کے خون سے اپنی بھوک نہیں مٹا سکتی۔۔

آئے نور نے آنکھوں میں آئی نمی کو چھپایا۔۔۔

تو اب؟

بہرام نے سوالیہ نظروں سے نور کو دیکھا۔۔

مجھے کچھ نہیں پتا

نور پیٹ پے ہاتھ رکھتے بہرام کے سامنے والے صوفے پے ٹک گئی
کوئی جانور؟

جاننا تھا بس بار بھی نا ہی ہو گی لیکن پوچھنا لازم سمجھا۔
نہیں ں

نور نے جھنجھلاتے ہوئے کہا سیدھی بات تو یہ تھی کہ آج وہ خود کوئی انسانی شکار کرنا
”چاہتی تھی۔۔۔۔“

نور مجھے تو سمجھ نہیں آ رہا تم کیا چاہ رہی ہو بھوک لگی ہے تو اسے مٹاؤ
بہرام کا اشارہ کسی انسانی شکار کی جانب تھا۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
نہیں رہنے دیں

Support@classicurdumaterial.com
نور کہتے ہی صوفے سے اٹھی اور اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھا دیے۔۔
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
بہرام نا سمجھی سے سر ہلاتے اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا۔۔

اففففف کیا کروں؟

نور نے کمرے کا دروازہ لاک کیا اور کھڑکی کے پردے ہٹائے۔۔

بس ایک شکار تو کر ہی سکتی ہوں ایسا کرتی ہوں کسی برے انسان کا کر لیتی ہوں
وہ اپنے ننھے دماغ سے بس اتنا ہی سوچ پائی تبھی سوچوں کو بھنور کو کال بیل نے توڑا

اس وقت کون ہو سکتا؟

جیسے ہی نظریں موبائل سکرین پے گئی تو وہیں ٹھہر گئیں ایش؟

ایک بیٹ مس ہوئی۔۔

یہ کیوں کال کر رہے ہیں؟

نور بے چین ہوئی

کال اٹھاؤں یا نہیں؟

خود سے ہی سوال کیا گیا۔۔

دل بھی دشمن جاں کی آواز سننے کے لیے مچل اٹھا تھا۔۔۔

کانپتے ہاتھوں سے کال اٹینڈ کی۔

آشنہ؟

دوسری طرف سے ایش کی آواز سنتے ہی اسے سکون اپنے دل میں اترتا محسوس ہوا

کون؟

جان کر بھی انجان بنا اسے اچھا لگا۔۔

تمہاری جان

ایش بھی اپنی ٹون میں تھا

میری کوئی جان نہیں بتائیں گے کہ کون ہیں آپ؟

آشنہ نے ہونٹوں پے امدتی مسکراہٹ کو آنے سے روکا۔۔

آہاں تو نمبر کسی خوشی میں سیو کیا ہوا ہے ؟
 ایش جانتا تھا اب کی بار آشنہ کوئی جواب نہیں دے پائے گی ۔۔
 اچھا سنو۔۔

ایش نے مختصر کہا۔۔

جی

جواب بھی مختصر دیا گیا۔۔

ویڈیو کال پے آو۔۔

”ایش نے خواہش کا اظہار کیا۔۔۔

اوکے ۔۔

پتہ نہیں آشنہ نے کیا سوچا کہ اگلے ہی پل دونوں کال پے آئے سامنے تھے ۔۔

دیکھ لیا اب بند کروں ؟

آشنہ نے نگاہیں چرائی ۔۔

نہیں

ایش بھی ڈھیٹ ثابت ہوا۔۔

آشنہ کو یوں ایش کو سامنے دیکھنا جانے کیوں مشکل لگ رہا تھا ایش کچھ کہتا آشنہ نے

اس سے پہلے کال کاٹ دی۔۔

ایش کے بار بار کال کرنے پے بھی اس نے کوئی کال نا اٹینڈ نہیں کی
کچھ دیر کے بعد ایش کی جانب سے ایک میسج موصول ہوا۔

آشنہ میں آخری بار کال کروں گا ورنہ
میسج پڑھتے ہی آشنہ سمجھ چکی تھی کہ ایش کے ورنہ کے آگے کہے جانے والے الفاظ کیا
ہوں گے

ایش؟

آئے نور نے گھوری سے نوازہ۔

جی جان ایش

ایش بھی ڈھیٹ ثابت ہوا۔

”ویڈیو کال کر کر کے پریشان کریں گے تو میں آپ کو بلاک کر دوں گی۔“

”نور نے دھمکی دینا چاہی۔“

او تو اگر آپ بلاک کریں گی تو مجھے آپ تک پہنچنے میں ایک منٹ نہیں لگے گا یہ بات

تو آپ جانتی ہیں نا؟

”ایش نے آپ پے زور دیتے ہوئے کہا۔“

ایش کیا مسئلہ ہے رات کے اس پہر بھی آپ کو سکون نہیں؟

نور نے اپنے غصے پے قابو پاتے ہوئے کہا۔

گڑیا سکون تو آپ کے پاس ہے پھر بھلا مجھے کیسے آئے؟
 ”ایش نے سکرین پے نظر آتی آشنہ کو انگلیوں سے چھونا چاہا۔
 ایش مجھے سونا ہے۔

”آشنہ اب اکتاہٹ کا شکار ہو چکی تھی۔۔۔

تو میرے پاس آ جاو میں سلا دیتا ہوں۔۔

”ایش نے محبت سے کہا۔۔

”کل بات کرتے ہیں آشنہ کہتے کہتے رکی جب سامنے آئینے میں بہرام کا عکس دیکھا۔۔۔
 اس نے کال تو کاٹ دی تھی لیکن شاید بہرام اور ایش ایک دوسرے کے آمنے سامنے
 ”ہو چکے تھے اب جانے کیا ہونا تھا۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

بہرام کسی وہشی جانور کی طرح آشنہ کے پاس آیا اور اسے گردن سے دبوچتے خونخوار
 نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس سے بات کرنے کی ہاں تمہاری جان اس لیے بچائی تھی تاکہ
 اپنے عاشق سے رابطے رکھو۔۔

گرفت اس قدر سخت تھی کہ آشنہ کا سانس لینا مشکل ہو گیا تھا آنکھوں سے تکلیف سے
 بہتے ہوئے آنسو بھی بہرام کے غصے کو ٹھنڈا نہیں کر پا رہے تھے۔۔۔۔
 وہ ایک ویمپائر ہونے کے باوجود بھی بہرام کے سامنے کمزور سی لڑکی تھی

بہرام کا دوسرا ہاتھ اٹھا اور آشنہ کے ملائم چہرے پے پے اپنا عکس چھوڑ گیا
اس پل اسے ٹوٹ کر ایش کی یاد آرہی تھی وہ چاہتی تھی کہ ایش اسے اس تکلیف سے
رہائی دلوائے اور پھر بھلا ایسے کیسے ہو سکتا تھا کہ آشنہ یاد کرے اور اسکا ایش اسکے پاس
نا ہو۔۔

تم بہرام کے الفاظ منہ میں ہی تھے جب ایک زوردار پیچ نے اسے آشنہ سے کہیں دور
پھینک دیا ایش کسی زخمی شیر کی طرح اس کے قریب پہنچا۔ آشنہ بے یقینی سے کبھی
ایش کو تو کبھی ایش کے ہاتھوں پٹے ہوئے بہرام کو دیکھ رہی تھی نیلی آنکھوں میں درد
سے خون اتر آیا تھا بھوک کی وجہ سے نڈھال تو پہلے ہی تھی لیکن رہی سہی کسر بہرام
کے ظلم نے پوری کر دی تھی اس نے بند ہوتی آنکھوں سے ایش کو اپنے قریب پایا اور
پھر اپنے ہوش و خرد سے بیگانہ ہوتی چلی گئی۔۔۔

ایش کا بس نہیں چل رہا تھا کہ بہرام کا وجود ہی دنیا سے غائب کر دے اسے پل یہ
نہیں جاننا تھا کہ آشنہ اور بہرام ایک ساتھ کیوں تھے اسے اس پل آشنہ پے ہاتھ
اٹھانے والے اس شخص کو زندہ زمین میں دفن کرنا تھا

بہرام نڈھال سا زمین پے گرا کر رہا تھا وہ چاہ کر بھی ایش کو آشنہ کو لے جانے سے
نہیں روک سکتا تھا اور اگلے چند لمحوں میں ہی ایش آشنہ کو اپنے حصار میں لیے وہاں سے
غائب ہو گیا۔۔۔۔۔۔

ٹین ٹین

ایش پورے گھر میں آشنہ کو اونچی اونچی پکار رہا تھا۔۔

ٹین یوں ایش کی آواز سنتے کمرے سے نکلا تو ایک پل کو زمین پیروں تلے سے نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔ ایش کے بازوؤں میں جھولتا آشنہ کا وجود وہ کسی خواب کی سی کیفیت سے سیڑھیاں اترتا ہوا ایش تک پہنچا

ایش یہ یہ کی کیا

ٹین نے الفاظ لڑکھڑائے۔۔

یہ سب بتانے کا وقت نہیں ہے ابھی آشنہ کی حالت بہت نازک ہے جلدی سے کسی اعتماد والے ڈاکٹر کو فون کرو۔۔

ایش ابھی ٹین کے کسی سوال کا بھی جواب نہیں دے سکتا تھا ٹین نے بھی ایش کی بات سنتے ہی جیب سے فون نکالا اور کسی کو کال کرتے کان کے ساتھ لگایا۔۔

ایش تم اسے کمرے میں لے جاو ایک لیڈی ڈاکٹر ہیں کچھ دیر تک پہنچ جائیں گی۔۔۔ ٹین نے کال پے کچھ دیر گفتگو کی اور ایش سے مخاطب ہوا۔۔

ایش سر ہلاتے آشنہ کو اٹھائے کمرے میں لے گیا۔۔

ٹین ابھی تک یہ سب سمجھنے سے قاصر تھا کیسے آشنہ زندہ ہے یا آشنہ کی کوئی ہم شکل جو بھی تھا ابھی اسے صرف معاملہ ٹھیک ہونے تک انتظار کرنا تھا۔۔۔

تقریباً بیس منٹ کے بعد ایک لیڈی ڈاکٹر ٹین کی ہمراہی میں کمرے میں آئیں ایش ڈاکٹر کو دیکھتے ہی بیڈ سے کچھ فاصلے پر کھڑا ہو گیا نظروں ہنوز آشنہ کے زردی مائل چہرے پر تھیں۔۔۔۔

چیک اپ کے بعد اب وہ ٹین سے مخاطب ہوئیں۔۔۔
 دیکھیں کافی کمزوری ہو چکی ہے ان کے کھانے کا ٹائم ٹیبل ٹھیک کریں اور نیند پوری کروائیں۔۔۔ اور یہ ان کی گال اور گردن پر نشان سے تو واضح لگ رہا ہے کہ کسی نے ان کے ساتھ کافی برا سلوک کیا ہے۔۔ ڈاکٹر کی تنقیدی نظریں ٹین سے ہوئی ہوئیں ایش پر جا رکیں جو اپنے حواس میں نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

نہیں ڈاکٹر صاحب ایسا کچھ نہیں ہے۔
 ٹین نے ڈاکٹر کو کہیں۔ حد تک تسلی دینا چاہی۔۔۔
 ہمہمہم میں کچھ میڈیسنز لکھ دیتی ہوں اور ٹائم پر انھیں کھلاتے رہیے گا۔۔ اب میں چلتی ہوں کچھ میڈیسنز لکھ کر وہیں ٹیبل پر رکھتی آخری سلام کہتے ٹین کے ہمراہ کمرے سے باہر نکلیں۔۔۔

ڈاکٹر صاحبہ انھیں ہوش کب تک آئے گا؟
 ٹین نے کمرے سے نکلتے ہی ڈاکٹر کی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

ابھی انھیں ریسٹ کی بہت ضرورت ہے میں نے انھیں انجیکشن لگا دیا ہے انشاء اللہ کل صبح تک ہوش پے آ جائیں گی اور بہتر ہے انھیں خوش رکھیں انھوں نے ذہین پے کوئی پریشانی سوار کر رکھی ہے

”لیڈی ڈاکٹر پیشہ وارانہ انداز میں کہتی وہاں سے رخصت ہوں۔۔۔

ٹین بھی سی اوف کرتے کمرے کی جانب بڑھا۔۔

”ایش ڈاکٹر کے نکلتے ہی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا بیڈ تک پہنچا۔۔

وہ کچھ بھی تو نہیں جان پایا تھا کتنے ہی سوال تھے جو اسکے ذہین میں گردش کر رہے تھے آشنہ زندہ کیسے تھی؟

دوسال تک کہاں تھی؟

اچانک آفس کیسے جوائن کیا؟

اور آشنہ کہ آنکھوں کا رنگ سبز تھا جبکہ اب نیلی تھیں یہ سب کیسے؟

اور سب سے بڑی بات جو ایش کو اندر ہی اندر کھا رہی تھی۔۔

کہ بہرام کا آشنہ کے ساتھ ہونا؟ ایسے کہیں سوال تھے جو ایش کے دماغ میں گردش کر

”رہے تھے اور ان سب کے جواب آشنہ ہی دے سکتی تھی۔۔۔

ایش آشنہ؟

ٹین نے کمرے میں داخل ہوتے ہی اپنی بے چینی کو کم کرنے کے لیے ایش کو مخاطب کیا۔۔

ٹین میں بھی کچھ نہیں جانتا۔۔

”ایش جانتا تھا کہ ٹین نے ادھورے لفظوں میں کیا پوچھنا چاہا ہے۔۔۔ تمہیں کہاں ملی؟

ٹین صوفے پر ٹک گیا۔۔

ایش نے ایک لمبا سانس لیتے آشنہ سے ملاقات سے کے کر اب تک ہونے والی تمام روداد ٹین کے گوش گزار دی

جو حیرت سے منہ کھولے ایش کی ایک ایک بات پر اپنی گول مٹول آنکھیں کبھی پوری کھول لیتا تو کبھی غصے سے ایش کو دیکھتا۔۔

اور تم مجھے آج بتا رہے ہو؟

ٹین نے افسوس سے ایش کو دیکھا۔۔

تو جب بتا رہا تھا تب کونسا تم نے یقین کر لیا تھا۔۔۔

ایش نے اپنے پاؤں بھی بیڈ پر رکھے۔۔

کب؟

ٹین نے حیرانی سے دیکھا

آجب میں نے کہا تھا کہ میرا دل آشنہ کو محسوس کر رہا ہے؟

ایش نے ٹین کو یاد دہانی کروائی۔۔

ٹین نے اپنی یادداشت پے زور دیا تو اسے یاد آیا کچھ دن پہلے ایش نے اسے اپنے دل کی کیفیت بتائی تھی لیکن اس نے ایش کی بات کو ہوا میں اڑا دیا تھا۔

اور اگر یہ اسکی میلے میں بچھڑی کوئی جڑواں ہوئی تو؟

ٹین نے پرسوج انداز سے ایش کو دیکھا

جس نے بیڈ سے کشن اٹھا کر ٹین کو دے مارا کوئی اتنا بے وقوف کیسے ہو سکتا ہے

ایش منہ میں ہی بڑبڑاتے ایک بار پھر آشنہ کو دیکھنے میں مگن ہو گیا۔۔

اور ٹین نے دونوں کو ایک ساتھ دیکھ ان کی خوشیوں کی دعا کی۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

آہستہ میں اس ایش کو نہیں چھوڑوں گا۔

Support@classicurdumaterial.com

ایش کے لیے غلاظت بکتے وہ پورے کمرے کو تہس نہس کر رہا تھا۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

نور صرف میری ہے اسے مجھ سے دور کرنے والے کو میں دنیا سے ختم کر دوں گا۔

اسے یہ چیز ہی غصہ دلانے کے لیے کافی تھی کہ نور اب ایک ایسے سایے میں ہے

جہاں اسکا بال تک کوئی بازکا نہیں کر سکتا تھا۔

ایش اب میں تمہیں پل پل مرنا دیکھنا چاہتا ہوں اور یہ صرف ایک ہی حالت میں ہو گا

جب نور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تم سے دور ہو جائے گی اور اس کے لیے چاہے مجھے اسکی

جان ہی کیوں نالینی پڑے۔۔

زخموں سے بہتا خون دیکھ اسکی بھوک بڑھی اور اب اسے کسی مظلوم کی جان لینے میں ”کوئی دقت نہیں ہونے والی تھی۔۔۔“

ساری رات ایش کی آنکھوں میں کٹی ایک پل کے لیے بھی وہ آشنہ سے غافل نہیں ہوا۔ سورج کی کرنیں چھن سے کمرے میں پڑی تو پورا کمرہ اندھیرے سے نکل کر روشنی میں ڈوب گیا ایش کی کچھ دیر پہلے ہی بند کی گئی آنکھیں اب روشنی کی وجہ سے کھل چکیں تھیں اور آج سے بڑھ کر اسے کوئی بھی صبح اتنی حسین نہیں لگی تھی۔ آشنہ کروٹ لیے جانے کون سا سپنہ دیکھ رہی تھی جو ہونٹوں پر ایک متبسم چھایا ہوا تھا۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ایش نے آرام سے آشنہ کے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

”آشنہ کسی کی موجودگی محسوس کر کے تھوڑا سا کسمسائی۔۔“

اففففف میں کیوں بھول جاتا ہوں اسکی نیند توبہ

”ایش نے اپنے ماتھے پر ہلکی سی چپت رسید کی۔۔“

ایش ایش ایش

ٹین جان بوجھ کر اونچی اونچی آوازیں دیتا کمرے میں داخل ہوا۔۔

کیا ہے کون سی قیامت آگئی ہے جو صبح صبح اس قدر تو بھونکنے کا کام سر انجام دے رہا ہے؟

ایش نے غصے سے اسے دیکھتے آشنہ پے بستر ٹھیک کیا۔
 اہمہمہم میں جو رو کا غلام بن کے رہوں گا اس وقت شدت سے مجھے یہ گنا یاد آ رہا ہے۔۔

ٹین نے ایش کو یوں بستر ٹھیک کرتے دیکھا تو چھیڑنا فرض سمجھا۔
 او او تو شاید مجھے ایک ڈائلاگ حفظ کر لینا چاہیے۔ میں تمہیں برباد کر دوں گی۔
 ایش نے آیت کو لے کر ٹین پے طنز کیا۔

”جانو اگلہ ڈائلاگ بھی اچھے سے یاد رکھ۔۔ میں برباد ہونا چاہتا ہوں۔
 ”ٹین نے بتیس دانتوں کی نمائش کی جس پے ایش بھی مسکرائے بغیر نارہ سکا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تم نے آفس نہیں جانا؟

”ایش ٹین کے ساتھ کمرے سے باہر نکلا۔۔

نہیں یار اب تو میرے شادی کے دن رکھے جا چکے ہیں کہتے ہیں کہ دلہے کو باہر نہیں نکلنا چاہیے جن عاشق ہو جاتے ہیں۔۔

ٹین نے معصومیت کے سبھی ریکارڈز توڑ دیے۔۔

ٹین ننننننن

تجھ پے بھی جن عاشق ہوں گے؟ ویمپائرز کی ایک تو شادی حیران کن اور دوسرا جن عاشق یا خدا یہ کیا ہو رہا ہے؟

”ایش نے کسی ناراض پھوپھو کی طرح بھرپور ایکٹنگ کی۔۔

جانو انسانوں۔ والی زندگی محسوس کرنے دے میرا بھی دل کرتا کوئی مجھے کہے کہ نہیں بیٹا گھر سے باہر نہیں جانا جلد تمہاری شادی ہے اور بہن ہو وہ کہے کہ بھائی بھابھی آپ سے تو کم ہی خوبصورت ہے ہائے میرے نئے نئے سپنے۔۔

ٹین حسرت سے سینے پے ہاتھ رکھتا ٹی۔ وی لاونج پے پڑے صوفے پے ڈھے گیا۔۔

ارے ارے میں ہوں نا یہ سب کہنے کے لیے دیکھ تو میرا بیٹا بن جا مجھے اور آشنہ کو

”جوان بیٹا مل جائے گا اور بھلا کیا چاہیے۔۔

ایش فون پے کچھ ٹائپ کرتے دلچسپی سے گویا ہوا۔۔

اوہ رہنے دے مجھے مجھ سے چھوٹی اور تیکھی ماں نہیں چاہیے اس کی بہن نے کیا کم میرا

”جینا حرام کرنا ہے۔۔

”ٹین آشنہ کو ماں کے روپ میں امیجن کرتے غش کھاتے کھاتے بچا۔۔

فضول گوئی بعد میں کرنا ابھی مجھے ضروری کال کرنی۔۔

ایش کان سے فون لگائے منظر سے غائب ہوا۔۔

میلی پالی سی بیوی ان دونوں کے ساتھ کیسے گزارہ کرے گی ؟
 ”ٹین نے آیت کا معصوم چہرہ خیالوں میں دیکھا تو اسکی فکر ابھی سے ستانے لگی۔

مندی مندی آنکھیں کھولے وہ پورے کمرے کا لیٹے لیٹے جائزہ لے رہی تھی یہ اسکا کمرہ تو نہیں تھا اچانک ذہین کے پردوں میں رات ہونے والا سارا واقع گردش کرنے لگا تو ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی بال کسی ابشار کی مانند پوری کمرے پھیل چکے تھے نیلی آنکھیں ابھی تک حیرت سے اپنے ارد گرد ہر چیز کا جائزہ لے رہیں تھیں۔۔ چہرے آج پہلے کی طرح نکھرا نکھرا سا نہیں لگ رہا تھا وہ ایک ہی رات میں پہلے سے کمزور لگنے لگی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

میرا بچہ اٹھ گیا؟
 ”ایش کمرے میں داخل ہوا تو آشنہ کو جاگتا ہوا دیکھ خوشگواریت کا احساس ہوا۔

میں یہاں؟

آشنہ نے سوال کیا۔

جی آپ اپنے ایش کے پاس۔

”ایش اس کے قریب بیٹھتے اس کے بالوں کو کیچر میں مقید کرنے لگا۔

لیکن ایش

شیش شیش ایش نے آشنہ کو کوئی سوال کرنے سے بعض رکھا ابھی اسکے لیے زیادہ پریشانی لینا ٹھیک نہیں تھا۔

میرے بہت سوال ہیں لیکن جب تم مکمل ٹھیک ہو جاو گی تب پوچھوں گا ابھی تم بس
میرے بارے میں سوچو
ایش بیڈ سے اتر اور ایک ہاتھ اسکی جانب بڑھایا۔۔

ایش وہ بہرام۔۔۔۔۔

آشنہ نے رکتے ہوئے پہلے ایش کے تاثرات جاننے چاہے۔

اسکا تو وہ حشر کروں گا نا کہ تا قیامت یاد رکھے گا اور میں ایک بات ایش نے وارن کیا
اگر تم نے اب مجھ سے دور ہونے کی کوشش کی تو میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا ہاں
البتہ خود کو بہت بڑا نقصان دوں گا

ایش جانتا تھا کہ آشنہ کبھی بھی اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی اور اسکا یقین اسے آشنہ کی گئی بات سے بھی ہو گیا۔۔

ایش میں کبھی بھی آپ سے دور نہیں جاؤں گی لیکن اگر آپ نے آئندہ خود کو کچھ کرنے کی بات کی تو میں میں آپ سے بہت دور ہو جاؤں گی۔

اِیش سے جدائی کی تڑپ کا آشنہ کو اندازہ تھا اب کسی روٹھے ہوئے بچے کی طرح اِیش

”کو دیکھ بزمی تھی۔۔“

تو میری جان کو میری فکر ہے۔۔ انففففف
کوئی فکر نہیں وہ بس میں نے ایسے ہی کہہ دیا تھا
آشنہ نے خود کو من ہی من میں ڈپٹا۔۔ ”ایش کے سامنے تو وہ بالکل پگھل گئی تھی۔۔

یار تمہیں جو دورے پڑتے ہیں نا انکا علاج بھی اچھے سے کروں گا۔
”اِیش بدمزہ ہوا۔

”آشنہ سے اب اور برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔

کیا کھانا ہے بتاؤ؟

ایش کو آشنہ پے ٹوٹ کر پیار آیا۔۔

اب میں انھیں کیا بتاؤں؟

وہ بچاری بس سوچ کر رہ گئی۔۔

آشووووو؟

ایش نے دوبارہ آشنہ کو متوجہ کیا۔
کچھ نہیں

آشنہ کا موڈ پھر سے بگڑ گیا۔
یار مسئلہ کیا ہے کیوں ایسے کرتی ہو؟
ایش جھنجھلایا۔

”مجھے جانا ہے یہاں سے۔“
آشنہ نے بیڈ سے اترنا چاہا۔
کہیں نہیں جا رہی۔

ایش نے دونوں بازوؤں کا حصار کیے اسے ساتھ لگایا۔
اب اتنی طاقت تو اس بچاری میں تھی نہیں کہ ایش کو خود سے دور کر سکتی مجبوراً بے
جان سی ہوتی ہار ماننی پڑی۔
اچھا چھوڑیں کہیں نہیں جاتی۔
لہجے میں اکتاہٹ واضح تھی۔
اوکے چلو میرے ساتھ

ایش اسے اٹھا کر باہر لے آیا کیوں کہ جناب ایش کا ماننا تھا کمزوری کی وجہ سے آشنہ کا
چلنا دشوار ہو گا۔ ہاہا ہا ہمارے بھولے ہیرو یہ تو جانتے ہی نہیں کہ بچی اب ویسپائر
”ہے۔“

ایش اتاریں مجھے
”اسنے ایش کو گھورا۔۔

“اچھا

”صوفے پے بیٹھتے خود کیچن کی اور بڑھا۔۔

پانی دوں؟

وہ کیچن میں داخل ہوا لیکن کچھ سمجھ نہیں آئی کہ آشنہ کیا کھائے گی تو پانی کا ہی پوچھنا بہتر لگا۔۔

نہیں پیاس نہیں

آشنہ نے ٹیبل سے ریموڈ اٹھاتے ٹی وی اون کیا۔۔

آشنہ ڈرامے مت کرو میڈیسن کھانی ہے تو اس سے پہلے کچھ کھانا تو پڑے گا نا

اس نے آشنہ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔

ایش چپ کریں ٹی وی دیکھنے دیں۔۔

”ٹی وی کا ولیم اونچا کرتی اس نے ایش کو خاموش کروا دیا۔۔

اللہ کیا چیز ہے یہ اتنی نوٹنکی کون کرتا ہے

”وہ بچارا اپنا سر پیٹ کر رہ گیا۔۔

ایش مجھے بھوک لگی ہے؟

ٹین اوپن کیچن میں جیسے ہی انٹر ہوا نظریں سامنے بیٹھی آشنہ پے رکیں جو اس کی آواز پر اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔

کیسی ہو؟

”ٹین بھی آشنہ کی موجودگی پا کر بے انتہا خوش تھا۔۔

ٹھیک۔۔

اس نے مختصر سا جواب دیا وہ جانتی تھی ان سب میں ٹین کی کوئی غلطی نہیں تھی کیوں کہ وہ خود انکا ملازم تھا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

کین آئی؟

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

”ٹین نے صوفے کی طرف اشارہ کیا آیا وہ بیٹھ جائے۔۔

کیوں نہیں بیٹھیں۔۔

آج پورے دو سال کے بعد دونوں روبرو تھے بات کرنے میں دونوں کو ہی ہچکچاہٹ ہو رہی تھی لیکن کسی کو تو آغاز کرنا ہی تھا سو ٹین نے کیا۔۔

جی بیٹھیں بھائی پوچھ کیوں رہے ہیں۔۔

آشنہ کھلے دل سے مسکرائی

اور ایش نے اسے آج مسکراتے دیکھا۔

تمہیں پتہ میری شادی ہے؟

ٹین نے کے پاس کرنے کو کوئی اور بات نہیں تھی تو اسے اسی ٹوپک کو سٹارٹ کرنا بہتر لگا۔

کیچن میں کھڑا ایش تلملا کر رہ گیا اس فضول انسان کو بھی ابھی ہی یہ بات کرنی تھی۔ سچی؟؟

آشنہ نے حیرت سے ٹین کو دیکھا۔

ہاں بالکل

ٹین نے شوخی سے ماتھے پرے گرے بال پیچھے کیے۔

بہت بہت مبارک ہو کس سے ہے؟

آشنہ نے خوشدلی سے مبارک باد پیش کی اور اب اگلا سوال کیا جس کا جواب سننے کے بعد ضرور اسکے چودی طبق روشن ہو جاتے۔

لڑکی سے۔

ایک بار پھر ٹین شرمایا۔

اوہ

آشنہ بات کرتے ہوئے رکی جب سمجھ آیا ٹین نے کیا کہا تو گھورنے لگی۔

مجھے لگا لڑکے سے ہو رہی ہے

ایک ایک لفظ چپاتے ہوئے وہ سیدھا ایش کے دل میں اتر رہی تھی ایش خود بھی اس کے سامنے نہیں جانا چاہ رہا تھا کیوں کہ وہ جیسے ہی اسے دیکھتی تو ٹین سے بھی یوں کھل کر بات نا کر پاتی۔۔

استغفار کیسی باتیں کر رہی ہو
ٹین نے توبہ توبہ کیا۔۔

اچھا نا بھائی اب بتا بھی دیں؟
آشنہ نے ہار مانی۔
آیت سے

اور یہ نام سننے میں یا تو آشنہ نے غلطی کی یا ٹین نے بتانے میں
کیا مطلب؟

آشنہ نے دوبارہ سننا چاہا
”آیت تمہاری بہن سے ہی میری شادی ہے اسی مہینے۔۔“

ٹین نے گویا اسکی سماعتوں پے بم۔ پھوڑا وہ بے یقینی کی کیفیت میں ڈوبے ٹین تک
آئی۔۔

بھائی آپ مزاق کر رہے ہیں؟
آشنہ نے ایک بار پھر پوچھا۔۔

نہیں۔ آشنہ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ آیت بھی مجھ سے محبت کرتی ہے سو مجھے اسے رشتے کو کوئی تو نام دینا تھا نا

”اس نے آشنہ کا ہاتھ پکڑے اسے پاس بیٹھایا۔۔

آشنہ نم آنکھوں کبھی ایش کو تو کبھی ٹین کو دیکھتی جیسے سننا چاہ رہی ہو کہ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔

ایش کو آشنہ کی حالت ٹھیک نہیں لگی تبھی اسکے گھٹنوں پر ہاتھ رکھے اور اپنے گھٹنے ”زمین پر ٹکائے اسکے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔

آشو ٹین اور آیت ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اسی لیے ٹین اس سے شادی کرنا چاہتا ہے

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ایش نے آشنہ کے ہاتھوں پر دباؤ ڈالا۔۔

Support@classicurdumaterial.com

لیکن ایش ٹین ویمپائر ہے اور آیت ایک انسان؟

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

”پتہ نہیں کیوں لیکن آشنہ اپنے آنسوؤں کو روک نہیں۔ پارہی تھی۔۔

تو تم بھی تو انسان ہو اور میں ویمپائر ہوں تم نے بھی تو مجھ سے محبت کرنے سے پہلے

ایسا کچھ نہیں سوچا تھا۔

ایش نے اسکی آنکھوں سے قطرہ قطرہ گرتے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کیے۔۔

وہ خوش ہے؟

آشنہ نے دل کی تسلی چاہی۔

ہاں وہ بہت خوش ہے اور تمہیں۔ اس گھر میں دیکھ کر اور خوش ہو جائے گی۔۔
اس بار ایش کی جگہ ٹین بولا۔۔

اب بس کرو تمہیں پتہ شادی کی تیاریاں مجھے نہیں کرنی آتی اور یہ انسانوں والے
سارے نخرے مجھ سے اٹھوا رہا ہے۔

ایش نے چہرے کا زاویہ اس حد تک بگاڑا کہ ناچاہ کر بھی آشنہ اپنی ہنسی نہیں روک
پائی اور پورے ٹی وی لاونج میں ایک ترنم پھیل گیا۔۔۔ دونوں آشنہ کو خوش دیکھ خود
”بھی مسکرا دیے ٹین کو اسکی بہن واپس مل چکی تھی۔۔۔“

پورے گھر میں شادی کی تیاریاں شروع ہو چکیں تھیں ایمن اور حنا نے جب ٹین اور
آیت کی شادی کا سنا تو اچھے سے آیت کی کلاس لی لیکن جلد ہی وہ بھی شادی کی تیاریوں
میں مگن ہو گئیں عقیل صاحب بھی اپنی فیملی کے ساتھ پاکستان پہنچ چکے تھے رباب بھی
کہیں دن پہلے ہی آچکی تھی چونکہ ساری تیاری اسے ہی کرنی تھی حتیٰ کہ سب ہی اپنے
اپنے کاموں میں مصروف ہو چکے تھے ایک وہ ہی تھی جو بے دلی سے سب کو دیکھتی
”ہوئی کمرے میں چلی گئی۔۔“

آیت تم اس شادی سے خوش نہیں ہو کیا؟
”لابہ کمرے میں داخل ہوئی تو آیت کو کھڑکی کے قریب اداس پایا۔۔
نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔“

آیت نے رخساروں پہ گرے موتیوں کو بے دردی سے صاف کیا۔
تم رو رہی ہو؟

لائبہ نے اسکا چہرہ اپنی طرف کیا۔
نہیں بس آشنہ کی یاد آرہی ہے۔

آیت کی آواز کپکپا رہی تھی کیونکہ آشنہ کو آیت کی شادی دیکھنے کا سب سے زیادہ شوق تھا اور آج آیت کی شادی تو تھی لیکن وہ انکے درمیان موجود نہیں تھی۔

لائبہ کو بھی اس گھر میں داخل ہوتے آشنہ کی کمی کا احساس ضرور ہوا تھا لیکن وہ اپنی اداسی کسی پہ ظاہر نہیں کر سکی آیت کو روتا دیکھ اسکی اپنی آنکھیں بھی نم ہو گئیں

”

<https://www.classicurdumaterial.com/>

بیٹا وہ ایمن اور حنا کو بھی بلا لو۔

طاہرہ بیگم کمرے میں کچھ کہتی کہتی داخل ہوئیں آیت اور لائبہ دونوں نے اپنی آنکھیں ”صاف کر لیں اب وہ دونوں مسکرا کر انھیں دیکھ رہیں تھیں۔۔۔

جی تائی جان میں نے کال کی ہے ایمن کو کچھ ہی دیر میں آتی ہوں گی پھر ہم مل کر شاپنگ کے لیے جائیں گے

”لائبہ نے قریب آتے ان کے کندھوں کے گرد بازو پھیلانے۔۔

اچھا آیت تم بھی زرا پارلر چلی جانا کٹنگ وغیرہ کروالینا طاہرہ بیگم نے آیت کو اشارے سے پاس بلایا

جی ماما آج جاؤں گی

مختصر سا کہتی ماں کے سینے سے لگی اور وہ تو آغوش ہی بہت نرم ہوتی ہے جہاں دل میں
چھپا ہر درد ظاہر ہو جاتا ہے خاموش آنسو بہاتی وہ لائے اور طاہرہ بیگم کو بھی رولا چکی
تھی

بیٹیوں نہیں روتے چپ ہو جاو

”طاہرہ بیگم۔ نے خود سے الگ کیا اور آنسو پونچھے۔

یہاں کیا چل رہا ہے؟

ایمن نے تفتیشی نظروں سے سب کو دیکھا طاہرہ بیگم کو ایمن میں آشنہ کا عکس نظر آتا
تھا ساری عادتیں بھی تو ان دونوں کی ایک جیسی تھیں

ماما کہہ رہی تھیں کہ میرے ساتھ ساتھ تمہاری بھی شادی کر دیں۔۔

آیت نے مسکراتے ہوئے ایمن کو دیکھا جو ابھی بھی تینوں میں نا جانے کیا کھوج رہی
تھی۔۔

سچی

”ایمن نے شرمانے کی بھرپور ایکٹنگ کی۔

نہیں جی ابھی آپ چھوٹی ہیں۔

طاہرہ بیگم نے آہستہ سے ایمن کا کان پکڑا تو وہ ہستے ہوئے ان سے گلے ملی۔۔

اچھا میں چلتی ہوں مجھے اور بھی بہت کام ہیں طاہرہ بیگم حنا سے بھی ملتی وہاں سے جا چکیں تھیں اب وہ سب پلین کر رہی تھیں کہ پہلے کہاں جانا چاہیے۔۔

ایک کام کرتے ہیں آیت کو پارلر چھوڑ کر ہم رباب آپی کے ساتھ مال چلے جائیں گے کیسا؟

ایمن نے فرضی کالر جھاڑے
ہاں یہ بھی ٹھیک ہے
لائبہ اور حنا نے بھی حامی بھری۔
تو بتا؟

ایمن نے آیت کو ٹھہری نظروں سے دیکھا۔
جیسا تم لوگوں کو بہتر لگے ویسا کر لیں گے۔۔

آیت نے جان چھڑانی چاہی
ہمممممم چلو تیار ہو جاو چلتے ہیں پھر

ایمن ان تینوں کو کہتی کمرے سے نکلی اب اسکا رخ رباب کے کمرے کی طرف تھا۔۔

ایش مان جائیں پلیز۔۔

آشنہ نے ٹین کو مدد طلب نگاہوں سے دیکھتے ایش کے سامنے ہاتھ جوڑے۔۔

آشنہ میں نے کہہ دیا ہے کہ تم گھر سے باہر نہیں نکلو گی تو اس کا مطلب نہیں نکلو گی

ایش کی نگاہیں ہنوز لپ ٹاپ پے تھیں

یار ایش میں ہوں نا ساتھ

”ٹین نے بھی لقمہ دیا۔۔

تووووووو؟

ایش نے تووو پے زور دیا

”تو میرے بھائی میں اسکی اچھے سے حفاظت کر سکتا ہوں۔

”ٹین نے آشنہ کو دیکھے آنکھ دبائی اشارہ سمجھتے آشنہ نے بھی بولنا ضروری سمجھا۔

ایش ٹین ہیں میرے ساتھ تو بھلا کس چیز کا ڈر آپ بھائی پے یقین کر کے تو دیکھیں

آشنہ بیڈ پے ایش سے کچھ فاصلے پے بیٹھ گئی جبکہ ٹین دروازے کے درمیان کھڑا رہا

تمہارے معاملے میں اپنی ذات کے علاوہ میں کسی پے یقین نہیں کرتا

ایش کی آنکھوں کے سامنے آج سے دو سال پہلے رونما ہونے والا واقع کسی فلم کی

طرح چلنے لگا نم ہوتی پلکیں اب آشنہ کو دیکھ رہی تھیں۔

یار میں اکیلا اپنی شاپنگ نہیں کر سکتا

”ٹین کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ ایک دن کے لیے ایش کو غائب کر دیتا۔۔

ایش مان جائیں پلیز

”اب کی بار آشنہ نے اتنے مان سے کہا کہ نا چاہ کر بھی ایش کو ماننا پڑا۔۔

لیکن ایک شرط پے اگر دونوں کو منظور ہوئی تو ہی اجازت ورنہ بھول جاو شاپنگ کو

ایش نے لیپ ٹاپ کی سکرین اوف کی اور پورا آشنہ کی طرف مڑے اسے مسکراتی نگاہوں سے دیکھنے لگا

کیا ایا؟

”دونوں نے یک زبان کہا۔۔

وہ یہ کہ آشنہ آبایا پہن کر اور نقاب کر کے گھر سے باہر نکلے گی اسکے علاوہ دوسرا کوئی چانس نہیں

”ایش بیڈ سے اترتے ہوئے آشنہ والی سائڈ پے آیا۔۔

اومائے گاڈ آبایا؟

ٹین نے اوو والا منہ کا بھی زاویہ بنایا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

جی ہاں

اوکے ڈن

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

”آشنہ نے آسانی سے حامی بھر لی۔۔

گڈ گرل

”ایش نے نرمی سے اسکی روئی جیسی ملائم گالوں کو چھوا۔

”او بھائی میں یہاں ہوں۔۔

ٹین نے ہلکے سے گلہ صاف کیا۔۔

چلیں؟

آشنہ کے چہرے پے وہی پہلے والی خوشی دیکھ کر دونوں بہت خوش تھے ایش تو سے تو اپنی خوشی سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔

جی جانِ ایش آپ تیار ہو جائیں پھر چلتے ہیں ایش نے سر کو کچھ خم کیا۔

لیکن آبایا نہیں ہے؟
”ٹین نے گول آنکھوں کو مزید بڑا کیا۔

تو اسکا حل ہے میرے پاس

ایش نے قریب آتے ٹین کے کندھے پے ہاتھ رکھا۔ ”ٹین نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔

اتنا پریشان مت ہو پہلے جا اور آشو کے لیے آبایا لا پھر اسکے بعد یہ ساتھ جائے گی ایش نے جیسے مسئلے کا حل نکالا
”لیکن یہ زیادتی ہے۔

ٹین کو ایش کی بات ہضم نہیں ہوئی

”تو جانتا ہے میں آشنہ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا اور تمہیں ہی جانا ہو گا۔

ایش نے بھوری آنکھوں سے پاس کھڑی آشنہ کی طرف اشارہ کیا جو ان دونوں کی بحث سے اکتائی ہوئی لگ رہی تھی۔

ایش بس بھی کریں بھائی جائیں آپ آبایا لے آئیں۔
 آشنہ نے بات ہی ختم کی ناچارہ ٹین بچارے کو ماننا پڑا اور برا سا منہ بناتے وہاں سے
 واک اوٹ کر گیا۔

آغا جان ایش کے پاس کچھ دن رہنے کے لیے جاسکتی ہوں کیا؟
 ماہ رخ نے آغا جان کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے انکے ہاتھوں کو پکڑتے ہوئے کہا۔
 کیوں نہیں بیٹا آپ جاسکتے ہیں اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے
 ”آغا جان نے شفقت سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ کھکھلا اٹھی۔

کیا آج؟

”اس نے سوالیہ نظروں سے آغا جان کو دیکھا۔
 Support@classicurdumaterial.com

جی
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

آغا جان نے ہاں میں سر ہلایا

”شکریہ آغا جان۔

وہ آغا جان سے ملتی ملکہ کی تلاش میں وہاں سے نکلی اب اسے یہ خوشخبری جلدی سے
 ”ملکہ کو سنائی تھی۔

روہان کہاں ہے؟

”عقیل صاحب نے نیوز پیپر ٹیبل پے رکھتے ہی نگین بیگم سے پوچھا۔

وہ آشنہ کی قبر پے گیا ہے

اور نتاشہ؟

وہ بھی اسی کے ساتھ گئی ہے

”نگین بیگم کی اجازت سے ہی وہ روہان کے ساتھ گئی تھی۔

”چلو ٹھیک ہی میں زرا باہر کچھ دوستوں سے ملنے جا رہا ہوں شام تک لوٹوں گا۔

”عقیل صاحب نگین بیگم کو اطلاع دیتے وہاں سے رخصت ہوئے۔

نگین بیگم بھی سر ہلاتیں کیچن کی طرف بڑھ گئیں جہاں طاہرہ بیگم پہلے سے ہی کھانا

”بنانے میں مصروف تھیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

روہان تم آج بھی آشنہ سے اسی طرح محبت کرتے ہو؟

”نتاشہ نے مشکل سے دوپٹہ سر پے ٹکا رکھا تھا جسے وہ بار بار ٹھیک کر رہی تھی۔

نہیں میں اس سے اب محبت نہیں کرتا میں اس سے اب عشق کرتا ہوں اور کیا ہوا وہ

مجھ سے دور ہے دیکھو یہ ہر پل میرے دل میں رہتی ہے۔

روہان نے اپنے دل پے ہاتھ رکھا۔

لیکن وہ اب کبھی واپس نہیں آئے گی تو ساری زندگی کیا ایسے ہی رہو گے؟

نتاشہ کی بات بھی کہیں حد تک ٹھیک تھی۔

ایسے کیسے میں ٹھیک تو ہوں بالکل مجھے اس کا ساتھ اگلے جہاں میں مل جائے گا اس سے زیادہ مجھے کیا چاہیے اور جہاں تک بات میرے ایسے رہنے کی ہے تو میں اسکی یادوں کے ساتھ بہت خوش ہوں

روہان گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا
روہان اب چلیں؟

”نتاشہ کو یہاں ایک عجیب سا خوف آ رہا تھا۔

نہیں مجھے کچھ دیر یہیں رہنا ہے

”روہان نے آنکھیں بند کی اور چہرہ بازوں میں چھپا لیا۔

اچھا

”نتاشہ بھی اس کے ساتھ زمین پر بیٹھ گئی اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ایش نقاب ٹھیک تو ہے نا؟

لبے گھیردار بلیک آبایا پہنے اور بالوں کی پونی ٹیل کیے جو سٹولر لینے کی وجہ سے کچھ اوپر ہوئی بچ رہی تھی پورے چہرے پر نیلی آنکھیں ہی تو تھیں جو اپنا دیدار کروا رہیں
”تھیں۔

جان نقاب کیسے ٹھیک ہوتا یہ میں

ایش کے لفظ میں رہ گئے جب اس نے بلیک کلر میں لپٹی اسپرا کو دیکھا۔

تم آشنہ ہی ہو نا؟

ایش نے چہرے کو ٹچ کرنا چاہا لیکن نقاب خراب ہونے کے ڈر سے آشنہ نے چند قدم پیچھے کو لیے

یار شادی میری ہے اور ہر دو منٹ بعد دولہا+رومینٹک تو ہو رہا ہے؟
ٹین نے دونوں کو یوں دیکھا تو جل کڑتا پاس سے گزر گیا۔

ایش چلیں؟

آشنہ نے سامنے دیوار بنے ایش کو رستہ دینے کا اشاری کیا جس پے وہ تابعداری سے
”پیچھا ہوا اور آشنہ کو آگے بڑھتا دیکھ وہ بھی اسکے پیچھے ہو لیا۔“

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

آشنہ تم فرنٹ سیٹ پے بیٹھو اور ٹین تم پیچھلی نشستوں پے براجمان ہو جاو ٹین اور
آشنہ کو گاڑی کی طرف بڑھتا دیکھ ایش نے ننا حکم صادر کیا جس پے دونوں نے ایک ہی
”اینگل میں ایش کو دیکھا تو اس نے کنڈھے اچکا کر ڈریونگ سیٹ سنبھالی۔“

بھائی چھوڑیں اس فضول کو آپ پیچھے بیٹھ جائیں ورنہ ان کا کیا بھروسہ یہیں چھوڑ کر چلے
جائیں گے

آشنہ کی بات پے سر ہلاتے ٹین بیک ڈور اوپن کر کے بیٹھ چکا تھا لیکن آشنہ نے بیٹھتے ہی دروازے کو زور سے بند کیا جس پے ٹین مسکرایا جبکہ ایش نے آئی برو اچکائے۔۔

بعد میں زیارت کا موقع دوں گی ابھی ہمیں جلدی ہے

آشنہ ٹین کے ساتھ ہائے فائے کرتی ایش کو جتانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی

اوکے ڈن اب تو میں بعد میں ہی زیارت کروں گا

ایش نے کہتے ہی گاڑی گیٹ سے باہر نکالی اور اب گاڑی ہوا سے باتیں کرتی اپنی منزل کی طرف جا رہی تھی۔۔۔

موٹی تو نے ابھی تک ایک ڈریس بھی سلیکٹ نہیں کیا۔ شادی تیری ہے یا آیت کی؟

لائبہ پچھلے آدھے گھنٹے سے ایمن جے ساتھ چل چل کر تھک چکی تھی جبکہ رباب اور

”حنال میں آتے ہی الگ ہو چکیں تھیں۔

یار مجھے سمجھ نہیں آ رہا کیا لوں اتنا تو میں جانتی ہوں کہ میں ہر ڈریس میں ہی فیری

لگوں گی لیکن مجھے اپسرا لگنا ہے ایسا کوئی ڈریس لیں کیا؟

ایمن نے آنکھیں ٹپٹپائی۔۔

استغفار تو اور فیری؟

یہ سننے سے پہلے میں یہاں سے چلی کیوں نہیں گئی؟

لائبہ ایک ہاتھ کمر پے رکھے اور ایک ہاتھ کی انگلیاں بند کیے ماتھے پے رکھے کسی فلم کی ہیروئین کا سا پوز بنائے کھڑی تھی ہر آنے جانے والا شخص دیکھ کر ماسکرائے بنا ”نہیں گزر رہا تھا۔۔“

ڈرامہ مت کر سب دیکھ رہے ہیں۔

ایمن نے اسکا ہاتھ ماتھے سے ہٹاتے ہوئے شرمندگی سے دائیں بائیں دیکھا جہاں کچھ ”لوگ انھی کی کرتوتیں دیکھ رہے تھے۔۔“

تو وہ یہ ظالم سماج تب کہاں تھا جب تیرے جیسے دریائی گھوڑے نے خود کو پری کا لقب دیا کہاں تھے سب تب تو سب تماشاائی بنے میری بے بسی پے تالیاں بجا رہے تھے لائبہ پوری ڈرامہ کوئین لگ رہی تھی جبکہ ایمن اب اسے کھا جانے والی نظروں سے ”دیکھ رہی تھی۔۔“

منہ بند رکھ اور چل اندر

ایمن نے اسے

بازو سے کھینچتے ایک شاپ میں انٹر ہوئی اب پکہ ایک گھنٹہ پار لائبہ یہ سوچ کر ہی گھبرا رہی تھی۔

بھائی مجھے لگتا آپ کو شیروانی لے لینی چاہیے۔۔

آشنہ نے اپنا نقاب ٹھیک کرتے ہوئے سامنے نظر آتی شیروانی دیکھی۔۔

نہیں بھلا یہ بھی کوئی پہننے کی چیز ہے؟
ایش نے چہرے کا عجیب زاویہ بنایا۔۔

اوہ میری شادی ہے تو کوئی مجھ سے پوچھنا پسند کرے گا؟
ٹین نے دونوں ہاتھوں کو سوالیہ انداز میں کرتے ہوئے ایش آشنہ کو گھورا۔۔

ہاں جی ضرور بتائیں۔۔
ایش نے سر خم کیا جس سے اسکے بال ماتھے پہ آگرے۔۔

مجھے لگتا شیروانی ہی ٹھیک ہے کیوں آشنہ؟

ٹین نے آشنہ کی ہمدردی چاہی۔۔

جی جی بھائی یہ ہی فٹ ہے بھلا بندر کیا جانے ادراک کا سواد۔

آشنہ نے فخریہ انداز میں کندھے اچکا کر نگاہوں کا رخ ایش کی طرف کیا۔۔

واہ واہ ٹین تم نے تو پارٹی ہی بدل لی۔۔

ایش نے مصنوعی آنسو صاف کیے۔

ڈرامے بند کریں اور جو کرنے آئے ہیں پہلے وہ کر لیں؟

آشنہ نے دونوں پے نیلی آنکھیں گاڑی۔۔۔

رباب آپ آپی آپ ریڈ کمر میں لہنگا زیادہ بچے گا کیوں کہ اب تک جو یہ شاپ کیپر دیکھا رہا ہے وہ سن نائنٹیز کے لگ رہے ہیں۔

حنانے سرگوشانہ انداز میں کہا لیکن بھلا ہو شاپ کیپر جو سن کر تیکھی نظروں سے حنا کو دیکھ رہا تھا۔

حنانے آہستہ بول لینا تھا۔۔۔

رباب نے مسکراہٹ چھپائی۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اتنے تیز کان تو بہ

حنابھی اب کی بار مسکرائی۔۔۔

آشنہ بہت تنگ کر رہی ہو اب اگر تم نے کچھ خریدا نہیں تو میں یہیں سے گھر لے

جاؤں گا۔۔۔

ایش جنھ بھلاتے ہوئے بولا۔۔۔

تم دو منٹ چپ نہیں رہ سکتے؟
 ”ٹین آشنہ کو لیے ایک شاپ میں انٹر ہوا۔

آپ دونوں یہاں؟

رباب جیسے ہی شاپنگ بیگز تھامے مڑی تو سامنے ایش اور ٹین کو دیکھ کر خوشگوار حیرت ہوئی۔ ساتھ کھڑی لڑکی کا چہرہ ابھی دوسری جانب تھا۔
 اوہ مر گئے
 ٹین نے دانتوں تلے زبان دبائی۔

آشنہ نے جیسے ہی رباب کی آواز اپنے بہت قریب سنی اسکے قدم وہیں جامد ہو گئے چاہ کر بھی اپنا رخ رباب کی جانب نہیں کر پا رہی تھی آج دو سالوں کی جدائی کے بعد اپنی دل عزیز بہن کی آواز کانوں میں مٹھاس گھول رہی تھی۔۔۔ میں ابھی آتی ہوں اپنی آواز کو کچھ بدلتے وہیں سے واپس پلٹتے ہوئے آشنہ کو اپنا ایک ایک قدم بھاری لگ رہا تھا آنکھوں کے سامنے آنسوؤں کا ایک جال بن گیا تھا جیسے وہ بے دردی سے صاف کرتی منظر سے غائب ہوئی۔۔

رباب ابھی تک یہ ماجرہ سمجھ نہیں پائی تھی سوالیہ نظروں سے ٹین اور ایش کو دیکھتے ہوئے نظریں اسی طرف تھیں جہاں سے وہ لڑکی گئی۔۔۔
 وہ دراصل ایش کی منکوحہ ہیں۔۔

ٹین نے لجاہت سے جواب دیا۔
ایش کو ٹین کی بات سنتے ہی اچھو لگی۔۔۔

کیا یہ شادی شدہ ہیں۔

رباب کو حیرانی ہوئی۔۔۔

جی ابھی بس نکاح ہوا ہے رخصتی کچھ عرصہ بعد ہو گی۔۔

ٹین نے مسکراتے ہوئے کہا

اوہ تو وہ بنا ملے ہی چلی گئیں

حنا کو بھی اسکا یوں جانا برا لگا۔۔

نہیں دراصل انکی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی اسی لیے وہ مزید رک نہیں سکیں۔۔

ایش بھی اب انکے سوال سن کر پک چکا تھا۔

چلیں سہی ہے آپ بھی یہیں ہیں تو آئیے مل کر ہی شاپنگ کر لیتے ہیں

حنا نے ٹین کو صلح ماری۔۔

نہیں ابھی آفس کے لیے نکلنا پڑ رہا ہے معذرت جانا ضروری ہے۔۔۔

ایش نے جلدی سے کہا اس سے پہلے کہ ٹین حامی نا بھر لیتا۔۔

جی بہتر

رباب نے مختصر سا جواب دیا۔۔

جی اجازت دیں ہم۔ چلتے ہیں
ایش نے ادب سے کہا اور ٹین کو لیے وہاں سے رخصت ہوا۔۔۔

رباب اور حنا بھی لائبہ ایمن کی تلاش میں نکلیں۔۔۔

اب یہ لڑکی کہاں گئی؟

ایش نے بالوں کو سیٹ کیا۔۔۔

لیکن یہ اس طرح اپنی ہی فیملی سے کیوں بھاگ رہی ہے؟

ٹین کو آشنہ کے رویے نے کچھ شک میں مبتلا کیا۔۔۔

میں بھی یہ ہی جاننا چاہتا ہوں لیکن اسکی طبیعت کے مدِ نظر میں اتنا الجھن کا شکار

ہوں۔۔۔

ایش بھی بے بسی کی انتہا پہ تھا۔۔۔

ایش برا مت ماننا لیکن مجھے آشنہ میں کچھ بدلہ بدلہ سا لگ رہا ہے پتہ نہیں کیوں لیکن یہ

بات ہضم نہیں ہو رہی کہ وہ بہرام کے ساتھ تھی اور بہرام تمہارے دشمنوں میں سے

ایک ہے۔۔۔

ٹین نے اپنے خدشات بیان کیے۔۔۔

یہ سب باتیں بعد کی ہیں ابھی آشنہ کو دیکھیں؟

ایش بات کر کے بنا کر کے آگے بڑھ گیا۔۔

سانوں کی۔۔۔

ٹین نے بھی کندھے اچکائے۔۔ اور اسکے پیچھے ہو لیا۔۔۔

تم وہاں سے اس طرح کیوں آگئی؟

ایش گاڑی کے پاس کھڑی آشنہ کو بغور دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔
مجھے گھر جانا ہے۔

آشنہ نے روڈ پے چلتی گاڑیوں پے نگاہ دوڑائی۔۔

لیکن ابھی تو بہت کچھ لینا باقی ہے نا؟

ٹین نے بھی آنکھیں پھیلانی۔۔۔

”کل لے لیں گے۔

آشنہ نے مختصر کہتے اپنا نقاب اتارا۔۔۔

یہ تم نے نقاب کیوں اتارا؟

ایش نے اسکے لال ہوتے چہرے پے نظریں گھاڑی۔۔۔

گاڑی انلوک کریں

چہرے پے آئی پسینے کی ننھی بوندیں کو صاف کرتی گاڑی کی دوسری طرف بڑھی۔۔۔

ایش گاڑی انلوک کرتا ڈرائیونگ سیٹ پے بیٹھا۔۔ ٹین نے بھی برا سا منہ بنایا اور بیک ڈور اوپن کرتے بیٹھ گیا۔۔ آشنہ نے سیٹ بیلٹ باندھا اور نگاہیں باہر دوڑتی بلڈنگز پے ٹکا دیں۔۔۔

آخر وہ دن آ ہی گیا جس کا ٹین کو بے صبری سے انتظار تھا۔۔۔ آج انکی مہندی تھی۔۔ ایش سمجھنے کی کوشش کریں میں ابھی انکا سامنا نہیں کر سکتی۔۔ آشنہ نے رکھائی سے کہا لیکن شادی میں ہمارا ہونا لازمی ہے ایش نے لجاجت سے کہا۔۔

نہیں انکے لیے میں مر چکی ہوں تو میرا وہاں ہونا لازمی نہیں ہے آشنہ اب بھی اپنی ضد پے قائم تھی۔۔۔

آشنہ پلیز

ایش ٹین کو شادی میں نا شامل ہونے کا بتا کر دکھی نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لیے وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے آشنہ کو سمجھا رہا تھا جو کوئی بات ماننے کو تیار ہی نہیں تھی۔۔۔۔

ایش آپ چاہتے ہیں میں یہاں سے چلی جاؤں؟

آشنہ اب کی بار اسکے سامنے کھڑی ہوئی

نہیں میری جان لیکن

لیکن ویکن کچھ نہیں میں شامل نہیں ہو رہی اور بہتر ہے آپ بھی نا ہوں باقی آپ کی مرضی --

وہ اپنا حکم سناتی کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ ایش وہیں سر تھامے صوفے پر ڈھے سا گیا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اب ٹین کی خوشیوں میں شامل ہو یا آشنہ کا حکم مانے کیوں کہ وہ کسی صورت بھی آشنہ کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا --

آشو و یار یہ وائٹ ڈریس کچھ سوٹ نہیں کر رہا --

ٹین آئینے کے سامنے کھڑے دروازے سے گزرتی آشنہ کو دیکھتے ہوئے بولا جو ٹین کی آواز سنتے ہی کمرے میں داخل ہوئی --

کیا ہے اس ڈریس کس؟

آشنہ سر تا پیر ٹین کو دیکھا --

کوئی شوخ رنگ پہننا چاہیے تاکہ پتا چلے میری مہندی ہے --

اس نے بیڈ پر پڑا رنگوں سے بھرا مفرل اٹھایا --

ہاں تو ریڈ کلر میں پہن لیں تاکہ آپ میں اور دلہن میں کوئی فرق نا ہو

آشنہ کے لہجے میں طنز کی آمیزش کو ٹین نہیں بھانپ پایا اسی لیے مسکراتے ہوئے

دوبارہ آئینے کے سامنے کھڑا ہو گیا --

تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی؟

ٹین نے آئینے میں ہی آشنہ کے عکس کو دیکھا۔۔۔

نہیں میں نہیں جا رہی اور شاید ایش بھی

وہ بیڈ پے جگہ بناتی ہوئی بیٹھی جہاں ٹین نے کپڑوں کی دنیا آباد کر رکھی تھی۔۔۔

کیا ایش ایش؟

ٹین ایک جھٹکے سے پلٹا۔

ہاں سہی سنا آپ نے کیوں کہ میں ابھی اپنی فیملی کا سامنا نہیں کر سکتی اور ایش مجھے

کبھی بھی اکیلا نہیں چھوڑیں گے۔۔۔

وہ اپنے بالوں کا جوڑا بناتے ہوئے بیڈ پے پڑے کپڑے طے کرنے لگی۔۔

لیکن آشنہ میرے پاس تم دونوں کے سوا کوئی نہیں۔۔

ٹین کے لہجہ کا درد محسوس کرتے ایک پل کو اسکے کام کرتے ہوئے ہاتھ رکے لیکن

دوبارہ کام میں مگن ہو گئی۔۔۔

ٹین بھائی آپ میری کیفیت کو بھی سمجھیں اگر آپ پھر بھی چاہتے ہیں کہ میں شامل

ہوں تو ٹھیک ہے میں شامل ہو جاتی ہوں۔۔۔

آشنہ نے بنا ٹین کو دیکھے مصنوعی خفگی سے کہا۔۔۔

چلو کوئی بات نہیں۔۔

ٹیٹن مختصر کہتے کمرے سے نکلا اسکے جاتے ہی آشنہ کے چہرے پے ایک فاتحانہ مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔۔

مہندی کا فنکشن گھر کے لان میں اریخ کیا گیا تھا۔۔ رنگ برنگے پھولوں سے لان کو کسی محل کی طرح سجا رکھا تھا۔۔ بڑی بڑی لگی لائٹس لوگوں کے چہروں پر پھیلی مسکراہٹ کو نیا رنگ دے رہیں تھیں۔۔۔ پیلے اور سبز رنگ کے کپڑوں میں ملبوس سب کبھی بھنگڑا ڈالتے تو کبھی یہ یہاں سے وہاں بھاگتی لڑکیاں ماحول کو لطف اندوز بناتی۔۔۔

مہندی ایک ہی جگہ ہونی طے پائی تھی اسی لیے ٹین اور اسکے کچھ آفس ورکرز اور دوست پہنچ چکے تھے سب نے کہیں بار ایش کا پوچھا لیکن وہ یہیں کہہ کر ٹال دیتا کہ اسے آفس کے کسی کام کی وجہ سے ارجنٹ ملک سے باہر جانا پڑ گیا تھا۔۔۔ راحیل صاحب تو شادی ڈیلے کرنے کا بھی کہہ چکے تھے لیکن ٹین نے منع کر دیا۔۔۔ وہ خود بھی بجھا بجھا لگ رہا تھا وائٹ سلوار قمیض بلو ویسکوٹ پہنے بالوں کو جیل سے پیچھے کر رکھا تھا لیکن آنکھوں میں آئی نمی کو بار بار اپنے مسکراتے ہوئے پیچھے دھکیلتا۔۔۔ آنے سے پہلے وہ ایش سے ملا لیکن ایش بھی آشنہ کو اکیلا چھوڑنے پے کسی صورت آمادہ نہیں تھا اور یہ بات بار بار ٹین کو تکلیف دے رہی تھی کہ اتنا بڑے دن پے بھی اسکا ایش اسکے ساتھ نہیں تھا۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں آیت کی آمد کا شور مچ گیا۔۔۔ ٹین نے ایک نظر اس جانب دیکھا جہاں سے آیت رباب اور ایمن کے ساتھ کسی اپسرا کی طرح زمین پر چھوٹے چھوٹے قدم لیتی سیٹج کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔ ٹین دنیا کو بھلائے اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔ سیلے لہنگے پر گھٹنوں تک آتی اسکی ہم رنگ شرٹ گرین دوپٹہ جیسے نفاست سے سر پر سیٹ کیا گیا تھا کچھ بالوں کو کھلا چھوڑے اور کچھ کو پھولوں میں قید کیے چہرے پر میک اپ کے نام پر ہلکی سی لپسٹک اور آنکھوں پر لگا لائیز وہ کوئی اپسرا معلوم ہو رہی تھی جو بھولے بھٹکے اس دنیا میں آگئی ہو۔۔۔۔ ٹین نے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھاما جیسے آیت نے ناگواری سے دیکھا۔۔۔ نظریں ابھی تک سامنے کھڑے خوب رو جوان پر نہیں گئیں تھیں جو آنکھوں میں ٹھاٹھیں مارتا محبت کا سمندر لیا گہری نظروں سے آیت کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ آیت کے بیٹھتے ہی کچھ ہی دیر میں رسم کا آغاز ہوا۔۔۔ رباب آیت کو سیٹج پر بیٹھا دیکھ اپنے شادی کے دن یاد کرنے لگی جب آشنہ نے پورا گھر سر پر اٹھایا ہوا تھا اسکے قہقہوں کی آوازیں آج اس جشن کے موقع پر موجود نہیں تھیں۔۔۔ سب ہی کہیں نا کہیں ایک دوسرے سے اپنے دل کی حالت چھپا رہے تھے۔۔۔ آیت نے جھکی نظروں سے بڑی مشکل سے اپنے آنسوؤں پر بندھ باندھا ہوا تھا۔۔۔

روہان جا کر رسم میں حصہ لو۔۔۔

نگین بیگم نے راحیل صاحب کے ساتھ بیٹھے روہان کو مخاطب کیا۔۔۔

نہیں ماما میرا من نہیں۔۔

مختصر سا جواب دیتا دوبارہ ان رنگینوں کو دیکھنے لگا جہاں آشنہ کا نام و نشان بھی موجود نہیں تھا۔۔۔ نتاشہ جب سے یہاں آئی تھی وہ ان سب میں گھل مل گئی تھی ابھی بھی وہ اور ایمن سب کو تنگ کرنے میں مصروف تھیں۔۔۔۔ نتاشہ اور حنا نے ایک جیسی ڈریسنگ جبکہ لائبہ اور ایمن نے سیم ڈریسنگ کی تھی سب کے ڈریسز کا کلر سبز اور پیلے رنگ سے ملتا جلتا ہی تھا۔۔۔

”ٹین بڑے پیارے لگ رہے ہو۔“

ایمن نے سرگوشی کی۔۔

ہاں نا میں یہ ہی دیکھ رہا ہوں جنگلی بھالو نے بھی آج تھان لپیٹا ہوا ہے۔۔

اسکی گھیر دار فراک کا جائزہ لیتا شرارتی نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

ایمن نے پہلے بھرپور نگاہ خود پے اور پھر غصہ سے ٹین کو دیکھا سوال یہ ہی تھا کہ

کس اینگل سے اتنی پیاری فراک تمہیں تھان لگ رہا ہے؟

بس بھی کرو اتنا تو مجھے میری آیت نے نہیں دیکھا یوں کہہ لو دیکھا ہی نہیں جس طرح

تم مجھے محبت پاش نظروں سے دیکھ رہی ہو۔۔۔

اس نے شرمانے کی بھرپور ایکٹنگ کی جو ایمن کو ہضم نہیں ہوئی۔۔۔

اچھا یہ ویسپائرز نے کب سے بزنس شروع کر دیے ہیں جو ایش بھائی یہاں شرکت نہیں

کر سکتے؟

ایمن نے چوٹ کی جو سیدھا نشانے پے لگی۔۔
 اس بارے میں پھر کبھی بات کریں گے ابھی اپنا تھان سنبھالو۔۔
 ٹین نے اپنی کیفیت پے حتی الامکان کنٹرول کیا۔۔

سڑے رہا کرو ہر وقت۔۔ ایمن پیر پٹختی وہاں سے نتاشہ کی تلاش میں چلی گئی۔۔
 بیگم آپ نے آنکھوں میں ایلفی لگائی ہوئی ہے جو آپ کی نگاہیں اٹھنے کا نام نہیں لے
 رہیں؟

ٹین بھی اب بور ہو رہا تھا سب اپنی ہی مستیوں میں گم تھے اور وہ بچارہ ایک سٹیچو بنا
 آیت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

آپ اپنی زبان کو بند رکھیں بھول رہے ہیں کہ آپ یہاں دولہا کی حیثیت سے بیٹھے
 ہوئے ہیں۔۔

آیت نے تب کی زبان اب کھولی اور کھولتے ہی زہر اگلا۔۔
 تم اتنی سویٹ ہو دل کرتا کہ تمہیں ایک ہی بار میں نگل جاؤں۔۔
 ٹین نے مزے سے ہونٹوں پے زبان پھیری۔۔

ہاتھ لگا کر دکھانا میں ہاتھ نا توڑ دوں تو نام بدل دینا۔۔

آیت نے جھکی نظریں اٹھائی۔۔

ہائے ظالم اتنی خوبصورت آنکھیں کون چھپاتا ہے؟ انففف ٹین تم تو گئے۔۔
دل پے ہاتھ رکھتا کچھ پیچھے ہوا تو آیت کے لبوں پر بھی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔

مہندی کا فنگشن اپنے عروج پے تھا لیکن ہماری آیت تھک گئی۔۔۔۔

اب کچھ لڑکوں اور لڑکیوں کی ٹولیاں بنیں اور وہیں زمین پے ڈیرہ جمائے بیٹھے ہونے
والے مقابلے کی تیاری کرنے لگے۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے؟

ٹین نے آیت کے قریب ہوتے سرگوشی کی۔۔

گیم سٹارٹ ہونے لگی ہے اگر ان میں سے کوئی بھی ہارا تو دولہے پے چھریاں چلیں گی
اور یہاں اسکا قتل عام ہو گا۔۔۔

آیت نے اپنی ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے ٹین کو دیکھا جو آیت کی بات سن کر حیرت
سے سامنے بیٹھی ٹولیوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

لیکن اس میں میری کیا غلطی ہے مجھے کیوں ماریں گے؟

ٹین کی نظریں ابھی بھی سامنے ہی تھیں۔۔

غلطی تو نہیں ہے لیکن بس کیا کریں یہ یہاں کا دستور اور رواج ہے۔

آیت نے بھی ریلیکس ہوتے اپنی دونوں ٹانگیں صوفے پر رکھیں جس سے ٹین کچھ دور کھسکا۔۔

تم مجھے مرتا ہوا دیکھ لو گی؟

ٹین مے مصنوعی ناراضگی دیکھائی۔۔۔

نہیں کیا کروں مرنا تو تمہیں پڑے گا ہی کوئی نہیں تمہاری بیوہ بن کر جی لوں گی۔۔۔
اس نے ٹین کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے نگاہیں پھیریں تاکہ اس کی شرارت ٹین بھانپ نالے۔۔۔

سہی چلو کوئی نہیں میں بھی ویسپائر ہوں۔۔۔۔ ہاتھ لگا کر دکھائیں پھر اپنی اصلی حالت میں آتے مجھے بھی دیر نہیں لگے گی۔۔۔۔

ٹین نے ایسے کہا جیسے سچ میں ہارنے کے بعد اسکا قتل ہونا ہو۔۔۔
آیت بھی منہ پر ہاتھ رکھتی اپنی ہسی ضبط کرتے کرتے لال ہو رہی تھی۔۔۔۔

تو کیوں نا ہم سے شروع کیا جائے؟

عالی نے اونچی آواز میں کہتے سہمتی چاہی۔۔۔

جی جی آپ ہی شروع کریں کیوں کہ مرا سی پونا تو آپ کو وراثت میں ملا ہے۔۔۔

خولہ اپنے چٹیا کو پیچھے کرتی اک ادا سے بولی۔۔۔ جس پر سب لڑکیوں نے تالیاں

بجائی۔۔ وہیں عالی نے کڑی نگاہوں سے دیکھا۔۔

اہمسمم تو کھیل شروع کیا جائے۔۔
 وہیں سے ایک لڑکے نے کھڑے ہوتے کہا۔۔
 جی ضرور۔۔

سب لڑکوں نے سر خم کیا۔۔

تو آپ لوگ گانا گائیں گے اسے
 ایمن نے لڑکوں کو ٹاسک دیا۔۔
 اوکے۔

ایک کنوارہ پھر گیا مارا پھس گیا دیکھو یہ بچارا
 سب لڑکوں نے شرارت سے ٹین کو دیکھا ان کے یوں دیکھنے سے سچ میں ٹین کو خود
 پے چھریاں چلتی محسوس ہوئیں۔۔
 آیت یہ گانا سنتے ہی ٹین کے تاثرات نوٹ کرنے لگی جو عین اسکی امید کے مطابق
 تھے۔۔

تم لوگوں کا۔
 عالی نے بتیسی دیکھائی۔۔
 تم میرے ہو اس پل میرے ہو کل شاید یہ عالم۔ نارہے۔۔

خولہ کے اپنی آواز کا جادو چلایا جس پے سب لڑکیوں نے ہوٹنگ کی اور عالی نے سہرائی نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

ن

اب لڑکوں کی باری

نی لک تیرا پتلا جیا جدوں ٹردی ستاراں بل کھاوے۔۔
انھی میں سے ایک لڑکے کسمل نے اٹھتے فخریہ گانا گاتے لائبہ کو دیکھا۔۔۔ جس پے لائبہ نے گھورا

ج

<https://www.classicurdumaterial.com/>

لڑکیوں شروع ہو جاوے۔۔۔

جا جے جانا ہی تے جاوے اینا سن جانا تیرے بنا ہونا اے گزارہ سونیا۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ایمن نے اپنا فراک سنبھالتے سروں میں گایا لیکن شاید سر ہل گئے

جس پے سب نے زوردار قہقہے سے اسے داد دی۔۔۔۔۔

اور وہ منہ بناتی اپنی جگہ سنبھالتی ہوئی بیٹھی۔۔۔ ایک بات سنو یہ شادی کے سونگز ہی

ہیں نا؟

نتاشہ نے سب کو عجیب نظروں سے دیکھا جو شادی کے کم اور کچھڑنے کے زیادہ گانے

گا رہے تھے۔۔۔

جی میم یہ ہمارے ہاں کے عشقیانہ سونگ ہیں۔۔

حنانے نناشہ کو ہاتھ سے پکڑ کر دوبارہ بٹھایا۔۔ یار چھوڑو بور کر رہے ہو اٹھو لڑکیوں کو رفو چکر کرو ہم لوگ بھنگڑا ڈالتے ہیں

کمیل بور ہوتا ہوا کپڑے جھاڑ کر کھڑا ہوا گھر کے سب بڑے کرسیوں پر بیٹھے ان کی گیم انجوائے کر رہے تھے وہیں کچھ دور بیٹھا روہان بے دلی سے اپنے موبائل میں گھسا کسی کی نظروں کا مرکز بنا ہوا تھا

ملکہ کہاں ہے؟

آغا جان دھاڑے۔۔۔

سرکار ہم نہیں جانتے۔۔۔

ملازم نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا۔۔

ماہ رخ بھی کونے میں کھڑی رونے کا شغل فرما رہیں تھیں۔۔

کیسے نہیں پتا ہاں پچھلے دو گھنٹے سے ملکہ یہاں نہیں ہیں اور مجھے کسی نے اطلاع دینا بھی ضروری نہیں سمجھا۔

آغا جان یہاں سے وہاں چکر کاٹتے زہریلی نظروں سے سب کو دیکھنے لگے۔۔۔

سرکار ہمیں لگا وہ یہیں کہیں ہوں گی۔۔۔

ملازم نے ادب سے کہا۔۔

تم سب نالائق کیا سوئے پڑے تھے جو تم لوگوں کو یہ وہم ہوا کہ وہ یہیں کہیں ہوں گی
 --- اگر ملکہ کی کوئی خبر نامی تو اپنی آخرت کی تیاری کر لو ---
 آغا جان کہتے ہی ایک ملازم کو لیے وہاں سے رخصت ہوئے۔

تم سب کیا مرے ہوئے تھے؟

ماہ رخ کو بھی اب جا کر بولنے کا موقع نصیب ہوا۔
 چھوٹی ملکہ ہم نے انھیں یہاں سے نا تو نکلتے دیکھا ہے اور نا ہی کہیں جاتے۔
 ملازم دل میں ماہ رخ کو صلواتیں سناتا ادب سے گویا ہوا۔
 دفع ہو جاو سب اور ڈھونڈو انھیں۔

حکم صادر کرتی وہ بھی وہاں سے غائب ہوئی اسے رہ رہ کر غصہ ملکہ پے آ رہا تھا جس کی
 وجہ سے اسکا ایش کے گھر جانا کینسل ہو گیا تھا اب پتہ نہیں وہ کب ملتیں اور وہ کب
 جاتی ---

اٹھیں بھائی جانا نہیں کیا آپکو؟ بارات ہے آج آپکی۔
 آشنہ پندرہ منٹ سے ٹین کو جگا جگا کر تھک چکی تھی۔
 یار رررر تم نے تو نہیں جانا نا تو تمہیں فکر نا ہو۔

ٹین مندی آنکھوں سے اب تک آشنہ سے ناراض تھا۔۔
 . اوہ ہو جب آپ انھیں لے کر گھر آئیں گے تو ہم ویکم کریں گے نا
 آشنہ کو ٹین کی بات بری تو لگی لیکن اس نے ظاہر نہیں کیا۔۔
 مجھے سونا ہے رات بھی دیر تک جاگتا رہا ہوں۔۔
 اس نے تکیہ اپنے منہ پے رکھتے ہوئے کہا۔۔

کیا ہو رہا یہاں؟

ایش کمرے میں داخل ہوا۔۔

یہ ٹین بھائی اٹھ ہی نہیں رہے اتنی دیر سے اٹھا رہی ہوں۔۔
 آشنہ نے نروٹھے پن سے کہا اور صوفے پے ٹک گئی۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کیوں بھئی کیوں تنگ کر رہے ہو میری گڑیا کو۔۔

ایش نے اسکا تکیہ دور پھینکا۔۔

ایش تو تو بات ہی نا کر مجھ سے۔۔ تو دوست نہیں دشمن ہے۔۔
 ٹین نے آنکھیں صاف کی اور اٹھ بیٹھا۔۔

اوہ میرا جانو

میں یہ ساری ناراضگی دور کر دوں گا۔۔ انشا اللہ زندگی رہی تو۔۔

ایش نے یہ کہتے جانے کن اکیوں سے آشنہ کو دیکھا۔۔۔

اللہ ناکرے تجھے کچھ ہو۔۔ ٹین ایش کے گلے لگا۔

تو تو روٹھی بیوی والی حرکتیں بعد میں کر لینا کیوں کہ ابھی تیری ایک عدد بیوی گھر میں آنے والی ہے۔۔

ایش نے اسے خود سے الگ کیا اور ہاتھ پکڑ کر بیڈ سے اتارا۔۔

یار بہت خزانٹ چیز ہے وہ۔۔۔ جینا حرام کر کے رکھے گی۔۔۔ بالکل تیری اس کھڑوس کی کاپی ہے

اس نے کانوں کو ہاتھ لگایا اور ایش کو بتاتے ہوئے آشنہ کی طرف اشارہ کیا جس کے آیت کا نام سنتے ہی کان کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔

پلیز میری بہن کے بارے میں اپنی سوچ کا تقاضا ٹھیک کریں وہ بہت بھولی ہے۔ آشنہ آیت کا ذکر کرتے ہوئے نم آنکھوں سے دونوں کو دیکھنے لگی۔۔۔

ناکیا کر اسکی بہن کے سامنے ایسی باتیں اور آشنہ چلو ناشتہ کرو تم۔۔

ایش ٹین کے کندھے پر ہاتھ رکھتا آشنہ کی جانب بڑھا۔۔ ٹین نے بھی کندھے اچکائے اور واش روم میں گھس گیا۔۔۔ کچھ تھا جو ٹین کو کھٹک رہا تھا لیکن وہ موقع دیکھ کر ہی بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

ایش مجھے نہیں کھانا۔

آشنہ نے بہانا بنایا۔

آشوو میں دیکھ رہا ہوں تم کھانا بہت کم کھا رہی ہو کیا مسئلہ ہے؟

ایش نے چاولوں سے بھرا چچ آشنہ کی طرف بڑھایا۔۔

کچھ نہیں میں بعد میں کھا لوں گی

آشنہ چچ پیچھے کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

اس وقت ڈانگ ٹیبل پے وہ دونوں ہی موجود تھے۔۔

ابھی کے ابھی یہ پوری پلیٹ ختم کرو ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔

ایش نے وارن کرتے ہوئے پوری پلیٹ اسکے سامنے رکھی۔

ساری؟

حیرت سے اسکا منہ کھل گیا۔۔ اور ایش نے ہاتھ میں پکڑا چاولوں کا چچ اسکے منہ میں

ڈال دیا۔۔ جس پے اس نے تیکھی نظروں سے ایش کو دیکھا۔۔ نیلی آنکھوں میں

غصہ اترتا دیکھ ایش نے منظر سے غائب ہونا بہتر سمجھا۔۔ اور اگلے ہی پک وہاں سے

غائب ہوا۔۔۔

ہوں منمنمن

آشنہ نے حقارت سے پہلے پلیٹ کو دیکھا اور پھر سربراہی کرسی کو جہاں کچھ دیر پہلے
ایش موجود تھا۔ نیلی آنکھوں میں نفرت تیرنے لگی۔۔

ہاہاہا

معصوم ہے بچارا۔۔۔ بہت جزا پائے گا۔۔
پلیٹ جھٹکے سے دور کرتی وہاں سے غائب ہوئی۔۔۔

ایمن تجھے یاد ہے رات کو جو لڑکا بڑا کود کود کر ہمارے آگے پیچھے تھا؟
لائبہ کمراسیٹ کرتی ایمن سے مخاطب ہوئی چونکہ ایمن اور حنا کا گھر قریب ہی تھا سو وہ
بھی یہاں رات ٹھہری۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کمیڈ؟

ایمن نے پوچھا۔۔

ہاں شاید۔

لائبہ کو سہی سے اسکا نام نہیں یاد تھا ایمن کے بتانے پے اسے یاد آیا کہ وہ کمیڈ ہی
تھا۔۔

کیوں کیا ہوا؟ لائن مار رہا تھا نا تجھ پے؟

اس نے لائبہ کے کندھے سے کندھا ٹکراتے شرارتاً کہا۔۔

لے کوئی تھوڑی اسکا تو بس نہیں چل رہا تھا ورنہ پرپوز بھی کر دیتا۔۔۔

حنا بھی گیلے بالوں کو ٹاول میں لپیٹتی واش روم سے نکلی۔۔۔

ہاں یار وہ میرے پیچھے پیچھے تھا بڑا ہی کوئی واحیات نظریں تھیں اسکی۔۔۔

لائبہ نے بھی رات والا سین یاد کر کے جھر جھری لی۔۔

لائبہ باجی مجھے بھوک لگی ہے

نتاشہ پیٹ پے ہاتھ رکھتی کمرے میں داخل ہوئی تو تینوں نے بیک وقت اسے دیکھا۔۔۔ جو سلوار قمیض پہنے بالوں کو کیچر لگائے سادگی میں بھی قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔

تو بیٹا آپ کیچن میں تائی جان کے پاس جائیں وہ آپکو کھانا دیتی ہیں۔۔

لائبہ نے قریب آتا اسکا بار بار سرکتا ہوا دوپٹہ پن سے ٹھیک کیا۔۔

لیکن آپ میرے ساتھ چلیں مجھے اتنا ہیوی ناشتہ نہیں کرنا۔۔

نتاشہ اپنے ڈائٹ فوڈ میں کسی طرح کا بھی رسک نہیں لینا چاہتی تھی۔۔۔

اچھا ناشتہ میں چلتی ہوں

ایمن لائبہ کو وہیں چھوڑے ناشتہ کا ہاتھ تھامے وہاں سے چلی گئی۔۔۔

توبہ یہ باہر کی لڑکیاں بھی نا

حنانے بالوں کو ٹاول سے آزاد کیا اور آئینے کے سامنے کھڑے انھیں برش کرنے لگی۔۔۔
ہوں منتنننننن

لائبہ نے اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔۔
جانو تمہاری بات تو نہیں کر رہی تم تو ماشا اللہ ہر چیز کھاتی ہو۔
حنانے کانوں کو ہاتھ لگایا تو لائبہ بھی مسکرا دی۔۔۔

یہ صبح صبح کہاں؟
ٹی وی لاونج میں روہان کی ٹکر نتاشہ سے ہوئی تو است وہیں روک لیا جبکہ ایمن کیچن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

مجھے بہت بھوک لگی ہے سو ایمن آپ سے ناشتے کا کہا ہے
نتاشہ نے اپنا سیٹ شدہ دوپٹہ بھی ایک بار پھر درست کیا۔۔۔

اگر دوپٹہ نہیں سنبھالا جا رہا تو مت لو
روہان کل سے دیکھ رہا تھا کہ سب سے زیادہ مشکل نتاشہ کو دوپٹہ لینے میں پیش آرہی تھی۔۔۔

نہیں نہیں آئی ایم او کے اور یہاں پے بنا دوپٹے کے مجھے بہت عجیب لگتا۔۔
نتاشہ نے معصومیت سے کہا۔۔

اوہ سویٹ ہارٹ تم سمجھدار ہو گئی ہو ایسا کرتے ہیں تمہیں یہیں چھوڑ جاتے ہیں تاکہ تم ایک دن سب کچھ سیکھ کر واپس آؤ۔

روہان نے اسے مزید تنگ کیا۔

روہان

خفگی سے روہان کو دیکھا

اچھا یہ صبح صبح رونے نا بیٹھ جانا۔۔۔ آؤ ناشتہ کرواؤں تمہیں۔۔

روہان اسکا ہاتھ تھامے کیچن کی طرف بڑھ گیا اور ناشتہ نے اپنے ہاتھ پے روہان کی گرفت دیکھ کر ہمشگی کا ساتھ اللہ پاک سے مانگا۔۔۔ اور بے شک بعض گھڑیاں قبولیت کی ہوتی ہیں۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

بارات کا فنگشن بھی گھر کے لان میں رکھا گیا تھا چونکہ ٹین کی جانب سے بہت کم لوگ تھے جنہوں نے شادی میں شرکت کی تو اسی لیے راحیل صاحب نے گھر کے لان کو ہی ترجیح دی۔۔۔

سب تیاریوں میں لگے یہاں سے وہاں بھاگ رہے تھے۔۔۔ عقیل صاحب تازہ گلاب سے سیٹج سجوارہے تھے جس میں طرح طرح کے پھول بھی شامل کیے گئے راحیل صاحب کھانے کے معاملات کو دیکھ رہے تھے جبکہ گھر کی عورتیں مہمانوں کی خاطر تواضع میں لگیں تھیں۔۔۔

پاررررر جلدی کرو

ایمن پھولوں کے بکے پکڑے کمرے میں داخل ہوئیں جہاں سب ابھی بھی سست روی سے کام کر رہیں تھیں۔۔

ہاں بس کپڑے چینج کر لیے ہیں روہان پارلر والی کو لینے گیا ہوا ہے بس پھر ہم ریڈی

لائبہ نے اپنے گولڈن فراک میں گھومتی ہوئی شوخ انداز میں گویا ہوئی۔۔ آج بھی لائبہ اور ایمن کی فراکس ایک جیسی تھیں۔۔

لائبہ باجی دیکھیں یہ بہت لمبا ہو گیا ہے۔۔

نتاشہ روتی شکل بنائے لائبہ کے سامنے کھڑی ہوئی اس پل لائبہ کو آشنہ کے کہے گئے
الفاظ یاد آ گئے۔۔ تو زخمی سا مسکرا دی۔

کوئی بات نہیں میں اسے سیٹ کر دیتی ہوں۔۔ لائبہ ڈریسنگ ٹیبل سے پنزا اٹھاتی نتاشہ
سے مخاطب ہوئی جو کسی چھوٹی سی گڑیا کی طرح بلو فراک میں جھول رہی تھی۔۔۔
مجھے تو فٹ ہے۔۔

حنانے بھی بلو فراک پہنا تھا لیکن ننتاشہ کی نسبت اسی فٹ تھا۔

اپنے اور اس بچی میں مقابلہ مت کر۔۔

ایمن نے بکے ٹیبل پے رکھے۔۔۔

آہاں تو تو بھول رہی ہے ہم بھی نتاشہ سے زیادہ بڑی نہیں ہیں۔۔۔ حنا نے یاد دہانی کروائی۔۔۔

کیا کروں اسے دیکھ کر لگتا ہی نہیں کہ یہ ہم سے زیادہ چھوٹی نہیں ہے ہے بس بچوں والی فیلنگز آتی مجھے تو

ایمن نے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بالوں کا جوڑا کھولا تو ایک شان سے سلکی بال اسکی کمر پے جا ٹھہرے جو اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہے تھے اس پے موٹاپہ بھی سوٹ کرتا تھا۔۔۔۔۔ حنا اسے دیکھے حیرت سے اسکے برابر کھڑی ہوئی خیر ہے موٹی آج کس پے بجلیاں گرانی ہیں؟

آئینے میں ایمن کا عکس دیکھتے مخاطب ہوئی ہائے گرا ہی نا دوں۔۔۔ نظریں لگانے کے لیے یہاں پوری جنتا بیٹھی ہے۔۔۔ ایمن نے فخر سے خود کو سراہتی نگاہوں سے دیکھا اور بالوں کو ادا سے لہراتی بیڈ پے بیٹھی

افففففف بندہ خوش ہو لیکن خوش فہم نا ہو۔۔۔

حنا لائبہ کی ہیلپ کروانے لگی جو نتاشہ کی فراک سیٹ کرتے کرتے ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔

آپی یہ سب چڑیلین کہاں ہیں؟

آیت شاور لیتی واش روم سے ابھی باہر نکلی تھی اسکا نکھرا نکھرا سا رنگ آج اور بھی کھل اٹھا تھا ہر لڑکی کی زندگی میں یہ دن بنا کسی سنگھار کیے بھی خوبصورت ہوتا ہے

رباب آشنہ کو اٹھائے یہاں سے وہاں ٹھہل رہی تھی جو اسے کوئی بھی کام نہیں کرنے دے رہی تھی۔۔۔

دوسرے کمرے میں ہیں۔۔ پارلر والی آئی ہے اسی لیے شاید سب تیار ہو رہی ہیں۔۔ رباب بھی کچھ دیر پہلے وہاں کا چکر لگا کر آئی تھیں تو وہاں سب تیار ہونے میں مصروف تھیں ہمممممم۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سر ہلاتی آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی۔۔
آپی آج آشنہ کی کمی بہت شدت سے محسوس ہو رہی ہے پتا اسے بہت شوق تھا میری شادی کا لیکن خیر اللہ کی امانت تھیں انھوں نے لے لی۔۔۔

آنسو گر کر اسکے رخساروں کو بھگونے لگے۔۔۔

رباب بھی گود میں آشو کو بیڈ پے لٹاتی آیت کے قریب آئی۔۔۔

اس نے بڑھ کر آیت کو گلے لگایا اور خود بھی رو دی۔۔ آج اس گھر کی رونق ان سے دور تھی۔۔

آپی آشنہ کو اتنی جلدی نہیں جانا چاہیے تھا۔۔

آیت کی اب ہچکیاں بندھ گئیں۔۔۔ کوئی بے آواز بھی اپنی بہنوں کو روتے ہوئے دیکھ رو رہا تھا۔۔۔ آشنہ آیت کو دلہن بنا ہوا دیکھنا چاہتی تھی اسی لیے بنا ایش کو بتائے وہ کچھ پل کے لیے یہاں آئی۔۔۔۔۔ سب کی نظروں سے اوجھل آج وہ خود کو بے بس محسوس کر رہی تھی آنسو تھے جو دونوں بہنوں کو روتا دیکھ ایک تواتر سے اسکے گالوں کو بھگو رہے تھے۔۔۔ ابھی وقت نہیں تھا روبرو ہونے کا ورنہ ایک پل کی دیری کیے بنا وہ بھی انکے سینے سے لگ کر خود پے پتی ایک ایک بات انھیں سناتی ایک ایک ظلم کی روداد وہ ان کے گوش گزار تھی۔۔۔ لیکن ابھی اسے صبر کا دامن تھامنا تھا۔۔۔۔۔

تم دونوں تیار نہیں ہوئیں ؟

طاہرہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں ماں کی میٹھی آواز سنتے ہی آشنہ کے رونے میں روانگی آگئی۔۔۔

طاہرہ بیگم کو کمرے میں داخل ہوتے ہی ایک عجیب سا احساس ہوا جیسے وہ کوئی نام نا دے پائیں۔۔۔ ماں کا جھریوں زدہ چہرہ دیکھ کر آشنہ کے انکی جدائی میں بتایا ایک ایک لمحہ محسوس کیا وہ سمجھ سکتی تھی کہ اسکی ماں کے لیے اسکا غم سہنا کوئی آسان نہیں رہا ہو گا وہ پہلے سے زیادہ کمزور لگ رہیں تھیں چہرے کا زرد رنگ آشنہ کو اندر تک تکلیف دے رہا تھا کس قدر اسکی ماں اسکے لیے تڑپی ہوگی۔۔۔

کچھ نہیں ماما بس وہ آیت یہاں سے جانے کی وجہ سے اداس ہو رہی تھی تو میں نے اسے سمجھایا۔۔۔

دونوں بہنوں نے جلد ہی اپنے آنسو صاف کیے کیوں کہ وہ ماں کو پریشان نہیں کر سکتیں تھیں۔۔۔

ادھر آد میرے پاس

طاہرہ بیگم نے دونوں بازو وا کیے تو ایک ہی پل میں آیت انکے گلے سے لگی اور اسکے رونے میں پہلے سے مزید روانگی آگئی ننھی سی آشو بھی رونے میں بہتر کام سر انجام دے رہی تھی۔۔۔ آشنہ کی نگاہیں بیڈ پے لیٹی چھوٹی سی بچی پے گئیں تو اسے بے پناہ پیار آیا۔۔۔ یہ اسکی بھانجی تھی اور نین نقش بھی آشنہ پے ہی تھے۔۔۔ آشنہ کا دل کیا اسے گود میں اٹھالے لیکن اس سے پہلے ہی اسے شاید واپس جانا پڑ گیا اور وہ جلدی میں وہاں سے غائب ہوئی۔۔۔۔۔

چلو شاباش اب آشو کو مجھے دو اور تم دونوں تیار ہو جاو۔۔۔ طاہرہ بیگم نے بیڈ سے آشو کو گود میں اٹھایا اور آیت اور رباب کو پیار سے دیکھتی کمرے سے باہر نکل گئیں۔۔۔ وہ آج کے دن اپنی بیٹیوں کو پریشان نہیں دیکھنا چاہتی تھیں اسی لیے آشو کو لیے وہاں سے چلی گئیں۔۔۔

رباب بھی اپنے اور ارسلان کے کپڑے نکالنے کے لیے الماری کی جانب بڑھی آشو کو تو اس نے صبح ہی تیار کر دیا تھا۔۔۔

آیت بے دلی سے بیڈ پے بیٹھتی پرانی تصویروں کا ایلیم تھامت انھیں دیکھنے لگی جہاں ہر تصویر میں آشنہ کا مسکراتا چہرہ اسکے سامنے تھا اور وہ ایک ایک تصویر کو چھوتے ہوئے بدلتی۔۔۔۔۔

تم سب یہاں؟

ٹین نے آفس کے سٹاف کو ٹی وی لاونج میں دیکھا تو حیرانی سے گویا ہوا۔۔۔
جی سر ایش سر کا حکم تھا کہ بارات یہاں سے جانی چاہیے۔۔۔۔

دلاور نے سیب اٹھاتے ہوئے ٹین کو اطلاع دی۔۔۔

اففففف ٹین سر ر ف حلیے میں بھی جان لیوا ہیں۔۔

کنز انے خولہ کے قریب ہوتے سرگوشی کی لیکن بچاریاں اس چیز سے انجان تھیں کہ ٹین کے سماعت کچھ ایکسٹرا تیز ہے۔۔۔۔۔

جی ہاں اب ہینڈ سم ہوں تو ہر چیز جچے گی تو سہی۔۔

ٹین نے صوفے پے بیٹھتے دونوں کو دیکھا جو شرمندہ سی ٹین سے نظریں نہیں ملا رہی تھیں۔۔

جی سر یہ بات تو ہے آپ بہت حسین ہیں۔۔

عالی نے بھی کھلے دل سے تعریف کی

اوہ شکریہ بس اللہ کہ دین ہے ورنہ ہم۔ اس قابل کہاں۔۔
ٹین مہان باتیں کرتا من ہی من میں خوش ہو رہا تھا۔۔۔

ہیلو ایوری ون

ایش بھی ٹی وی لاونج میں داخل ہوا اور ٹین کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔۔
تم نے بلایا انھیں؟

ٹین نے ایش کے بیٹھتے ہی سب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایش کو دیکھا۔۔
جی کیوں کہ میں چاہتا ہوں بارات یہاں سے جائے۔۔
ایش موبائل پر کسی کو کال ملاتے ہوئے پیار سے ٹین کو دیکھا۔۔

اسلام علیکم

کال اٹینڈ ہوتے ہی دوسری طرف سے سلام کیا گیا۔۔

جی وعلیکم السلام

آپ ابھی تک نہیں پہنچے۔۔۔

ایش نے سلام کا جواب دیتے ہی سوال کیا۔۔

جی سر بس کچھ ہی دیر میں پہنچ جائیں گے۔

دوسری جانب کسی نے کہا۔۔

اوکے فاسٹ۔۔

ایش نے مختصر سا کہتے کال کٹ کر دی۔۔۔

چلو اب تم بھی تیار ہو جاویں اسی حالت میں بارات لے کر جاو گے تو خالی ہاتھ واپس آنا پڑے گا۔۔۔

”ایش نے ٹین کا حلیہ دیکھتے جلانے والی مسکراہٹ اسکی جانب اچھالی۔۔۔
اوکے

ٹین آسانی سے مانتا ہوا وہاں سے چلا گیا اور اب ایش سب سے بزنس کے بارے میں ہلکی پھلکی گفتگو کرنے لگا۔۔۔

اوہ محترمہ اپنا منہ بند رکھیں ورنہ مجھے اچھے سے بند کرنا آتا ہے۔۔۔

بہرام نے ملکہ کا چہرہ دبوچا۔۔۔ جس سے وہ کراہ کر رہ گئیں۔

بہت غلطی پے ہو ایش تمہیں نہیں چھوڑے گا۔۔۔

ملکہ ایک عزم سے بولیں۔۔۔

آپ کا بیٹا کسی لڑکی کی محبت میں شدت سے گرفتار ہے اور وہ لڑکی ہی اسے یہاں تک

لائے گی۔۔۔ ہائے ہائے ہائے وہ وہ کای ہارے ہوئے عاشق کی طرح بھاگتا

بھاگتا اس کو بچانے آئے گا۔۔۔

ایک خوفناک قہقہہ بلند کرتے اس نے سامنے لگی کھڑی کے پار دیکھا جہاں سے آشنہ اندر آتی دیکھائی دی۔۔۔ مسکراہٹ نے ہونٹوں کو چھوا تو وہ آشنہ کے ویکم میں وہاں سے غائب ہوا۔۔

ملکہ ابھی بھی حیرت کے سمندر میں غوطہ زن تھی آخر کون ہے جس سے ایش کو محبت ہے کیوں جو ایش کی محبت تھی اسے تو ملکہ ختم کر چکی تھی۔۔۔ اپنے بندھے ہاتھوں کو سختی سے چھڑاتے ناکام ہوئیں تو آنکھوں کے سامنے آشنہ کی موت کا واقع کسی فلم کی طرح چلنے لگا۔۔۔ لیکن انھیں امید تھی ایش انھیں کچھ نہیں ہونے دے گا۔۔ وقت کسی کی نہیں سنتا کل ملکہ کا تھا تو آج آشنہ کا۔۔۔۔

بلیک تھری پیس پہنے جیل سے بالوں کو اچھے طریقے سے سیٹ کیے پاؤں میں بلیک ہی شوز پہنے کلائی پے برانڈ واچ پہن کر وہ کوئی شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔ شیروانی کی جگہ اس نے تھری پیس کو ترجیح دی کیوں کہ یہ ایش کی پسند تھی اور ٹین کے لیے ایش کی پسند سب سے زیادہ معنی رکھتی تھی۔۔۔

اوہ میرا شہزادہ

ایش بھی کمرے میں کچھ دیر کے بعد آیا تو ٹین کو تیار کھڑے دیکھ تعریف کیے بنا رہ نہیں پایا۔۔۔

ماشاء اللہ کہہ

اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔

ماشاء اللہ تو بہت خوبصورت لگ رہا ہے لا نظر کا ٹکہ لگا دوں۔۔

ایش نے قریب ہوتے ہوئے بالکل ماوں کی طرح کہا جس پے ٹین نے سخت گھوری

سے نوازہ۔۔۔۔

خیر ہے؟ جو اتنا پیار آ رہا مجھ پے؟

اسکو ایش کی حرکتیں کچھ مشکوک لگیں۔۔۔

ہاں نا آج تیری شادی ہے بس اسی لیے تھوڑا اموشنل ہو گیا ہوں۔۔۔

اس نے اپنے مصنوعی آنسو صاف کیے۔۔ لیکن ٹین کی آنکھیں سچ میں بھرا گئیں۔۔

اتنا بڑا دن ہے اور تو میرے ساتھ نہیں ہو گا۔۔۔

اس نے شکوہ کناں نظروں سے ایش کو دیکھا۔۔

میں بھی جانا چاہتا ہوں لیکن آشنہ کو اکیلا چھوڑنے کا رسک نہیں لے سکتا تو جانتا ہے

بہرام نے اس کے ساتھ کیا کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹین کو گلے لگاتے اسے خود اس بات کا دکھ ہو رہا تھا کہ آج وہ ٹین کے ساتھ نہیں کھڑا

تھا۔۔

آشنہ کہاں ہے؟

ٹین نے اسے خود سے الگ کیا۔۔

یہیں کہیں ہو گی۔۔۔

اس نے بھی سرسری سا جواب دیا۔۔

چلو اب تم لوگ نکلو کافی ٹائم ہو گیا ہے۔۔ ایش ٹین کو لیے کمرے سے باہر نکلا جہاں سب اس کے منتظر تھے اس کے آتے ہی سب اپنی اپنی گاڑیوں کی طرف بڑھے اور یوں ٹین بنا ایش کے اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا۔۔۔

بادلوں کی لکا چھپی زیادہ لڑکیوں کو پریشان کر رہی تھیں کیوں کہ اگر بارش میں ان کا میک اپ دھل جاتا تو اتنی محنت ضائع ہت جاتی جو وہ نہیں ہونے دینا چاہتی تھیں۔۔۔ لان کو سجا دیا گیا تھا سٹیج پے صوفہ جبکہ کے باقی پورے لان میں کرسیاں اور بزرگ حضرات کے لیے صوفے لگوائے گئے۔۔۔ پر فضا ماحول میں گانے کی ہلکی ہلکی آواز ماحول کو اور دبالہ کر رہی تھی۔۔

بارت بس کچھ ہی دیر میں پہنچنے والی تھی۔۔ جس کے استقبال کے لیے لڑکیوں کے پھولوں کی پلٹیں پہلے ہی تھام لیں تھیں۔۔۔

پارلر والی نے جدید تراش خراش کے بعد آیت کو جیسے ایک نئی لگ دے دی تھی۔۔۔ ریڈ لہنگا پہنے جس پے لونگ ریڈ شرٹ اور اسی کا ہم رنگ دوپٹہ جو بالوں کا جوڑا

بنائے جوڑے پے ہی سیٹ کیا گیا تھا۔۔۔ آنکھوں پے خوبصورت آئی شیڈز کو بڑی
 نفاست سے استعمال کیا گیا تھا جو اسکی خوبصورت آنکھوں کو نمایاں کرتا گالوں کی لالی
 کچھ شرم سے اور کچھ پارلر والی کا کمال جو گال اس قدر دہکتے ہوئے حسین لگ رہے تھے
 ۔۔۔ ریڈ لیپسٹک لگائے تو وہیں بالوں کی کچھ چہرے پے آتی لٹوں کو کھلا چھوڑ رکھا تھا
 جو اسکے حسن میں اضافہ کر رہی تھیں گورے رنگ لال جوڑے میں اور بھی نکھرا
 نکھرا سا لگ رہا تھا۔۔۔

وہ بوجھل ہوتی مڑی ہوئی پلکوں سے خود کو آئینے میں دیکھنے سے کترا رہی تھی۔۔۔ کچھ
 ہیوی جیولری کا کمال اور کچھ وہ خود بھی نازک مزاج۔۔۔

ماشاء اللہ آیت کتنی پیاری لگ رہی ہو۔۔۔ اللہ نظر بد سے بچائے میری بچی کو۔۔
 نگین بیگم نے آیت کی کھلے دل سے تعریف کرتے اسے نظر کا ٹکہ لگایا۔۔۔ جس سے
 ماتھے پے سچی بندیا کچھ ہلی جو نگین بیگم نے پھر سے ٹھیک کی۔۔
 آیت نے صرف مسکرانے پے اکتفا کیا۔۔۔

اوہ تیری۔۔۔

ایمن نتاشہ لائبہ اور حنا کمرے میں ایک ساتھ داخل ہوئیں اور آیت کا حسن دیکھ کر
 سب کی زبان جیسے تالوں سے چپک گئی۔۔۔

لڑکی اتنا حسن لیے ٹپن کے سامنے جاو گی تو وہ بنا دیری کیے اٹھا کر لے لے جائیں
 گے۔۔۔

ایمن نے شرارت سے کہا جس سے آیت کی جھکی پلکیں مزید جھک گئیں۔۔۔۔۔
 آیت آپی رہی آج آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں۔۔
 نتاشہ گھٹنے کے بل آیت کے سامنے بیٹھی۔۔
 تھینکیو۔۔۔

اس نے اپنے سامنی بیٹھی معصوم سے لڑکی کو دیکھا تو بے اختیار اسے روہان کی قسمت
 پے رشک آیا۔۔۔
 اففف ٹین عرف ڈبہ عرف جنگلی ریچھ کتنا لکی ہے جو اس قدر خوبصورت بیوی ملی۔۔
 ایمن نے ایکٹنگ کرتے ہوئے دادی ماں کی طرح ہاتھ کمر پے ٹکائے جس سے سبھی
 مسکرا دیں سوائے آیت کے۔۔

کچھ ہی دیر میں برات کا کی آمد کا شور مچ گیا اور سب آیت کو چھوڑے باہر کو بھاگی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

روہان ادھر آ یہ آشوود کو اٹھالے میرے کندھے اکڑ گئے ہیں اسے اٹھا اٹھا کر اچھی
 خاصی چلنے کے قابل ہے پھر بھی ماں کو ذلیل کر رکھا ہے۔۔
 رباب نے لان کی طرف جاتے روہان کو آشوود پکڑائی پتہ نہیں کیوں لیکن روہان کو اس
 بچی میں آشنہ کا عکس نظر آتا تھا اور اوپر سے نام بھی آشنہ ہی تھا۔۔۔ وہ جب جب
 اسے دیکھتا تب آشنہ کی یاد کسی سایہ کی طرح اسکے ساتھ رہتی۔۔۔۔۔

لائیں آپی۔۔

روہان مختصر سا کہتا رباب کی طرف بڑھا اور آشنہ کو لیے باہر نکل گیا۔۔

رباب بھی ارسلان کی تلاش میں لان کی جانب ہی بڑھ دی۔۔۔۔

بارات کا استقبال بڑے زور و شور سے کیا گیا۔۔ ٹین سب سے بغلگیر ہوتے سٹیج پے بیٹھا

جبکہ باقی سب اپنی اپنی جگہ سنبھالتے نیچے لگی کرسیوں پے بیٹھ گئے۔۔۔

ٹین کی نگاہیں بے صبری سے یہاں وہاں دوڑ رہی تھیں لیکن آیت کا ابھی تک کوئی نام

و نشان بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔۔

کسے ڈھونڈ رہے ہو؟

ایمن اور باقی سب سٹیج پے ٹین کے ساتھ ہی بیٹھ گئیں۔۔۔

اپنی ہونے والی منکوحہ +وائف کو۔۔۔

اس نے شرمانے کی بھرپور ایکٹنگ کی۔۔۔

وہ تو بھاگ گئی کہتی کہ مجھے جنگلی ریچھ میں کوئی انٹرسٹ نہیں سوا سے بتا دینا کہ میں یہ

شادی کسی انسان سے کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

ایمن نے اپنی فراک کی نمائش کی۔۔۔

اوہ ہو اب تک جنگلی بھالو کے ساتھ بھی تو گزارہ کرتی رہی ہے اب خوبصورت شخص کے ساتھ زندگی گزارنے میں اسے کوئی حرج نہیں اور تم یہ فضول نا بولنے کے کتنے پیسے لیتی ہو؟

ٹین نے بھی اپنا ڈرامہ جاری رکھا۔۔ آخر اتنی سالیاں تھیں اور وہ بچارا اکیلا۔۔۔۔
آپ دونوں لڑائی تو نہیں کریں۔۔

نتاشہ نے اپنی میٹھی آواز میں کہا تو دونوں نے نتاشہ کو دیکھا جو نا سمجھی سے انھیں دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہ معصوم سی گڑیا اس فیملی میں؟ کاش یہ میری بہن ہوتی۔۔۔
ٹین نے کو چھوٹی سی نتاشہ بہت پسند آئی۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
ہاں تو جہیز میں اسے بھی لے جاو۔۔

حنانے بھی ٹانگ اڑائی
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

نانانا ایک آیت کافی ہے اسے ہی سنبھال لوں تو بہت ہے۔۔

اس نے کانوں کو ہاتھ لگایا جس سے سب ہنس دی۔۔

آخر ٹین کے انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور آیت کو رباب اقرایمن کے ہمراہ سٹیج پر لایا گیا۔۔۔

ٹین نے بڑ کر ہاتھ سے تھام کر آیت کو سٹیج پر چڑھایا جس سے وہاں کھڑے لڑکیوں اور لڑکوں نے ہوٹنگ کی۔۔۔

یہ پارلر والی سے مجھے بھی ملوا دینا۔۔۔
 ٹین نے آیت کے بیٹھتے ہی رازدرا نہ لہجے میں کہا۔۔۔
 آیت نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔
 کچھ دیر تک جواب ناپا کر وہ بھی خاموش ہو گیا۔۔۔

نکاح شروع ہو چکا تھا اور اگلے کچھ ہی پلوں میں آیت راحیل سے آیت کا نام آیت ٹین میں بدل چکا تھا جو ہر سننے والے کان کو بھی عجیب لگ رہا تھا خیر جوڑی بھی تو کافی عجیب ہی تھی جو شادی والے دن بھی ایک دوسرے کو منہ نہیں لگا رہے تھے۔۔۔
 دعاؤں کے سایے اور نم آنکھوں میں آیت کو رخصت کیا گیا۔۔۔ راحیل صاحب کا گھر ایک بار پھر ویران ہو گیا۔۔۔

صبح سے ہی ایش کا دل آشنہ کو محسوس نہیں کر پا رہا تھا لیکن آج وہ پریشان نہیں تھا بس ایک دکھ تھا جو اسے اندر تک کھائے جا رہا تھا۔۔۔ وہ جانتے ہوئے بھی انجان بنا رہا اور اپنی محبت آشنہ پر نچھاور کرتا رہا۔۔۔

آغا جان کا ایک ملازم اسکی خدمت میں حاضر ہوا۔۔۔

تم یہاں؟

ایش کو کسی انہونی کا اندیشہ ہوا۔۔

آقا ملکہ صبح سے لا پتہ ہیں

ملازم کے الفاظ منہ میں تھے جب ایش ایک جھٹکے سے اٹھا۔۔ جس سے ملازم ڈرتے

ہوئے دو قدم پیچھے ہوا۔۔

تم لوگ مجھے اب بتا رہے ہو؟

آغا جان کے الفاظ دوہراتا وہ غصہ سے دھاڑا۔۔ تبھی اسکے موبائل پر ایک میسج ٹون

بجی جو اس نے اوپن کی۔۔۔

واٹس ایپ پر ایک ویڈیو سینڈ کی گئی تھی۔۔۔ جیسے دیکھتے ایش کے ہوش اڑ گئے

۔۔۔ آشنہ کو زنجیروں سے باندھ رکھا تھا اور جگہ جگہ زخم تھے جس کی وجہ سے وہ کراہ

رہی تھی اور کراہنے کی آواز سنتے ہی ایش کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔

تم جاو بھی میں آتا ہوں کچھ دیر میں۔۔۔۔

ملازم کو حکم دیتے اس نے اسی نمبر پر کال کی پہلی ہی دفع میں کال اٹینڈ کر لی گئی

۔۔۔۔

ہاہا جناب کو یاد کیا اور جناب حاضر

بہرام کا سپیکر میں قہقہہ گونجا۔۔ جو ایش اپنے غصے کو با مشکل ضبط کیا۔۔۔
 اگر آشنہ کو کچھ بھی ہوا تو بہرام تم اچھے سے جانتے ہو میں کیا کیا کر سکتا ہوں۔۔
 ایش نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا۔۔۔
 ”اوہ جان پہلے مجھ تک پہنچ تو جا پھر اگلہ معاملہ طے کریں گے۔۔۔“
 بہرام نے خباثت سے کہتے کال کاٹ دی۔۔۔
 ایش اگلے ہی پل وہاں سے نکلا۔۔ اور وہ جانتا تھا بہرام اسے کہاں ملے گا۔۔۔ کیوں کہ
 پلین کے مطابق وہ ہی جگہ تھی۔۔

ایش کو غصے میں آتا دیکھ آشنہ اور بہرام دونوں مسکرائے اففففف بچہ آگیا۔۔۔
 بہرام ٹانگ پے ٹانگ رکھتے بیٹھا۔۔۔
 ہاں شکار جب خود چل کر آئے تو اس کا استقبال ادب اے کرنا چاہیے۔۔
 آشنہ ابھی بھی کھڑکی میں کھڑی تھی۔۔۔ نیلی آنکھوں میں ایک جنون سوار تھا جس کا
 فائدہ بہرام اچھے سے اٹھا رہا تھا۔۔۔۔
 ون ٹو تھری۔۔۔۔

کسی کے گرنے کی آواز اوپر تک آئی تو دونوں طنزیہ مسکراتے ہوئے نیچے کی جانب
 بڑھے۔۔
 کیا پلین تھا تمہارا۔۔

بہرام نے زینے اترتی آشنہ کو داد دی تو وہ بھی کھلے دل مسکرائی۔۔۔

سامنے زمین پے پڑے وجود پے نظر پڑی جو اپنے ہوش سے بیگانہ ہو چکا تھا۔۔۔ آشنہ اک ایسی دوا کا استعمال کیا تھا جو خالص جڑی بوٹیوں سے بنائی گئیں تھیں اور ایش چونکہ بہت زیادہ طاقت ور تھا تو اسے صرف اسکی کمزوری ہی گرا سکتی تھی اور اسکی کمزوری آشنہ ٹھی جس کا آشنہ نے بہت اچھے سے استعمال کیا تھا گھر میں چاروں طرف اس چیز کو دبایا گیا جو کام آشنہ نے خود سر انجام دیا۔۔ کیوں کہ یہ دوائی بنانے والے کے بقول ایش کی کمزوری ہی اسے کمزور کر سکتی تھی۔۔۔

لے جاو اسے اور کمرے میں بند کرو۔۔

بہرام نے حقارت سے زمین پے بے جان پڑے وجود کو دیکھا۔۔۔
اسکی حکم کی تابعداری کرتے کچھ ملازم اٹھے اور ایش کو بامشکل اٹھاتے ایک کمرے کی جانب بڑھے۔۔۔

رخصتی کے بعد آفس کا سارا سٹاف انھیں گھر تک چھوڑنے آیا تھا۔۔۔ جیسے ہی سب کی نظریں گھر پے پڑیں تو ایک بار تو بھول گئے آیا اسی گھر میں داخل ہوئے ہیں جو چھوڑ کر گئے تھے۔۔۔ ٹین سب سے آخر میں گاڑی سے نکلا۔۔

سامنے سچے محل نما گھر کو دیکھ کر ایک بار تو اسکی بھی آنکھیں چندھیا گئیں آنکھوں کو زور زور سے مسلتے اس نے ایک بار پھر گھر کو دیکھا ہاں گھر تو انھی کا تھا۔۔۔ لیکن یہ ساری سجاوٹ یہ سوال خود سے کرتے ہی اس کے ذہن میں ایک ہی نام آیا ایش ہاں یہ سرپرائز ایش نے دیا۔۔

وہ خوشی سے چہکا۔۔

واہ ایش سر نے تو کمال کر دیا۔۔

سب نے تعریفی نگاہوں سے گھر کو دیکھا۔۔۔

خولہ اور کنزہ نے بڑھ کر آیت کو گاڑی سے نکالا ورنہ ٹین تو اسے بھلائے گھر کی تعریفیں کرنے میں مگھن تھا۔۔

آیت کو لیے سب لان میں لگی لائٹوں کی روشنی میں اندر کی طرف بڑھے جیسے ہی

داخلی دروازہ کھولے ٹین اور آیت نے اندر قدم رکھا تو پھولوں کی برسات نے ان

دونوں کو اپنی لپیٹ میں لیا۔۔ دونوں حیرانی سے سچے پورے گھر کو دیکھتے رہ گئے پورے

گھر کو تازہ گلاب سے سجایا گیا تھا۔۔ ایسے لگتا وہ جہاں جہاں قدم رکھتے وہاں پھولوں کا کارپٹ خود بخود بچھتا چلا جاتا۔۔

آیت کو لیے خولہ اور کنزہ ٹین کے کمرے کی طرف بڑھیں۔۔۔

ٹین ابھی تک پورے گھر کی سجاوٹ میں کھویا ہوا تھا عجیب بات یہ تھی کہ ایش اور

آشنہ دونوں ہی موجود نہیں تھے یہ بات ٹین کو افسردہ کر رہی تھی۔۔۔

آیت کو کمرے میں چھوڑتے دونوں الوداعی کلمات کہتی وہاں سے چلیں گئیں۔۔۔ آیت نے جیسے ہی پورے کمرے کو دیکھا تو حیران رہ گئی ایک ایک چیز کو بڑی نفاست سے سجایا گیا تھا اس سجاوٹ کروانے والے کا اعلیٰ ذوق کا اسی سے اندازہ ہو رہا تھا۔۔۔ ٹین بھی سب کو رخصت کرتے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

آیت دلہن بنی ٹین کے کمرے میں موجود تھی ابھی تک اسے یہ سب ایک خواب لگ رہا تھا ریڈ لہنگا سنبھالتی پورے کمرے کا توصیفی جائزہ لینے لگی جب ایک زور دار چیخ سے اچھلی۔۔۔

ٹین بتیس دانتوں کی نمائش کرتا شیروانی پہنے کھڑا تھا۔۔۔ تمہیں میں شرم نہیں ہے کیا؟

آیت اپنی سانسیں بحال کرتے ہوئے بولی۔۔۔

میری جان تمہیں کیسے پتا کہ مجھ میں شرم نہیں 😊

ٹین اسکی طرف جھکا جس سے وہ مزید پیچھے ہوئی۔۔۔

شٹ اپ زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں سمجھے آیت نے وارن کیا۔۔۔

اوکے فری نہیں ہوتا مہنگا ہو جاتا ہوں۔۔۔

ٹین ہمیشہ کی طرح ٹھنڈے جوک مارتا آیت کو زہر لگ رہا تھا۔۔۔

اپنے کمرے میں جاؤ۔۔

آیت الماری کی جانب بڑھی۔۔

خوبصورت بیوی چھوڑ کر؟

ٹین نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

ہماری شادی ہو جانے کا مطلب یہ نہیں کہ میں اب تمہاری سگی بیوی ہوں۔۔

آیت من ہی من میں منہ سے پھسلنے والے الفاظ پے زبان دانتوں تلے دبا گئی۔۔
پیں

ٹین کو حیرت کا جھٹکا لگا۔۔

تو تم میری سگی بیوی نہیں ہو؟ مطلب تم میری سوتیلی بیوی ہو؟

اس نے اپنی گول آنکھوں کو گھماتے ہوئے آیت کو گھورا۔۔

فضول باتیں مت کرو اور نکلو یہاں سے

آیت کسی بھی طرح اس پے اپنی شرمندگی ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

اچھا۔۔ لیکن مجھے جی بھر کر تمہیں دیکھ تو لینے دو۔۔

ٹین بھی الماری سے ٹیک لگاتا کھڑا ہوا۔۔

آپکو پتہ آپکا نام کس سے میچ کرتا ہے؟

آیت نے الماری سے کپڑوں کا ایک جوڑا نکال کر بیڈ پے رکھا۔۔

پہلی بات تو مجھے آپ نا کہو دوسری بات مجھے نہیں پتا کس سے میچ کرتا ہے۔۔

ٹین بیڈ پے نیم دراز ہوا۔

وہ کبھی سنا ہے جو محلوں میں پاپڑ بیچنے والے آتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں ٹین ڈبے تو پاپڑ سکیاں روٹیاں تو پاپڑ وہ جب جب ٹین ڈبہ کہتے تھے مجھے آپ یاد آ جاتے تھے۔۔۔۔۔

آیت اپنی ہی بات پر ہستی ہوئی لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔

ٹین اپنے نام کی اس قدر توہین سن کر بیڈ پے ہی اچھلتے ہوئے بیٹھا۔۔۔

کیا کہا تم نے میرا نام اس پاپڑ والے ٹین ڈبے سے بیچ کر تا ہے شرم نہیں آتی تمہیں

۔۔۔ اپنے مجازی خدا کو کن کے ساتھ بیچ کر رہی ہو؟

ٹین خفگی سے اسے دیکھتا بیڈ سے اتر ا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

آیت بھی کندھے اچکاتی ڈریس پکڑے واش روم میں گھس گئی۔۔۔

تو یہ تھا ان کی نئی زندگی کا آغاز۔۔۔ جانے اب آگے کیا ہونا تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

جب اسکی آنکھیں کھلی چاروں سوں اندھیرا پایا۔۔۔ سر میں اٹھتی ہوئی درد کی ٹھیسیں

۔۔۔ ہاتھوں کو حرکت دی لیکن بے سود۔۔۔ شاید زنجیروں سے جکڑا گیا تھا۔۔۔ اسے یاد آیا کہ بہرام کے گھر میں داخل ہوتے ایک ایسی بدبو اسکی نتھنوں سے ٹکرائی جو اس کا توازن برقرار نہیں رکھ سکی اور وہیں زمین پے ڈھے گیا۔۔۔ تو یہ سب ایک پلین کے مطابق تھا۔۔۔

اس نے خود سے ہی سوال کیا اور درد سے آنکھیں میچی۔۔۔

تبھی کسی کی ہیل کی آواز اسے اپنے کمرے کے باہر سے آتی سنائی دی اور ایک جھٹکے سے کمرہ کا دروازہ کھلا جس سے ایش نے کھلے دروازے میں کھڑے عکس کو دیکھا جو یقیناً کسی لڑکی کا تھا۔۔۔ ایک ایک قدم لیتی وہ اس کے قریب آئی۔۔۔ اور اب کی بار اسکا چہرہ واضح ہوا۔۔۔

ایش نے اپنے بالکل سامنے کھڑی لڑکی کو مسکراتے ہوئے دیکھا جیسے جانتا تھا کہ آنے والی ہستی کون ہے۔۔۔

آشنہ اپنے غصے پے قابو نہیں کر پائی اور جو وزنی چیز ہاتھ میں پکڑ رکھی تھی وہ ایش کے سر پے دے ماری جس سے اسکا سر ایک سائیڈ کو ڈھلک گیا۔۔۔ اور کچھ پل کے لیے پھر سے آنکھوں کے سامنے اندھیرہ چھا گیا۔۔۔ خون اپنا رستہ بناتا ہوا ہر زخم سے رسنے لگا۔۔۔

آشنہ کچھ دیر دور کھڑی ہوئی اور اسکی غیر ہوتی حالت سے لطف اندوز ہونے لگی نیلی آنکھوں میں ایش کے لیے بے پناہ نفرت تھی۔۔۔

کچھ پلوں میں ایش کے خون سے بھرے بالوں ہاتھوں میں جکڑے وہ اسکے روبرو ہوئی۔۔۔ جس سے ایش کے جسم میں جننش ہوئی تکلیف سے اسکے لیے آنکھیں کھولنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

ما۔۔۔ ماں کہاں ہے؟

بند آنکھوں سے ہی اپنی بات بامشکل پوری کرتا درد سے کراہا۔

— — — — —

اوہ میلا بے بی تم پے بہت ترس آ رہا۔۔

ماما زبوائے کو ماما کی بہت یاد آ رہی ہے۔۔

وہ زمین پے اکڑ سے چلتی آہستہ آہستہ اسکے قریب آئی۔۔

نفرت سے اسکا چہرہ دبوچتی اس پے جھکی اور ہاتھ میں پکڑی وزنی چیز اسکے سر میں دے ماری۔۔ بندھے ہاتھوں سے اور نڈھال ہوتی حالت سے وہ کچھ بھی نہیں کر پا رہا تھا اس حملے کے بعد تو جیسے اس میں آنکھیں کھولنے کی بھی سکت نہیں رہی اور اسکا سر ایک سائیڈ کو ڈھلک گیا۔۔

آج قرب تھا جو چاروں سوں پھیلا ہوا تھا وہ اپنی محبت کے سامنے اپنا وجود پیش کر چکا تھا۔۔۔

اسکے بالوں سے جکڑتی اسکا سر پھر سے اپر اٹھاتے ہوئی بولی۔۔۔

آج میرا دن ہے آج جشن بھی ہو گا اور انتقام بھی آج میں جیت گئی۔۔۔۔

فلگ شگاف قہقہہ اسکے حلق سے برآمد ہوا۔ اور ہستی ہی چلی گئی یہاں تک کہ اب آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔۔

میں تمہیں تڑپتا ہوا دیکھنا چاہتی ہوں تم پل پل مرو گے تو سکون مجھے ہو گا۔ سختی سے اسکا چہرہ نوچتی اگلے ہی پل وہاں سے غائب ہوئی اور وہ بے جان جسم لیے زخمی سا مسکرا دیا۔

آیت انگڑائی لیتی اٹھی تو خود کو بیڈ پے اکیلے پایا۔

مطلب ٹین رات سے اپنے کمرے میں نہیں آیا؟

یہ ہی سوچتے بیڈ سے اتری لیکن اچانک نظر سامنے صوفے پے سوئے ہوئے ٹین پے جا ٹھہری۔۔ بالوں کو پونی میں مقید کرتی وہ صوفے کی جانب بڑھی ٹین پر سکون سویا ہوا بہت معصوم لگ رہا تھا۔ ہونٹوں پے پھیلی مسکراہٹ یقیناً وہ خواب میں بھی آیت کو تنگ کر رہا تھا آیت بھی یہ ہی سوچتی مسکرا دی اور اس کے پاس ہی زمین پے گھٹنے ٹیکتی بیٹھی۔

اففف اس معصومیت کی دکان سے میں نے کیا بدلہ لینا

اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹین کے ماتھے پے بکھرے بالوں کو سیٹ کیا۔۔

بلیک ٹی شرٹ جس میں سے اسکے گورے بازو آیت کی توجہ کا مرکز بن رہے تھے کشن اپنے سینے پے رکھے وہ اس وقت آیت کو بہت پیارا لگ رہا تھا

میرا ٹین ڈبہ یہ کہتے ہی اپنی اٹڈنے والی ہسی کو بامشکل روکتے اٹھی۔۔

نہیں آیت کی جان آپ کا جینا تو میں حرام کر کے ہی رہوں گی دونوں ہاتھوں کو تالی کے انداز میں بجاتی بیڈ سے اپنا موبائل اٹھا کر پھر سے ٹین کی جانب بڑھی اور کچھ دیر موبائل میں گھسے رہنے کے بعد اونچی آواز میں سونگ پلے کرتی موبائل اسکے کان کے پاس رکھ دیا

ٹین کو نیند میں ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے سپیکرز اسکے کانوں کے اندر ہی سیٹ کر دیے ہوں۔۔ ہڑبڑاتا اٹھ کے بیٹھا تو آیت کو ہستے دیکھا جو بیچاری پیٹ پے ہاتھ رکھے ”ہنس ہنس کے پاگل ہو رہی تھی۔۔۔“

ظالم جابر عورت

کیوں میرا سکون برباد کرنے پے تلی ہو۔۔

”ٹین نے صوفے کے ساتھ بیٹھے بیٹھے ہی سر ٹکایا۔۔۔“

”کیوں کہ میں سکون برباد کرنے کے لیے بیاہ کے آئی ہوں۔۔“

اس پل وہ ٹین کو کسی چڑیل سے کم۔ نا لگی

اٹھانے کی وجہ؟ اور یہ گانا ہے بھلا اٹھانے والا؟

ٹین نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اٹھانے کی وجہ یہ کہ میرے گھر میں اس وقت تک ناشتہ کر لیتی ہوں سو مجھے اپنی روٹیں نہیں بد لنی۔۔

آیت کندھے اچکاتی ہوئی بیڈ پے بیٹھی۔۔

تووووو؟ اب کیا میں تمہیں ناشتہ بنا کر دوں؟

”ٹین نے توووو کو لمبا کھینچا۔۔“

نہیں ناشتہ آنے کا ویٹ کرو کیوں کہ وہ میرے گھر سے آئے گا۔۔

آیت سرسری سا جواب دیتی واش روم میں گھس گئی۔۔

اب کیا اسکے میکے والوں نے مجھے اس قدر غریب سمجھا ہوا ہے کہ میں اپنی بیوی کو ناشتہ تک نہیں کروا سکتا۔۔

ٹین کو آیت کے گھر والوں پے افسوس ہوا۔۔ اور اسی افسوس میں ایک بار پھر لیٹتے وہ نیند کی وادیوں میں گم ہو گیا۔۔

کیا کرنا اسکی ماں کا؟

بہرام نے نور سے ایش کی ماں کا پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں اسے ختم کر دو

نور ٹانگ پے نانگ رکھتی حقارت سے گویا ہوئی۔۔۔

اتنی جلدی؟

بہرام من ہی من میں خود کے بنائے گئے پلین کو داد دیتا انجان بنا۔۔۔

تو اسکا اچار ڈالنا؟

نور نے غصہ سے دیکھا

نہیں جیسا آپکا حکم شہزادی۔۔۔

بہرام نے سر کو کچھ خم کیا۔۔ تو نور کے ذہن میں اچانک ایش کا عکس آیا۔۔ ایش اسی طرح بات کرنے کے بعد آشنہ کے سامنے سر خم کرتا تھا۔۔ اس نے سختی سے آنکھیں میچی اور ہر یاد کو رد کرتی دوبارہ سے آنکھیں کھولتی کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔

تو شہزادی صاحبہ آپکی نفرت نے تو میرا کام اور بھی آسان کر دیا ہے اب بہرام بنے گا سردار

خیالوں میں خود کو سردار کی کرسی پر بیٹھا دیکھ بہرام نے قہقہہ لگایا۔۔ اور وہاں سے ملکہ کو ختم کرنے کے لیے نکلا

کمرے کا درواہ کھلتے ہی روشنی چھن سے پورے کمرے میں پھیل گئی لیکن آج یہ روشنی بھی ایش کی آنکھیں نہیں کھول پائی تھی۔۔ آشنہ ایک ایک قدم لیتی اسکے قریب آئی چہرے پر جگہ جگہ جمے ہوئے خون کے نشان شاید کتنی ہی دیر اسکے سر کے زخم سے خون رستا رہا جس کے باعث وہ اپنے ہوش گنوا چکا تھا

آشنہ کے دل کو کچھ ہوا۔۔ لیکن جلد ہی اس نے اپنی کیفیت پر قابو پا لیا۔

کچھ دیر میں ملازم کے ساتھ دوبارہ کمرے میں داخل ہوئی تو ایک پانی سے بھری بالٹی اس کے چہرے پر ڈالی جس سے ایش کے جسم میں تھوڑی سی حرکت ہوئی۔۔ ملازم واپس چلا گیا جب کہ آشنہ وہیں پر کرسی اسکے قریب گھسیٹتے ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھ

گئی نظریں اب بھی ایش کے چہرے پے تھیں۔۔۔ جو بامشکل آنکھیں کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔

آشنہ کے ذہن کے پردوں میں اپنی حالت آگئی جب وہ بھی خون کی چادر میں لپیٹی ایش نے بے یارو مددگار چھوڑ دی تھی۔۔۔ کتنی اذیت میں تھی وہ

اسے وہ دن یاد آیا جب بہرام نے اسکی جان بچائی۔۔۔

اس کا مر مر میں سا وجود بیڈ پے پڑا تھا شاید گھر میں ابھی تک اسکی اس حالت کی کسی کو خبر تک نا تھی۔۔۔ درد سے کہراتی وہ جانتی تھی کہ اب اسکے پاس زیادہ وقت نہیں بچا۔۔۔ یہ ہی سوچتے اسے ایش کی کچھ دیر پہلے کی گئی بے وفائی یاد آئی تو اس میں شاید سوچنے سمجھنے کی بھی صلاحیت ختم ہو گئی۔۔۔

لیکن پھر ایک آواز نے اسکی توجہ اپنی جانب کھینچی۔۔۔ سامنے کسی شخص کو کھڑے پایا جو اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ آشنہ نے دیکھا کہ اسکے ہاتھ میں سفید چادر میں لپٹا کوئی وجود تھا۔۔۔ جس کی چادر پے آشنہ ہی کی طرح جگہ جگہ خون لگا ہوا تھا آشنہ اپنے جسم کو تو کوئی حرکت نہیں دے پا رہی تھی لیکن آنکھوں سے سارا کچھ ابھی بھی دیکھ سکتی تھی۔۔۔ وہ شخص اسکی طرف بڑھ رہا تھا اور آشنہ کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔

اس شخص نے خون میں چادر میں لپٹا وجود آشنہ کے دوسری جانب لیٹایا۔۔ آشنہ نے جیسے ہی اپنے ساتھ لپٹا وجود دیکھا تو کانپ کر رہ گئی وہ شاید کوئی لڑکی تھی جس کے چہرے کو نوچا بری طرح سے نوچا گیا تھا سبز آنکھیں کھلی اور اپنی جگہ ساکت تھیں یا شاید وہ مر چکی تھی چہرہ کوئی بھی دیکھتا تو پہچان نا پاتا کہ یہ لڑکی کون ہے وہ شخص آہستہ آہستہ آشنہ کی طرف آیا اور اسکے ہاتھ سے رنگ اتار کر اس مری ہوئی لڑکی کے ہاتھ میں پہنا دی۔۔ آشنہ کے کپڑے بری طرح پھٹ چکے تھے اس شخص نے آشنہ کو ”بازوں میں اٹھایا اور اگلے ہی پل وہاں سے غائب ہوا۔۔۔“

آشنہ نے جیسے ہی آنکھیں کھولی تو خود کو ایک عالی شان کمرے میں پایا۔۔ لیکن یہ کمرے انسانی ماحول سے کچھ الگ لگ رہا تھا کچھ وقت تو وہ بالکل سمجھ نہیں پائی کہ وہ کہاں پے ہے لیکن جیسے ہی سارا واقع آنکھوں کے سامنے کسی فلم کی طرح آیا۔۔۔ وہ تیزی سے اٹھ بیٹھی لیکن عجیب بات یہ تھی کہ اسے پہلے کی طرح درد محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔ اپنے جسم پے اور بازوں پے لگے نشان دیکھے تو حیریت سے ایک ایک زخم کو چھونے لگی۔۔ زخم تو تھے لیکن اب خون رسنا بند ہو چکا تھا اور شاید اب درد بھی نارہا تھا۔۔۔ بیڈ سے نیچے دونوں پاؤں رکھتی کھڑی ہوئی۔۔ تو پیر اپنے ہی فراک میں اٹکتے اٹکتے بچا۔۔۔ گاؤں اس قدر لمبا تھا کہ آشنہ کو لگا کہ وہ ایک قدم بھی اور لے گی تو گر جائے گی۔۔۔

چھوٹے چھوٹے قدم لیتی کمرے سے باہر قدم رکھنے ہی والی تھی کہ کسی سے ٹکراتی ہوئی گرتے گرتے بچی۔۔ سر کو تھامے جیسے ہی نظریں اٹھائیں تو بہرام کو کھڑے پایا جو مسکراتا ہوا اسے دیکھ رہا تھا۔۔

ک کو کون ہیں آپ؟

آشنہ کو اس سے ڈر لگ رہا تھا۔۔

آپ کا غلام ہوں شہزادی۔۔

بہرام نے اسکا ہاتھ تھاما اور دوبارہ کمرے میں داخل ہوا۔۔

آشنہ نے کمرے میں آتے ہیں سختی سے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔۔ تو اپنے اندر عجیب سے طاقت محسوس کی۔ اتنی آسانی سے ہاتھ کیسے چھڑوا لیا۔۔

جناب مجھ ناچیز کو بہرام کہتے ہیں۔۔۔ اور آپ کو یہ بھی یاد ہو گا کہ آپ کو میں آپکے گھر سے اٹھا کر لایا ہوں۔ بہرام روانگی سے بولتا رہا اور وہ بھی دم سادھے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

تو آپ کی حالت کے پیش نظر آپ کے پاس چند منٹوں کا وقت باقی تھا۔۔ لیکن میں اپنی محنت ضائع نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔۔ اسی لیے مجھے وہ کرنا پڑا جیسے سن کر آپ ایک بار تو بے ہوش ہو ہی جائیں گی۔۔

بہرام زومعنی انداز میں اسکی طرف جھکا۔۔

ک کیا؟

دو قدم پیچھے لیتی ڈر سے بولی۔۔

زیادہ کچھ نہیں بس آپکی گردن میں اپنے دانت گاڑنے پڑے اور آپ کو انسانی دنیا سے
ویمپائرز کی دنیا کا سفر کروانا پڑا۔۔

بہرام اپنی بات مکمل کرتا صوفے پے بیٹھا۔۔

جبکہ آشنہ لفظ گردن پے ہی سکتے میں چلی گئی۔۔

مم مطلب؟

وہ کچھ کچھ تو سمجھ چکی تھی لیکن بہرام نے ابھی اسے پوری طرح نہیں بتایا تھا۔۔

مطلب آپ اب ایک ویمپائر ہیں اور ویمپائر ہی نہیں انکی شہزادی بھی ہیں۔۔۔

بہرام نے مسکرا کر اسے دیکھا جو اپنے ہوش میں نہیں لگ رہی تھی۔۔

ایس ایسا کیسے ہو سک سکتا ہے؟

آشنہ کی آنکھیں لبالب پانیوں سے بھر گئیں۔۔۔

ایسا ہو چکا ہے میرے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا ورنہ آپ کی جان جاسکتی تھی۔۔۔

بہرام نے بنا لگی لپٹی پوری بات کہہ ڈالی۔۔

تو آپ مجھے مرنے دیتے۔۔ وہ چلائی۔۔۔ کیوں بچایا مجھے۔۔ اور اور ایک ایسی زندگی

دے دی جنھوں نے میری جان لی۔۔ وہ پھر بے بسی سے چلائی۔۔ آنکھوں سے موتی

بہہ کر اسکی گردن بھی تر کر رہے تھے۔۔ میں مر جانا چاہتی ہوں کچھ نہیں بچا میرے

پاس۔۔ وہ روتے ہوئے ایش کی بے وفائی بھی یاد کرنے لگی کیا کچھ نہیں ہوا تھا اسکے ساتھ۔۔۔ بہرام جلدی سے اسکے قریب آیا۔۔

دیکھو ابھی یہ ایکسپٹ کرنے میں تمہیں تھوڑا وقت لگے گا لیکن تم پھر سمجھ جاو گی کہ میں نے تمہیں ایک ویمپائر کیوں بنایا۔۔۔

بہرام تسلی دیتا کمرے سے نکل گیا۔۔ اور وہ بے بسی سے زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔ پوری رات روتے روتے اب تو اسکے آنسو بھی خشک ہو چکے تھے آنکھوں کے پوٹے لال تھے جو رتجگے کی گوہی دے رہے تھے۔۔ بامشکل خود کو سنبھالتی واش روم کی جانب بڑھی چہرہ پانی سے تر کرتے جیسے ہی نگاہیں آئینے میں اپنے نظر آتے عکس پر گئی تو ایک اور حیرت کا جھٹکا لگا۔۔ اسکی آنکھوں کا رنگ سبز سے نیلا ہو چکا تھا۔۔۔ وہ کہیں پل اپنے عکس کو آئینے میں دیکھتی ایش کے ساتھ بتایا ہر لمحہ یاد کرنے لگی۔۔ اسے ایش سے چاہ کر بھی نفرت نہیں ہو پا رہی تھی۔۔ خیر جو بھی تھا اسے جتنی جلدی وہ ایکسپٹ کر لیتی یہ اسکے لیے ہی بہتر تھا۔۔۔ چہرہ تو لیے سے صاف کرتی واش روم سے باہر نکلی۔۔۔

خود کو کچھ دیر ریلیکس کیا اور پھر کمرے سے باہر نکلی اسے گھر والوں کی شدت سے یاد آرہی تھی جانے ان پر کیا بیت رہی ہو گی یہی سوچتے وہ محل نما گھر کا جائزہ لیتی لان

کی طرف آئی۔۔ پورے گھر میں ملازموں کی ایک فوج تھی وہ جہاں جہاں سے گزرتی ملازم ادب سے سر جھکا دیتے۔۔

لان میں بیٹھے بہرام کو پایا تو اسی کی طرف بڑھی۔۔

تو آپ آہی گئیں؟

اس نے آشنہ کو دیکھتے ہی خوشدلی سے کہا۔۔

آشنہ ابھی تک چاروں سو نظر آتے پہاڑوں کو دیکھ رہی تھی۔۔ مطلب وہ کسی پہاڑی علاقے میں موجود تھی۔

مجھے میرے گھر والوں کے پاس جانا ہے۔

آشنہ نے جھجھکتے ہوئے کہا۔۔

بہرام آشنہ کی بات پے سیدھا ہو کر بیٹھا اب اسے اپنے اگلے پلین پے کام کرنا تھا۔۔

آئے نور دیکھیں آپ ابھی گھر نہیں جاسکتی بہرام کی بات کاٹتے آشنہ نے اپنے نام کی تصحیح کی

میرا نام آئی نور نہیں آشنہ ہے۔۔

اسکی بات پے وہ مسکرایا۔۔

لیکن اب سے آپ کا نام آئے نور ہے اور اگر آپ گھر جانا چاہتی ہیں تو شوق سے

جائیں۔۔ تاکہ ایش آپ کی وجہ سے آپکو بھی اور آپکی فیملی کو بھی نقصان پہنچائے۔۔

اس نے آشنہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔
لیکن

آشنہ نے بولنا چاہا

لیکن ویکن کچھ نہیں جب حالات ٹھیک ہوں گے میں خود آپ کو لے جاؤں گا۔
بہرام نے ہاتھ کے اشارے سے اسے اور بات کرنے سے منع کیا۔

، میری جان بچا کر آپکا کیا فائدہ اور آپ ایش کو کیسے جانتے

”آشنہ کے سوال پے کچھ دیر وہ سوچ میں پڑ گیا۔ پھر گویا ہوا۔۔۔

میں ایک ویمپائر ہوں اور ایش ایک سردار کا بیٹا اسی لیے میں اسے جانتا ہوں۔۔ اور

تمہاری جان میں نے اس لیے بچائی۔ کیوں کہ وہ تم سے محبت کرتا۔۔ اور تمہارے

ذریعے اسے کمزور کیا جاسکتا ہے۔۔ بہرام نے ایک ایک بات کو سمجھانے والے انداز

”میں کہا۔

مطلب آپ میرے ذریعے اپنا کوئی بدلہ پورا کرنا چاہتے ہیں۔۔

اس نے اپنی نیلی آنکھیں بہرام پے گاڑھیں۔۔۔

نہیں بلکہ تمہارے ذریعے ہر معصوم لڑکی کی جان بچانا چاہتا ہوں جیسے ایش محبت کو

جھانسا دت کر خاص شکار بنائے اپنی ماں کے سامنے پیش کرتا ہے۔۔

بہرام نے مصنوعی دکھ سے کہا۔ آشنہ کو اسکی بات پے یقین نا آیا۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے وہ صرف مجھ سے پیار کرتے ہیں۔

اس نے شاید اپنے دل کو جھوٹی تسلی دی۔۔

اسی لیے تمہیں مرنے کے لیے چھوڑ دیا چاہتا تو تمہاری جان بچانے کے لیے تمہیں
ویمپائر بنا سکتا تھا۔۔

بہرام کی بات میں دم تھا جو آشنہ کو خاموش کروا گیا۔۔

نور میری بات سنو۔ تم اسکی کمزوری ہو۔ یہ میں دیکھ چکا ہوں۔۔ اب تمہیں ہر معصوم
لڑکی کی جان بچانی ہے جن کے ساتھ یہ سب مل کر ظلم کرتے ہیں
بہرام اس کے ہاتھ پے ہاتھ رکھتا وہاں سے چلا گیا لیکن آشنہ کی آنکھیں ایک بار پھر
ایسے برسنے کے لیے تیار تھیں جیسے آسمان پے چھائے بادلوں نے برسنے کی ٹھان لی تھی
۔۔ اور چند پلوں میں آسمان اور آشنہ کی آنکھیں برس رہیں تھیں کوئی دور کھڑا اپنا پلین
کامیاب ہونے کی خوشی میں پاگل ہو رہا تھا۔۔۔

آشنہ کو یہاں آئے چھ ماہ گزر چکے تھے لیکن ان گزرے چھ ماہ میں ہر پل اس نے
اپنے گھر والوں کو شدت سے پکارا تھا۔۔ سب سے زیادہ وہ اپنی ماں کی آغوش کو ترس
گئی تھی گھر بھر کی لاڈلی یہاں تنہا رہی تھی بہرام بھی جا چکا تھا۔۔ ان چھ ماہ میں
بہرام بھی اسے پورا پورا ایش کے خلاف کر چکا تھا وہ نفرت کرنے لگی تھی ایش
سے۔۔ وہ مان چکی تھی کہ اب وہ ایک ویمپائر ہے اور اسے ایش سے بدلہ لینا
ہے۔۔ یہاں کی زندگی کی عادی بننا اسکے لیے کوئی آسان کام نہیں تھا لیکن زندگی تھی

اسے جینا تو تھا ہی سو اسی طرح دو سال گزر گئے۔۔ اور وہ اپنے ارادوں پے اور بھی پختہ ہو گئی۔۔ پلین کے مطابق اسے اب بزنس سٹارٹ کرنا تھا جس کی تیاری بہرام ان ”دو سالوں میں کر چکا تھا۔۔ اب بس آشنہ کا وہاں جانا طے تھا۔۔۔۔۔

آفس جاتے ہوئے آشنہ کو کچھ ہی دن یوئے تھے جب ایش کا سامنا ہوا پہلی بار میں وہ بہرام کو نہیں بتا پائی لیکن اپنے پلین سے جب بہرام کو آگاہ کیا تو وہ اسے داد دیتے دیتے نا تھک رہا تھا۔۔۔

ایک دن یو نہی بیٹھے دونوں کے درمیان ایک لمبی گفتگو ہوئی۔۔ جس میں آشنہ کے ویسپائر بننے سے کے کر اب تک کا سارا پلین انھوں نے ڈسکس کیا۔۔ واہ نور تم تو بڑی تیز نکلی۔۔۔

بہرام خباثت سے ہسا۔۔۔
 “شکریہ
 https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

نور نے بھی کھلے دل سے داد سمیٹی۔۔۔

تو آج رات کو تم کرو گی ویڈیو کال پے بات۔۔۔ اور میں دیکھ لوں گا۔۔ اور پھر تمہیں نقصان دوں گا۔۔ اور جی ہیرو کی انٹری ہو گی۔۔ اور لے جائے گا اپنی شہزادی کو

۔۔۔۔۔

بچا را یہ کیسے بھول گیا کہ شہزادی ایک ویسپائر ہے جان لیتے ہوئے ایک سیکنڈ نہیں لگائے گی۔۔۔

بہرام تو نور کے کیے گئے پلین پے خوشی سے اچھل رہا تھا۔

اور پھر شہزادی اپنے ہاتھوں سے اسکو موت کے گھاٹ اتارے گی۔

نور کا بھی قہقہہ بلند ہوا بنا یہ بات جانے کوئی انکی باتیں سن کر کس اذیت سے گزرتا ہوا وہاں سے جا چکا ہے۔۔۔

پھر سارا کچھ پلین کے مطابق ہوا۔ اور آج ایش اس حالت میں آشنہ کے سامنے موجود تھا۔۔۔

ایش نے دھیرے دھیرے اپنی آنکھیں کھولی سامنے کا منظر اب بھی واضح نہیں تھا۔۔۔ دھندلا دھندلا سا عکس نظر آیا وہ یقیناً آشنہ ہی تھی۔ ایش آشنہ کو دیکھتے ہی مسکرا دیا۔

مسکرا کس خوشی میں رہے ہو؟
آشنہ کو اسکا مسکرا نا زہر لگا۔

تم میرے سامنے ہو اس خوشی میں۔۔

اس نے سرگوشی کی

اتنے درد کے بعد بھی تمہیں مجھ سے نفرت نہیں ہو رہی؟

آشنہ کو اسکی ڈھٹائی پے حیرت ہوئی۔۔

مجھے تم سے مر کر بھی نفرت نہیں ہو گی۔

مدھم آواز میں کہا گیا۔۔

اوہ لیٹس سی۔۔ آپکی ماما حضور کی جان خطرے میں ہے آئی مین انکی جان کا خطرہ انکے پاس جا چکا ہے۔۔۔

آشنہ نے فخر سے بتایا۔ لیکن ایش کے پھر بھی مسکرانے پے اسکا چہرہ مانند پڑ گیا۔۔
میری جان ماں کو کچھ نہیں ہو سکتا اور رہی بہرام کی بات تو وہ ابھی آغا جان سے زیادہ طاقت ور نہیں ہوا۔ مجھے ماں کی فکر نہیں ہے بس تمہاری ہے تمہیں کچھ نا ہو۔۔
اس نے آشنہ کو خوبصورت سراپا آنکھوں کے رستے دل میں اتارا۔۔
شٹ

مرشد دل کو بہلانے کا خیال اچھا ہے۔۔

آشنہ کو اسکے اعتماد پے ہسی آئی۔۔

آشنہ ملکہ وہاں نہیں ہے

بہرام تیزی سے دروازہ کھولتا کمرے میں داخل ہوا۔۔

ایش مسکرا دیا۔۔

کیا مطلب؟

وہ جھٹکے سے کھڑی ہوئی

مطلب تم نے ملکہ کو بھگایا؟

بہرام کو آشنہ پے شک ہوا۔۔

شٹ اپ

میں نے ہی اسے بچانا ہوتا تو تمہارا ساتھ کیوں دیتی۔۔
آشنہ کے دماغ میں ایش کی کچھ دیر پہلے کہی گئی باتیں گردش کر رہیں تھیں۔۔
لیکن

بہرام کے الفاظ منہ میں ہی تھے جب ایش کی مدہم سے آواز نے دونوں کو اپنی جانب متوجہ کیا۔۔

وہ ملکہ ہے اس کا بال بھی بازکا نہیں کر سکتے تم۔۔ اور آشنہ تو تمہارے نقشِ قدم پے چل رہی ہے اس پے شک تمہیں شبہ نہیں دیتا۔۔
ایش نے جتنی نظروں سے بہرام کو دیکھا۔۔

تیری تو بہرام اسکی طرف بڑھتا اور اسے تکلیف دیتا آشنہ نے اسے روکا۔
بہرام یہ وقت جوش سے نہیں ہوش سے کام لینے کا ہے اگر ملکہ نہیں ہے تو کیا ہوا اسکا بیٹا تو ہمارے ہی پاس ہے۔۔

آشنہ نے ایش کی جانب اشارہ کیا۔۔
لیکن یہ سالہ

بہرام غلاظت بکتا وہاں سے غائب ہوا۔۔

تم نے کیا یہ سب؟

آشنہ ایش کے بالوں کو ہاتھوں میں لیتی غصے سے چلائی۔۔۔
 جس سے ایش کے زخم سے ایک بار پھر خون رسنے لگا۔۔ لیکن پرواہ کسے تھی۔۔ غصے
 سے آشنہ کے دو دانت رستہ بناتے منہ سے باہر آئے اور اتنے دنوں کی بھوک وہ خون
 دیکھتے ہی پاگل ہو رہی تھی۔۔۔۔ خون کے قریب ناک کیے وہ نکتوں سے اسکی خوشبو
 اپنے اندر اتارنے لگی۔۔۔ اور عجیب بات یہ تھی کہ ایش کے خون کی خوشبو ہی اسکی
 بھوک مٹانے کا کام کر رہی تھی۔۔۔ تکلیف سے ایش کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں اسکا
 سر آشنہ کی گردن پے گرا اور آشنہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی۔۔۔۔
 آرام سے اسکا چہرہ گردن سے پیچھے کیا اور کرسی کے ساتھ اسکا سر ٹکا دیا۔۔ کہیں پل وہ
 اسکے زخمی چہرے کو ہاتھوں سے چھوتی رہی۔۔۔ آنکھوں میں اٹڈنے والے آنسو اسے
 ایش کی محبت یاد کرنے پے مجبور کر رہے تھے۔۔ ایش کی بند آنکھیں اسے تکلیف کی
 گہری کھائی میں پھینک رہی تھیں۔۔۔
 ”اپنے آنسوؤں پے بندھ باندھتی وہ جلد ہی وہاں سے غائب ہوئی۔۔۔۔“

آیت کو ولیمے کے لیے تیار کر دیا گیا تھا ٹین بچارا تو جب جب اسے تیار ہوتا دیکھتا اس
 کا دماغ ٹھکانے پے نارہیتا اب بھی وہ حال میں کسی سے بات کرتی آیت کو اپنی نظروں
 کے حصار میں لیے سیٹج پے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔
 اکیلے بیٹھ کر بور تو ہو گئے ہو گے؟

ایمن آلا دین کے جن کی طرح وہاں حاضر ہوئی۔۔

نہیں کہاں بور۔۔۔ ایسی بیوی ہو تو بھلا کون بور ہوتا ہے۔۔۔

ٹین نے افسوس سے آیت کی طرف انگلی سے اشارہ کیا۔۔۔

٧٧٧٧

تم پے رحم آ رہا ہے شادی سے پہلے تو محبت عشق کی باتیں ہوا کرتی تھیں۔۔

حنا بھی ایمن کے ساتھ گھٹنے کے بل ٹین کے صوفے کے قریب بیٹھی۔۔۔

تم لوگوں کو مجھے اکیس توپوں کی سلامی پیش کرنی چاہیے کہ میں نے اس سے شادی کر

لی ہے ورنہ سسر صاحب بھی نہایت تنگ تھے اس سے۔۔۔۔۔ ویسے ہی غریبوں کا بھلا

کرنے کا مجھے بہت شوق ہے۔

وہ فخر سے یہ عظیم کام لڑکیوں کو بتا رہا تھا جب راحیل صاحب کی آواز پے اسے اپنی

روح فنا ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔”

ماشا اللہ کتنا اچھا داماد دیا ہے اللہ نے مجھے۔۔۔ پیار سے اسکے سر پے ہاتھ رکھتے اس کے

ساتھ ہی بیٹھ گئے۔۔

ورنہ مجھ غریب کی بیٹی کون لیتا؟

انھوں نے پر سوچ انداز میں انگلی ٹھوڑی پے رکھی جس پے ساری لڑکیاں کھی کھی کرتی

وہاں سے کچھ فاصلے پے ہوئیں۔۔۔

نہیں راحیل آئی میں مشترکہ سسر نہیں یہ میں کیا بول رہا ہوں۔۔۔ ٹین نے اپنی غیر
”ہوتی حالت میں جو منہ میں آیا بول دیا۔۔۔

واہ یہ مشترکہ سسر والا کیا سین ہے؟

راحیل صاحب نے آئی برو اچکایا۔

وہ منہ سے نکل گیا پتا نہیں کیا کیا بولتا ہوں معزرت۔۔

خود کو من میں کوستا وہ شرمندہ ہوا

اوہ اچھا۔۔۔ تو مجھ غریب سے جہیز تو بڑا خوش ہو کر لیا ہے ترس نہیں آیا مجھ پے؟

راحیل صاحب بھی فل تنگ کرنے کے موڈ میں تھے۔۔

جی میں نے آیت کو کہا تھا جہیز کی ضرورت نہیں ہے بس وہ ہی ضد کر رہی تھی کہ

اسے اپنے میکے کی نشانی میں ٹرک جہیز کا ہی چاہیے۔۔

ٹین نے معصومیت کے سارے ریکارڈز توڑ دیے۔۔۔

ہیں منمنمن

میں نے کب کہا تھا؟

آیت نے سیٹج پے چڑھتے ہوئے ٹین کا لگایا گیا الزام سنا تو حیرت سے پوچھے بنانا رہ پائی

۔۔۔

بیٹا مجھے آپ سے ایسی امید نہیں تھی۔۔

راحیل صاحب نے مصنوعی خفگی سے آیت کو دیکھا جو ٹین پے نظریں گاڑھے کھڑی تھی۔۔ اور وہ بچارا ہاتھ جوڑ جوڑ کر اشاروں میں یہ سمجھا رہا تھا کہ پلیز ابھی مان جا پھر جو مرضی بدلہ لے لینا۔۔۔۔

پاپا آپکا داماد کہہ رہا ہے تو میں مان جاتی ہوں مجھے نشانی کے طور پے ٹرک جہیز کا چاہیے ”تھا چھوٹی نشانی سے شاید میرا سرتا ہی نہیں۔۔۔“

ہر ہر لفظ کو چباتے ہوئے وہ ٹین کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ٹین نے بھی سکھ کا سانس لیا۔۔۔

چلو اللہ خوش رکھے میرے امیر داماد کو دونوں کے سر پے ہاتھ رکھتے وہ ذومعنی انداز میں وہاں سے چلے گئے۔۔۔

ٹین اب اس حسینہ سے تجھے کون بچائے گا؟
وہ سوچ کر ہی رہ گیا۔۔۔

گھر چلیں اس بات کا بدلہ اچھے سے لوں گی

اسے وارن کرتی فوٹو گرافر کے کہنے پے ٹین کے ساتھ بیٹھے تصویریں بنوانے لگی۔۔۔ اور ٹین بچارا ہر تصویر پے اسے افسوس سے دیکھتا اور کیمرے کی آنکھ ان لمحوں کو قید کرتی رہی

کیا ہوا؟

ٹین کو پریشان دیکھتے آیت کا بالوں میں برش کرتا ہاتھ رکا۔۔۔ کچھ نہیں بس ایش کی فکر ہے۔۔۔ میرا کوئی رابطہ نہیں اس سے۔۔۔ وہ پہلے کی نسبت آج سنجیدہ تھا۔۔۔

”تو شاید وہ بزی ہو۔۔۔“

”آیت کو ٹین کا ایش کے لیے پریشان ہونا برا لگا۔“

کتنا بزی ہے یار۔۔۔ اسکا فون بند ہے

ٹین کے ذہن میں آشنہ کا بدلہ بدلہ رویہ آیا لیکن وہ اس بارے میں آیت سے بات نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

”تو کسی آفس کے ورکر سے پوچھ لو۔۔۔“

اس نے آئینے کے سامنے بیٹھتے ہوئے ٹین کا عکس کو دیکھا۔۔۔

تم اپنا فیشن کرو اسکی فکر کے لیے میں ہوں۔۔۔

اس نے جنھجلا کر کہا

آیت کو اس کی بات پے حیرانی ہوئی کیوں کہ آج سے پہلے اس نے کبھی اس لہجے میں آیت سے بات نہیں کی تھی۔۔

تو ٹھیک ہے مرو یہیں۔۔

وہ غصے سے کہتی کمرے سے نکل گئی۔۔

ٹین نے بھی اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھاما۔۔ اور کڑی سے کڑی ملانے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔۔

آپ ٹھیک تو ہیں ؟

”آغا جان نے ملکہ کا ہاتھ تھاما۔۔

جی میں ٹھیک ہوں لیکن مجھے ایش کی فکر ہے بہرام اسے کوئی نقصان نا پہنچا دے

”ملکہ کا بہرام کا جنون ایش کے لیے پریشان کر گیا۔۔

اسے کچھ نہیں ہو گا آپ جانتی ہیں بہرام اسکا بال بھی بانکا نہیں کر سکتا۔۔

آغا جان نے انھیں مطمئن کیا۔ ملکہ نے سر ہلایا لیکن انکے دل کو تسلی نا ہوئی۔۔

مجھے سردار بننا ہے اور اسکے لیے میں کسی بھی حد کو پار کر دوں گا

وہ غصے سے کہتا پورے کمرے میں یہاں سے وہاں ٹھل رہا تھا۔۔

سرکار آپ ایش کو ختم کر دیں۔۔
 حنین نے ادب سے دماغ میں اٹھنے والا ننا گھٹیا مشورہ دیا۔۔۔
 اب یہ ہی آخری حل ہے۔۔
 اس نے بھی حنین کے مشورے کو سراہا۔۔۔

لیکن سرکار ایک مسئلہ ہے؟
 وہ پھر سے مخاطب ہوا
 کیا؟

بہرام نے ٹیڑھی نظروں سے دیکھا۔۔
 ہم۔ انھیں آسانی سے نہیں مار سکتے۔۔ ابھی وہ صرف شہزادی کی وجہ سے کسی بھی طرح
 کی مزاحمت نہیں کر رہے۔

حنین جانتا تھا کہ اتنی آسانی سے ایش کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔۔۔
 تو میں نے کب کہا ہم اسے ماریں گے؟ اسے مارنے کے لیے اسی کی کمزوری کو ختم کرنا
 ہو گا۔۔

اس نے خباثت سے کہتے حنین کو دیکھا جو اس کے خوفناک ارادوں کو دل و جاں سے
 سہراتا ہوا دانت نکال رہا تھا۔۔

ایش نے مندی مندی سے آنکھیں کھولی تو آشنہ کو سامنے کرسی پر ٹیک لگائے سوتا ہوا پایا۔۔۔ ایش نے اپنی پوری طاقت لگاتے ہوئے بنا کوئی آواز کیے ہاتھ کھولے۔ اور اپنے سر میں اٹھتی ٹھیسوں کی فکر کیے بنا آشنہ کے قریب ہوا۔

آشنہ کے بال معمول سے ہٹ کر آج کھلے تھے۔۔۔ کچھ آوازہ لیٹیں چہرے کا طواف کرتی اسے بیزار کر رہیں تھیں۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر آشنہ کے بالوں کو کان کے پیچھے کیا اور اسکی پیشانی پر اپنی محبت کی مہر ثبت کی۔

آشنہ کو اپنی پیشانی پر ایسے محسوس ہوا جیسے کسی نے کوئی کونکہ رکھ دیا ہو نیند میں ہی آنکھیں کھولی تو سامنے مسکراتے ہوئے ایش کو پایا جو محبت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تمہیں ہوش کب آیا؟

چہرہ اوپر کرنے سے ایک بار پھر اسکے بالوں کی کچھ لیٹیں چہرے پر آٹھری جنھیں

اس نے پیچھے کیا۔۔۔ اور نظروں کا رخ ہنوز ایش پر تھا

تمہیں دیکھ کر تو مجھے کبھی ہوش آیا ہی نہیں۔۔

ایش کے لہجے میں خمار تھا۔

ہاہا مجھے دیکھ کر یا ہر لڑکی کو دیکھ کر تم اپنے ہوش گنوا بیٹھتے ہو؟

اس نے ایش کی آنکھوں میں جھانکتے طنز کی۔۔

میرے لیے اوروں کو دیکھنا گناہ ہے۔

”ابھی بھی لہجہ وہ ہی تھا۔

بس کر جائیں سردار جی۔ اب آپ مر بھی جائیں گے تب بھی میرے دل میں۔ جگہ نہیں بنائیں گے۔ اور یقیناً آپکو فرق نہیں پڑتا ہو گا۔ کیوں کہ آپ کو تو خاص شکار کے لیے پہلے لڑکیوں کو پھانسا ہوتا ہے محبت کے نام پر قربانی دی جاتی ہے اور اسی طرح کہیں معصوم لڑکیاں آپکے اس خاص شکار کا نشانہ بنتی گئیں۔

آشنہ آخری لفظوں پر نم آنکھوں سے مسکرا دی

ایش نے تڑپ کر اسے دیکھا۔ کڑی سے کڑی ملاتے اب وہ جان پایا تھا کہ بہرام نے اسکے دل میں ایش کے لیے کیا بیج بو رکھا ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ رفتاری سے بڑھ رہا ہے اور ایش کو ابھی ہی اسکی جڑیں کاٹنی تھیں۔

تمہارے ہاتھ کس نے کھولے؟

اسکی نظریں ایش کے کھلے ہاتھوں پر گئیں۔

کسی کے نہیں۔ سردار بھی کہتی ہو اور کسی کی مدد کی توقع بھی کرتی ہو؟ یہاں میرے

ہاتھ کون کھول سکتا ہے جبکہ میں دشمن کے ایریا میں ہوں؟

اس نے ذومعنی انداز میں آشنہ کو دیکھا جو اسکی چال کو سمجھتے کھڑی ہوئی۔

تم نے کیوں کھولے؟

تیوری چڑھائے ایش کو پہلے جیسی آشنہ یاد آگئی تو ایک پل کو مسکراہٹ اسکے ہونٹوں کو چھو گئی۔۔

آشوو بیٹھو ادھر

اس نے پھر سے آشنہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے چیر پے بیٹھایا۔۔

غصہ آشنہ کی ناک پر تھا۔۔

آشنہ جب تک میری بات مکمل نا ہو جائے تب تک ایک لفظ بھی نا بولنا۔

اس نے آشنہ کو منع کرتے ہی اپنی بات کا آغاز کیا۔۔ ”آشنہ بھی اب کی بار خاموش رہی لیکن نظریں دروازے کی جانب تھیں۔۔

جانِ ایش۔ میں نہیں جانتا آپکو اس نے کیا کیا بتا رکھا ہے جو آپ میرے اتنا خلاف ہیں اور دیکھیں درد بھی دیا مجھے اس نے آشنہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سر پے زخم والی جگہ پے رکھا۔

آشنہ نے اپنا ہاتھ ہٹایا کیوں کہ جیسے ہی ایش کے زخم کو اس نے محسوس کیا اسکا دل بے اختیار دھڑکا۔۔

تم مجھ سے نفرت کرتی ہو کوئی بات نہیں اور کرو لیکن ایک بات کان کھول کر سن لو تمہیں کسی اور سے محبت کا اختیار بھی نہیں ہے ایش اب کی بار کچھ سنجیدہ تھا اور آشنہ اسکے چہرے کے بدلتے تاثرات میں خود کو الجھا رہی تھی۔۔

تم جانتی ہو میں صرف تم سے محبت کرتا ہوں اور تمہارے علاوہ میں نا تو کسی کو اپنی زندگی میں لا سکتا ہوں اور نا ہی لانا چاہتا ہوں اس بات کا اندازہ تمہیں ان دو سالوں میں ہو جانا چاہیے۔۔۔
 ”ایش مسکرایا۔۔۔

سٹاپ اٹ۔۔۔ سب بکو اس ہے ”مجھے نا تو تمہاری محبت چاہیے اور نا ہی تم۔۔۔ سو اب اس طرح کی فضول باتوں سے پرہیز کرنا۔۔۔“
 ”وہ کہتے ہی غائب ہوئی۔۔۔ اور ایش افسوس سے سر ہلا کر رہ گیا۔۔۔

نتاشہ کہاں ہے؟
 روہان پورے گھر میں نتاشہ کو ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔ سامنے سے آتی لائبرے کو دیکھا تو وہیں رک گیا۔

وہ رباب آپنی لوگوں کے ساتھ آیت کے ہاں گئی ہے۔۔۔
 اس نے لائبرے کی غیر موجودگی کی وجہ بتائی۔
 اووو تو آپ کیوں نہیں گئی؟
 وہ ٹی وی لاونج میں پڑے صوفے پے بیٹھا۔۔۔
 میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے اسی لیے

اس نے مسکرا کر روہان کو دیکھا اور کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔
 ”روہان بھی موبائل استعمال کرتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔

کیسے ہو؟

ایمن نے تنہا بیٹھے ٹین کو شرارتا کہا۔۔ لیکن ٹین کے کے چہرے پے سنجیدگی دیکھ کر خاموش ہوئی۔

اسے کیا ہوا؟

ایمن نے کمرے میں آتی آیت کو اشارے کے انداز میں پوچھا۔۔

پتہ نہیں۔۔

آیت نے بھی کندھے اچکا دیے۔۔ اسکی بھی ناراضگی صبح سے اب تک قائم تھی اسی لیے ”اسے ٹین کے یوں بیٹھے رہنے سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔۔

میرے کپڑے نکال دو مجھے کہیں جانا ہے

وہ روکھے سے انداز میں کہتا کمرے سے نکل گیا۔۔ حنا اور ایمن آیت چند لمحے یوں ہی آدھ کھلے دروازے کو دیکھتی رہیں۔۔

اسے کیا ہوا؟

حنا نے ایمن کا سوال دہرایا۔۔

کچھ نہیں یار ایش سے رابطہ نہیں ہے اسی لیے جناب کا موڈ اوف ہے۔۔

آیت نے الماری سے ٹین کے لیے کپڑے نکالتے ہوئے دونوں کو دیکھا۔
یہ تو سچ میں پریشانی کی بات ہے یوں ٹین اور ایش کبھی الگ نہیں ہوئے۔
”ایمن بھی پر سوچ انداز میں بولی۔۔۔

اللہ کرے مر جائے وہ۔۔ اور ٹین کی بھی جان چھوٹے اس سے۔۔ اس سے پہلے کہ
آیت ایش کے مطعن کچھ کہتی ایک زوردار تھپڑ کی آواز پورے کمرے میں گونج گئی۔
چند پل تو سب بے یقینی سے کھڑے ٹین کو دیکھتے رہے جس کا غصے سے لال پیلا ہوتا
چہرہ اور نگاہوں کا رخ آیت پے تھا۔ آیت ابھی تک صدمے سے ایک گال پے ہاتھ
رکھے اپنے آنسو پیتی ٹین کو دیکھ رہی تھی۔ ایمن اور حنا دونوں نے کمرے سے جانا
مناسب سمجھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

”ٹین۔۔

Support@classicurdumaterial.com

آیت نے کپکپاتے ہونٹوں سے اسکا نام پکارا۔
شٹ اپ۔۔ ایک لفظ اور نہیں۔۔

اس نے وارن کرتی نظریں آیت پے گاڑھیں۔
وہ ڈرتی کچھ قدم پیچھے ہوئی۔

غصے سے ٹین کے آنکھیں کسی لاوے کی طرح ابل رہی تھیں دو دانت جنھیں وہ بہت
ضبط کرنے کے بعد بھی نہیں روک پا رہا تھا۔۔ وہ جیسے ہی ایک ایک قدم آگے لیتا
۔۔ آیت وہ ہی ایک ایک قدم پیچھے لیتی

آج پہلی بار وہ اپنے اصلی روپ میں تھا۔ جیسے آیت نے دیکھتے ہی اپنی ابھرتی چنچ کو ہاتھ کی مدد سے گلے میں ہی دبایا۔ آنکھوں سے بہتا سیال اسکے گلے کو تر کرنے لگا۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی ایسی بات کرنے کی ہاں؟

آواز میں روب آیت سے برداشت ہونا مشکل ہو رہا تھا۔

ٹہین و وہ مم میں
ٹہین نے دونوں کے درمیان کا فاصلہ ختم کرتے اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھی۔

ایش کو مرتا ہوا دیکھنا چاہتی ہو؟ بگاڑا کیا ہے اس نے تمہارا؟ اتنی نفرت؟
اب کی بار ٹہین کی آواز میں قرب تھا وہ بھلا کیسے اب جان سے عزیز ایش کے لیے ایسی باتیں سن سکتا تھا۔

”ٹہین مجھے معاف کر دو۔“

آیت سے اسکا درد اپنے اندر محسوس ہوا۔

بہتر ہے کچھ دنوں کے لیے اپنے گھر والوں کے ساتھ چلی جاو۔ خود پے چھائی جنونیت کو کنٹرول کرتا بیڈ پے بیٹھا۔

ایش پلیر

آیت اسکے سامنے زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھی آنکھوں سے آنسو ایک تواتر سے بہنے لگے۔

آیت مجھے اکیلا چھوڑ دو

اس نے ہاتھ کے اشارے سے دور جانے کو کہا۔۔ لیکن اب کی بار پہلے کی نسبت نارمل ”ہوا۔۔

مجھے نہیں جانا۔۔

وہ ابھی بھی اسی انداز میں بیٹھی ٹین کو منا رہی تھی۔۔

آیت میرے صبر کا امتحاں مت لو۔

آنکھوں میں جمع ہوتے آنسوؤں سے اس نے آیت کے سامنے ہاتھ جوڑے۔۔

وہ ٹین کی بے رخی سے دلبرداشتہ ہوئی اور اٹھتے ہی ٹین کی پیشانی پر گرے بالوں کو پرے کرتے اپنے کپکپاتے لب اسکے گرم پڑتے ماتھے پر رکھے ٹین کے جسم میں کسی قسم کی کوئی حرکت نہیں ہوئی سرد مہری دیکھتے کچھ ہی دیر میں آیت اپنا بیگ پیک کرتی وہاں سے چلی گئی گھر والوں کو یہ بتایا کہ ٹین کو کام کی غرض سے کچھ دنوں کے لیے باہر جانا پڑ رہا ہے اسی لیے وہ تب تک انھی کے ساتھ رہے گی۔۔

آیت کے جاتے ہی ٹین بچوں کی طرح بلک بلک کر رویا اسے اس پل ایش کی ضرورت تھی وہ ایش کو شدت سے یاد کر رہا تھا۔۔۔

”اچانک ذہن میں جھماکا ہوا۔۔

آشنہ۔۔ وہ کچھ بدلی بدلی تھی۔۔

ایک اور سوچ۔۔

اور اسکی آنکھوں کا رنگ؟

ایک اور سوال۔

بہرام کے ساتھ اسکا ہونا؟

دماغ نے ایک اور کڑی ملائی۔۔

اور ایش ہی کے ساتھ اسکا کانٹریکٹ سائن کرنا؟

دل نے ایک اور بات دھری۔۔

بہرام کا آشنہ پے ہاتھ اٹھانا۔ اور ایش کا آشنہ کو بچانا یہ کہیں ایک سازش کے تحت؟

”دماغ نے ایسی دلیل دی جس پے ٹین کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے۔۔۔

تو آشنہ اسی لیے شادی سے انکار کر کے ایش کو پاس رکھنا چاہ رہی تھی تاکہ شادی میں

بھی روکاؤٹ نا آئے اور وہ اپنا کام بھی کر لے کہیں یہ آشنہ کی شکل میں کوئی اور

نہیں نہیں یہ آشنہ ہی تھی اور ایش کہاں ہے؟

اسکا دماغ پھٹنے والا ہو گیا سارے سوال اسکے ارد گرد گردش کرنے لگے۔۔۔ بے بس سا

ہوتا وہ ایک بار پھر رو دیا۔۔ اسکا ایش اس سے دور رہا اور وہ کسی اور ہی بھول میں بے

فکر تھا۔۔

مجھے آغا جان کے پاس جانا ہو گا۔۔ آنکھیں شرٹ آستینوں سے صاف کرتے فوراً سے

کھڑا ہوا اور اگلے چند لمحوں میں وہ آغا جان کے سامنے تھا۔۔۔۔

نتاشہ۔۔

ٹیرس پے گنگتاتی نتاشہ کو اپنے پیچھے روہان کی آواز سنائی دی تو ایک خوشگوار احساس نے اس کے گرد گھیرا ڈالا۔۔

جی۔۔

”اس نے بنا پلٹے مختصر کہا۔۔

یہاں کیا کر رہی ہو؟

روہان نے آسمان پے چھائے بادلوں کو دیکھتے ایک کرسی سنبھالی۔۔

”بس موسم انجوائے۔۔

گرل سے ٹیک لگائے اس نے روہان کو دیکھا جس کے چہرے پے معمول سے ہٹ کر

آج اداسی کم تھی۔۔

واپس امریکہ جانے کو دل نہیں کیا؟

لہجے میں کچھ تھا جسے نتاشہ محسوس کر رہی تھی۔۔

ایک بات پوچھوں؟

نتاشہ نے روہان کی بات کو ان سنا کرتے سوال کیا۔۔

ہاں ضرور۔۔

”اس نے ٹانگ پے ٹانگ رکھے نتاشہ کو اجازت دی۔۔

کیا تم اپنے دل میں کبھی کسی لڑکی کو جگہ نہیں دو گے؟

سوال کرنے کے بعد کچھ دیر روہان کو دیکھتی رہی جو اس کا سوال سنتے ہی خاموش ہو گیا

ہتمتمتم تو کیا چاہتی ہو؟ کس کو دل میں جگہ دوں۔

نتاشہ کی سوچنے کے مطابق روہان کو اس سوال پے غصہ آنا چاہیے تھا لیکن روہان کے جواب کے بعد اس نے حیرت سے اسے دیکھا پتہ نہیں آج سورج کہاں سے نکلا تھا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

مم میرا مطلب ہے کہ؟
بات کو ادھورا چھوڑ اس نے شہادت کی انگلی سے اپنی جانب اشارہ کیا جس پے روہان
نے پہلی تو تیوری چڑھائی اور پھر مسکرا دیا۔۔

اب ایک بات میں کہوں؟

وہ گویا ہوا۔۔

ہاں۔۔

نتاشہ نے ہاں میں سر ہلایا۔۔

اگر میں نے دل میں کسی کو جگہ دی بھی تو وہ تمہارے علاوہ اور کوئی لڑکی نہیں ہوگی۔۔ لیکن ابھی تو ہم دونوں ہی چھوٹے ہیں نا؟

اس نے سوالیہ نظریں نتاشہ پے ٹکائی جو روہان کے لفظوں سے سرشار ہوتی خود کو دنیا کی لکی گرل سمجھ رہی تھی۔۔

پرامس کرو کہ تم میرے علاوہ کبھی کسی کو اپنے دل میں جگہ نہیں دو گے۔۔؟
اس نے روہان کے سامنے اپنا دائیں ہاتھ کیا جس پے روہان نے بنا دیر کیے ہاتھ رکھ دیا کیوں کہ آشنہ کے علاوہ ایک نتاشہ ہی تھی جو روہان کے دل کے بہت قریب رہی۔۔ اور ان چند دنوں میں روہان نے اسکے لیے اپنے دل میں نرم گوشہ محسوس کیا اور وہ جانتا تھا کہ نتاشہ آشنہ کے نام سے کبھی نہیں جلے گی آشنہ اسکی زندگی کا وہ حصہ تھا جو اس نے یادگار پنوں میں لکھ چھوڑا۔۔ آشنہ سے محبت اس کے دل کا سکون تھی اور نتاشہ کا ساتھ اسکی روح کا آشنہ زندہ نہیں تھی لیکن روہان کے دل میں ہمیشہ زندہ رہنے والی تھی۔۔ اور اس بات سے نتاشہ بھی باخوبی واقف تھی۔۔۔

تم؟

آغا جان کو کسی انہونی کا شبہ ہوا۔۔

آغا جان کیا ایش یہاں ہے؟

”اس نے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔۔

مطلب؟

انھوں نے ٹین کو گھورا۔

آغا جان مطلب کہ ایش کہیں دن سے لاپتہ ہے کوئی خبر گیری نہیں تو مجھے لگا یہاں ہو گا؟

نظریں ہنوز زمین سے ٹکرائیں۔

ایش لاپتہ ہے؟

ملکہ نے داخل ہوتے بے یقینی سے پوچھا۔۔

ٹین ایش لاپتہ ہے اور تم نے مجھے بتایا تک نہیں۔۔

انھوں نے خون برساتی نظروں سے ٹین کو دیکھا۔ اتنا غصہ دیکھ ٹین کی وہیں روح فنا ہوئی۔۔

آغا جان وہ مجھے کسی ضروری کام کا کہہ کر گیا تھا لیکن پھر میرا اس سے کوئی رابطہ نہیں ہوا مجھے لگا کام میں مصروف ہو گا۔۔ پھر اتنے دنوں تک بھی جب اس سے رابطہ نا ہوا تو مجھے آپکو بتانا پڑا۔۔

ٹین نے روتی ہوئی ملکہ کو دیکھا۔۔ جنھیں آغا جان دلا سہ دے رہے تھے۔۔

یہ سارا کام بہرام کا ہو گا۔۔ اسی نے غائب کروایا میرے بچے کو۔۔ میں نے آپکو کہا تھا کہ بہرام ایش کو نقصان پہنچا سکتا ہے لیکن آپ نے میری بات نہیں سنی۔۔ انھوں نے آغا جان کا گریبان پکڑ کر انھیں جھنجھوڑا۔۔

ٹین تم جانتے ہو تمہیں کیا کرنا ہے؟

آغا جان نے ملکہ کو ساتھ لگایا اور ٹین کو کڑی نظروں سے دیکھا۔۔

جی آغا جان اگر آپ اجازت دیں تو؟

اس نے بات وہیں روکی

”اجازت ہے۔۔

آغا جان نے ہاتھ اٹھا کر حکم دیا۔۔

”جی عزت ماآب۔۔

احتراماً کہتے اس نے اپنے دل پے ہاتھ رکھا چونکہ اب اجازت مل چکی تھی اب ایش کو

ڈھونڈنے کے لیے ہر طریقہ آزمایا جاسکتا تھا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کچھ دیر ماحول میں گہری خاموشی چھائی ٹین کی گرفت دل پے اور مضبوط ہوئی۔۔ آغا جان اور ملکہ اسے دم سادھے دیکھ رہے تھے کیوں کہ یہ عمل جان لیوا تھا لیکن

ٹین بنا اپنی جان کی پرواہ کیے مسلسل کچھ پڑھنے میں مگن تھا دانت منہ سے باہر اور

آنکھیں سختی سے میچتے ہوئے وہ اگلے چند لمحوں میں۔ وہاں سے غائب ہوا۔

ایش

آنکھیں کھلتے ہی سب سے پہلے ایش کو پایا جو کرسی سے سر ٹکائے جانے کن سوچوں میں
لگن تھا ٹین کی آواز پے اسکے جسم میں حرکت ہوئی۔
منہم؟

وہ حیرانی سے آنکھیں پھاڑے ٹین کو دیکھنے لگا۔

ٹین نے کچھ پل اپنی غیر ہوتی حالت پے ضبط کیا۔۔ جب نظریں ایش کے ماتھے پے
جے خون کے نشان پے گئیں تو وہیں وہ ہمت ہار گیا۔ دو قدم ایش کی طرف لیتے اسکے
قریب ہوا اور یوں ہی لپٹ کر بچوں کی طرح بلک بلک کر رو دیا۔ ایش ٹین کی یہاں
موجودگی کی وجہ جانتا تھا لیکن اس پل وہ بھی اپنے جان سے عزیز دوست بھائی کے لیے
اداس ہو چکا تھا کہیں پل ٹین با آواز جبکہ ایش خاموش آنسو بہاتا رہا۔

بس بس تم تو ایسے رو رہے ہو جیسے میں تمہاری پچھڑی ہوئی محبت ہوں؟
”اس نے ٹین کو خود سے الگ کیا۔

ایش یہ کیا ہوا ہے اور کیسے؟

ٹین نے کانپتے ہاتھوں سے ایش کے ماتھے پے جے خون کی طرف اشارہ کیا۔

کچھ نہیں بس جو پھل بویا تھا اب اسے کاٹ رہا ہوں۔

آواز میں برسوں کی تھکن تھی۔

کیا بہرام؟

ٹین نے لفظ ادھورے چھوڑے جنہیں ایش نے پورا کیا۔

ہاں بہرام اور یوں ایش نے من و عن اسے ساری روداد سنا دی۔۔ کہیں جگہ بتاتے ”ہوئے اسکی خود کی آنکھیں نم ہو جاتیں۔ جنھیں وہ مہارت سے ٹین سے چھپا لیتا۔۔

آشنہ ویمپائر

ٹین چلایا۔۔

”آہستہ پیارے کیوں مجھے اسکے ہاتھوں مروانا۔۔

ایش نے اسکا ہاتھ تھام کر دوبارہ چیئر پے بٹھایا۔۔

اور تم سب جانتے ہوئے بھی اسکے ظلم کے شکار بن رہے ہو؟

ٹین نے شکوا کناں لہجے میں کہا۔۔

ہاں بس محبت کی ہے نبھانی تو پڑے گی۔۔

”اسکی آنکھوں کے سامنے آشنہ کا خوبصورت چہرہ لہرایا۔۔

لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی؟

ٹین کو ابھی تک ایک پوائنٹ کلیئر نہیں ہو رہا تھا۔۔

کیا؟

مختصر انداز۔۔

کہ آشنہ کا بلڈ تم بھی پی چکے ہو وہ تب تو ویمپائر نہیں بنی؟

سوال وہ تھا جس پے ایش کی نظریں ایک بار جھک کر اٹھیں۔۔

آشنہ کا بلڈ میں نے کبھی پیا ہی نہیں۔۔ وہ میری قربت کی شدت سے ہی اپنے ہوش میں نہیں رہتی تھی۔۔ ہاں میں نے اسکی گردن میں دانت گاڑے ضرور تھے لیکن کبھی اس کا بلڈ نہیں پیا۔ بلکہ میں یہ عمل اسے طاقت ور بنانے کے لیے کرتا تھا تاکہ میرے بلڈ کا کچھ حصہ اسکے جسم میں منتقل ہو اور وہ خاص شکار بن کر آغا جان کے سامنے بھی جائے تو اپنی حفاظت خود کر سکے میرے منہ میں پہلے سے بلڈ ہوتا تھا جیسے میں اسکے ”جسم میں اتارتا تھا لیکن جانے وہ بلڈ اسکے جسم پہ اثر کیوں نہیں کر پایا۔۔

اور جب اسکو ماں نے نوچا ایش کی آواز میں قرب تھا۔۔ اسکے بعد اس لیے میں کچھ نہیں کر پایا کیوں کہ نا تو اسے طاقت مل رہی تھی اور جب وہ میرے ہاتھوں میں تھی اسکی دھڑکنیں بند تھیں یا شاید ایش کی نظروں میں اسے مرا ہوا ظاہر کر دیا گیا تھا۔۔

اور اب بہرام آشنہ کے ذریعے مجھے ختم کرنا چاہتا ہے اور وہ یہ بھول گیا کہ میں سردار کے ساتھ ساتھ ایک عاشق بھی ہوں جنگ میں تو مزہ آئے گا۔۔

”ایش کی آنکھوں میں چمک اٹھی۔۔

ایش تم سب جانتے ہوئے بھی کیوں یہ سب کر رہے ہو؟

ٹین نے نم آنکھوں سے کہا۔۔

کیوں کہ یہاں دیدارِ یار نصیب ہوتا ہے

زخمی سا مسکرایا۔

لیکن وہ ایک ویسپائر بن چکی ہے اور تم سے شدید نفرت کرتی ہے۔
ٹین کو آشنہ کا نام سنتے ہی چڑ ہوئی۔

ساری باتیں چھوڑو شادی کیسی رہی؟ اور آیت کہاں ہے؟
ایش کے چہرے پے چھائی اداسی بھانپتے باتوں کا رخ دوسری جانب کیا۔
مجھے نہیں پتہ۔

وہ اس ٹاپک کے شروع ہوتے ہی بیزار ہوا۔
لوجی اتنی محبت کی شادی اور اب جناب موڈ اوف کیے بیٹھے ہیں؟
ایش نے اپنے سر میں اٹھتی ہوئی ٹھیسوں سے آنکھیں بند کر کے دوبارہ کھولیں۔
ایش میرے ساتھ چلو۔

اس نے ایش کا ہاتھ پکڑا لیکن ایش کی جانب سے کوئی حرکت نا ہوئی۔
ایش؟

وہ پلٹا۔

نہیں ٹین میں اسے یہاں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا اور جب تک بہرام کا اصلی روپ اسکے
سامنے نہیں لاؤں گا میں یہاں سے نہیں جانے والا۔
اسکی آشنہ کے لیے اتنی فکر ٹین کو تپا گئی۔

ایش کیا مسئلہ ہے؟ ہاں۔۔ اتنا درد دینے کے بعد بھی اسے سکون نہیں ملا۔۔ اگر یہی حال رہا تو وہ تیری جان لیتی ہوئی بھی ایک پل نہیں لگائے گی اور اتنی طاقت ہونے کے باوجود بھی تو لٹے عاشقوں کی طرح اسکے سامنے گھٹنے ٹیک دے گا۔۔

ٹین کا دل ایش کے یہاں رہنے کے لیے نہیں مان رہا تھا اسی لیے وہ ایش کو منانے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔۔

نہیں ٹین بات ادھوری چھوڑے اس نے کسی احساس کے تحت آدھ کھلے دروازے کو دیکھا۔۔

آشنہ آ رہی ہے تم جاؤ۔۔

آشنہ کی آمد کی خبر اسے اسکے دل نے دی۔۔

میں نہیں جاؤں گا۔۔

”ٹین باضد ہوا۔

پلیز۔۔

اس نے بے بسی سے ٹین کو دیکھا۔۔

دروازہ داخل ہونے والی شخصیت کھول چکی تھی۔۔ لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر اسکے ”ہوش اڑ گئے۔۔

آیت بیٹا تم کچھ اداس اداس لگ رہی ہو؟

”طاہرہ بیگم نے اسکا بجھا بجھا چہرہ دیکھا۔

خوش تو ہونا؟

ایک اور سوال ہوا۔

جی ماما میں بہت خوش ہوں۔

”آنسوؤں کا پھندا گلے میں اٹکا۔

لیکن تمہارا چہرہ تو کچھ اور ہی کہہ رہا ہے۔

”انھیں تشویش ہوئی۔

ماما آپ پریشان مت ہوں۔ میں بالکل ٹھیک ہوں اور خوش بھی۔

وہ ماں کو تسلی دیتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی

طاہرہ بیگم اسے پشت سے جاتا ہوا دیکھتی رہیں آیت اداس تھی لیکن اس اداسی کی وجہ

انھیں آشنہ ہی لگ رہی تھی۔ تبھی وہ اپنے گھٹنوں پر وزن ڈالتی عصر کی نماز کے لیے

”اٹھیں۔

تاشوووو یار مت جانا؟

ایمن اور حنا اسکی پیکنگ کروا رہیں تھیں تبھی ایمن نے کپڑے طے کرتی نتاشہ سے

کہا۔

کیا کروں جانا تو پڑے گا۔

”اس نے کام کے دوران پل بھر کو دیکھا۔

ہمیں بہت یاد آئے گی تمہاری۔

حنا بھی اسکے ساتھ آ کر بیٹھی۔

مجھے بھی۔

ایمن بھی اپنی جگہ بناتے بیٹھی۔

مجھے بھی بہت یاد آئے گی لیکن اب بابا بھی فون کر رہے ہیں اور لائبریری آپنی اور روہان کی

بھی کلاس مس ہو رہی ہیں۔

”اب وہ پوری دونوں کی طرف متوجہ تھی۔

پھر کب آؤ گی؟

ایمن نے پاس پڑی ٹوکری سے ایک سیب اٹھا کر نتاشہ کو دیا جو اس نے مسکراتے

ہوئے پکڑا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

”پتہ نہیں جب روہان کہیں گے۔

”آج روہان کے نام پے اسکا چہرہ سرخ ہوا جو ایمن اور حنا دونوں نے نوٹ کیا۔

اففف لڑکی روہان کب کہیں گے؟ اور یہ روہان کہیں کب سے ہوئے؟

ایمن نے اسکے کندھے سے کندھا ٹکرایا جس سے وہ اور جنھپ سی گئی۔

میرا مطلب ہے کہ جب روہان لوگ آئیں گے تب ہی آؤں گی

اس نے باتیں کرتے ہوئے پھر سے کام شروع کیا تاکہ حنا لائے کو تنگ کرنے کا کوئی ”موقع نال سکے۔۔

لیکن حنا ایویں ہی تو جنگلی بھالو نہیں تھی۔ جب تک نتاشہ سے سب سن نالیا اس نے سکون کا سانس نا تو خود لیا نا ہی حنا اور نتاشہ کو لینے دیا۔
نتاشہ اپنی محبت کا اظہار کرتے کہیں بار جھجھکی ایسے جیسے روہان سامنے کھڑا اسکی ہر بات سن رہا ہو۔ ایمن نے اسے چھیڑنے میں کوئی کسر نا چھوڑی اور یوں دیوار سے ٹیک لگائے روہان کے چہرے پے بھی ان کی باتیں سن کر خوبصورت مسکراہٹ پھیلی جس کی ہمیشگی کی اس نے دعا کی۔۔ اور وہاں سے لان کی طرف بڑھ گیا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ایش؟ ایش

Support@classicurdumaterial.com

وہ تقریباً بھاگتی ہوئی ایش کے قریب پہنچی جو زمین پے اڑھاتر چھا پڑا تھا۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

آشنہ نے اسے سیدھا کر کے اپنی گود میں اسکا سر رکھا۔۔ اور چہرہ تھتھپانے لگی

ایش اٹھیں۔۔ کیا ہوا آپکو۔۔

وہ دیوانہ وار اپنی نفرت بھلائے اسے پاگلوں کی طرح اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی مگر

بے سود۔۔

ٹین آشنہ کے داخل ہوتے ہی ایک پل میں غائب ہو چکا تھا اور ایش کے پاس آشنہ کا حال دل جاننے کے علاوہ اس سے بہتر کوئی آئیڈیا نہیں تھا اور یہ بھی یقین ٹین کے خرافاتی دماغ میں آیا تھا جو بھی چند پلوں میں اسے سمجھاتے وہاں سے کھسکا ایش نے بامشکل اپنے چہرے پر اٹڈنے والی مسکراہٹ کو روکا اور آنکھوں کو اور سختی سے بند کیا تاکہ آشنہ کو کسی قسم کا کوئی شک نہ ہو کہ وہ محض ڈرامہ کر رہا ہے۔ اور عین ٹین کے بتانے کے مطابق آشنہ نے ری ایکٹ کیا ایش بند آنکھوں سے بھی آشنہ کی اپنے لیے فکر سے سرشار ہو رہا تھا۔

ایشششششش

<https://www.classicurdumaterial.com/>

اب کی بار وہ چلائی۔۔

ایش نے اسکی بڑھتی آواز کو ہاتھ کی مدد سے روکا تو وہ ساکت سی ایش کو دیکھنے لگی جو اسکے ہونٹوں پر ہاتھ رکھے اسکے سامنے کھڑا مسکرا رہا تھا۔

، آپ وہ آپ نیچے کیا کر رہے تھے

اس سے کوئی بات نا بن پائی۔۔

چیونٹیاں گن رہا تھا سوچا فری ہوں یہ ہی کر لوں۔

آشنہ کو بازوؤں سے پکڑ کر بالکل اپنے قریب بٹھاتے اس نے سنجیدگی سے کہا

جس پر ناچاہ کر بھی آشنہ کا بے اختیار قہقہہ بلند ہوا۔

ہستی ہوئی اچھی لگتی ہو۔۔

ایش اسکی جلت رنگ میں ایسا کھویا کہ ہوش تب آیا جب آشنہ اپنی پہلی ٹون میں واپس آتی چیئر پے ٹانگ پے ٹانگ رکھے اسے تیکھی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔ وہ بے بس سا مسکرایا۔۔ اور زمین پے بیٹھے ہی زمین کو اپنا تکیہ بناتے ہوئے لیٹا کچھ پلوں میں نیند نے اسے اپنی آغوش میں لیا۔۔ اور آشنہ اپنی جیکٹ اتر کر اس کے سر کے نیچے رکھتی ”لب بھینچے وہاں سے غائب ہوئی۔۔

موسم کی اٹھکلیاں بھی آیت کے اداس دل کو خوش نہیں کر پائیں۔۔ آج شدت سے دشمن جاں کی یاد آرہی تھی۔ آیت نے سوچ لیا تھا کہ وہ ایش کی وجہ سے اپنا گھر برباد نہیں کرے گی لان میں ٹہلتے ہوئے کہیں بار بے اختیار نظریں دروازے پے جاتیں لیکن پھر ناامیدی سے واپس آتیں۔۔

ننگے پاؤں چلتے ہوئے نرم گھاس نے کچھ سکون بخشا تو بارش نے بھی برستے اسکے سکون کو برقرار رکھا۔۔ دونوں بازوؤں کو پھیلانے آسمان کی جانب دیکھتے برش کی بوندیں اسکے خوبصورت چہرے کو بھگونے لگیں۔۔ بے اختیار اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ ٹین نے اس دن کے بعد پلٹ کر بھی نہیں دیکھا تھا اور یہی چیز آیت کے دل کو تڑپا رہی تھی۔۔

کہیں پل وہ ایسی طرح کھڑی اپنے آنسو بارش کی بوندوں سے ملاتی رہی۔ اپنے پیچھے کسی کی آہٹ محسوس کرتے اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

بے یقینی سے آنکھیں کھولتی اور بند کرتے یہ عمل اس نے کہیں بار کیا آیا سامنے کھڑا شخص کیا سچ میں ہے یا محض اسکی بے پناہ یاد اس کا عکس اسکے سامنے کھڑا۔

ٹین نے آگے بڑھ کر مسکراتے ہوئے اس کے چہرے پر چپکے گیلے بالوں کو پیچھے کیا آیت کا شفاف چہرہ ٹین کے دل میں اترنے لگا۔ یہ اسکی محبت اسکی زندگی اسکا عشق ”سبھی کچھ ہی تو تھا۔ وہ اس کے بنا کیسے رہا یہ تو وہ ہی جانتا تھا۔“

آپ؟

روندی ہوئی آواز آیت کے گلے سے نکلی۔

جی میں اور میں آپ کب ہوا؟

محبت کی شہین گھولتا وہ آیت کو لیے اندر کی جانب بڑھا۔

ٹین۔۔

آیت نے دوبارہ مخاطب کیا لیکن ٹین خاموشی سے اس کا ہاتھ تھامے کمرے کی طرف بڑھا۔

کمرے میں آتے ہی دروازہ لاک کرتے ٹین نے آیت کا ہاتھ چھوڑا۔

آیت کی دھڑکنیں منتشر ہوئی۔

کپڑے چینج کرو بیمار پڑ جاؤ گی۔

وہ کہتا ہوا الماری کی جانب بڑھا۔ ایک ڈریس نکالتے آیت کو تھمایا۔

وہ ابھی بھی بے یقینی سے ٹین کو دیکھ رہی تھی ٹین نے خود اسے پکڑے واش روم کے

دروازے تک چھوڑا۔ اور دروازہ کھول کر اسے اندر جانے کا اشارہ کیا۔

آیت لب کاٹی واش روم میں گھس گئی۔

ٹین خود بھی پوری طرح بھیگ چکا تھا گیلے بالوں کو تولیے سے صاف کرتا آئینے کے سامنے کھڑا ہوا۔

ہائے ایسا خوبصورت شوہر آیت کو ملا۔ اففف میں قربان اسکی قسمت پے۔

”ہینڈ سم تو وہ تھا ہی۔ لیکن آیت کی محبت نے اسے مزید نکھار دیا تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

بیڈ پے نیم دراز ہوتے ہی ٹین کی آنکھ لگ گئی۔ اتنے دنوں سے تھکن اور راتوں کو

جاگنے کی وجہ سے وہ بنا آیت کا انتظار کیے بیڈ پے اوندھے منہ لیٹا اور لیٹتے ہی نیند کی

وادیوں میں کھو گیا۔

آیت بال تولیے سے خشک کرتی باہر نکلی تو ٹین کو بیڈ پے دراز پایا۔ مسکراتی ہوئی بیڈ

کی جانب بڑھی۔

ٹین کے شوز اتارتے اس نے دونوں پاؤں بیڈ پے رکھے۔ ٹین کے کپڑے ابھی بھی گیلے تھے۔

اففففف گیلے کپڑوں سے سو گیا۔

”اچانک اسے یاد آیا کہ ٹین بھی بارش میں پوری طرح بھیگ چکا تھا۔

تولیا لیتی وہ ٹین کا سر اپنی گود میں رکھتے اسکے بالوں کو خشک کرنے لگی آیت کے چھونے سے بھی ٹین کی آنکھیں نہیں کھل پائیں۔۔۔

آیت نے اپنے لب ٹین کی پیشانی پے رکھے۔ جس سے ٹین کی آنکھوں میں ہلکی سی حرکت ہوئی جس سے ڈرتے ہوئے آیت ایک دم پیچھے ہوئی سانس بحال کرتی سکون کا سانس لیا کیوں ٹین نے کروٹ لی مگر سویا رہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

کہیں پل ٹین کے چہرے کو دیکھتی بیٹھے ہی ٹین کے سر پے سر ٹکاتی وہ بھی سو گئی۔۔۔ کھڑکی میں برستی بوندوں نے دونوں کے ساتھ کی دعا کی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ہیلو؟

”لائبہ انجان نمبر سے آتی کال ریسیو کی۔۔۔

اسلام علیکم جناب

دوسری جانب کی لڑکے کی آواز تھی۔

نمبر پاکستان کا تھا لیکن پاکستان میں لائبہ کی فیملی کے علاوہ کسی کے پاس اسکا نمبر نہیں تھا

جی کون؟

وہ حیرانی سے گویا ہوئی۔۔

میں اور کون۔۔

دوسری طرف بولتے لڑکے نے شرارت سے کہا۔۔

جی آپ ہی کا پوچھ رہی ہوں آپ کون ہیں؟

اب کی بار اس نے سختی سے کہا۔۔

آپ کا چاہنے والا۔۔

جذبات لڑاتی آواز میں کہا گیا۔۔

شٹ اپ نوں سینس ”سیدھے سے بتاؤ کون ہو اور میرا نمبر کہاں سے لیا؟

لائبہ اسکے لہجے پر ہی تپ چکی تھی۔

”یار ایزی ہو جاؤ کمیل ہوں میں۔

کمیل کو معاملہ بڑھتا نظر آیا تو خود ہی بتا دیا۔

اوہ آپ؟ فون کیوں کیا۔

کمیل کے بتانے پر ہی لائبہ کو یاد آچکا تھا کہ کون سا کمیل حیرت کی بات یہ تھی کہ

، لائبہ کا نمبر اسکے پاس کیسے

وجہ آپ جانتی ہیں۔۔

اس نے ذومعنی انداز میں کہا۔

جی نہیں آپ وجہ بتائیں تاکہ میں کال کاٹ سکوں۔

”سر سری سا کہا گیا۔۔

”لائبہ

محض اپنا نام ہی اتنی محبت سے لیے جانے پے لائبہ کو اپنی تیز ہوتی دھڑکنیں سنائی دی۔
جی“

”اس نے مختصر کہا۔۔

مجھے گھما پھرا کر باتیں کرنا نہیں آتا۔۔ جب شادی پے پہلی بار آپکو دیکھا تھا وہیں آپ

پے دل ہار بیٹھا۔ صاف لفظوں میں کہا جائے تو مجھے آپ سے محبت ہے اور میں اس

محبت کو ایک نام دینا چاہتا ہوں۔ اور آپ بہتر پتا ہو گا کہ وہ نام کیا ہے؟

اپنی محبت کا اظہار کرتے آخر میں اس نے سوالیہ انداز میں پوچھا جس کا مطلب لائبہ

سمجھ چکی تھی۔

”لیکن

لائبہ کے لیکن پے ہی کمیل نے ریجیکشن کا آپشن ختم کر دیا۔۔

لائبہ آپ کے پاس مجھے ریجیکٹ کرنے کا کوئی حق نہیں ہاں اگر آپ مجھ سے محبت کرنے کے بارے میں سوچنا چاہتی ہیں تو اسکا پورا حق ہے۔۔

لائبہ کو وارن کرتے اس نے کال کاٹ دی۔

وہ فون کو چند پل حیرت سے دیکھتی کمیل کے بارے میں سوچتی رہی اور پھر ایک خوبصورت مسکراہٹ نے اسکے لبوں کو چھو لیا۔ سچ تو یہ تھا کہ وہ جب سے پاکستان سے واپس آئی تھی اسکی سوچوں کا مرکز کمیل ہی تھا جیسے وہ دن رات سوچتی اور یوں پاکستان سے کسی انجان نمبر کو دیکھتے اسکے دل نے شدت سے کمیل کے ہونے کی دعا کی اور وہ دعا سن لی گئی۔۔

دل ہی دل میں کمیل کے ساتھ کی دعا کرتی سونے کی غرض سے لیٹی مگر نیند آج آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔ سوچوں کا تسلسل میسج کی بیپ پے ٹوٹا۔ موبائل اٹھائے میسج پڑتے اسکا چہرہ کھل اٹھا۔

جانِ کمیل آپکے پاس صرف مجھے سوچنے کا اختیار ہے تو بہتر ہے آج آپ مجھے ہی سوچتی رہیں تاکہ کل میں اپنا جواب لے سکوں اور مجھے امید ہے فیصلہ میرے حق میں سنایا جائے گا آخر میں سمانگ ایجوگی دیکھ کر لائبہ بھی مسکرانے لگی اقرہاں میں سر ہلاتے آنکھیں بند کر لی۔۔ کل کی صبح اسکے لیے بہت خوبصورت ہونے والی تھی جس کا ”اسے بے صبری سے انتظار تھا۔۔

سرکار آپ نے مجھے یاد کیا؟

حنین بہرام کے بلانے پر اگلے ہی پل وہاں حاضر ہوا۔

ہاں یاد تو تمہیں کیا ہے لیکن پوچھو گے نہیں کیوں؟

”بہرام آئینے کے سامنے کھڑا اسکے عکس کو دیکھ رہا تھا۔

جی سرکار ہماری کہاں اتنی مجال کہ ہم کیوں کہ سکیں۔

اس نے آنکھیں نیچے کی۔

برخودار۔۔ آج پوچھ لیتے لیکن چلو میں خود ہی بتا دیتا ہوں۔

وہ ہسا اور ہستا ہی چلا گیا حنین نے اسے حیرت سے دیکھا

شہزادی آئے نور کہاں ہے؟

اس نے سوال کیا۔

سرکار وہ اپنے کمرے میں۔

اس نے ادب سے کہا۔

اوکے۔۔ تو تمہیں پتا شہزادی آئے نور یعنی ہماری آشنہ ویمپائر کیسے بنی؟

اس نے سوالیہ نظریں حنین کی طرف کیں۔

نہیں سرکار لیکن ایک بات حیران کرتی ہے کہ ایش نے بھی کہیں بار ان سے اپنی

بھوک مٹائی لیکن وہ کبھی ویمپائر نہیں بن سکیں۔۔ اور آپ نے انھیں ویمپائر بنا دیا؟

جبکہ ایش آپ سے زیادہ طاقت ور ہیں؟

اس نے صاف گوئی سے کہا۔۔

— — — 1 1 1 1 1 1 1 1 1

ایش کے بلڈ کو میں نے کبھی آشنہ کے اندر منتقل ہی نہیں ہونے دیا۔

”وہ خیانت سے کہتا صوفی یے بیٹھا۔۔۔“

آقا لیکن یہ کیسے، میرا مطلب ہے آپ نے یہ کیسے کیا۔

حنین اپنے شاطر آقا کو تو جانتا ہی تھا۔ لیکن اسکی بے قراری یہ بات سننے کے بعد اور بڑھی۔۔

وہ ایسے بھولے پنچھی۔۔ کہ جب ایش اپنا بلڈ گردن کے ذریعے اس میں منتقل کرتا تو آشنہ اپنے ہوش کھو دیتی اور یہ اسے اسکے کمرے میں پہنچا کر خود چلا جاتا۔۔ اور تب دا ون اینڈ اونلی بہرام اس کے کمرے میں پہنچتے ہی اسکے جسم میں گردش کرتا ایش کا خون دانتوں کے ذریعے اس کی گردن سے باہر نکالتا۔۔ جس وجہ سے وہ طاقت ور ہونے کی بجائے کمزور ہوتی گئی اور ملکہ کے حملے کے بعد ایش کو یہی لگا کہ آشنہ مر چکی ہے کیوں کہ میں اسے ایک ایسا انجیکشن دے چکا تھا جس سے اس کا دل دس منٹ تک دھڑکنا بند ہو چکا تھا اور یہ کام میں نے ایش کے ہاتھوں سے ہی کروایا تھا۔۔

”اس نے فخر سے بتایا۔۔

آقا ایش کو اسکی خبر کیسے نہیں ہوئی ؟

وہ جاننے کے لیے بے چین ہوا۔

وہ ایسے کہ کھڑکی اور دروازے کا فاصلہ جب ایش نے طے کیا تو انجیکشن عین میں آشنہ کی باڈی میں فٹ کر چکا تھا جیسے ہی اس نے آشنہ کو شدت سے گلے لگایا تو وہ اسکی باڈی ”میں پیوست ہو گیا اور یوں آشنہ نامر کر بھی ایش کے سامنے مر چکی تھی۔۔۔

بہرام نے غرور سے کہتے حنین کو دیکھا جو داد دیتی نظروں سے بہرام کو دیکھ رہا تھا۔ لیکن شاید کوئی ان کی باتیں سن چکا تھا اور اس بات کا بہرام کو باخوبی اندازہ تھا کہ سننے والی ہستی کون ہے وہ اپنی ہی چال پے مسکرایا۔۔

آشنہ نے دیوار سے ٹیک لگاتے بامشکل اپنے لڑکھراتے قدموں کو سنبھالا۔۔ بہرام نے اتنا بڑا دھوکا کیا اسکے ساتھ۔ آنکھوں میں ڈھیروں موتی جمع ہوئے۔ بھاری ہوتے قدموں کو کمرے تک گھسٹتے اسے بہت وقت لگا۔۔ بیڈ سے ٹیک لگاتی زمین پے بیٹھی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں گرنے لگی۔

بہرام اسے اب تک صرف اپنے مطلب کے لیے استعمال کر رہا تھا۔۔ اچانک ذہین میں جھماکا ہوا۔ آشنہ کو جب کڈنیپ کیا گیا تھا تو بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے ایک شخص کو اندھیرے میں دیکھا جو شاید بہرام سے ملتا جلتا تھا نہیں وہ بہرام ہی تھا۔ وہ چلائی تو وہاں بہرام کے ہاتھوں وہ ظلم کا شکار ہوئی تھی۔

اور کوہستان میں بہرام کے کہے گئے لفظ اسکے دماغ میں گھومنے لگے کہ ایش ہر لڑکی سے محبت کا جھوٹا ناک کر کے اس خاص شکار بنا کر ملکہ کے سامنے پیش کرتا ہے۔۔ تب بھی آشنہ اسکی باتوں کس نہیں ماننا چاہتی تھی مگر اس نے دلیل ہی ایسی دی تھی کہ اسے بہرام کی کہی ہر بات پے یقین آتا رہا۔۔

اگر میں تمہیں بچا کر ویسپائر بنا سکتا تھا تو ایش بھی تو یہ کام کر سکتا تھا۔ بہرام کے کہے گئے الفاظوں کا جواب آج پتہ چل گیا تو بہرام اب تک محض سردار بننے کے لیے اپنی شاطر دماغی سے ایش اور آشنہ کو الگ کرنا چاہتا تھا۔۔ اور انجیکشن کے ذریعے آشنہ کو ایش کے سامنے مرا ہوا ثابت کیا تاکہ وہ چاہ کر بھی کچھ نہ کر سکے۔۔ آشنہ کو آج ایک ایک بات یاد آنے لگی۔ ایش اپنی بے گناہی کا ثبوت کہیں بار اسے دے چکا تھا لیکن آشنہ اسکے ساتھ محض چالیں چلتی رہی۔ ایش نے جو کیا تھا وہ غلط تھا لیکن آشنہ نے بھی تو محبت میں انتقام لیا۔ روتے ہوئے اسکی ہچکیاں بندھ چکی تھیں۔

بہرام تم نے میرے ساتھ دھوکا کیا۔ وہ بے بسی سے روئی تم نے مجھے میری ہی محبت کے خلاف کیا جس انسان سے میں نے ٹوٹ کر محبت کی تھی اسے ہی میرے ہاتھوں نقصان پہنچایا۔۔ جبکہ میں جانتی ہوں وہ بہت طاقتور ہے چاہے تو ابھی سب تہس نہس کر دے لیکن وہ تکلیف میں رہا میرا ظلم برداشت کیا صرف میری نظروں میں خود کو بے گناہ ثابت کرنے کے لیے۔۔

باواز روتے اسے ایش پے کیے ظلم کی اذیت خود پے محسوس ہو رہی تھی۔۔
 مجھے یہ سب ابھی کے ابھی ایش کو بتانا ہے وہ آنسو پونچھتے اٹھی لیکن قدم وہیں جامد
 ہوئے جہاں سامنے کھڑے شخص کو پایا جس کی آنکھوں میں خون اتر رہا تھا۔
 تم

اس نے نخوت سے بہرام کو دیکھا۔ آنکھوں میں موتی ایک بار پھر تیرنے لگے۔۔
 ہاں میں اور یہ تم کہاں جا رہی ہو
 بہرام جانتے ہوئے بھی انجان بنا۔
 کہیں نہیں ہٹو

غصے سے کہتی بہرام کو پرے دھکیلتی دروازے کی جانب بڑھی لیکن اس سے پہلے ہی
 ”بہرام کے اشارے پے دروازہ بند ہو چکا تھا۔۔
 آشنہ پلٹی۔
 https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بہرام دروازہ کھولو وہ جانتی تھی وہ ویسپائر ہے لیکن بہرام جتنی طاقت اسکے پاس نہیں
 ”تھی۔۔۔

نہیں میری جان دروازہ تو اب تب ہی کھلے گا جب ایش مجھے سردار منتخب کرے گا۔۔
 اسکا انداز آشنہ کو زہر لگا۔

ایش تم جیسے گھٹیا انسان کو کبھی بھی سردار منتخب نہیں کرے گا۔

اسے ایش کا نام لیتے ہوئے آج ایش سے نفرت محسوس نہیں ہو رہی تھی بلکہ آج ایک بار پھر محبت کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا تھا۔

ایش کی گڑیا۔ آج میرا دن ہے۔ وہ اگلے ہی پل آشنہ کی طرف بڑھا اور اسکی لاکھ ”مزاحمت کرنے کے باوجود اسے لیے وہاں سے غائب ہوا۔

”ایک بار پھر قسمت ایش اور آشنہ کو جدا کرنے میں کامیاب ہوئی۔

کیا ہوا ایش؟

ٹین آج پھر ایش کے پاس موجود تھا لیکن ایش اپنے ہوش و حواس میں نالگا۔

آشنہ یہاں نہیں ہے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

مختصر کہا۔

مطلب؟

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اس نے ایش کو دیکھا جس کی آنکھوں میں خون اترنے کو تیار تھا۔

مطلب وہ یہاں نہیں ہے میں اسے محسوس نہیں کر پا رہا۔

اس نے اپنے دل پے ہاتھ رکھا۔

کہیں؟

ٹین نے بات مکمل کرنے سے پہلے ایش کو دیکھا۔

نہیں

اس نے اپنی جگہ چھوڑی ٹین کی بات وہ بھی سمجھ گیا تھا۔ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے کمرے سے نکلے پورا گھر خالی تھا وہاں کسی ذی روح کا نام و نشان تک نا رہا تھا۔

ایش بہرام اپنی چال چل گیا

اس نے ایش کو دیکھا جو متزرب سا داخلی دروازے کو دیکھ رہا تھا اس بار نہیں۔

ایک عزم تھا۔

کیسے ڈھونڈیں گے؟

نامیدی سے کہا گیا۔

وہ مجھ پے چھوڑ دو آخر میری سرداری کس دن کام آئے گی؟

سرخ آنکھیں طیش میں تھیں۔۔۔

کیا کرنا ہو گا ہمیں؟

یہ تو اب حنین بتائے گا۔

ایش جان چکا تھا حنین وہ واحد و یمپائر ہے جیسے بہرام کے ہر ٹھکانے کا پتہ تھا۔ سمجھ گیا۔

ٹین نے سمجھنے کا اوکے نشان دیا۔

چھوڑو مجھے۔۔

خود کو زنجیروں میں جکڑے دیکھ آشنہ کو ایش کا جکڑا وجود یاد آیا۔۔

نامیری جان۔ اب تو یا تم جان بنو گی کسی کی یا جان سے جاؤ گی۔

وہ انتہائی ڈھٹائی سے کہتا آشنہ کو زہر لگا۔

ایش تمہیں نہیں چھوڑے گا۔

وہ مسکرائی

ہاہاہاہا قہقہہ بلند ہوا۔ ایش مجھے چھوڑے گا یا نہیں یہ تو وقت ہی بتائے گا۔

تم جانتے ہو وہ مجھے محسوس کر سکتا ہے

دل میں ٹھیس اٹھی۔۔

ہاں لیکن اس بار تم اس کی پہنچ دے بہت دور ہو۔

سرسری سا کہا گیا۔۔

مجھ تک پہنچنے کے لیے دوری ہونا روکاٹ نہیں ہے۔۔ بس مجھے تمہارے حال پہ رحم آ

رہا ہے

نیلی آنکھوں میں چمک تھی نرم گالوں پہ ابھی تک بہرام کے مارے گئے تھپڑ کا نشان

تھا۔

بہرام غصے سے اٹھا۔۔ اور آشنہ پہ تھپڑوں کی بوچھاڑ کر دی۔۔ آشنہ کی آنکھوں سے

بہتے آنسوؤں نے دل سے ایش کو پکارا لیکن ڈر یہ بھی تھا کہ اب کی بار ایش اسے نہیں

بچائے گا۔۔

شششششش اب ایک لفظ بھی اور کہا تو تمہاری صحت کے لیے اچھا نہیں ہو گا اسکے
ہونٹوں پے انگلی رکھی۔ آشنہ نے غصے سے چہرہ دوسری جانب کر لیا۔
خیال رکھنا اب مجھے جانا ہو گا آئی مجھے مس کرو گی لیکن کیا کروں جانا تو پڑے گا۔
اسکے بالوں میں انگلی پھیرتے وہاں سے غائب ہوا۔

آشنہ کی سسکیاں پورے کمرے میں گونج اٹھیں۔ اس پل ایش پے کیے ہر ظلم کو یاد کرتے اسے اور اذیت ہو رہی تھی کہیں نا کہیں امید تھی کہ ایش اسے یوں بہرام کے ہاتھوں میں نہیں چھوڑے گا۔ اور یہ یقین شاید قائم رہنے والا تھا۔

بول سالے کہاں ہے تیرا وہ گندی شکل والا بہرام ؟

ٹین نے ایک پیچ مارتے دوبارہ سانس لیا۔ حنین اس اچانک افتاد پر پہلے ہی بوکھلایا ہوا تھا

اب ٹین سے مار کھا کھا کر نڈھال ہو گیا۔

او ہوں۔

ایش نے ٹین کو گھورا۔

یار بہرام کی شکل نہیں پسند مجھے۔

اس نے کندھے اچکائے

ہم اسکی شکل پے تبصرہ کرنے آئے ہیں؟

ایش نے ایک آئی برو اچکائی۔

نہیں وہ بتا ہی نہیں رہا مجھے لگا اپنے سرکار کی اتنی تعریف کے بعد دل چھوڑ دے گا اور اسے بتانے میں بھی آسانی ہو گی۔

ٹین ہاتھوں سے اشاروں کا اچھا استعمال کر کے کوئی لڑا کو عورت لگ رہا تھا ایش بے بسی سے سر ہلا کر رہ گیا۔

مطلب تم ایسے نہیں بتاؤ گے؟

ایش حنین کی طرف بڑھا۔۔ حنین کی تو وہیں روح فنا ہو گئی۔

آقا مجھے معاف کر دیں میں بتاتا ہوں

وہ ہاتھ جوڑتا گریا ازاری کرنے لگا۔

جلدی بتا۔۔

پاؤں سے اسے اٹھو کر مارتا ایش خود ایک چیئر پر ٹک گیا۔۔

آقا وہ اس وقت کوہستان میں ہیں۔۔ حنین نے پوری جگہ ایش کو سمجھاتے رحم طلب

نظروں سے اسے دیکھا۔ لیکن ایش بھلا کہاں معاف کرنے والا تھا

ایک ہی بیچ میں اسکا کام تمام کرتے ٹین کے ساتھ وہاں سے غائب ہوا۔

ہائے کیا محل بنایا اس نے؟

ٹین سامنے بنے عظیم الشان محل کو دیکھتے ہوئے حسرت سے گویا ہوا۔

شٹ اپ ٹین۔ کبھی سیریس ہونا نہیں سیکھا کیا تم نے؟

ایش پل پل آشنہ کے لیے تڑپ رہا تھا ہر چیز سے بیزار ہوتا وہ ٹین کو بھی غصے سے دیکھنے لگا۔

”یار اپنی یہ خوبصورت آنکھیں کسی اور پر گھاڑنا الحمد للہ میں شادی شدہ ہوں۔۔
اس نے اپنے کالر جھاڑے۔۔

ایش بنا جواب دیے آگے بڑھا۔ ٹین کو بھی مجبوراً پیچھے چلنا پڑا۔

کچھ ملازموں نے روکنے کی کوشش کی لیکن ایش کی آنکھوں میں ابلتا لاوا دیکھ سب سر جھکائے کھڑے ہو گئے دونوں آگے پیچھے ملازم سے پوچھتے ایک کمرے میں داخل ہوئے جہاں بہرام بیڈ پے لیٹا خواب خرگوش کے مزے لینے میں مگن تھا۔

واہ ہماری نیندیں حرام کر کے خود کتنے مزے میں ہے۔۔

ٹین اسے یوں سکون سے سوتا دیکھ جل بھن کر بولا۔ اور صوفے پے بیٹھا کیوں کہ وہ جانتا تھا اب باقی کا کام ایش کا ہے۔۔

ایش نے آنا فناً اس کو بیڈ سے ٹھوکر ماری اور وہ نیند کی حالت میں ہی بیڈ سے نیچے گرا کچھ پل تو اسے سمجھ بھی نا آئی کہ اسکی اس میٹھی نیند کو کڑوی کس نے کر دیا۔ آنکھیں مسلتے جب سامنے کا منظر دیکھا تو ہوش ہی اڑ گئے۔ غائب ہوتا اس سے پہلے ہی ایش نے گردن سے جا دبوچا

کہاں کی تیاری ہے؟ کیا لگا مجھے تیری چالوں کی سمجھ نہیں آئے گی؟ بھول مت میں سردار ہوں تمہاری دنیا کا اور سرداری کرنے میں مجھ سے زیادہ مہارت آج تک کسی نے نہیں سیکھی۔۔۔

بہرام کے گریبان کو تھامتے وہ بنا سانس لیے اسے مار رہا تھا ٹین نے بس دور بیٹھے مزہ لینے میں عافیت جانی

تو تم یہاں آشنہ کو لینے آئے ہو؟

بہرام نے اپنا گریبان چھوڑانے کی سہی کی لیکن ایش کی مضبوطی سے ہار گیا۔

میں آشنہ کو لینے نہیں تجھے تیرے انجام تک پہنچانے آیا ہوں۔۔ کیا خیال ہے آج پچھلے اگلے حساب برابر ہو جائیں؟

ایش کی آنکھوں میں انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی جس میں بہرام کو اپنا آپ جلتا ہوا محسوس ہوا

تو یہ پرانی فلموں کے ویلنز کے ایکشن بعد میں دیکھا دینا۔ ابھی ایش کے ناول کا اینڈ ہونے دے

ٹین بھلا بنا حصہ لیے سکون کیسے لے سکتا تھا۔

آشنہ کہاں ہے؟

ایش کا ضبط اب جواب دے گیا۔

ماحول میں عجیب سا سناٹا ہے۔ کہیں یہ تیری موت کی تو خبر نہیں؟ وہ ہستے ہوئے زہر اگل رہا تھا۔

تو جانتا ہے تو میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اسی لیے تو آشنہ کا استعمال کر رہا ہے ہمت ہے تو مجھ سے لڑ۔

Support@classicurdumaterial.com

”ایش نے ایک زوردار پنچ مارا جس سے وہ دور جا گرا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ایش کے سر پے جنونیت سوار تھی۔ اور یہی جنونیت بہرام کے لیے فائدہ مند ثابت ہونے والی تھی۔

ہاہاہا وہ تجھے چاہ کر بھی نہیں ملے گی۔ دو آپشن میں تجھے دے چکا ہوں یا تو آشنہ لے

لو یا سرداری مجھے دے دو۔ اب فیصلہ تم پے ہے تمہیں کیا چاہیے۔ منہ سے بہتا خون

آستینوں سے صاف کرتے اس نے اپنے گھٹیا آپشن ایک بار پھر ایش کے سامنے

”رکھے۔۔۔

سردار اور تو واہ واہ

ٹین طنز سے دیکھ کر تالی بجائی۔ بیٹا خواب سوتے ہوئے دیکھیں تو شاید پورے ہونے کا اندیشہ ہو یہاں آپ جناب نے تو اتنی بڑی جاگتی آنکھوں سے خواب دیکھ لیے اور وہ ”بھی اتنے بڑے اووو۔ اسے بہرام کی ذہنی حالت پے شبہ ہوا۔

ایش تو آشنہ کو محسوس کر سکتا ہے تو بھول رہا ہے آشنہ اب ویسپائر ہے اور جس طرح تو اسے محسوس کر سکتا ہے وہ تجھے بھی کر سکتی ہے بہتر ہے اس ذلیل کو ختم کر اور خود آشنہ تک پہنچ۔

”ٹین نے ایش کے کندھے پے ہاتھ رکھا۔

نہیں ٹین آشنہ اپنے ہاتھوں سے اس برائی کو ختم کرے گی۔ میں بس اسے کسی طرح ڈھونڈ لوں پھر جو اس کا حال ہو گا وہ دنیا دیکھے گی۔

اس نے کندھے پے رکھے ٹین کے ہاتھ پے دباؤ ڈالا وہ جانتا تھا اب اسے کیا کرنا ہے۔

مر کر بھی اسے ڈھونڈ نہیں پاؤ گے۔ کیا پتہ ڈھونڈنے سے پہلے اس بچاری کو اپنی جان

دینی پڑے۔ اور یہ پڑا بہرام کے منہ پے ایک اور پیچ جس سے وہ اپنے لفظوں کو

ادھورا چھوڑتا نڈھال سا زمین پے گرا۔

اسے اپنی نگرانی یہاں سے آغا جان کے پاس پہنچاؤ میں جلد ہی آشنہ کو لے کر آؤں گا۔ ایش ٹین کو حکم دیتا وہاں سے غائب ہوا۔ جبکہ ٹین حکم کی تکمیل کرتے نڈھال بہرام کو لیے وہاں سے غائب ہو گیا۔

بہرام؟ اور اس حالت میں۔

آغا جان کو سب ٹین پہلے ہی بتا چکا تھا ہاں ملکہ سے سب مخفی رکھا گیا۔

جی آغا جان اس بچارے نے ایش کا خاتمہ کرنے کا سوچ رکھا ہے سوچا پہلے آپ سے اجازت دلوا دوں۔

ٹین نے زمین پے پڑے بہرام کو دیکھا جو زخمی ہونے کے باوجود آغا جان کو حقارت سے دیکھ رہا تھا۔

اسکے ہاتھ پاؤں باندھ دو کہیں غائب نا ہو جائے یہ طنز کا تیر بھی ٹین نے چلایا۔

ہاہاہا۔۔ ایش کے ہاتھوں سے پٹا ہے غائب ہونا تو دور یہ ہل بھی نہیں سکتا۔

آغا جان اپنی لاٹھی سے بہرام کی ٹانگ پے وزن ڈالتے اٹھ بیٹھے جس سے وہ کراہ کر رہ گیا آج وہ اپنی اصلی حالت میں تھا۔

آغا جان بتائیں اب اس گرے ہوئے مستقبل کے سردار کو کس اندھیر کو ٹھٹری میں ڈالوں۔۔

ٹین نے اپنے اور آغا جان کے درمیان قائم رشتے کی منسبت سے ادب سے سر جھکایا۔ اس کی اندھیر کو ٹھٹری کی سزا بس اتنی سی ہے کہ اس کا شکار شاکر میرے خاص جانور کریں گے جو کہیں عرصے سے بھوکے ہیں اور شاید آج انکی پارٹی ہو جائے۔۔۔ آغا جان نے آج ٹین سے بنا تکلفی برتی جیسے دیکھ ٹین کی آنکھیں خوشی سے نم ہوئیں۔۔۔ نہیں آغا جان مجھے اتنی بڑی سزا مت دیں۔ بہرام اپنا چکن کڑا ہی بنتے دیکھ ہی کانپ اٹھا لیکن وہ ہے نا اب پچھتائے کیا ہوت جب ”چڑیاں جگ گئیں کھیت۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

آشنہ کہاں ہے؟ آج پہلی بار آغا جان کے لہجے میں آشنہ کے لیے فکر تھی۔۔۔ میں سب بتاؤں گا بس مجھے آخری دفعہ معاف کر دیں

اب کی بار وہ آشنہ کا بتانے کے لیے بھی تیار ہو گیا کیوں کہ اگر نا بتاتا تو جانوروں کی دعوت تو پکی تھی۔۔

آغا جان اسکی ضرورت نہیں ہے ایش کے لیے آشنہ کو ڈھونڈنا مشکل نہیں۔۔۔ تب سے خاموش کھڑے ٹین نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔۔

مجھے فخر ہے میرے بیٹے پے اور بے شک وہ ایک طاقت ور سردار ہے جس کو شکست دینا بہرام جیسے نالائقوں کا کام نہیں۔۔

فخر سے کندھے اٹھاتے انکی آنکھوں میں چمک تھی۔۔

اسے اس جگہ پہنچا دو جہاں واپس آنے کا رستہ بند ہو۔ آغا جان کی بات کا مطلب سمجھتے ٹین نے کچھ ملازموں کو اشارہ کیا جو بہرام کو اسکے انجام تک پہنچانے کا سارا ساز و سامان تیار کر چکے تھے۔

مازموں نے بہرام کو اٹھایا اور آغا جان کی بتائی گئی جگہ پر پہنچنے کی تیاری کی اگلے چند پلوں میں بہرام اپنے ٹھکانے پے موجود تھا جہاں ہر طرف سے آتی خوفناک آوازیں اسکی روح فنا کر رہی تھیں۔ ویمپائرز کی دنیا کے یہ خطرناک جانور جب کسی ویمپائر کا شکار کرتے تو انکے لیے یہ خاص شکار کہلاتا۔ اور آج تو انکا شکار انکا من پسند بھی تھا۔ سو دیر کیسی۔۔۔

کوہستان کی وادیوں میں موجود ایش کو اگھنٹا ہونے کو تھا لیکن ابھی تک وہ آشنہ کو محسوس نہیں کر پایا تھا۔۔

جنگل میں قدم رکھتے ہی اسکی ہارٹ بیٹ تیز ہوئی دل نے آشنہ کی موجودگی کی اطلاع دی لیکن حیران کن بات یہ تھی وہ آشنہ کو محسوس تو کر پا رہا تھا لیکن اس تک پہنچنے کا

کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ دیوانہ وار پورے جنگل میں بھاگتے ایک جگہ اس کے قدموں نے ساتھ چھوڑ دیا۔

دل پے ہاتھ رکھتے ایک لمبا سانس اندر کو کیا۔ تو آشنہ کو اپنے بہت قریب پایا وہ چاہتا تھا آشنہ خود اسے محسوس کرے۔ دوسری جانب آشنہ کا ہاتھ بھی اپنے دل پے تھا زنجیروں میں جکڑی خوفناک نظروں سے اپنے سامنے سے آتے جانور کو دیکھ رہی تھی جو بے تابی سے اسکا شکار کرنے کو مچل رہا تھا

آشنہ نے دل پے ہاتھ رکھتے سختی سے آنکھیں بند کی۔ تیزی سے بڑھتے جانور نے جیسے ہی آشنہ پے حملہ کرنا چاہا کسی کے زور دار وار نے اسے کہیں دور گرایا۔

آشنہ کی آنکھیں ابھی تک بند تھیں۔ ایش اسکا ہاتھ دل پے دیکھتا مسکرایا کیوں کے آج آشنہ نے اسے محسوس کیا تھا لیکن اسکا دل آشنہ کے چہرے پے بنے نشان اور جگہ جگہ زخموں کو دیکھتے تڑپ اٹھا اسکے بس میں ہوتا تو ایک منٹ سے پہلے بہرام کا نام و نشان صفا ہستی سے مٹا دیتا لیکن اس پل آشنہ کی جان زیادہ ضروری تھی۔

جانور غصے میں دھاڑتا جیسے ہی ایش کے قریب آیا۔ وہیں اسکا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ ایش انکی دنیا کا سردار تھا اور جانور اسکے سامنے سر نا جھکاتا تو جان سے جاتا۔ آشنہ نے آنکھیں کھولے سامنے کا منظر دیکھا تو حیرت کا جھٹکا لگا ایش اسکی جانب دیکھ رہا تھا جبکہ جانور ادب سے سر جھکائے ایش کے سامنے کھڑا تھا

ایش نے بڑھ کر آشنہ کو زنجیروں سے آزاد کروایا۔ اور خود میں سختی سے بھیج لیا۔ آج آشنہ نے کسی قسم کی کوئی مزاحمت نہیں کی تھی دونوں ایک لمبی جدائی کے بعد روبرو ہوئے تھے آج ایش کی گڑیا اسکے سامنے تھی اور آشنہ کی محبت جو اس نے انسانوں کی دنیا میں رہ کے کی تھی۔۔

پورا جنگل خوشی سے جھوم اٹھا سب جانور خوشی سے رقص کرنے لگے ان دونوں کی نم آنکھوں میں بھی خوشی کی لہریں تھیں..... دعا ہے اب یہ الگ نا ہوں

آجکل تم اتنا لیٹ گھر کیوں آتے ہو؟

آیت ٹین کے سر پے کھڑی تھی۔۔

تمہیں کسی سیانے نے بتایا نہیں کہ جب مجازی خدا گھر آئے تو اسے جھک کر پانی کا کلاس دیا جاتا ہے؟

شوز اتار کر ریک میں رکھتے اس نے گہری نظروں سے آیت کو دیکھا۔۔

نہیں ہمارے گھر کوئی سیانا تھا ہی نہیں۔۔ اسی لیے تم جیسے سیانے سے میری شادی کی ہی تاکہ تم مجھے سیکھا سکو

”آیت نے ٹین کو داخلی دروازے پر ہی روکا۔۔

او ایم جی یہ تو زیادتی ہے۔۔ اسی لیے میں کہوں کہ مشترکہ سر کیوں شادی میں اتنی جلدی کر رہے تھے تاکہ مجھ جیسا سیانا انکے ہاتھوں سے ناکل جائے۔۔
اس نے مصنوعی افسوس سے آیت کو دیکھا۔۔ آیت تو اسکے اس انداز پر ہی آگ بگولہ ہو گئی۔۔

میری بلا سے جب مرضی آؤ۔۔۔ چاہے تو یہ رات کو بھی آنے کی زحمت نہ کیا کرو۔
وہ پیر پٹختی کیچن کی جانب بڑھی۔۔
ٹین مسکراتے ہوئے داخل ہوا۔۔

وائفی ایک بات بتاؤ؟
وہ ٹی وی لاؤنج کے صوفے پر بیٹھتا کورین سٹائل کیچن میں کھڑی آیت سے مخاطب ہوا۔۔
کیوں بتاؤں جاؤ کسی اور سے پوچھو۔۔

انداز تپا دینے والا تھا۔

یار حد ہوتی ہے تھکا ہارا گھر آتا ہوں۔ کہیں پڑا تھا تیار بیوی گھر میں دیکھ کر ساری تھکن اتر جاتی ہے۔ لیکن نہیں یہاں سے معاملہ ہی الٹا ہے یہ میری زوجہ محترمہ تیار تو ہوتی ہیں مگر لڑائی کے لیے۔۔ یہ کن ماسیوں کے ساتھ سارا دن رہتی ہو؟ جو اتنی تیز ہوتی جا رہی ہو؟

سنجیدگی سے کہتا وہ اس پل آیت کو بھی سنجیدہ کر گیا۔ آیت ہاتھ پونچھتی کیچن سے باہر آئی اور اسکے ساتھ ہی آکر ٹک گئی۔

”ٹین۔

اس نے دھیمے لہجے میں پکارا۔

بولو۔

خفگی کا مظاہرہ۔

سوری۔

غلطی مان لی گئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

، فارواٹ

ہنوز سرد مہری۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

غصہ کیا اس لیے۔

محبت سے کہا گیا۔

اٹس اوکے۔

ناراضگی قائم تھی۔

کتنی دیر ایسے رہنا؟

سوال کیا۔

چاہو تو ساری زندگی ایسے رہ لوں گا۔

اب زیادہ دیر سنجیدہ رہنا اسکے لیے بھی مشکل ہو رہا تھا۔

ہممم چلیں میں کام کر لوں آپ تب تک اپنی کنٹرول کی ہوئی ہسی کو انجوائے کریں۔

آیت شرارت سے کہتی بنا اسکے تاثرات دیکھے وہاں سے واک اوٹ کر گئی

اففففففف اللہ ویمپائر میں ہوں۔ اور حرکتیں اس میں ویمپائرز جیسی ہیں۔ مجھے اپنا علاج

کروانا ہوگا۔ اپنی ہی پیشانی پے ہاتھ رکھ کر چیک کرتے اسے اپنے اندر چلا کی کمی لگی

”۔۔ جو ڈوز اسے جلد سے جلد لینا تھا یہی سوچتا کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

روہان -

<https://www.classicurdumaterial.com/>

وہ جو کھانا کھانے میں مگن تھا۔۔

Support@classicurdumaterial.com

تمہیں کچھ لڑکیاں بہت گھور گھور کر دیکھ رہی ہیں۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

روہان کو نتاشہ کی بات سنتے ہی اچھو لگا۔

کیا تم اتنے بڑے ریسٹورنٹ میں یہی نوٹ کر رہی ہو؟ کہ مجھے کون کون دیکھ رہا ہے؟

”اسے نتاشہ کی ذہنی حالت پے شبہ ہوا۔

نہیں لیکن میرا دھیان خود بخود ہی اس طرف چلا جاتا ہے۔

معصومیت کے ریکارڈ توڑے گئے۔۔

تمہاری عمر ابھی کھلونوں والی ہے اپنا دھیان انھی پے رکھو۔

روہان نے نیپکن سے ہاتھ صاف کرتا پیچھے ہوا۔

تو کھلونوں پے ہی ہے اگر انھی کھلونوں کو کوئی اور دیکھے گا تو مجھے برا لگے گا نا۔

وہ جو پہلے ہی کچھ نہیں کھا رہی تھی اس نے بھی چیئر کے ساتھ ٹیک لگا لی۔

تمہارا مطلب میں کھلونا ہوں؟

اس نے تیوری چڑھائے نتاشہ کو دیکھا جس کے چہرے پے ابھی تک بارہ بجے ہوئے تھے۔

ہاں میرا مطلب یہ ہی ہے باقی باتیں بعد میں۔ میں ابھی آتی ہوں۔

وہ ایکسیوز کرتی اسی سائیڈ پے چل دی جہاں وہ لڑکیوں کا گروپ بیٹھا تھا وقفے وقفے

سے ایک لڑکی روہان کو دیکھتی اور اپنی دوست کے کان میں کھسر پھسر کرتی۔ نتاشہ کے لیے یہ برداشت کرنا مشکل ہوا تو سبق سیکھانے کا سوچا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ان لڑکیوں نے جب نتاشہ کو اپنی طرف آتے دیکھا تو سیدھی ہو کر بیٹھیں جبکہ اس

لڑکی کا دھیان ابھی تک روہان کی طرف تھا۔ روہان بچارا تو بس اپنا سر پیٹ کر رہ گیا۔

وٹس رونگ ود یو؟

اس نے اسی لڑکی پے بریک لگائی جس کی نگاہیں روہان سے ہٹنا ہی بھول گئیں تھیں۔

”نتھینگ۔“

وہ ڈھٹائی سے بولتی نتاشہ کو اگنور کر رہی تھی۔۔
 ہمی از مائی ہسبند۔۔ سو اپنی یہ بٹن جیسی آنکھیں اس پر سے ہٹا لو۔
 خود سے بھی بڑی لڑکی سے مقابلہ کرتے وہ ایک بار بھی نہیں ہچکچائی۔
 او مائی گاڈ۔۔ لٹل گرل مزاق اچھے کر لیتی ہو۔۔
 وہ لڑکی نتاشہ کے بالکل سامنے کھڑی ہوئی۔۔

Can I pull your cheeks? How someone can be so cute?

نتاشہ کے رخساروں کی طرف ہاتھ بڑھاتے اس نے باقی سب گریز کو دیکھا جو نتاشہ کو
 استہزایہ نظروں سے دیکھ رہیں تھیں۔۔

ڈونٹ ٹچ می۔۔ اس لڑکی کا ہاتھ غصے سے جھٹکتے اس کے رخسار لال پڑنے لگے۔۔
 ”ہاؤ ڈیر یو؟۔۔“

ٹیبیل پے پڑی کیچپ اٹھاتے جیسے ہی نتاشہ پے پھکنے لگی وہ سیدھا روہان کی سفید شرٹ
 پے جا گری۔ اس سے پہلے کہ وہ لڑکی نتاشہ پے کیچپ گراتی روہان دونوں کے دو میان
 حائل ہوا۔۔ اور نتاشہ کو ایک سایہ میسر کیا جس نے آنکھیں بند کر لیں تھیں۔۔
 وہ لڑکی منہ کھولے روہان کو دیکھ رہی تھی جس کی پشت اس لڑکی کے جانب تھی روہان
 نے نتاشہ کو دونو بازؤں کے حصار میں چھپا رکھا تھا۔ نتاشہ روہان کہ اتنی قربت سے
 گڑبڑا گئی اور ایک جھٹکے سے پیچھے ہو کر اپنے بال درست کرنے لگی۔۔
 اب روہان کا چہرہ اس لڑکی کی جانب جب کہ پشت نتاشہ کی جانب تھی۔

سو محترمہ؟ آپکو کسی نے سیکھایا نہیں کہ کھانے والی چیز کو صرف کھایا جاتا ہے۔۔ اسے یوں ناقدری سے پھینکا نہیں جاتا۔۔

روہان اپنے غصے کو قابو کرتا لال پیلا ہو رہا تھا۔۔

آپ کی مسز بقول انکے۔۔ خیر آئی نو آپ اسکے شوہر نہیں ہیں۔۔ لیکن اسے تمیز نہیں ہے بات کرنے کی۔۔ کچھ سیکھائیں لٹل گرل کو کہ بڑوں سے کیسے بات کی جاتی ہے۔ وہ تیوری چڑھائے ابھی بھی روہان کے پیچھے چھپی نتاشہ کو دیکھ رہی تھی۔

اوہاں بالکل۔۔ تمیز تو اسے بڑوں سے بات کرنے کی آنی چاہیے۔ روہان نے بات کرنے کے ساتھ ساتھ نتاشہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ کھڑا کیا۔ وہ دراصل کیا ہے نا کہ ہم دونوں کی شادی بہت کم اتج میں ہوئی ہے تو ہمیں کوئی تمیز نہیں سیکھا سکا۔۔ چلیں آپ کا بہت بہت شکریہ آپ نے یہ تمیز ہمارے لیے بچا کر رکھی ہمیں بھی چاہیے کہ ریٹرن کریں۔

چلو نتاشہ آپ کو سوری کہو۔ بچے ابھی آپ چھوٹی ہو بڑوں کے ساتھ بد تمیزی نہیں کرنی چاہیے۔

وہ لڑکی روہان کی بات سن کر تکبر سے نتاشہ کو دیکھ رہی تھی اور اسکی سوری کا انتظار تو اسے تھا ہی۔ لیکن روہان کی اگلی بات نے اسکے چودہ طبق روشن کر دیے۔

دیکھو میری بھی آپیوں کی طرح ہے میں نے بھی کوئی بر تمیزی نہیں کی کیوں کہ میں بھی ان سے چھوٹا ہوں۔ اور دیکھو انھوں نے کتنا تمیز والا کام کیا ہے؟

اس نے نتاشہ کو اپنی شرٹ پے لگی کیچپ دیکھائی۔۔ تو نتاشہ کی جہاں مسکراہٹ نمایاں ہوئی وہیں اس لڑکی کی مسکراہٹ آخری بات سن کر غائب ہوئی۔۔

شرٹ اپ۔۔

اس لڑکی سے اور اپنی بے عزتی برداشت کرنا محال ہو رہا تھا ٹیبل سے گاڑی کی چابیاں اٹھاتی وہیں سے چلی گئی۔ جبکہ اسکے ساتھ آئی ہوئی اسکی چیلیوں نے بھی اسکی پشت پناہی کی اور اگلے پل وہ ٹیبل بالکل خالی پڑا تھا۔۔

نتاشہ۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

”روہان نے چباتے ہوئے اسکا نام لیا۔۔

Support@classicurdumaterial.com

وہ میم میں کیچپ صاف کر دیتی ہوں۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اس سے نظریں چراتے ٹیبل سے اٹھو اٹھا کر کیچپ صاف کرنے لگی۔ روہان اٹڈنے والی

مسکراہٹ کو چھپاتا ہوا اسکا ہاتھ تھامے ریسٹورانٹ سے باہر نکلا۔۔

وہ لڑکیوں کا گروپ ابھی بھی ایک جگہ ڈیرہ جمائے اس لڑکی کا غصہ تھنڈا کر رہا تھا۔۔

روہان نے نتاشہ کو گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔۔

ہارن کی آواز سنتے ہی سب لڑکیوں نے بیک وقت پیچھے کھڑی گاڑی کو دیکھا۔۔

روہان نے چہرہ گاڑی کی ونڈو سے باہر نکالا اب کی بار اس نے سن گلاسز لگا رکھے تھے۔۔

اور باجی تمیز والی اپنے گروپ کو لے کر تھوڑا سا سائیڈ پے ہو جائیں۔۔ ہمیں ابھی تمیز سینٹر تمیز سیکھنے بھی جانا ہے۔
وہ سب سائیڈ پے ہوئیں تس روہان زن سے گاڑی وہاں سے لے اڑا۔ پیچھے سب کھڑی ”تمللا کر رہ گئی جبکہ باجی تمیز والی تو غائب ہی ہو گئی۔۔۔“

بیٹا طبیعت کیسی ہے اسکی؟

ایش کو سوئی ہوئی آشنہ کے پاس دیکھ ملکہ نے آشنہ کی طبیعت دریافت کی۔۔ وہ آشنہ کے زندہ ہونے کا سن کر حیران تو ہوئیں تھیں لیکن جب ایش کے آشنہ کے لیے پاگلوں جیسے عشق کو دیکھا تو ہار مانی پڑی۔ اور بھلا اب انھیں کیا اعتراض تھا کیوں کہ آشنہ بھی انھی کی طرح ویمپائر تھی۔۔ تو انھیں آخر اپنی ضد کے ہتھیار پھینکنے پڑے۔ ایش بھی انکے بدلے ہوئے رویے سے خوش تھا لیکن ابھی تک انھی معاف نہیں کر پایا تھا۔۔ شاید ان یادوں پے پڑتی وقت کی دھول اس کے لیے مرحلہ بھی آسان کر دیتی لیکن ابھی ملکہ کو ایش کو دوبارہ سے پانے کے لیے انتظار کرنا تھا اور وہ انتظارہ آشنہ کو ایش کے ساتھ رہنے سے ہی ختم ہو سکتا تھا۔۔

”ٹھیک ہے۔۔۔

سرسری سا جواب دیتے اس نے آشنہ کا ہاتھ تھاما جو بالکل سرد پڑ چکا تھا۔
ملکہ بھی آشنہ کے پاس جگہ بناتی بیٹھ گئیں اب وہ آشنہ کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہیں
تھیں۔۔ اس کا معصوم چہرہ دیکھ پل پل ملکہ اپنے آپ کو کٹھرے میں کھڑا
کرتیں۔۔ آنکھوں سے آنسو کسی موتیوں کی لڑی کی طرح ٹوٹے۔۔ اور آشنہ کے بالوں
میں جذب ہونے لگے۔

ماں کو روتا دیکھ ایش کے دل کو کچھ ہوا۔ لیکن چہرے پر کسی قسم کا کوئی تاثر ظاہر
نہیں ہوا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

ایش میں جانتی ہوں میں تمہاری مجرم ہوں۔ میں نے اس بچی کے ساتھ بہت غلط کیا
ہے۔ لیکن تب میں اپنے ہوش میں نہیں تھی۔

اگر آپ ہوش میں ہوتی تب بھی کون سا میری آشنہ پر رحم کرتیں۔۔
سپاٹ لہجے میں کہا۔

میں اتنی پتھر دل تو نہیں ہوں۔۔

”انہوں نے ایش کی جانب تڑپ کر دیکھا۔

ماں آپ کا بیٹا ہوں۔ آپ کو ظالم کہنے کی گستاخی نہیں کر سکتا۔ لیکن ایک جگہ میں آشنہ
”کا نگہبان ہوں تو اس دن کے لیے میں آپ کو معاف نہیں کر سکتا۔“

اس نے بنا کسی لگی لپٹی بات کے کہا۔ کیوں کہ ان دو سالوں میں اسکے اور ملکہ کے
درمیان بہت سی دوریاں حائل ہو چکیں تھیں۔۔۔

بیٹا مجھے معاف کر دو۔۔

انہوں نے ہاتھ جوڑے جنہیں ایش نے تھاما۔

نہیں ماں مجھے گناہ گار مت کریں پہلے ہی میں اس کا گناہ گار ہوں۔ اس نے سوئی ہوئی
آشنہ کی جانب اشارہ کیا جس کے چہرے پے زخموں کے نشان اسے تکلیف دے رہے
تھے۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

نہیں بیٹا وہ سب میری غلطی ہے تم نے جو کیا اپنی ماں کی زندگی بچانے کی خاطر کیا۔۔
وہ اس پل بے بس تھیں۔۔

آشنہ نے کروٹ لی۔ ایش کچھ کہتے کہتے رکا تاکہ آشنہ کے سکون میں کسی قسم کا کوئی
خلل پیدا نہ ہو۔۔

ملکہ بھی خاموش ہوئیں

کچھ دیر خاموشی رہی۔ اور پھر ملکہ کی آواز ایش کے کانوں میں پڑی۔۔

شادی کا کیا خیال ہے؟

اب کی بار وہ روئی نہیں تھیں بلکہ اپنے بیٹے کی خوشی کو محسوس کرنا چاہتی تھیں۔۔

شادی؟

اس نے تصدیق چاہی۔۔

ہاں سہی شنہ۔۔

ملکہ نے بھی تصدیق کی۔۔

ابھی اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔ آشنہ کو ابھی اسکی فیملی سے ملوانا اسکے بعد جو

انکا اور اسکا فیصلہ ہوا وہ دل و جان سے قبول ہو گا۔

ایش نے دل ہی دل میں اپنے حق میں فیصلے کی دعا کی۔۔

ایش اس کے گھر والے اسے قبول کر لیں گے؟ یا پھر اس کے ویمنپائر بن جانے پے

یقین کریں گے؟

ملکہ کو خدشہ لاحق ہوا۔

پتہ نہیں لیکن اسکی بہن ٹین کی وائف ہے اس لیے پہلے اسے اس سے ملواؤں گا۔

اس نے کہتے ہوئے آشنہ کا پرسکوں چہرہ دیکھا۔

کیا ایا؟ ٹین نے شادی کر لی؟

ملکہ کو شدید حیرت کا جھٹکا لگا جس سے انکی آواز بلند ہوئی جیسے ایش نے آنکھوں کے اشارے سے کم کروایا۔

جی بس کچھ حالات ہی ایسے تھے کہ میں خود بھی شامل نہیں ہو سکا۔ ٹین آیت سے محبت کرتا ہے اسی لیے ان دونوں نے شادی کا فیصلہ کیا جس میں۔ میں نے اسکا پورا پورا ساتھ دیا۔

اس نے ملکہ کو ایک ایک بات لفظ بالفظ بتائی لیکن آشنہ اور بہرام کا ایش کو سزا دینا نہیں بتایا کیوں کہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ملکہ ایک بار پھر آشنہ سے نفرت کرے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

انھوں نے لمبا سانس لیا۔

لیکن آیت ایک انسان ہے وہ زیادہ دیر ایک ویمپائر کے ساتھ نہیں رہ سکے گی۔

ملکہ پرسوج انداز میں ایش کو دیکھ رہیں تھیں جس کے چہرے پے برسوں بعد رنگوں کا سماں تھا۔

ماں یہ دقیانوسی باتیں مت کریں کہ انسان اور ویمپائر کا ایک ساتھ رہنا ممکن نہیں۔ انکی محبت کی مضبوط کڑی انھیں ہمیشہ ایک دوسرے سے جوڑے رکھے گی یہ میرا ایمان ہے۔

اس نے دل پے ہاتھ رکھتے ٹین اور آیت کی سچی محبت کی گواہی دی۔۔
 ملکہ خاموش ہو گئی۔ اور دل ہی دل میں ایش اور ٹین دونوں کی خوشیوں کی دعائیں کی
 پانچ منٹ کے بعد اجازت لیتیں کمرے سے رخصت ہوئیں۔
 ایش بھی آشنہ پے بستر ٹھیک کرتا صوفے کی طرف بڑھا۔ اور لیٹتے ہی آج سکون کی نیند
 نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔
 کھڑکی سے نظر آتے چاند نے دونوں نفوس کے چہرے پے سکون دیکھ کر اس سکون کی
 ہمیشگی کی دعا کا # ایش

سیکنڈ_لاسٹ_سپیوڈ#

زر قاکاظمی #

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ٹین کہاں لے کر جا رہے ہو۔۔۔
 آیت نے اپنی آنکھوں پے بندھی پٹی پے ہاتھ لگایا۔۔ صبح صبح ناجانے وہ کس موڈ میں
 ”تھا۔۔

دو منٹ کے لیے خاموش رہو۔۔

وہ اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لیتا زینے اترنے لگا۔

لیکن

ششش ٹین نے خاموش کروایا۔

ٹی وی لاؤنج میں آتے ہی اس نے آیت کو خود سے الگ کیا۔

آشنہ آیت کے بالکل سامنے کھڑی اپنے آنسوؤں کا گلہ گھونٹ رہی تھی۔۔

آشنہ بی بریو۔ ایش نے اسکے شانوں سے تھام کر اپنے سامنے کیا۔

مجھ میں ہمت نہیں ہے اسکا سامنا کرنے کی

مدھم سی آواز میں کہتے اسکے آنسو اسکے گالوں پے بہہ نکلے۔ جنھیں ایش نے انگلیوں

کے پروں سے صاف کیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

یہ رو مینس بعد میں کرنا تم لوگ

Support@classicurdumaterial.com

میری بیوی کی آنکھوں پے پٹی ہونے کی وجہ سے رات کا سماں ہے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اس نے آیت کا ہاتھ پکڑا جو ابھی تک حیرت سے کھڑی تھی۔۔

ہاں چلو پٹی اتارو اب۔۔

ایش آشنہ سے الگ ہوا

ٹین نے آہستہ آہستہ آیت کی پٹی اتاری۔۔

اسکی آنکھوں کے سامنے ابھی تک اندھیرا تھا سب دھندلا دھندلا نظر آ رہا تھا۔ ٹین فضول انسان مجھے اب کچھ نظر بھی نہیں آ رہا۔ آنکھوں کو مسلتے اس نے ٹین کی جانب دیکھا

منظر اب کچھ واضح تھا۔۔

بیگم اپنے اندھے ہونے کی خوشی بعد میں سناٹا پہلے سامنے دیکھو۔۔
اسکو شانوں سے تھام کر رخ سامنے کیا۔

آیت نے بیزاری سے سامنے دیکھا۔ لیکن دماغ بھک سے اڑ گیا۔

گہری خاموشی کا راج وہاں کھڑے تینوں نفوس اپنی اپنی کیفیت بیان کرنے سے ماورا تھے۔

زبان گھنگ دماغ ماؤف لیے وہ بنا پلک جھپکے آشنہ کو دیکھ رہی تھی۔ آشنہ کی کیفیت بھی کوئی اس سے کم نا تھی

لرزتے قدموں کے ساتھ آشنہ تک پہنچتے میں اسے صدیاں بیت جانے کا احساس ہوا۔
آیت۔۔

آشنہ نے کانپتے لفظوں سے اسکا نام لیا
ت تو تم۔۔ تم آتش آشنہ

ٹوٹتے لفظوں کی طرح اسکا دل بھی تار تار ہو رہا تھا۔۔

ٹین اور ایش کی بھی آنکھیں نم تھیں۔۔

آیت نے اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں اسکے چہرے کو تھاما
تم مم۔ میر۔ میری آتش

یہ کہتے ہی اس نے آشنہ کو گلے لگایا۔ ہجر کے بادل چھٹ گئے تھے اسکی جان سے عزیز
بہن اسکو واپس مل گئی تھی۔۔

پورے ٹی وی لاؤنج میں دونوں با آواز رو رہی تھیں الگ ہونا تو شاید انھیں بھول ہی گیا
تھا۔ دیوانہ وار وہ کبھی آشنہ کی پیشانی چومتی تو کبھی اسے گلے لگاتی آنسو تھے جو رکنے
کانام نہیں لے رہے تھے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

تم کہاں تھی آشنو

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ روتے ہوئے اس سے الگ ہوئی اور ایک بار پھر بچوں کی طرح بلک اٹھی۔

بس آیت۔۔۔ اب نہیں رونا۔۔

آشنہ نے اپنی مخروطی انگلیوں سے اسکے آنسو صاف کیے

یار بس بھی کرو تم دونوں۔۔ یہاں مجھے ایویں ہی رونا آ رہا ہے

ٹین دونوں کو ایک بار پھر رونے میں مشغول دیکھ اب کی بار بیزاریت سے گویا ہوا۔

تم کبھی بھی سیریس مت ہونا۔
”ایش نے تیکھا طنز کیا۔“

لیکن آشو و تم اور یہ تمہاری آنکھیں؟
آیت کو ملنے کے دوران تو یہ بھول ہی گیا تھا کہ آیت کی آنکھوں کا رنگ بدلہ ہوا ہے۔

سب بتاؤں گی۔۔ ابھی مجھے بھوک لگ رہی ہے
اس نے تسلی دی اور بھوک کا بہانا بناتی آیت کو لیے صوفے پر بیٹھی۔

اس کے لیے کسی انسان کا انتظام کرو۔ کیوں کہ گھر کی بریانی سے اب اس کا کوئی لینا دینا نہیں۔۔

ٹین نے ایش کے کندھے سے کندھا ٹکراتے اسے آشنہ کے ویمپائر ہونے کی یاد دہانی کروائی۔۔

تو ٹینشن مت لے۔ اس گھر میں ایک انسان بھی ہے جو شاید تیری بیوی ہے امید ہے وہ آشو کو انسانی گوشت سے دور ہی رکھے گی۔۔

ایش نے ایک آنکھ دبائی۔۔

نہیں میں یہ ظلم نہیں ہونے دوں گا۔ میری بیوی تم سب کا کام کرے یہ میری غیرت گوارہ نہیں کرتی

وہ کسی عقل مند شوہر کی طرح کہتا سنگل صوفے پے ٹک گیا۔

جبکہ ایش کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ کیوں کہ آشنہ کا رونا اس سے برداشت کرنا مشکل تھا اور وہ جانتا تھا کہ ایک بار پھر دونوں بہنیں روئیں گی۔

یہ ہی ہوا وہ دونوں پھر سے رونے لگی لیکن اب کی بار ٹین کو بھی وہاں سے رفو چکر ہونا پڑا۔

”اور وہ دونوں اگلے کہیں گھنٹے دکھ سکھ کی باتیں ٹٹولتی رہیں۔“

.....<https://www.classicurdumaterial.com/>.....

Support@classicurdumaterial.com

اب کیا سوچا ہے آشنہ کو کب تک اسکے گھر والوں سے ملوانا ہے۔۔۔
آغا جان نے ایش کو دیکھتے ہوئے کہا۔

آغا جان میں چاہ رہا آیت سے تو وہ مل ہی چکی ہے اب اسے اگر اسکے گھر والوں سے ملواؤں گا تو لوگ طرح طرح کی باتیں کریں گے کہ یہ دو سال کا عرصہ اس نے کہاں گزارا ہے کوئی بھی یقین نہیں کرے گا۔

یہ ایک کڑوی حقیقت ہے کہ لڑکی کی عزت بہت ہی نازک ہوتی ہے جس پے کسی بھی طرح انگلی اٹھادی جائے تو یہ معاشرہ اسے جینے نہیں دیتا۔

لڑکی بالکل ایک سفید چادر کی مانند شفاف ہوتی ہے جس پے پانی بھی گر جائے تو اپنا داغ چھوڑ جاتا ہے۔ اور آشنہ کا یوں گھر سے دو سال لا پتہ رہنا محض اسکے گھر والوں کے لیے ذلت اور خواری کا باعث بنے گا۔

ایش کی باتیں سن کر آغا جان کو دل ہی دل میں اس پے پیار آرہا تھا کس قدر سمجھ دار تھا انکا بیٹا۔

لیکن اب آشنہ کو ملوانا تو ہو گا نا۔

ان کی بات بھی اپنی جگہ ٹھیک تھی۔

ہاں اسکا حل میں نے سوچ لیا ہے۔ بس اب امید ہے کہ آشنہ کے گھر والے مان جائیں۔

اسے ڈر بھی تھا کہ اگر آشنہ کے گھر والوں نے ہی اسے قبول نا کیا تو وہ ساری زندگی اپنے آپ کو معاف نہیں کر پائے گا۔

چلو اللہ تمہیں کامیاب کرے

وہ دعا دیتے وہاں سے اٹھے۔ اور کمرے سے نکل گئے۔
آمین۔

اس نے بھی دل سے اس دعا کی قبولیت پے آمین کہا۔ اور اپنے کیے گئے پلین پے عمل درآمد کرنے کے لیے وہاں سے غائب ہوا۔

بھولوں کیسے تجھے تو تو خیالوں میں ساتھ۔۔۔
آیت کے کان کے قریب سرگوشی کرتے اس نے پشت سے آیت کی گردن پے ٹھوڑی
ٹکائی۔

”ٹین ہٹو کھانا بنانے دو۔۔۔

اس نے ٹین کو پیچھے کیا لیکن مضبوط گرفت ہونے کی وجہ سے وہ پیچھے نا ہو سکا۔
ٹین کوئی آجائے گا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
کون نئی فکر لاحق ہوئی
کون کہئے گا؟ یہاں ہم دونوں کے علاوہ ہے ہی کون؟ اور
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
ا یہاں کیا ہو رہا ہے؟

آشنہ نے کیچن میں پڑی واحد کرسی گھسیٹ کر بیٹھی۔ لیکن بچارے ٹین اچانک گرمی کا
احساس ہوا اور وہاں سے غائب ہونے میں ہی عافیت سمجھی سمجھائی ورنہ آشنہ سے کیا بعید
اس کی کلاس لینے میں اگلے کہیں گھنٹے ضائع کر دیتی۔۔۔

آیت بھی لال ہوتے رخساروں سے کام کرنے میں ایسی مگن تھی جیسے اسے تو کچھ پتہ
”ہی نا ہو۔۔۔

آشنہ میں نے بریانی بنائی ہے کھالو گی؟

وہ آشنہ کو دیکھتی اپنی شرمندگی کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن من میں ٹین کو ہزاروں القابات سے نوازتے دانت پیس کر رہ گئی۔

نہیں کسی انسانی خون کا انتظام کرو یہ بریانی اب میرا لیول نہیں نیلی آنکھوں کو مٹکاتے اس نے آیت کو دیکھا جبکہ آیت صرف گھور کر رہ گئی۔ مانا کہ تم اب ویمپائر ہو لیکن اسکا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ تم میرے سامنے ایسی گھٹیا فرمائشیں کرو گی اور میں مان جاؤں گی

جب سے اسے آشنہ نے اپنے ویمپائر ہونے کا بتایا تھا وہ بنا آشنہ کو ظاہر کروائے کہیں بار رو چکی تھی لیکن اس حقیقت کو جاننے کے بعد ایک چیز نے اسے خوشی دی چاہے ویمپائر ہی سہی اسکی بہن زندہ تو ہے جس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں تھا۔ لیکن اس نے سوچ لیا تھا وہ کبھی بھی آشنہ کو انسانی گوشت یا خون کے پاس بھی بھٹکنے نہیں دے گی۔

بھابھی میری بات سنیں۔۔

آیت کے ٹین سے شادی کے بعد ایش کو ایک نیا رشتہ ملا تھا جو بھابھی کا تھا اور بھابھی بھی وہ جو اسکی سالی صاحبہ تھیں۔

آیت نے بھی ایش کو معاف کر دیا تھا۔ کیوں کہ ان دو سالوں کی سزا اور اسکے بعد جو آشنہ نے اسکے ساتھ کیا۔ ان سب کے بعد تو وہ کسی سزا کا بھی حقدار نہیں رہا تھا اور ”کچھ آشنہ کی محبت تھی ایش کے لیے۔ جیسے دیکھ کر آیت کو معاف کرنا ہی پڑا۔“ تم یہاں کیا کر رہی

آشنہ کو کیچن میں دیکھ کر ایش کو خوشگوار حیرت کا احساس ہوا آپ کی بھابھی جان نے بریانی بنائی ہے اب میں انھیں یہ کہہ رہی ہوں کہ بریانی میرا کھانا نہیں ہے۔

”معصومیت سے کہتے اس نے چہرے کے مختلف زاویے بنائے۔“

تو میری گڑیا۔ تم سے کس نے کہا کہ تم اس کھانے کے علاوہ کچھ اور کھانے کا سوچو گی؟

ایش اسکے قریب آیا اور کرسی کی پشت پے دونوں کہنیاں ٹکائی۔

ایش تم مجھ سے بات کرنے آئے تھے؟

آیت نے اسے پھیلتا دیکھ یاد دہانی کروائی

ہاں وہ آپ کو ایک کام کہا تھا۔

ایش نے آنکھوں سے ہی باقی کی بات سمجھا دی

ہاں بس کھانا بن گیا ہے اسکے بعد انشا اللہ
آیت نے بات ادھوری چھوڑی جو ایش سمجھتے آشنہ کے بالوں کو الجھاتا وہاں سے غائب
”ہوا۔۔“

ایش

”آشنہ کچھ کہتی اس سے پہلے ہی وہ منظر سے غائب تھا۔۔“

لیکن بیٹا رباب آشنہ کے ساتھ مصروف ہوتی ہے روز روز آنا اسکے لیے بہتر نہیں ہے۔
طاہرہ بیگم دوسری جانب کال پے آیت کی بات کاٹتے ہوئے بولیں۔۔
ماما عقیل چاچو کو میں کال کر چکی ہوں وہ کل تک ہمارے ہاں پہنچ جائیں گے آپ اور
”رباب آپنی لوگ بھی آجانا۔۔“
لیکن اچانک یوں؟ سب ٹھیک تو ہے نا؟
”طاہرہ بیگم کے دل میں کچھ کھٹکا۔۔“

ماما سب ٹھیک ہے کوئی خوشخبری ہی ہے اس وجہ سے ہی تو کہہ رہی ہوں۔
آیت نے ذومعنی انداز میں کہا۔

پاس کھڑے ٹین اور ایش نے بامشکل اپنی ہسی کنٹرول کی کیوں کہ طاہرہ بیگم کوئی اور ہی خوشخبری سمجھ بیٹھی تھیں۔

ماشاء اللہ بیٹا تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا ہم۔ سب کل ہی آتے ہیں۔ اللہ تمہاری اس خوشی کو تمہارے نصیب کرے وہ ڈھیروں دعائیں دیتی فون کٹ کر گئیں ایش اور ٹین دونوں ہس کر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے جبکہ وہ دونوں کو غصے سے دیکھتی وہاں سے واک اوٹ کر گئی

وائفی مجھے تو یہ خوشخبری نہیں سنائی آواز اتنی اونچی تھی کہ آیت نے باآسانی سنی اور ”اسکے ہونٹوں پے ایک متبسم رقص کرنے لگا۔“

<https://www.classicurdumaterial.com/>

.....Support@classicurdumaterial.com.....

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

عقیل صاحب سب خیریت تو ہے نایوں اچانک پاکستان ؟
نگین بیگم نے جب سے پاکستان کا سنا تھا انھیں یوں اچانک روانگی پے پریشانی لاحق ہوئی۔۔

بیگم صاحبہ سب ٹھیک ہے بس آیت امید سے ہے ہمیں جانا ہو گا۔
انھوں نے یہ خوشخبری نگین بیگم کو سنائی
ماشاء اللہ۔ اللہ پاک نے بڑی جلدی انھیں اس نعمت سے نوازہ ہے۔

وہ بھی سن کر بہت خوش تھیں۔۔ دل میں لائے کی شادی کا بھی خیال آیا جو انھوں نے پاکستان جا کر کرنے کا سوچ رکھا تھا۔

کمیل کے بارے میں لائے نے نگین بیگم کو بتا رکھا تھا انھوں نے بھی شادی پے کمیل کو ”دیکھا تھا ہر اینگل سے وہ لائے کے لیے پرفیکٹ تھا۔۔

چلیں میں پیکنگ کر لوں
وارڈروب سے ہینگ کیے ہوئے کپڑے نکالتے سفری بیگ میں رکھنے شروع کر دیے
”عقیل صاحب بھی انکی مدد کروانے لگے۔۔

لائے لیکن ابھی ہمیں آئے کچھ ہی عرصہ ہوا ہے اور اب پھر؟
روہان پاکستان کا سن کر حیران ہوا۔
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

”ہاں آیت کے ہاں خوشخبری ہے اور میں یہ پہلا موقع مس نہیں کرنا چاہتی۔۔
لائے اپنی پیکنگ کر چکی تھی اور اب روہان کی پیکنگ کرتے مزے سے اسے بتانے میں لگی ہوئی تھی۔۔

ہمممممم۔۔ نتاشہ بھی جائے گی؟
اس نے کچھ پلوں کے بعد پھر سوال کیا۔

پتہ نہیں بابا نے کہا ہے اسے بھی لے کر جانا ہے میں نے اسے کال کی ہے کہہ رہی تھی ماما سے پوچھ کر بتاتی ہوں

”اس نے نتاشہ سے ہوئی کال پے بات من وعن روہان کے گوش گزار دی۔۔

”سہی

مختصر کہتے کمرے سے نکل گیا جبکہ لائبہ پاکستان کا سوچ کر ہی پھولے نہیں سما رہی تھی

آغا جان ملکہ اور ماہ رخ آج صبح سے ہی آچکے تھے صبح سے آیت اور آشنہ انکی خدمت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہی تھیں ایش کے کہنے پے ان تینوں نے بھی گھر کا کھانا ہی کھایا تھا۔ ملکہ آشنہ کو دیکھتی تو انھیں اپنی غلطی کا احساس ہوتا لیکن آشنہ کے اخلاق نے جلد ہی انھیں اپنا گرویدہ بنا لیا تھا اس نے ایک پل بھی انھیں یہ فیمل نہیں کروایا تھا کہ وہ ناراض ہے یا کسی قسم کا کوئی گلہ ہے۔

ماہ رخ آشنہ کو دیکھ دیکھ کر ہی کڑھتی کبھی آغا جان سے باتیں کرتی تو کبھی ایش سے فری ہونے کی کوشش کرتی لیکن ایش بھی اپنے نام کا ایک ہی تھا اسے اب تک ماہ رخ کی آشنہ کے بارے میں کہی بات نہیں بھولی تھی تو وہ بھی مختصر سا جواب دیتا اور اس جگہ سے ہی غائب ہو جاتا۔۔ پورے گھر میں چہل پہل تھی ایش کو اپنا گھر آج مکمل

لگ رہا تھا اب جانے آگے آشنہ کی فیملی کا کیا ری ایکٹ ہوتا یہ تو وقت پے چھوڑ رکھا ”تھا۔۔“

آخر انتظار کی گھڑیاں بھی ختم ہو گئی تھیں راحیل صاحب اور عقیل صاحب کی فیملیز پہنچ چکیں تھیں۔ آشنہ کو ابھی سامنے نہیں گیا تھا۔

سب سے ملنے ملانے کے بعد ٹی وی لاؤنچ میں بیٹھے۔۔
آغا جان اور انکی فیملی کو دیکھ راحیل صاحب اور عقیل صاحب حیران تو تھے لیکن انکے ”اخلاق دیکھ کر یہ محسوس ہوتا تھا کہ وہ ایش اور ٹین کے قریبی رشتہ دار ہوں گے۔۔“

ٹی وی لاؤنچ میں داخل ہوا اور سب کو ادب سے سلام کرتے وہیں ٹک گیا۔
تو بتائیں کیسے ہیں میرے امیر داماد۔

راحیل صاحب ٹین کی بات یاد کرتے مسکرا دیے۔
باقی سے اس لقب پے حیران ہوئے جبکہ ٹین نے خفت سے سر جھکا لیا۔۔
ایش کہاں ہے؟

عقیل صاحب ایش کو ناپا کر ٹین سے مخاطب ہوئے۔

جی بس آتے ہی ہوں گے۔

ٹین کی جگہ ٹی وی لاؤنج میں داخل ہوتی آیت نے جواب دیا۔ پورے گھر میں آج پہلی بار اتنی رونق تھی۔

آج ان میں سے کوئی ویسپائر کسی کے خون کا پیاسا نہیں تھا۔ سب ایک ہی صف میں برابر تھے

سب لڑکیوں نے کھانا لگایا۔ اور خوشگوار ماحول میں ڈائینگ حال میں کھانا کھایا گیا۔ کھانے کے دوران بھی آغا جان اور راحیل صاحب مختلف موضوعات پر ڈسکس کر رہے تھے۔۔

Support@classicurdumaterial.com

آشود و میری جان کچھ نہیں ہوتا ہمت کرو ایک دن تو سب سے ملنا ہی تھا۔۔۔
ایش پچھلے آدھے گھنٹے سے آشنہ کو سمجھا سمجھا کر تھک چکا تھا لیکن وہ کسی صورت اپنی فیملی سے ملنے کو راضی نہیں تھی۔

ایش آپ سمجھنے کی کوشش کریں۔ اگر انھیں اس بات کا علم ہو گیا کہ آپ کی وجہ سے یہ سب ہوا تو وہ آپ کو کبھی معاف نہیں کر پائیں گے اور مجھے بھی آپ سے دور کر دیں گے۔۔

آشنہ ایک بار پھر ایش سے جدائی کا درد برداشت نہیں کر سکتی تھی آنکھوں میں ڈھیروں آنسو ایش کو اس پے ٹوٹ کر پیار آرہا تھا۔

وہ تمہارے والدین ہیں اور تمہارے حق میں بہتر فیصلہ کریں گے اگر انھی تمہاری بہتری ”مجھ سے دور رہنے میں لگی تو میں دل و جان سے انکے فیصلے کو تسلیم کروں گا۔“ اس نے آشنہ کو بڑھ کر اپنے ساتھ لگایا۔ وہ ایک بار پھر خود غرض نہیں بن سکتا تھا۔

دروازہ نوک ہونے پے دونوں اس جانب متوجہ ہوئے آشنہ کی ہارٹ بیٹ فل تیز تھی اگر باہر کوئی اسی کے گھر والوں میں سے ہوتا تو؟ ”یہی سوال وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔“

ایش نے درواہ کھولہ تو سامنے آغا جان کو کھڑا پا کر حیران ہوا۔

آپ؟

اس نے پیچھے ہٹ کر انھیں اندر آنے کا راستہ دیا۔

آشنہ بھی آغا جان کو دیکھ کر کچھ پر سکون ہوئی

آغا جان صوفے پے بیٹھے اور آشنہ کو بھی پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا جبکہ ایش بھی دروازہ بند کرتا سامنے بیڈ پے بیٹھ گیا۔

آشنہ چھوٹے چھوٹ قدم لیتی آغا جان کے قریب ہی بیٹھ گئی آج آغا جان کی آنکھوں میں آشنہ کے لیے غصہ زہر کچھ بھی نہیں تھا صرف مان محبت شفقت تھی۔

بیٹا میں نہیں جانتا تم مجھ سے نفرت کرتی ہو یا نہیں لیکن اس وقت میں ایک باپ کی حیثیت سے تمہارے سامنے بیٹھا ہوں وہ شاید ایش اور آشنہ کے درمیان ہوئی گفتگو سن ”چکے تھے۔“

کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ ایش کے بابا ہیں اور ایش سے جڑے ہر رشتے کی میں قدر کرتی ہوں۔

اس نے آغا جان کے سامنے زمین پے بیٹھ کر گھٹنے ٹیکے۔

ایش کو اپنی محبت پے فخر ہوا۔

دیکھو آشو و زندگی بہت چھوٹی ہے یہ چاہے انسان کی ہو یا ویسپائر کی جانا تو سبھی نے اللہ کے پاس ہے۔ مجھ سے ایک بار تمہارے سے زیادتی ہوئی ہے لیکن اب کی بار میں محض اپنے بیٹے کی خوشی کے لیے تمہیں تمہاری فیملی سے الگ نہیں کر سکتا۔ میں نے تمہارے باپ کی آنکھوں میں تمہاری کمی دیکھی ہے تمہاری ماں اپنی ایک بیٹی کو خوش دیکھ کر کیا تمہیں نہیں سوچتی ہوں گی۔

سب کے دلوں میں تمہاری وہ ہی جگہ ہے۔ تم انسان ہو یا ویمپائر اس سے انھیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ انھیں انکی آشنہ کسی بھی روپ میں مل جائے یہ ہی کافی ہے۔ اللہ پے کامل یقین رکھو وہ اس بار تمہارے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دے گا۔

انھوں نے آشنہ کے سر پے شفقت سے ہاتھ پھیرا۔ وہ کتنی خوش قسمت تھی کہ آج اسے ہر طرف سے اتنی محبتیں مل رہیں تھیں جنہیں سنبھالنا اسکے لیے مشکل ہو رہا تھا۔

لیکن آغا جان میں ان سے دور نہیں ہونا چاہتی۔

اس نے انگلی سے ایش کی جانب اشارہ کرتے آغا جان کو دیکھا تو ایش کی دھڑکنیں تو اسکی اس حرکت پے ہی کھل اٹھیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

تو کس نے کہا ہے میں اپنی بیٹی کو ایش سے دور ہونے دوں گا۔ بس تم سب لوگ کچھ مت بولنا جو بولنا ہوا میں بولوں گا مجھ پے یقین رکھو۔

انھوں نے پر اعتماد لہجے میں کہا جس پے آشنہ نے بھی ہاں میں سر ہلاتے انکے ہاتھ پے ہاتھ رکھ دیا۔

آغا جان آشنہ کو لیے وہاں سے نکلے اور ایش نم آنکھوں سے اپنے دھڑکتے دل پے قابو پاتا وہاں سے غائب ہوا۔ وہ نہیں جانتا تھا اب آگے اسکے ساتھ کیا ہونے والا ہے؟

سب خوش گپیوں میں مصروف تھے لڑکیاں کبھی آیت کو چھیڑتی تو کبھی ٹین کو ان سب میں ایک روہان تھا جو خاموشی سے اپنے موبائل میں مگن تھا۔ نتاشہ گاہے بگاہے اسے دیکھتی اور پھر باتوں میں مگن ہو جاتی۔ جبکہ ماہ رخ کا دھیان مسلسل روہان پر تھا وہ سامنے بیٹھے خوب رو جوان کو دیکھ کر کبھی مسکراتی تو کبھی اپنی اداؤں سے اسے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتی۔ لیکن وہ تو جیسے اس دنیا میں تھا ہی نہیں۔۔۔ ماہ رخ کے سبھی نقل و حرکت دیکھ کر بھی اسے رتی برابر فرق نا پڑا۔ جس سے وہ جلتی بھنتی وہاں سے چلی گئی۔

گھر کے سب بڑے باتوں میں مصروف تھے ملکہ کی بھی طاہرہ بیگم اور نگین بیگم سے اچھی دوستی ہو گئی تھی۔ عالم تو یہ تھا کہ ان سب ایک بات ست انجان تھے کہ کچھ ہی پلوں میں ان پر کیا قیامت ٹوٹنے والی ہے۔

آغا جان آشنہ کا ہاتھ تھامے ٹی وی لاؤنج میں داخل ہوئے سب کی نظریں بے اختیار اس جانب اٹھیں اور پھر پلٹنا بھول گئی۔ ایک روہان تھا جو ابھی تک دنیا جہان سے دور اپنے کام میں مصروف تھا۔۔۔

پورے ٹی۔ وی لاؤنج میں چھائی خاموشی کو دیکھ اس نے بھی چہرہ اس جانب کیا جہاں سب کی نظریں ساکت ہو چکیں تھیں جیسے ہی اس نے دیکھا تو ایک درد کی لہر پسلیوں میں دوڑی دل تھا کہ پھٹ جاتا۔ آنکھیں تھیں جو پلک جھپکنا بھول گئیں۔

سب کے دلوں میں بھی سنائے کے گہرے بادل چھا گئے ایک آیت اور ٹین تھے جو پرسکون سے سب کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ نتاشہ کبھی سامنے کھڑی خوبصورت لڑکی کو دیکھتی تو کبھی روہان کو جو کسی پتلے کی طرح بیٹھا تھا جس نے نا تو کبھی بات کی ہو اور نا ہی کبھی اپنے جسم کو کوئی حرکت دی ہو۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

“آشنہ

Support@classicurdumaterial.com

سب سے پہلے رباب کی آواز ٹی وی لاؤنج میں گونجی سب ایک سکتے کی کیفیت سے باہر آئے۔

جی رباب آپ

لرزتی آواز سے اس نے برسوں بعد اپنی رباب آپ کا نام پکارا تھا۔

ایک سکون تھا جو رباب کے دل میں اترا۔ بامشکل صوفے کی پشت پے وزن ڈالتی کھڑی ہوئی لیکن ٹانگوں نے چلنے سے انکار کر دیا۔ آغا جان آشنہ کو اپنے حصار میں لیے رباب کے پاس لائے۔

رباب کانپتے ہاتھوں آشنہ کے چہرے کو چھوا۔ آیا وہ نیند میں تو نہیں۔ لیکن یہ تو سچ تھا
حقیقت تھی وہ آج ان سب کے سامنے کھڑی تھی
آشو

دوبارہ یقین دہانی چاہی۔ وہی موت کی سی خاموشی ہوئی
جی
”اس جی پے کتنے دل پیسے۔۔“

تم تو۔

رباب نے آنسوؤں کے اٹکے پھندے کو ضبط کیا۔
”میں زندہ ہوں۔۔“

آشنہ نے انکا ہاتھ تھام کر دوبارہ اپنے چہرے کو لگائے انھیں محسوس کروایا۔
طاہرہ بیگم ایک بار پھر سے اسی سکتے کی حالت میں بیٹی کو دیکھ رہیں تھیں جیسے انھوں نے
بیٹی کے مرنے پے سکتا طاری کر لیا تھا۔

مم میں خ۔ خوا۔ خواب تو نہیں دیکھ رہی؟ ماما مم میں نیند میں تو نہیں۔

اپنا ہاتھ آشنہ سے چھڑاتے ہو لڑکھڑاتے قدموں سے ماں کے پاس دوڑی آشنہ انکی یہ
حالت دیکھ کر سسکیاں لینے لگی آغا جان کی بھی آنکھیں نم تھیں۔

رباب آپنی وہ جلدی سے رباب کے پاس گئی اور انکے سینے سے لگے ایک دکھوں کا طوفان پھٹ پڑا وہ جہاں جہاں جاتی سب نظریں کسی تماشائی کی طرح اسکا پیچھا کرتیں۔ رباب نے آشنہ کو سینے سے لگے دیکھا۔ تو اس نے آشنہ کو محسوس کیا۔ تو بازوؤں کہ گرفت اور مضبوط ہوئی رباب اونچی اونچی رو کر بھی اپنا دکھ کم نہیں کر پا رہی تھی۔ کچھ بولنا تو چاہتی تھی لیکن آواز اور لفظ دم توڑ رہے تھے۔ آشوووو آیت سے بھی زیادہ قرب رباب کی آواز میں تھا ایک نفوس کے روگٹے کھڑے ہو چکے تھے۔ کہیں پل اسی قرب کے سایوں کی نظر ہوئے رباب نے آشنہ کو الگ کیا۔ بابا دیکھیں ہماری آشووو واپس آگئی ہے وہ روتے ہوئے سب کو بتا رہی تھی راحیل صاحب پہلے ہی کھڑے تھے اپنی بیٹی کو اپنے سامنے دیکھنا اور وہ بیٹی جس کو اپنے ہی ہاتھوں سے دفنایا ہو۔ وہ کیفیت کیا ہوگی یہ میں بیان نہیں کر سکتی۔۔

بابا۔ آشنہ راحیل صاحب کے سینے سے لگی۔ درد قرب فراقِ جدائی کیا نہیں تھا انکے دل میں بیٹی گلے سے لگی ہو اور آپ کہیں پل تو یقین ہی نا کر پائیں۔۔ راحیل صاحب آج پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ اتنا روئے کہ وہاں بیٹھے ہر انسان کا کلیجہ پھٹنے کو تیار تھا کون یقین کرتا کیوں کرتا آشنہ جب تک خود کو محسوس نا کرواتی ہر کوئی ہی تو اسے اک سایہ اک عکس اک خواب اک خیال سمجھتا۔۔

باپ کے گلے لگ کر اسے کوئی محبت کچھ بھی تو یاد نہیں رہا تھا وہ بار بار خود کو بھی یقین کرواتا کہ اپنے باپ کے سینے سے لگی وہ انکے سایہ شفقت میں ہے۔

راحیل صاحب نے اسکا چہرہ تھام کر اسے پیشانی پر بوسہ دیا ایک سکون کی لہر آشنہ کے سینے میں اتری۔

عقیل صاحب نگین بیگم سب سے باری باری ملی کسی کی بھی کیفیت ایک دوسرے سے الگ نہیں تھی کوئی بھی اسے خود سے الگ نہیں کرنا چاہتا تھا طاہرہ بیگم کے سامنے کارپٹ پر بیٹھے اس نے ماں نے دونوں ہاتھوں کا بوسہ لیا۔ انکے وجود میں حرکت ہوئی اور یہ حرکت ایسی تھی کہ لکھنے والا ہاتھ پڑھنے والی آنکھ سننے والا کان اور محسوس کرنے والا دل پھٹ جاتا۔ انھوں نے ایسے خود میں آشنہ کو بھینچا جیسے ان کو اپنا خواب ٹوٹ جانے کا ڈر ہو۔ آشنہ بھی اسی گرم جوشی سے انکے سینے لگی ہوئی تھی۔ اس پل ماں کا سینہ کوئی چیر کر دیکھتا تو وہاں درد کا سمندر آباد تھا جس کی لہریں اپنی اولاد کے لیے کسی کو بھی اس درد میں بہا لے جاتیں آنکھوں سے بہتے آنسو کپکپاتے لب ٹوٹتے لفظ لرزتے ہاتھ بے ترتیب دھڑکتا دل مدتوں کی ترستی متا شفقت کا سایہ آشنہ نے دعا کی کہ یہ پل یہیں رک جائیں اور کوئی دنیا کی طاقت اسے اسکی ماں سے الگ نہ کر پائے۔۔ وہ دیوانہ وار ماں کو چومتی اور کبھی انکی محبتوں کو دل میں اتارتی۔

لاڈلی بیٹی تھی بنا لاڈ گزرے پلوں کو یاد کر کے تڑپ رہی تھی ماں کی ممتا اسکے ہر غم کا ازالہ کر رہی تھی دکھوں کا مداوا اسی گود میں ہونا تھا جس میں اس نے آنکھ کھولی تھی۔ ماں جیسی مخلص محبت تو کہیں نہیں مل سکی تھی اور یہ بھلا آشنہ نے بہتر کون جانتا تھا۔

آشنہ طاہرہ بیگم سے الگ ہوئی اور نم آنکھوں سے مسکراتی ہوئی انکے پیروں پر جھکی اور پیروں کا بوسہ لیتے اس نے جنت پالی ایسی جنت جو اسکی ماں کے قدموں میں تھی طاہرہ بیگم نے جھک کر اسے اٹھایا اور پھر سے ساتھ لگایا۔ خاموشی سے ہوتا یہ عمل بنا کسی لفظ کے ہی سب بیان کر رہا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

”اما۔

Support@classicurdumaterial.com

عرصے بعد ماں کو بلایا تو لفظوں کو اس لفظ سے محبت ہوئی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

جی ماں کی جان

ماں کی ممتا کو سکون ہی تب ہوا جب اسکا نام اسکی اولاد نے پکارا۔

روئیں نہیں اب سب ٹھیک ہو جائے گا۔

اس نے طاہرہ بیگم کے آنسو چنتے انھی تسلی دی اور انکی گال پر پیار کیا۔

بالکل نہیں روؤں گی میری بیٹی میرے پاس ہے بھلا میں کیسے روؤں

انہوں نے آشنہ کے آنسو صاف کیے۔

اما آپ یہاں بیٹھیں۔

طاہرہ بیگم کو بیٹھاتے اسکا رخ روہان کی طرف تھا۔

”ہممممم تو کزن صاحب آپ تو بڑے ہو گئے ہیں۔

”روہان کے بالوں کو الجھاتے اس نے نم لہجے میں کہا۔

دوسری جانب گہری خاموشی تھی۔

تم نے نہیں بولنا؟

آشنہ نے آئی برو اچکائی۔ سب کی نظریں اور دل روہان کی کیفیت کو سمجھتے تھے کیوں

آشنہ سے عشق کی داستاں جو روہان نے لکھ دی تھی اس سے چاہ کر بھی کوئی انکاری

نہیں کر سکتا تھا۔

مجھ سے نہیں ملو گی،

لائبہ ڈوبتے اور دل چیر دینے والے لہجے میں آشنہ کے پیچھے کھڑی تھی۔

آشنہ نے پلٹ کر دیکھا۔

تم سے کیوں ملوں تمہاری اور آیت کی نیت پہلے ہی مجھ پے ٹھیک نہیں ہے۔

آشنہ نے پرانی بات یاد کروائی آنکھوں سے بہتا گرم سیال اسکے لفظوں کا ساتھ نہیں دے رہا تھا۔

ہاں مجھے بھی تائی جان سے بات کرنی پڑے گی کی ہماری شادی کروا دیں اب نہیں رہا جاتا تمہارے بغیر۔۔

پرانی یادوں کو انوکھے انداز میں تازہ کرتے دونوں گلے لگیں۔ آج ہر دل صرف ایک انسان کے لیے رو رہا تھا آشنہ ہر دل عزیز کی جان تھی لائبہ تو ویسے ہی اس کی جان سے پیاری دوست کزن سب کچھ ہی تو تھی۔۔

آپ آشنہ ہو۔۔؟

آشنہ لائبہ سے جیسے ہی الگ ہوئی۔ ایک معصوم سے آواز سنی

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

”ہاں جی آشنہ ہی ہوں۔۔

آشنہ نے اسے دیکھا۔ وہ بھی نم آنکھوں سے آشنہ کو دیکھ رہی تھی۔

نتاشہ ہونا؟

آشنہ کو چہرہ جانا پہچانا لگا۔

آپ مجھے جانتی ہیں

وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی

ہاں جی روہان کے موبائل میں بہت پہلے آپ کی تصویریں دیکھی تھیں اسی لیے پہچان گئی۔

آشنہ نے صاف گوئی کی

لیکن آپ تو مر گئی تھیں نا۔ اور میں اور روہان آپ کی قبر پر بھی گئے تھے اس نے اتنی معصومیت سے کہا کہ نا چاہ کر بھی سب آنکھوں نم ہونے کے باوجود مسکرا دیے

لیکن میں تو زندہ ہوں۔

اسے بھی معصوم سی نتاشہ بہت پسند آئی۔

جی لیکن کیسے؟

”دوبارہ جھجکتے ہوئے سوال کیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

میں بتاتا ہوں سبکو۔

آغا جان نے سب کو اپنی جانب مخاطب کیا عجب بات تھی آشنہ زندہ کیسے تھی اور یہ بات آغا جان کیسے جانتے تھے اور انکا آشنہ سے کیا رشتہ تھا۔

روہان ابھی تک کچھ بھی نہیں بولا تھا ایک آنسو ٹوٹ کر گرا اور شرٹ میں جذب ہو گیا نظریں جھکی اور پھر جھکی رہیں۔

آشنہ بھی چھوٹی آشنہ کو گود میں بٹھائے طاہرہ بیگم کے ساتھ ٹک گئی دل میں بار بار
ایش کی کمی فیل ہو رہی تھی۔۔

آغا جان نے تمہید باندھی اور پھر ایک ایک پل ایک ایک بیتا لمحہ ایک ایک درد قرب
کی راتیں بتانے لگے۔ آشنہ نے جھٹکے سے ایک جگہ سر اٹھا کر انہیں دیکھا جہاں انہوں
نے آشنہ کو زخمی کرنے کا الزام بہرام کے سر دیا اور آشنہ کی زندگی بچا کر اسے ویمپائر
بنانے کا تاج ایش کے سر دیا۔ آشنہ نے دل ہی دل میں آغا جان کے کیے وعدہ کو سراہا
وہ اپنے وعدے پے پورا اتر رہے تھے۔۔

یہ بات ماننا سب کے لیے مشکل تھا کہ آشنہ ایک ویمپائر ہے اور سامنے بیٹھے آغا جان
ملکہ اور ٹین بھی ویمپائر ہیں۔

لیکن ویمپائر ایسا کچھ نہیں ہوتا یہ سب من گھڑت ہے۔۔
”اتنے ٹائم میں ارسلان اب بولا۔۔
باقی سب بھی اسی نظر سے آغا جان کو دیکھ رہے تھے۔

میں جانتا تھا یہ ماننا آپ سب کے لیے آسان نہیں ہے لیکن آشنہ کی آنکھوں کا بدلا رنگ اس بات کا بہت بڑا ثبوت ہے باقی آپ کو آپکی بیٹی بہتر بتا سکتی تھی ان دو سالوں میں آپ تک پہنچانا ہمیں بہتر نہیں لگا کیوں کہ آشنہ کی طبیعت ناساز ہی رہی تھی اب بالکل ٹھیک تھی تو ہم نے اس کام میں کسی قسم کی کوئی دیر نہیں کی۔۔

انکا لہجہ ایسا تھا کہ ہر دل پے گہرا اثر چھوڑ رہا تھا آخر وہ سردار رہ چکے تھے اور یہ فن تو ”انہیں اچھے سے آتا تھا۔۔

آشنہ نے بھی آغا جان کی بات کے ہاں میں سر ہلاتے اس بات کے سچ ہونے کی مہر لگا دی۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سب ایک عجیب کشمکش کا شکار تھے آشنہ کے دوبارہ سے انکی زندگیوں میں شامل ہونے سے سب جی جان سے خوش تھے لیکن اسکا ویسپائر بننا سب کو تکلیف دے رہا تھا خاص طور پے راحیل صاحب اور طاہرہ بیگم کو۔۔

ان دو سالوں میں بیتا ہر پل سب جان چکے تھے آشنہ کن کن تکلیفوں سے گزری تھی ”سب جان کر تکلیف میں تھے۔۔

اور آخری بات یہ کہ میرا بیٹا ایش آپ کی بیٹی سے محبت کرتا ہے تو ان لمحوں کو ضائع کیے بنا میں اپنے بیٹے کے لیے آپکی بیٹی کا ہاتھ مانگ رہا ہوں امید ہے خالی ہاتھ نہیں ”لوٹوں گا۔۔

”ماما ایش بہت اچھا ہے وہ آشو کو خوش رکھے گا۔۔ آیت آشنہ کی ایش کے لیے محبت ”دیکھ روہان کی محبت کو فراموش کر گئی۔۔

روہان پے سہی قیامت تو اب ٹوٹی تھی۔ آنکھوں کے کناروں سے مچلتے آنسوؤں کو گرنے سے پہلے ہی وہ ضبط کرتا وہاں سے چلا گیا سب نے اسے دیکھا لیکن آشنہ اسکے اس رویے سے حیران تھی وہ نا ہی آشنہ سے ملا تھا اور اب یوں اس کا محفل چھوڑ کر جانا۔

”نگین بیگم آشنہ کے آجانے سے تو خوش تھیں لیکن ایک بار پھر بیٹے کو کال کو ٹھہری میں جاتا دیکھ وہ تڑپی۔۔

”بابا ہمیں ہاں کر دینی چاہیے۔۔

رباب نے راحیل صاحب کے ہاتھ پے اپنا ہاتھ رکھا تو انھوں نے سر ہاں میں ہلا دیا۔ عقیل صاحب بھی خوش تھے وہ خود غرض بن کر زبردستی آشنہ کو اتخ گھر کی بہو

نہیں بنا سکتے تھے کیوں کہ آشنہ بھی اس فیصلے سے خوش تھی جو اس کے حق میں خدا نے لکھ دیا۔

مبارک ہو سب ایک دوسرے سے گلے ملتے آنے والے خوبصورت کل کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔

لیکن ان خوشیوں میں ایش نہیں تھا۔

راحیل صاحب کے آشنہ کو گھر لے جانے کے حکم پر آغا جان نے انہیں الگ لے جا کر بات کی۔

راحیل صاحب آشنہ آپ کی بیٹی آپ کا حق ہے اس پر لیکن آپ اگر اسے گھر لے کر جائیں گے تو لوگ طرح طرح کی باتیں بنائیں گے اور یہ ایک بیٹی ذات کے لیے ٹھیک نہیں

ان کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

راحیل صاحب بھی آشنہ پر کسی قسم کا کوئی الزام برداشت نہیں کر سکتے تھے تو اسی لیے آشنہ کے آیت کے ساتھ رہنے میں ہی انہوں نے حامی بھری اور جلد ہی ایش اور آشنہ کی شادی کی ڈیٹ فکس کر دی گئی۔ ٹین اور آیت کے اسرار پر راحیل صاحب

اور طاہرہ بیگم نے یہیں پے رہنے کی حامی بھر لی جبکہ عقیل صاحب نے بھی پاکستان
شفٹ ہونے کی خوشخبری سنائی
سب کے چہرے کھل اٹھے تھے کیوں کہ ایک بار پھر خوشیاں گھر کے آنگن میں اتری
تھیں۔

Second Last Epi part 1 ❤️

#ایش

#سیکنڈ_لاسٹ_سپیسوڈ

#پارٹ_ٹو

#زر قاکاظمی

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

روہان کہاں ہے؟

آشنہ نے کوئی دس بار لائے سے پوچھا تھا لیکن وہ ہر بار پتہ نہیں کا کہہ کر ٹال دیتی۔۔

میں یہاں ہوں

”اس سے پہلے کہ وہ پھر سے پوچھتی روہان کی آواز اسکے کانوں میں پڑی۔۔

بد تمیز کہاں تھے تم؟

آشنہ کی آواز بھرا گئی۔۔

کہیں نہیں بس من کا بوجھ ہلکا کرنے گیا تھا سوچ رہا تھا آفت کی پڑیا پھر سے آگئی
اس نے گہری نظروں سے آشنہ کا جائزہ لیا جو اسے پہلے زیادہ خوبصورت لگی۔۔

لا بُنْ رُوہان کو اتنا نارمل دیکھ کر ٹھٹکی
روہا

آشنہ خفا ہوئی۔

”جیسے جیسے

”روہان بھی اسکی طرف جھکا۔۔

تمہیں میری یاد نہیں آئی؟

نروٹھے پن سے کہا۔

پاگل میرے پاس اتنا ٹائم ہے جو میں تمہیں یاد کرتا۔

روہان نے اسکے سر پر ہلکی سے چپٹ لگائی اور بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ گیا آنسو گرے

”اور تکیے میں جذب ہو گئے۔۔

تم بہت برے ہو

وہ اسکی پائنتی والی سائیڈ پر بیٹھی اسے اتنی بے رخی کی امید روہان سے نہیں تھی۔۔

ہاں برا تو ہوں اسی لیے تمہارے قابل نہیں۔

آخری بات اس نے اتنی مدھم کہی کہ صرف وہ ہی سن پایا۔
 دفع ہو جاؤ میں تم سے بولتی ہی نہیں۔
 غصے کہتی کمرے سے نکل گئی۔

روہان -

لائبہ نے اوندھے منہ لیٹے روہان کو دیکھا
 جواب نہ دارہ

روہان تم آشنہ کو اگنور کیوں کر رہے ہو؟

وہ بیڈ پے روہان کے پاس ہی بیٹھ گئی

کیوں کہ میں اسے اپنی محبت کا احساس نہیں کروانا چاہتا۔

وہ ایک جھٹکے سے اٹھا لائبہ کا دل اسکی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو دیکھ کر ہی کٹ کر
 ”رہ گیا۔“

روہان لائبہ کے گلے لگا اسے اس پل کسی سہارے کی ضرورت تھی۔ جو اسے بہن کے
 ”علاوہ کوئی نہیں دے سکتا تھا۔“

روہان کی سسکیاں کمرے میں داخل ہوتی نتاشہ نے سنی تو وہیں قدم جم گئے روہان کا یوں آشنہ کے روبرو ہونا اور ایک بار پھر اسے اسکی محبت کا جنون سوار ہونا نتاشہ کے لیے سہنا کتنا مشکل تھا یہ تو وہ ہی جانتی تھی۔

لائبہ بھی خاموش آنسو بہاتی روہان کو دلا سے دے رہی تھی۔ نتاشہ کو کمرے میں دیکھ اس نے بے بسی سے نتاشہ کو دیکھا جیسے کہنا چاہ رہی ہو کہ روہان اب پھر سے ٹھیک نہیں ہو پائے گا

نتاشہ سے وہاں کھڑے رہنا محال ہو رہا تھا اسی لیے وہاں سے چلی گئی لیکن دل ہی دل میں روہان کے سکون کی دعا مانگی۔ سچے دل سے کی گئی دعا خدا کبھی رد نہیں کرتا اور ”شاید نتاشہ کی دعا جلد کی روہان کے حق میں قبول ہونے والی تھی۔“

<https://www.classicurdumaterial.com/>

.....Support@classicurdumaterial.com.....

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ایش رات کے پچھلے پہر گھر میں داخل ہوئی ہر طرف گہری خاموشی کا راج تھا جانے اسکے جانے کے بعد کیا ہوا ہو گا یہی سوچتے اس نے لائٹس اون کی تو پورا گھر روشنیوں میں نہا گیا۔

بڑوں اور روہان کے علاوہ باقی سب اسی کے انتظار میں سامنے کھڑے تھے آپ سب؟

وہ ایک ایک قدم لیتا سب کے قریب پہنچا۔

”جی ہم سب --

ٹین اور آیت نے یک زبان کہا

آشو کہاں ہے؟

”اسے سب میں آشنہ کہیں نظر نہیں آئی --

ہائے میں نے اتنا ہینڈ سم ویمپائر تو اپنی پوری لائف میں نہیں دیکھا۔

نتاشہ نے لائبہ کے کان میں سرگوشی کی

شششش

لائبہ نے اسے ٹھوکا۔

”آشنہ کو مشترکہ سرس لے جا چکے ہیں --

”ٹین نے مصنوعی افسوس کیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ٹین تم جانتے ہو میں اپنے آس پاس اسے محسوس کر سکتا ہوں۔

”اسکے چہرے پے حد درجہ سنجیدگی تھی۔

اففففف

”آیت نے بھی اپنا سر پیٹا --

ایش آپ کھانا کھائیں گے؟

رباب کو یہ پوچھنا تو عجیب لگا لیکن پھر بھی پوچھ لیا۔

یہ آپنی آپ کھانا لگا دیں۔ بھابھی آشوو؟
 ’رباب کو کہتے اس نے سوالیہ نظروں سے آیت کو دیکھا۔۔

وہ ماما کے پاس تھی تو وہیں سو گئی
 اس نے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کیے ایش کو بتایا۔۔
 جی اچھا۔

”مختصر کہتے وہ ٹین کو بہت پیابچہ لگا۔۔

ایش بھائی آپ کو گڈ نیوز دوں؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

نتاشہ کے لیے اب اور کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔
 ہمہمم

”اس نے کہتے ہی ٹین کے ساتھ سیٹ سنبھالی اور کشن گود میں رکھا۔۔
 جان من آپ میری چھوٹی سالی کے شوہر بننے کے لیے منتخب کر دیے گئے میں اسکا گھر
 کا آپ سے بڑا داماد ہوں تو اس حساب سے آج سے آپ مجھے آپ کہہ کر بلائیں
 گے۔۔

ٹین نے پوری بات کہہ ڈالی۔ لیکن ایش کے دھیان پہلی بات پے ہی اٹک گیا۔

کیا یہ سچ ہے ؟

”اس نے آیت سے تصدیق چاہی۔۔

”جی ہاں جی آیت کی جگہ لائبہ نے جواب دیا۔۔

ایش کی خوشی دیدنی تھی۔ وہ پھولے نہیں سما رہا تھا جو سنجیدگی چہرے پے لے کر وہ گھر میں داخل ہوا تھا اب اسکا نام و نشان بھی نہیں تھا۔ ”مسکراہٹ چہرے پے سجائے رات گئے تک سب باتوں میں مشغول رہے ایش ارسلان رباب لائبہ اور نتاشہ کو بھی بہت ”پسند آیا تھا لیکن دل ہی دل میں لائبہ اب بھی روہان کے لیے پریشان تھی۔۔

.....<https://www.classicurdumaterial.com/>.....

Support@classicurdumaterial.com

سب کو آیت کے گھر پے دیکھ ایمن حنا دونوں پریشان تھیں وہ آیت کے کہنے پے یہاں آئیں لیکن اب تو ماحول ہی بدلہ بدلہ لگ رہا تھا۔۔

ایمووو

ایک مانوس سے آواز ایمن کو سنائی دی۔

”دونوں نے بیک وقت پلٹ کر دیکھا۔۔

سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے کیوں کہ وہ جانتے تھے اب ان کا ایک بار پھر سے رونے کا سین اون ہو چکا ہے۔

آشنہ بنا ایک منٹ ضائع کیے دونوں کے گلے لگی۔ وہ دونوں ابھی بھی خواب کن کیفیت میں آشنہ کو دیکھ رہی تھیں۔

آشو

”ایمن نے پہل کی۔۔

ہاں

بھرائے لہجے میں کہتی وہ دونوں سے الگ ہوئی۔۔

تم زندہ ہو؟

”حنانے بھی رباب کی طرح چھو کر اسے محسوس کیا۔۔

حنووووو

اس نے حنا کا ہاتھ تھاما۔

اب دونوں کو یقین ہو گیا تھا کہ آشنہ سچ میں زندہ ہے اب کی بار دونوں نے آشنہ کو خود میں بھینچ لیا۔ تینوں رو رہی تھیں۔۔

اففففففف تنیوں ایک ساتھ رو کر میرے کانوں کا کیوں بیڑا غرق کر رہی ہو؟
 ”ٹین کانوں پے ہاتھ رکھتا انکے سر پے سوار تھا۔

ٹین کی بات پے تینوں الگ ہوئیں۔
 رونے تو دو۔

”ایمن آنکھیں صاف کرتی بار بار آشنہ کے ہونے کا یقین کر رہی تھی۔
 جنگلی بھالو اتنا روگی تو یہاں سیلاب آ جائے گا ہم سب تو نکل جائیں گے تم ضرور اپنے
 موٹاپے کی وجہ سے یہیں کہیں پڑی رہ جاؤ گی آشنہ کو تو پھر بھی ایش نے بچالیا تھا
 تمہیں بچانے کے لیے تو کوئی ویسپائر بھی تیار نہیں ہو گا۔
 ”سب دبی دبی ہسی ہستے ٹین اور ایمن کو دیکھ رہے تھے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

آشوو اسکا منہ بند کرواؤ
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ایمن نے شکوہ کناں نظروں سے آشنہ کو دیکھا۔ لیکن اچانک اسکا دماغ بھک سے اڑا
 تمہاری آنکھوں کا کلر؟

آشنہ ایمن کے سوال پے مسکرائی۔ ٹین نے اپنا سر پیٹا کیوں کہ ایک بار پھر ان دونوں
 کو ساری کہانی سنانی پڑنی تھی۔

تو اگلے آدھے گھنٹے میں ٹین نے لفظ با لفظ ایمن اور حنا کو بتا دیا۔ وہ کہیں پے آشنہ کے درد کا سوچ کر ایش پے غصہ ہوتی تو کہیں ایش کی محبت دیکھ کر انھیں آشنہ پے رشک ہوتا تو یوں کھٹے میٹھے انداز میں ساری کہانی دونوں نے سنی۔

لیکن ان سے کچھ بھی چھپایا نہیں گیا تھا۔ سب سچ سچ بتایا گیا کیوں کہ یہ پہلے ہی مری میں آشنہ کے کڈنیپ ہونے کی قہ جانتی تھیں اس لیے ایمن کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ بہرام انکے سامنے آئے اور وہ اس کا کچور بنا دے۔

کول ڈاؤن جنگلی بھالو اتنا غصہ نا کرو۔

ٹین نے ایمن کے تاثرات دیکھے تو اسے ریلیکس کیا۔

”آشو و میں نے تجھے بہت مس کیا ایمن نے آشنہ کے گرد باہیں پھیلائی۔

مجھے بھی۔

”آشنہ نے بھی اپنی جان سے عزیز دوستوں کو محبت سے دیکھا۔

لائبہ کی کمیل کے لیے ہسندیدگی کے بارے میں ٹین اور ایش نے عقیل صاحب سے بات کی ان دنوں میں وہ دونوں ہی عقیل صاحب کے بہت کلوز ہو چکے تھے چونکہ راحیل صاحب کی نسبت عقیل صاحب فرینڈلی تھے۔

کمیل کا رشتہ آیا اور بنا کسی روکاؤ کے ہاں ہو گئی کمیل عقیل صاحب اور راحیل صاحب کو بھی پسند آیا تو گھر کے بڑوں نے ایک ہی ڈیٹ پے لائبر اور کمیل کی تو دوسری طرف آشنہ اور ایش کی شادی کی ڈیٹ فکس کی۔

روہان ان دنوں میں پہلے سے زیادہ خاموش تو ہو چکا تھا لیکن آہستہ آہستہ سب نے مل کر اسے کافی حد تک ٹھیک کر لیا تھا اس کا دل اب پہلے سے مطمئن تھا کیوں کہ اب وہ اکیلا نہیں اسکے ساتھ نتاشہ بھی تھی جو اس سے بے پناہ محبت کرتی تھی ہاں آشنہ کا سامنا وہ بہت کم کرتا تھا۔

عقیل صاحب کے فون پے نتاشہ کے والدین بھی پاکستان پہنچ چکے تھے۔
نتاشہ اور روہان کے رشتہ کی بات کی گئی۔ روہان پہلے ہی نتاشہ کے گھر والوں کو بہت پسند تھا اور دیکھا بھالا لڑکا تھا یوں ایک تیسرا رشتہ بھی طے ہوا جس میں نا تو روہان کو کسی قسم کا کوئی اعتراض تھا اور نتاشہ تو پہلے ہی روہان کے لیے اپنے پنتے جذبوں سے اپنے والدین کو آگاہ کر چکی تھی انھیں بیٹی کی پسند پے کوئی اعتراض نہیں تھا۔

دو شادیاں جبکہ روہان اور نتاشہ کے نکاح کی ڈیٹ فکس کر دی گئی۔

پورے گھر میں جشن کا سماں تھا۔ گھر کے بڑوں کے فیصلے کے مطابق شادیاں سمپل طریقے سے ہی کرنے کا فیصلہ ہوا کیوں کہ اپنوں کو وہ اس شادی پے بلا کر مخالفت اور انگلیاں اٹھانے کا کوئی موقع نہیں دینا چاہتے تھے نتاشہ کے والدین بھی اسی بات پے راضی تھے۔

صرف کمیل کی طرف سے آنے والے لوگوں پے کوئی پابندی نہیں تھی۔۔

ایش تمہیں ہمارے ساتھ چلنا ہو گا۔

ملکہ نے ایش کو اطلاع دی

لیکن کیوں؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

اس نے تیوری چڑھائی۔

کیوں کہ بیٹا یہ لڑکی والوں کا گھر ہے۔ اور آپ یہاں نہیں رہ سکتے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

طاہرہ بیگم نے مسکراہٹ دبائی اس وقت سب لاؤنج میں بیٹھے چائے اور موسم کو انجوائے کر رہے تھے۔

”لیکن ماما یہ تو غلط ہے۔“

آشنہ کے دیکھا دیکھی ایش بھی طاہرہ بیگم کو ماما کہنے لگا تھا۔۔

ناجی نامیری غیرت گوارہ نہیں کرتی پرائے مرد کو اپنے گھر رکھوں۔ میری جوان بہن

ہے

”ٹین ٹانگ پے ٹانگ چڑھا کر بڑے بھائی ہونے کا فرض ادا کیا۔

کیا کہا تم نے پرایا مرد

”ایش شرٹ کے بازو فولڈ کرتا ٹین کی جانب شکاری نظروں سے دیکھتے بڑھا۔

ٹین نے ایش کو اپنی طرف آتا دیکھ بھاگنا ہی مناسب سمجھا۔

منظر کچھ یوں تھا ٹین کبھی راحیل صاحب کی کرسی کے پیچھے کھڑا ہوتا تو کبھی آشنہ کو درمیان میں حائل کرتا۔ لیکن آج اسکی شامت ایش کے ہاتھوں لکھی تھی۔

ایش نے ایک ہی دفعہ اسے گردن سے دبوچا اور دوزمین پے جا گرے ٹین نیچے لیٹے جبکہ ایش اسکے گھٹنوں کے ساتھ ٹیک لگاتا وہیں نرم گھاس پے بیٹھ گیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

”سب ان حسین پلوں کی ہمیشگی کی دعا کر رہے تھے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اور ایش کی لاکھ منتوں کے بعد بھی آغا جان اسے اپنے ساتھ لے گئے۔

آشنہ کی مہندی کا جوڑا کہاں رکھا ہے؟

نگین بیگم پریشان سے ڈریس ڈھونڈ رہیں تھیں لیکن ڈریس تھا جس نے ناملنے کی قسم

کھالی تھی اب انھوں نے نتاشہ سے پوچھا۔

آنی وہ ڈریسنگ روم میں چیک کریں میں نے وہیں پے دیکھا تھا۔

وہ ڈریسر کے سامنے کھڑی اپنے بالوں کو ڈرائی کر رہی تھی۔
نگین بیگم نتاشہ کے کہنے پے ڈریسنگ روم میں گئیں اور وہیں انھیں آخر کار ڈریس نظر
آ ہی گیا۔۔

تم بھی جلدی سے ڈریس چنچ کرو کچھ ہی دیر میں بیوٹیشن آتی ہی ہو گی۔
انھوں نے نتاشہ کو ہدایت کی اور خود ڈریس لیے وہاں سے چلی گئیں۔۔

رباب آپنی آشنہ ابھی تک سو رہی ہے مجھے سمجھ نہیں آتی اس قدر کاہل ویمپائر بن کر
ہمارا نام ہی خراب کروانا تھا تو بھلا انسان ہی رہتی۔۔
ٹین نے بے خبر سوئی ہوئی آشنہ کو دیکھ کر آیت سے اسکی شکایت کی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

ہا ہا اسکی نیند بچپن سے ہی اتنی گہری ہے اب اسے ایش ہی اٹھا سکتا ہے۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

: میں حاضر

نام پے ہی ایش کسی جن کی طرح وہاں حاضر ہوا۔ رباب اور ٹین دونوں اپنی جگہ سے
اچھلے

توبہ ایش تم نے تو ڈرا ہی دیا۔

رباب نے اپنے دھڑکتے دل پے ہاتھ رکھا۔

مسٹر ایش سردار ہونے کے باوجود آپکو مینرز کسی نے نہیں سیکھائے کہ وداؤٹ پر میشن کسی کے گھر داخل نہیں ہوتے اور تمہاری طرح حاضر نہیں ہوتے۔

وہ ویسپائر ہو کر ایش کی اتنی پرفیکٹ ٹائمنگ پے اپنا معصوم سا دل پکڑے کھڑا تھا۔

فضول کی باتیں اور اونچی آواز مجھے آشنہ کے سوئے ہوئے بالکل پسند نہیں سو آپ یہاں سے دفع آئی مین جاسکتے ہیں ایش نے دروازے کی طرف اشارہ کر کے ٹین کو راستہ ”دیکھایا۔۔۔۔“

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ایش

رباب نے اسے گھورا۔

سوری آپي لیکن یہ آشوو کی نیند ڈسٹرب کر رہا ہے۔

وہ پہلے جیسا ایش بالکل نہیں رہا تھا یہ ایش تو سب کی عزت کرنے والا سب سے محبت ”کرنے والا تھا۔۔“

میرے معصوم شوہر کو اپنے ظلم کی زد سے دور رکھیں۔

آیت بھی گزر رہی تھی تو ان سب کو یہاں پا کر اندر چلی آئی۔۔

بھابھی معصوم شوہر کو لے جائیں۔ میری وائف کی نیند خراب ہو رہی ہے۔۔
وہ سوئی ہوئی آشنہ کی پائنتی والی سائیڈ پے بیٹھا۔۔

ٹین تم چلو میرے ساتھ یہاں سب تمہارے دشمن ہیں۔
رباب ٹین کو ساتھ لیے وہاں سے نکلی جب کہ آیت بھی اپنی مسکراہٹ دباتی کمرے
سے نکل گئی۔

.....اففففف اتنی سست ہے نا یہ لڑکی
آشنہ پے بستر درست کرتے وہ اسکے پاس ہی بیٹھ گیا۔
آشووووو
اس نے مدھم آواز میں کہا۔

لیکن جواب ندار
اٹھ جا کاہل ویمپائر۔

آج مہندی ہے ہماری اور تمہارے یوں سونے کی وجہ سے ایک دن اور لیٹ نا ہو جائے

-

وہ افسوس سے سر ہلاتا کھڑا ہوا اب آخری حل تھا جس کو کرنے کے بعد وہ خود غائب ہو جاتا۔

آشنہ کو ایسا محسوس ہوا جیسے پانی کا سیلاب آ گیا ہو وہ اٹھی تو پوری پانی میں نہا چکی تھی۔ لیکن کمرے میں اسکے علاوہ کوئی دوسرا موجود نہیں تھا غصے سے یہاں وہاں دیکھتی نیچے اتری۔ سیلپرز پہن کر کمرے سے باہر جھانکا لیکن کوئی نا دکھا۔ یہ کام ایش کا ہے دل نے گواہی دی۔ ایش سامنے آجائیں بدلہ نالیا تو نام بدل دیجیے گا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

.....<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>.....

ڈھلتی شام اور رنگوں میں ڈوبا گھر اور اس گھر میں رنگی تتلیاں۔
گھر کے لان میں مہندی کا فنگشن رکھا گیا تھا۔

آخر وہ پل آہی گئے جس کا میرے ریڈرز کو بے صبری سے انتظار تھا۔

سب کو مہندی کے فنگشن کے لیے ریڈی ہو چکے تھے۔ ایش اور کمیل کی فیمیلز بھی پہنچ گئیں۔

روہان اور کمیل نے وائٹ قمیض اور ڈھول سلوار پے بلو ویسکوٹ جبکہ ایش اور ٹین نے وائٹ سلوار قمیض پے محرون ویسکوٹ پہن رکھی تھیں اجلے اجلے چہروں کے ساتھ وہ چاروں سیٹج پے جبکہ ارسلان بچارا بڑوں کا فرض ادا کرتا کاموں میں مصروف تھا۔ کچھ ہی دیر میں سیٹج کی اصل رونقوں کو لایا گیا۔

لائبہ اور آشنہ - ایمن نتاشہ رباب اور آیت کے ہمراہ سیٹج تک پہنچیں۔

آشنہ لائبہ کے لائبہ نے گرین گولڈن کام کیے فراک جبکہ اسے ہم رنگ چوڑی دار پہجامے پہن رکھے تھے آشنہ کا دوپٹہ گولڈن اور لائبہ نے گرین دوپٹہ کدھے پے نفاست سے سیٹ کیا دونوں پھولوں سے بنی زیور زیب تن کر رکھا تھا دونوں کے چہرے میک اپ سے عاری تھے ہونٹوں کو لپسٹک سے گلابی کر دینا ہی انھیں خوبصورت بنا رہا تھا۔

ایش اور کمیل نے بڑھ کر لائبہ اور آشنہ کو سیٹج پے چڑنے میں مدد کی تو وہاں کھڑے ہر نفوس نے تالیاں بجا کر انھیں داد دی۔

تم بھی آ جاؤ ورنہ بعد میں اپنے موٹاپے کی وجہ سے سیٹج پے چڑنا مشکل ہو جائے گا۔ ٹین ایمن کو آج بھی تنگ کرنے سے بعض نہیں آیا تھا۔

ٹین۔

آیت نے گھوری سے نوازہ۔۔

یہ آنکھوں سے قتل مت کرو پہلے ہی اتنی پیاری لگ رہی ہو دل کر رہا ہے انڈیا کی طرح پونر دیواہ کروالوں۔

ایمن سے دھیان ہٹاتے اب اسکی توپوں کا رخ آیت کی طرف تھا۔
کبھی ناسدھرنا تو تمہاری قسمت میں لکھ دیا گیا ہے۔
آیت پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی۔

جنگلی بھالو اب تمہارا بھی دل کر رہا سیٹج پے آنے کو جو یوں کھڑی ہو۔؟

ایمن کو وہاں کھڑا دیکھ ایک بار پھر ٹین کی زبان پے کجھلی ہوئی
تم دفع ہو جاؤ

وہ بھی غصے سے کہتی وہاں سے چلی گئی۔

پتہ نہیں ہر لڑکی مجھے دفع ہو جانے کا ہی کیوں کہتی ہے ہوں ںن
خود کلامی کرتے وہ بھی سیٹج پے بیٹھے جوڑوں کی کلاس لینے کا سوچ کر انکی طرف بڑھ گیا۔۔

روہان۔

روہان کسی کام سے جا رہا تھا تو اپنے پیچھے نتاشہ کی آواز سن کر وہیں رکا لیکن پلٹا نہیں جی۔

وہ اب روہان کے سامنے کھڑی تھی۔

بالوں کو کھلا چھوڑا ہلکا پھلکا میک اپ جو اسکے نین نقش کو مزید نمایا کر رہا تھا ٹخنوں تک جاتا لمبا بلو فراک لیکن آج پہلے کی نسبت دوپٹہ اچھے سے سیٹ کیا گیا تھا اسکا دودھیا رنگ چہرے پر پڑتی لاسٹوں سے اور چمک رہا تھا۔ روہان یک ٹک اسے دیکھ رہا آج سے پہلے اس نے کبھی نتاشہ کو اتنے غور سے نہیں دیکھا تھا۔

روہان وہ دارصل میں مصروفیات میں تم سے پوچھ ہی نہیں پائی تم اس نکاح سے خوش تو ہو نا

روہان کیا بتاتا وہ تو ابھی تک نتاشہ کے سحر سے ہی نہیں نکل پا رہا تھا۔

روہان کی جانب سے خاموشی پا کر اسے اپنا جواب مل گیا۔

اوہ تو مطلب تم خوش نہیں ہو میں ابھی جا کر عقیل انکل سے بات کر لیتی ہوں۔

آنکھوں میں ڈولتا پانی چھپائے وہ وہاں سے جانے لگی جب روہان کا سحر ٹوٹا اور اس نے اسکا ہاتھ پکڑ کر ایک بار پھر اپنے سامنے کیا۔

مس معصومہ۔

ایک تو ہو اتنی پیاری اور اوپر سے یہ ادائیں جان لینی ہے کیا بچے کی؟

اسنے طاہرانہ نگاہ نتاشہ پے ڈالی ۔

روہان ۔

وہ نروٹھے پن سے گویا ہوئی ۔

جی جانِ روہان

اس کے اس لفظ پے ہی نتاشہ کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی۔

اور یہ خرافاتی دماغ اپنے پاس رکھو شادی کے بعد چلانا ۔ اور میری خاموشی کو اچھا نام نہیں دے سکی تو جلدی سے نکاح نا کرنے والی بات کر دی پاگل ۔

اس نے ہلکی سے چپت نتاشہ کے سر پے لگائی جس سے وہ دل و جان سے مسکرائی۔۔
مطلب تم راضی ہو؟

اس نے خوشی سے چہکتے ہوئے روہان کو دیکھا۔

توبہ یہ بھی زمانہ آنا تھا جب لڑکیاں بنا کسی شرم و حیا کے اپنے ہونے والے شوہر کے سامنے پھدک کے اپنی شادی پے خوش ہوتی دیکھنی تھی۔

اس نے کسی اماں دادی کی طرح افسوس کیا جس پے نتاشہ ہسی اور ہستی ہی چلی گئی اور یہ پل روہان نے اپنے کیمرے میں قید کر لیے۔۔

مہندی کا فنگشن زور و شور سے اپنے اختتام کو پہنچا۔ ایش نے ساری رسمیں زندگی میں پہلی بار دیکھی تھیں کیوں کہ ٹین کی شادی بھی وہ مس کر چکا تھا سو اس نے آج کے پورے

فنگشن کو بھر پور انجوائے کیا لیکن آشنہ ضرور تھک گئی تھی۔ اور اگلے چند پلوں میں سب تھکے ہارے اپنے اپنے گھروں کو لوٹے۔
 اب گھر کے ٹی وی لاؤنج میں گھر کے افراد ہی رہ گئے تھے رباب نے سب کو چائے اور لوازمات پیش کیے ٹین ارسلان اور ایش لان میں ہوئی ڈیکوریشن اتروا رہے تھے اور روہان کبھی انکی مدد کرواتا تو کبھی تھک کر بیٹھ جاتا۔

ساری لڑکیاں اپنی الگ ٹولی بنائے بیٹھ کر خوش گپیوں میں مصروف تھیں اور گھر کے بڑے اپنی باتوں اور کل کی پلیننگ میں مگن تھے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

آشودو میری گود میں سر رکھ لو۔

نتاشہ نے تھکی تھکی آشنہ کو دیکھا تو آفر کی ان دنوں میں وہ دونوں بھی ایک دوسرے کے بہت کلوز ہو چکی تھیں اسی لیے بے تکلفی سے کہتے اس نے آشنہ کا سر خود ہی اپنی گود میں رکھ لیا۔

آیت میرے کپڑے نکال دے یار۔

ٹین تھکا تھکا ان لڑکیوں کی طرف بڑھا۔ آیت ٹین کی بات سنتے اٹھنے ہی والی تھی جب لائبرے نے ہاتھ پکڑ کر بیٹھا دیا۔

ٹین بھائی آپ خود لے لیں وہ بھی تھکی ہوئی ہے۔
دو ٹوک بات کر کے وہ پھر سے باتیں کرنے لگی۔

یہ کہیں شوہر پے ہاوی ہونے کے نسخے تو نہیں بتا رہی میری بیوی کو؟
انہیں یوں کھسر پھسر کرتا دیکھ ٹین نے آئی برو اچکائی۔
آپ پے وہ پہلے ہی ہاوی ہیں اسکی ضرورت نہیں پڑے گی۔
نتاشہ نے بھی حصہ لیا۔

چھوٹی چڑیا تم نے بھی پارٹی بدل لی۔

ٹین نے مصنوعی افسوس سے کہا

جا آیت بی بی اپنے شوہر کو کپڑے دے کر آور نہ یہ ہماری باتوں کا مزہ خراب کرے گا
ایمن ٹین کے بار بار ڈسٹرب کرنے سے تنگ آ کر آیت کو اٹھانے لگی۔

تمہاری باتوں میں بھی مزہ ہے بچیوں کے منہ دیکھو تمہاری باتیں سن سن کر بد مزہ
ہوئے پڑے ہیں۔

آیت ٹین کی بات پے ہسی جبکہ باقیوں نے بھی اس ہسی میں ساتھ دیا۔ جبکہ ایمن کھا
جانے والی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

میرے معصوم شوہر سے اپنی نظریں ہٹاؤ
آیت ایمن کو شرارت سے کہتی ٹین کو پکڑے وہاں سے بھاگی کیا گمان تھا کہ ایمن غصے
میں کوئی چیز ہی اٹھا کر مار دیتی۔۔۔

آج بارات ڈے تھا سو لوگوں کی زیادہ آمد و رفت کی وجہ سے فنگشن حال میں تھا۔
رات کا سماں اور چاروں طرف پھیلی یہ روشنیاں ماحول کو پرسکون بنانے کا کام اچھے
سے سرانجام دے رہیں تھیں۔

بارات کا استقبال زور و شور سے کیا گیا۔ لڑکیوں نے پھولوں کی برسات کر دی جن کے
نیچے ٹین نے کھڑے ہونا تو فرض سمجھا۔۔۔

آج سیٹج پے تین دولہے تھے اور ان تینوں کی سیم ڈریسز ٹین کے کہنے پے بنوائے گئے
۔ ایش نے بلیک تھری پیس اور وائٹ شرٹ جو کوٹ کے بٹن کھولے ہونے کی وجہ نظر
آ رہی تھی بالوں کو جیل سے سیٹ کیے آنکھوں میں ڈھیروں چمک لیا وہ کسی ریاست کا
ماڈرن شہزادہ لگ رہا تھا۔۔

کمیل نے بلو جبکہ روہان نے گرے تھری پیس پہن کر سٹیج کی شان بڑھائی۔۔

کل کی نسبت آج ٹین اور ارسلان کے ڈریسنگ ایک جیسی تھی بلو قمیض سلوار پہنے بالوں کو نفاست سے سیٹ کیے وہ دونوں بھی بہت سی نظروں کا مرکز بنے بیٹھے تھے۔۔

یار یہ کوئی لگانے والا گانا ہے؟

ٹین پچھلے آدھے گھنٹے سے ڈے جے کے لگائے گانے سن سن کر بور ہو گیا تھا اب اس کے سر پے کھڑا اسے کڑی نظروں سے دیکھنے لگا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سر آپ بتا دیں کون سا لگاؤں
ڈی جے نے ہیڈ فون اتار کر ٹین کی مرضی پوچھی۔

ہممممم ایک کام کرو

کوئی رومنٹک سا سونگ پلے کر دو۔

وہ اپنی چوائس بتاتا وہاں سے چلا گیا اور چند پلوں میں ہی اسکے چہرے پے مسکراہٹ چھا گئی کیوں کہ گانا ماحول کو کافی خوشگوار بنا رہا تھا۔۔

پل ایک پل میں ہی تھم سا گیا۔

تو ہاتھ میں ہاتھ جو دے گیا

چلوں میں جہاں جائے تو

دائیں میں تیرے بائیں تو

ہوں رت میں ہوائیں تو

ساتھیا۔

ہسوں میں جب گائے تو

روؤں میں مرجھائے تو

بھیکوں میں بھر سا آئے تو

ساتھیا

سایہ میرا ہے تیری شکل

حال ہے ایسا کچھ آج کل

صبح میں ہوں تو دھوپ ہے

میں آئینہ ہوں تو روپ ہے

یہ تیرا ساتھ خوب ہے ہمسفر

وہ مصروف سے آیت کو دیکھتا اس گانے کو محسوس کر رہا تھا۔

آیت کو کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی تو اس طرف دیکھا جہاں ٹین محبت سے
اسے دیکھ رہا تھا

عین اسی ٹائم پے لفظوں کا کیا خوب استعمال ہوا۔

تو عشق کے سارے رنگ دے گیا
پھر کھینچ کے اپنے سنگ لے گیا
کہیں پے کھو جائیں چل
جہاں یہ رک جائیں پل
کبھی نا پھر آئے کل

ساتھیا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ایک مانگے اگر سو خواب دوں
تو رہے خوش میں آباد ہوں
بے اختیار دونوں کے لبوں کو مسکراہٹ سے چھوا۔

تو سب سے جدا جدا سا ہے
تو اپنی طرح طرح سا ہے

مجھے لگتا نہیں ہے تو دوسرا۔

میں اسکا شوہر ہوں اس نے خود سے ہی ہم کلامی کی۔

پل ایک پل میں ہی تھم سا گیا

تو ہاتھ میں ہاتھ جو دے گیا

چلوں میں جہاں جائے تو

دائیں میں تیرے بائیں تو

ہوں رت میں ہوائیں تو

ساتھیا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ٹین اس گانے میں اس قدر کھو چکا تھا کہ اپنے قریب کھڑے ایش کی آواز بھی اسکے

کانوں میں نا پڑی

گانے کے ختم ہوتے ہی وہ اپنی دنیا میں واپس آیا۔

جناب یہ آنکھ مٹکا بعد میں کر لینا۔ پہلے میری شادی تو ہو لینے دے

ایش اس کو یوں آیت کو دیکھتا دیکھ سٹیج سے یہاں تک آیا تھا۔

تو میں نے کب منع کیا۔ آج تیری ہی تو شادی ہے میں تو بس گانے لگا کر ہی ماحول کو فیل کر سکتا ہوں ورنہ تو میری شادی ایسی ہوئی ہے جیسے میں لڑکی لینے نہیں محفل میں شرکت کرنے گیا ہوں

افسوس سے کہتے اسے اپنی شادی یاد آئی۔

ہائے چلو کوئی نہیں آج انجوائے کر لو۔

ایش نے رحم سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا جیسے ٹین نے جھٹکا۔

سٹیج پر جا کیوں کہ اب دلہن آنے والی ہے اور توبہ دلہن بھی آشنہ ہو۔

اس نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگایا۔

ایش اسے تیوری چڑھائے دیکھے سٹیج کی جانب بڑھا کیوں کہ اب سچ میں دلہن کی آمد کا

شور ہونے لگا تھا۔

آشنہ لائبہ اور مناشہ تینوں اپنے لہنگے سنبھالتی ایمن اور رباب کے ہمراہ سٹیج کے قریب

پہنچی اور آج ان کو سٹیج پر لانے میں ہارون بھی شامل تھا۔

سب نے انکے سٹیج پر بیٹھتے ہی ہوٹنگ کی۔

آشنہ نے ریڈ لہنگا اور ریڈ ہی گھٹنوں تک آتی شرٹ زیب تن کی تھی بالوں کا جوڑا بنائے

اس پر نفاست سے دوپٹہ سیٹ کیا گیا آج پہلے کی نسبت ہیوی جیولری تھی بیوٹیشن نے

مہارت سے میک اپ کی اس کی خوبصورتی میں چار چاند لگا دیے تھے نیلی آنکھیں آج اٹھنے سے عاری تھیں ایش من ہی من میں کہیں بار اسکی نظر اتار چکا تھا۔

لاٹہ محرون گاؤں جو زمین کو چھوتا گھیر دار ہونے کی وجہ سے وہ کسی فیری کی طرح لگ رہی تھی معصوم چہرہ آج میک اپ کے مختلف رنگوں پے چھپا اور خوبصورت لگنے لگا تھا کمیل کو اپنی محبت اور اپنی قسمت پے رشک ہوا۔

نتاشہ لائٹ پنک کلر میں گھیر دار فراک پہنے نیچرل میک اپ کیے وہ ہارون کے دل کو چھوتی ہوئی بار بار اپنی پلکوں کی جھال کو کبھی اٹھاتی تو کبھی گرا لیتی۔ ہارون کے دل سے تب ایک ہی بات نکلی کہ اللہ کے ہر کام میں حکمت ہے۔

اور یوں ہی تینوں کا آشنہ راحیل سے آشنہ ایش کا لاٹہ عقیل سے لاٹہ کمیل کا اور نتاشہ سلطان سے نتاشہ روہان کا سفر طے ہوا۔

اور آج کی یہ شام بھی ڈھیروں خوشیاں اپنے سنگ لیے اختتام کو پہنچی۔

بیڈ پے گھونگھٹ کیے اسے کافی وقت بیت گیا لیکن ایش کمرے میں ابھی تک نہیں آیا تھا۔

تھکن کی وجہ سے کمرے سیدھی کرنے کے لیے جیسے ہی بیڈ کا کراؤن سے ٹیک لگائی تو نیند نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔

ایش سب کو رخصت کر کے کمرے میں داخل ہوا تو اپنے تاخیر سے آنے کا احساس ہوا۔ چلتا ہوا بیڈ کے پاس آیا تو نگاہیں گھونگھٹ پے چھپے چہرے پے گئیں۔ اس نے مسکراتے ہوئے گھونگھٹ اٹھایا تو وہ دنیا سے بے خبر اپنی گہری نیند کے مزے لے رہی تھی۔ ایش نے اپنے لب اسکی ہیشانی پے رکھے اور آنے والی زندگی میں اسے ہمیشہ خوش رکھنے کا وعدہ کرتے ہوئے تکیہ اسکے سر کے نیچے سیٹ کیا۔ جیولری اتار کر سائیڈ ٹیبل پے رکھی اور پنز سے سیٹ دوپٹہ بھی اتار کر صوفے پے رکھا۔ بالوں کو جوڑے سے آزاد کیا تاکہ اسکی نیند میں کسی قسم کی کوئی ڈسٹر بنس نا ہو۔ یہ سارا عمل اس نے اتنے آرام سے کیا کہ ایک پل کے لیے بھی آشنہ کی نیند خراب نہیں ہوئی۔

وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا کچھ ہی دیر میں وہ بھء کپڑے چینج کرتا آشنہ کے ساتھ ہی آکر لیٹ گیا۔ اسکے بالوں کو سہلاتے وہ بھی انجانے پلوں میں نیند میں گم ہو گیا۔۔۔ اور آج ان کی محبت کا قصہ اس خوبصورت رشتے میں بندھ کر مزید خوبصورت بن گیا۔۔

*****_

ولیمہ کی تقریب بھی خیر و عافیت سے ہو چکی تھی۔

عقیل صاحب کی فیملی بھی واپس جا چکی تھی لائبہ بھی اپنے گھر اور رباب بھی اپنے گھر چلی گئی۔

ہزاروں منتوں کے بعد آغا جان اور راحیل صاحب کی فیملیز بھی ایش اور ٹین کے گھر ہمیشہ رہنے پے رضا مند ہوئیں۔ اور کہیں نا کہیں کوئی بھی اب اپنے بچوں سے دور نہیں رہنا چاہتا تھا تو یہاں ایک خاندان آباد ہوا۔۔

.....<https://www.classicurdumaterial.com/>.....

Support@classicurdumaterial.com

ایک سال بعد <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تو ہم آپ کو بتاتے چلیں کہ آج ہمارے ساتھ ملک کے ٹاپ بزنس مینز لسٹ میں شامل ہونے والی ایک ایسی شخصیت ہے جنہوں نے کم عمری میں ہی اپنا نام بنایا وہ ہمارے ملک کے لیے باعثِ فخر ہیں۔ آپ کی بھرپور تالیوں میں ہم مسٹر ٹین کو مدعو کرتے ہیں تاکہ وہ آپ سب تک اپنے اس کامیاب سفر کی چند باتیں شیئر کر سکیں۔۔

ہر طرف تالیوں کا شور ہوا اور وہ بڑی شان سے چلتا ہوا اپنی جگہ سنبھالتا ہوا بیٹھا انداز ایسا تھا کہ لڑکیاں اسکے کنوارے ہونے کی دعائیں کرنے لگیں دلوں میں یہ تھا کہ شاید ان میں سے کسی ایک کا ہی تکا لگ جائے۔

: اسلام علیکم مسٹر ٹین

ہوسٹ نے خوشی سے چہکتے ہوئے سوال کیا۔

وعلیکم السلام

اس نے بھی نہایت شائستگی سے کہا۔

اسکے سلام کے جواب پے ہی سب نے تالیوں کا ایک بار پھر سے شور کیا۔

کچھ دیر ہوسٹ مختلف سوالات کرتا رہا جس کے وہ سنجیدگی سے جواب دیتا رہا۔ لیکن اتنا

سنجیدہ رہنا اب اس کے لیے مشکل تھا۔

#ایش

#سنیک_پیک

#سیکنڈ_لاسٹ_لیپیسوڈ

#زر قاکاظمی

آپ میرا انٹرویو زرا اونچی آواز میں لیں گھر بیٹھی میری بیوی ٹی وی سکرین پر مجھے دیکھ رہی ہے۔ وہ دراصل پتہ ہے کیا اسے مجھ پر یقین نہیں ہے کہ میرا شمار پاکستان کے ٹاپ بزنس مینز میں ہو چکا ہے۔۔

وہ سر ہولے سے کھجاتا کیمراز میں دیکھتا ہوا ہزاروں دلوں کی دھڑکن روکنے میں کامیاب ہو رہا تھا۔۔

اففففففف یہ وہاں بھی شروع ہو گیا۔۔

ٹی وی پر نظر آتے اسکے عکس کو دیکھ کر وہ سر پیٹ کر رہ گئی۔۔
بھابھی وہ۔۔

لفظوں کو وہیں بریک لگی جب سامنے ٹی وی پر چلتی نیوز کو دیکھا۔۔

انکا شمار ملک کے ٹاپ بزنس مینز میں ہو چکا ہے تو آج سب اس خبر و نوجوان کو مبارکباد پیش کرنا چاہتے ہیں۔۔

سر کیا میں آپکے ساتھ ایک سیلفی لے سکتی ہوں؟

ایک لڑکی نے بڑھ کر اپنی خواہش کا اظہار کیا۔۔ جیسے موقع ملتے ہی اس نے قبول کیا۔
جی ضرور۔ ادب سے کہتے لڑکی کو اپنے ساتھ جگہ کھڑے ہونے کی جگہ دی اور خود بھی کھڑا ہو گیا۔۔

شکریہ سر میں آپکی بہت بڑی فین ہوں۔۔ آپ ہم ینگسٹرز کے لیے آئیڈیل پرسن ہیں۔۔

اس لڑکی کی خوشی دیدنی تھی۔۔ اسکے کے لبوں پے بھی مسکراہٹ نے رنگ بکھیرے۔۔ اور یہاں گھر میں بیٹھے کوئی سارا منظر دیکھ کر شام ہونے کے انتظار میں آگ بگولہ ہو رہا تھا۔۔

تو تو گیا۔۔ وہ جو بھابھی کو کچھ کہنے آیا تھا۔۔ ان کی حالت دیکھ کر سکریں پے نظر آتے شخص کی کرتوتیں اس نے بھی دیکھی اور من ہی من میں مزے سے کہتا وہاں سے واک اوٹ کر گیا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
ٹین تو تو گیا۔۔

انٹرویو ختم ہونے کے بعد اچانک اسے گاڑی میں بیٹھتے ہی گرمی کا احساس ہوا یا یہ آیت کے غصے کی تپش تھی جو اس تک پہنچ رہی تھی گھر چلو۔۔

ڈرائیور سے کہتے اسے نے آنکھیں موند کر ٹیک لگائی اور خود کو کوسنے لگا کیا ضرورت تھی اس لڑکی سے اتنا فری ہونے کی اب تیری بیوی ایسی فری ہو کر تجھے سولی پے لٹکائے گی کہ تو اس فری کے چکروں میں فری کا مارا جائے گا۔۔

اپنی حالت پے رحم کرتے اسے پتہ بھی نا چلا اور گاڑی گھر کے پورچ میں آرکی۔
جھٹکے سے گاڑی رکنے پے اس نے آنکھیں کھولی تو اسے یہ سفر بہت لگا جو وہ پچھلے ایک
گھنٹے سے طے کر کے آیا تھا۔

گاڑی سے اترتے تیز قدموں سے وہ داخلی دروازے سے اندر بڑھنے لگا جب کسی نے
اسکا راستہ روکا۔

مسٹر ٹین اتنی بھی کیا جلدی ہے کھانی تو مار ہی ہے۔
ایش نے اسکا تمسخرانہ انداز میں کہا۔

وہ کیا ہے نا آج بھابھی جی کا موڈ مجھے کسی بڑی انہونی کا پتہ دے رہا ہے۔ تو بہتر ہے
آج آپ گھر کے اندر داخل ہونے سے پہلے ساری دنیا کے دم درود پڑ لیں عنقریب آپکا
وہ حشر ہوگا جیسے دیکھنے کے بعد میرا ہنس ہنس کر برا حشر ہوگا۔

تمسخرانہ انداز میں کہتے اس نے ہونی والی انہونی کا پتہ دیا۔۔۔

مجھ کو دروازے پہ ہی روک لیا جاتا ہے
میرے آنے سے بھلا آپ کا کیا جاتا ہے
تہذیب حافی:

وہ جانتا تھا دنیا کے سامنے جتنا مرضی ٹاپ بزنس مین بن جائے۔ گھر میں تو ٹاپ طریقے سے پٹنے والا ہے۔۔

تو شاعر کب سے بنا۔۔

سیب کو اچھالتے اس نے بیزار کھڑے بے بس شخص کو دیکھا۔۔
حافی کا چرایا۔۔ دعا مانگ آج تیرا بھائی اپنی بیوی سے بچ جائے۔۔
ہاتھ جوڑتے وہ اپنے ہونے والے انجام کا سوچ کر ہی کانپ گیا۔۔

دل کیوں یہ میرا شور کرے ادھر نہیں ادھر نہیں تیری اور چلے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

آیت کو کسی کی میٹھی آواز سنائی دی لیکن غصہ بھی تو دکھانا تھا نا۔
”والفی۔“

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ایک بار پھر وہ ہی آواز کانوں میں پڑی۔ لیکن اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا۔
سوری۔

اب کی بار وہ کان پکڑے اسکے سامنے کھڑا تھا۔۔

کس چیز کے لیے؟

وہ انجان بنی۔

آج کی شرارت کے لیے۔

”ہاتھ ابھی بھی کانوں کے پاس تھے۔۔

ہممم تو تمہیں اس سے فرق نہیں پڑنا چاہیے۔ میں کون ہوتی ہوں تم سے پوچھنے والی۔
انداز میں بے پناہ خفگی ظاہر کیے وہ وارڈروب کی جانب بڑھی۔

آیت میری طرف دیکھو۔

”شانوں سے تھامتے اس نے آیت کو اپنے سامنے کیا۔۔

کیا؟

تین لائنوں نے پیشانی کو چھوا۔

ناراض ہو؟

محبت لٹاتی نظریں آیت کے دل کو دھڑکا رہی تھی۔

وائفی یار وہ سب میں تمہیں جیلز کرنے کے لیے کر رہا تھا ورنہ میری بیوی سے
خوبصورت اس پوری دنیا میں کوئی نہیں۔

شدتوں کا سمندر لیے اس نے اپنے دہکتے لب آیت کی پیشانی پے رکھے۔

آنکھیں بند کیے وہ ہر ناراضگی بھلائے اسکے لمس کو محسوس کر رہی تھی۔ اتنی محبت اتنا مان اتنی عزت ٹین کے علاوہ کوئی بھی اسے نہیں دے سکتا تھا وہ آج خود کو دنیا کی خوش نصیب لڑکی سمجھتی تو یہ بھی غلط نہیں تھا۔

ٹین پیچھے ہوا تو آیت اسکے سینے سے لگی۔ آنکھیں بنا وجہ ہی پانیوں سے بھر گئیں۔ ٹین کی محبت نے اسے خود غرض کر دیا تھا وہ ٹین کو کسی کے ساتھ بات کرتا برداشت نہیں کر سکتی تھی اسی لیے جب آج اسے لڑکی کے ساتھ تصویر لیتے دیکھا تو جلن سے دل بھی جلنے لگا تھا وہ اسکے علاوہ کیسے کسی اور لڑکی کے قریب ہو سکتا تھا یہ نہیں تھا کہ اسے ٹین پے یقین نہیں تھا لیکن وہ ٹین کو کھونے سے ڈرتی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

ٹین نے اتنی محبت دے کر اسے اپنی محبت کا عادی بنا رکھا تھا۔ وہ بھلا کیسے اپنی آیت کے علاوہ کسی کو دیکھنا پسند کرتا تھا آفس میں بھی فی میل سٹاف سے دور رہتا اسے بھی آیت کے سوا کبھی کسی کی عادت ہوئی ہی نہیں تھی۔ آیت اسکی زندگی تھی۔ آیت وہ پہلی لڑکی تھی جس میں ٹین کی جان بستی تھی۔

کہیں پل یوں ہی خاموشی سے سرک گئے۔ دروازے کی دستک پے دونوں ہوش کی دنیا میں واپس آئے۔ ٹین نے آیت کو خود سے الگ کرتے دروازہ کھولا۔

تم؟

سامنے آشنہ کو دیکھ کر وہ حیران ہوا۔

کیوں میں اپنی بہن کے کمرے میں نہیں آ سکتی؟
”اسے تیکھی نظروں سے دیکھتی وہ بنا اجازت کمرے میں داخل ہوئی۔

آیت بھی الماری میں کپڑے رکھنے میں مصروف تھی۔
آشنہ کے آنے پر اس نے بھی سوالیہ نظروں سے آشنہ کو دیکھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

لو دونوں ہسبنڈ وائف مجھے ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے میں دہشت گرد ہوں؟

Support@classicurdumaterial.com

بیڈ پر نیم دراز ہوتے اس نے کمبل اوپر لیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

او بھی یہ کیا سین ہے؟

”ٹین نے اسے یوں لیٹے دیکھا تو اس کے سر پر آن پہنچا۔

ٹین بھائی ایش کمرے میں لائٹ آف کر کے سو رہے ہیں میں انکی نیند ڈسٹرب نہیں
”کرنا چاہتی اسی لیے آپ جیسے نکے بھائی کو تنگ کرنے کا سوچا۔

سرسری انداز میں کہتی وہ ٹین کو چڑھا رہی تھی۔
کوئی بات نہیں آشو و تم سو جاؤ۔

آیت نے اپنی چھوٹی بہن کو محبت سے دیکھا جو نیلی آنکھوں کو معصومیت سے مٹکا رہی تھی۔

میں ننننن

ٹین کا حیرت سے منہ کھلا۔

ٹین بھائی منہ بند کریں بھولیں مت ویسپائر ہیں بھولے بھٹکے کوئی مکھی بھی آپ کے منہ میں چلی گئی تو آپ نے اسکا خون پنیے میں بھی ایک پل نہیں لگانا اور یوں خوا مخواہ بچاری مکھی کا سرعام قتل ہو جائے گا۔

آشنہ نے مکھی کے نام پے چہرے کے اٹے سیدھے زاویے بنائے جیسے دیکھ ٹین نے اسے گھورا اور آیت نے بامشکل اپنی ہنسی روکی۔

میں چیخ کر کے آتا ہوں تم جا کر کھانا لگا دو۔

آشنہ کو بالوں کی لٹ کھینچتے آیت کو کھانے کا کہہ کر خود واش روم کی جانب بڑھ گیا۔

”آشنہ بھی مسکرا دی لیکن جلد ہی نیند کی وادیوں میں چلی گئی۔

ٹین چینج کر کے باہر آیا تب تک آیت بھی اپنے کپڑے سیٹ کر چکی تھی دونوں خاموشی سے ہی کمرے سے باہر نکلے تاکہ آشنہ کی نیند میں خلل پیدا نہ ہو۔

سب ڈائمنگ حال بیٹھے آج کے خاص انسان کا انتظار کر رہے تھے آخر انتظار ختم ہوا اور ایش کوٹ کے بٹن بند کرتا زینے اترتا دیکھائی دیا۔ سب کے منہ سے بے اختیار ماشا اللہ نکلا۔ بلیک پیٹ کوٹ پہنے بازو پے قیمتی واچ اور ہاتھوں میں گوگل وہ کسی انسان کے چاروں خانے چت کرنے میں کمال مہارت رکھتا تھا بال آج پہلے کی نسبت ماتھے پے گرا رکھے تھے

اسلام علیکم

”ڈائمنگ حال میں داخل ہوتے ہی اس نے سب کو سلام کیا۔

وعلیکم السلام

سب نے یک زبان اس پے سلامتی بھیجی۔

مسکراتے ہوئے اس نے اپنی جگہ سنبھالی اور آشنہ کو ناشتہ کے لیے اشارہ کیا وہ ابھی تک نیلی آنکھیں پھیلائے اپنی ہینڈ سم شوہر کو دیکھ رہی تھی ایش کے اشارے پے جیسے اسے اچھو کا دورہ پڑ گیا۔

جلدی سے پانی اسے بلاتے ایش کا حال تو ایک منٹ میں بے حال ہو گیا تھا۔
 آشوو ٹھیک ہو ٹین نے بھی پریشانی سے پوچھا۔
 اتنی دیر کھانسنے کی وجہ سے دو موتی آنکھوں سے ٹوٹ کر گرے جنہیں ایش نے جلد ہی اپنی انگلیوں کے پروں سے چن لیا۔

گڑیا ٹھیک ہو؟

”وہ پریشانی میں یہ تو بھول ہی گیا تھا کہ باقی سب بھی یہاں موجود ہیں۔“
 ہمممم
<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اس نے ہاں میں سر ہلایا تو کہیں سب کو سکون ہوا۔

دھیان سے پانی نہیں پیا جاتا تم سے؟

ایش کے چہرے پے اب کی بار غصہ نمایاں تھا۔

وہ میں

اسے بولنے میں ابھی بھی دکت ہوئی۔

کیا وہ میں آشنہ آہندہ ایسی غلطی نا ہو۔۔

وارن کرتے اس نے اپنی آستینوں سے اسکے ہونٹ صاف کیے جن پے ابھی بھی پانی
”کی کچھ بوندیں تھیں۔۔

”ا ہمممممممم یہ آپکا کمرہ نہیں ہے۔۔

ٹین نے دونوں کو ایک دوسرے میں مگن دیکھا تو یاد دہانی کروائی۔
باقی سب مسکرا دیے جبکہ آشنہ شرمندہ سی سر جھکائے کھانے میں مصروف ہو گئی۔
”ایش بھی ٹین کو گھورتا کھانے سے انصاف کرنے لگا۔۔

کھانا خوشگوار ماحول میں کھایا گیا۔ اب سب ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے ایش سے آج کے
خاص دن کے بارے میں ڈسکس کر رہے تھے۔

ایش بھائی انشا اللہ ایوارڈ تو پکا آپکا ہے۔

آیت نے چمکتے ہوئے کہا۔

انشا اللہ

سب نے خوشی سے اسے حوصلہ دیا۔۔

وہ مسکراتے ہوئے سب کی دعائیں سمیٹ رہا تھا لیکن نگاہیں کیچن میں کھڑی آشنہ کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔

اوہ بھائی اسے یہیں بلا لیتے ہیں؟

ٹین نے اسے یوں ایک جگہ پے متوجہ پایا تو اسکی نظروں کا تعاقب کرتے سرگوشی ”کی۔۔

نہیں شکریہ

ایش نے چپاتے ہوئے کہا ایسی عقاب کی تیز نظریں ہیں نا اسکی آخری جملہ اس نے دل میں کہا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

سر گاڑی تیار ہے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ملازم نے اطلاع دی

تم چلو میں آتا ہوں۔ اسے کہتے وہ اپنی جگہ سے اٹھا باقی سب بھی کھڑے ہو گئے۔۔

آشووو یہاں آؤ

جب اور صبر نا ہوا تو اس نے کیچن میں کام کرتی آشنہ کو پکارا

وہ بھی جیسے ایش کے پکارنے کی ہی منتظر تھی۔ جلدی سے باہر آئی۔۔

”یہاں آؤ۔ ایش نے اسے کچھ فاصلے پے کھڑا دیکھا تو اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا۔۔

میں؟

ایک بار پھر اس نے تصدیق چاہی۔۔ دل میں دعا کی کہ ایش اسکا نام نالے
”ہاں تم۔

جواب سنتے ہی وہ خفت سے سب کو دیکھتی ایش کی جانب بڑھی۔۔

ایش نے اسے قریب کیا اور سب کے سامنے اسکے بالوں میں اپنے ہونٹ رکھے۔ آشنہ
شرم سے اور پانی پانی ہوئی لیکن ایش کے اس عمل نے اسے ایک تحافظ ضرور بخشا
تھا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

اب میرا دن اچھا رہے گا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مسکراتے ہوئے ہوئے اس نے آشنہ کا ہاتھ تھاما اور سب بڑوں کے سامنے پیار لینے کے
لیے جھکتا رہا۔

”سب نے دعاؤں کے سایے میں اسے رخصت کیا۔۔

میرے ساتھ جانا؟

وہ پاس کھڑی آشنہ سے مخاطب ہوا جس کے بچوں کی طرح ہونٹوں کو حرکت دینے سے ہی یہ محسوس ہو رہا تھا کہ وہ ابھی رو دے گی۔

باقی سب اندر جا چکے تھے ڈرائیور نے بھی ایش کے کہنے پر گاڑی گیٹ سے باہر نکال ”کر کھڑی کی۔۔

نہیں۔

مدھم سی آواز میں کہتے آنسو اسکے رخساروں کو چھونے لگے۔

اوہ میرا بچہ۔۔

ایش کو آج بھی اس میں وہ ہی چھوٹی سی آشنہ نظر آتی تھی جس کو اس نے سکول ”یونیفارم میں دیکھا تھا۔۔

ایش کب تک آئیں گے؟

پہلے کبھی آشنہ نے یہ سوال نہیں کیا تھا۔۔

”میں اس نے انگلی پر سوچ انداز میں ٹھوڑی کے نیچے رکھی۔۔

اگر میری پیاری سی گڑیا کہہ دے گی تو جاؤں گا ہی نہیں۔۔

اپنی بات مکمل کرنے سے پہلے ہی اس نے آشنہ کو ساتھ لگایا۔‘

نہیں آپ جائیں اللہ آپ کو کامیاب کرے آج کے دن کے لیے میں نے بہت انتظار کیا ہے۔

نم آنکھوں سے مسکراتے وہ ایش سے الگ ہوئی ایش نے بھی اسکی گال پے پیار کیا اور گیٹ عبور کر گیا اتنی دعاؤں کے سایے میں کوئی رخصت ہو تو بھلا کیسے سرخرو نا ہو۔ ایسی دعاؤں کے صدقے اللہ خود اپنے بندوں کے بازو تھام لیتا ہے نا چھوڑنے کے لیے۔۔۔

بھائی صاحب مجھے تو بے چینی سے اس پل کا انتظار ہے جب میرا بیٹا ایش سرخرو ہو کر لوٹے گا۔

راحیل صاحب آغا جان کو کہتے بار بار ٹی وی پے چلتے کمرشلز دیکھ رہے تھے جن کے بعد وہ لمحہ آنے والا تھا۔

سہی کہہ رہے ہو راحیل۔ دل تو میرا بھی بہت بے چین ہے آغا جان نے ان کے ہاتھ پے ہاتھ رکھا۔

”نصحت بیگم (ملکہ) اور طاہرہ بیگم بھی اسی بے چینی سے ٹی وی کو دیکھ رہی تھیں۔

ہاں البتہ آیت اور آشنہ مطمئن تھیں کیوں کہ انھیں یقین تھا کہ اللہ ایش کو سرخرو کرے گا۔

اے اللہ مجھے میرے اس مقام تک پہنچا دے جس کے لیے میں نے بہت محنت کی ہے۔ میں بھی تیری ہی بنائی ہوئی مخلوق ہوں۔ جو زندگی میں نے گھائے میں گزاری اس کے لیے مجھے معاف کر دے اور جو رہ گئی ہے اس میں مجھ سے کوئی ایسا کام نا ہو کہ روزِ قیامت میں سر اٹھانے کے قابل نہ رہوں۔ اے اللہ یہ ایوارڈ حاصل کرنا میری محبت کا خواب ہے اور میں نے نکاح میں اس ست وعدہ کیا تھا کہ اسے ہر خوشی دوں گا آج کا ایوارڈ حاصل کر کے میں اسکے چہرے پر وہ خوشی دیکھنا چاہتا ہوں جس کا میں نے اس سے وعدہ کیا تھا۔ اللہ میری آشنہ کی میرے حق میں کی گئی دعاؤں کو سن لے۔

دل پر ہاتھ رکھ کر آنکھیں بند اور وہ دنیا جہاں سے بیگانہ ہوا اپنے خدا سے راز و نیاز کر رہا تھا۔

اور وہ خدا تو شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے وہ اپنے بندے کی دل سے کی گئی دعا کو کبھی رد نہیں کرتا۔

تو وہ گھڑیاں اب آن پہنچی ہیں جن کا ہم سب کو بے صبری سے انتظار تھا۔ ہمارے چار ایسے بزنس مین جنہوں نے اس فیلڈ میں اپنا لوہا منوایا۔

ملک احتشام

مسٹر ایش

شیراز خان

مسٹر حارث

تو دل تھام کر بیٹھیں کیوں کہ عنقریب فیصلہ آپ کو سنایا جائے گا ایش کی آنکھیں ابھی بھی بند تھیں اور ہاتھوں نے ابھی بھی مضبوطی سے دل تھام رکھا تھا۔ ”کیمرہ مین بار بار ان چہروں کو فوکس میں لیتا تو کتنی آنکھیں اس عاجزی سے جھکے سر اور بند جھکی پلکوں پر رشک کرتی۔

تو ہمارے 2020 کے بزنس ٹائیکون میرے اور آپ سب کے آئیڈیل مسٹر ایش۔ ایک پل کو ایش کو اپنے کانوں پر یقین نا ہوا۔ ہوسٹ گلہ پھاڑ پھاڑ کر ایش کا نام لے رہا تھا۔ اب کی بار سب کیمراز کا فوکس صرف ایش پر تھا بہت سے بزمینز نے

اٹھ کر ایش کو گلے ملتے مبارک باد دی۔ تالیوں کا ایک طوفان پورے حال میں آچکا تھا۔

لوگوں کی پرزور تالیوں میں ایک شان سے چلتا ہوا وہ سیٹج تک پہنچا۔۔ آج کا دن اسکے لیے باعثِ فخر تھا اس نے اپنی آشنہ کا یہ خواب پورا کیا تھا آنکھوں میں خوشی کے آنسو چھلکنے کو تیار تھے جیسے اس نے کمال مہارت سے انگلیوں کے پوروں سے چن لیا۔ وہاں بیٹھے ہر نفوس کو اسکی قسمت پے رشک ہو رہا تھا اس کم عمری میں وہ یہ ایوارڈ حاصل ”کر کے بہت دلوں میں بسا تو وہیں کہیں دلوں نے اسے حقارت سے دیکھا۔

لوگوں سے کچا کھچ بھرا یہ حال اسکے بولنے کا منتظر تھا۔ لوگوں کے ہونے کے باوجود یہاں پن ڈراپ سائیلنس تھی۔

آشنہ اور باقی گھر والے بھی ٹی وی میں دیکھتے اسکے بولنے کے منتظر تھے۔ بڑے بڑے نیوز چینلز یہ کوریج لینے کو بے چین تھے۔

مسٹر ایش آپ سال 2020 میں بزنس ٹائیکون کا یہ آوارڈ ملا ہے آپ نے اتنی کم عمری میں یہ آوارڈ اپنے نام کیا ہے اور حال ہی میں آپ کے دوست مسٹر ٹین نے بھی اپنا

نام پاکستان کے ٹاپ بزنس مینز میں سر فہرست تک پہنچایا۔ تو آپ ہم سے اپنا یہ سفر ڈسکس کرنا چاہیں گے؟

ہوسٹ نے مائک میں ایش کے ہاتھ میں ایوارڈ دیکھتے اسے مخاطب کیا۔

:اسلام۔ علیکم

آواز تھی یا کوئی سحر اسکے سلام پے ایک بار پھر سب نے یک زبان و علیکم السلام کہہ کر ”اس پے سلامتی بھیجی۔۔“

میرا یہ سفر کہاں سے شروع ہوا کہاں پے ختم مجھے ایک ایک لمحہ یاد ہے لیکن میری سب تکلیفیں سب مشکلیں ایک ذات نے ہمیشہ ختم کی۔ اور وہ ذات میرا خدا ہے جس نے مجھے کبھی گرنے نہیں دیا وہ مجھے ہر اس مقام پے حوصلہ دیتا جب جب میں ہار جاتا۔ اگر میں صاف گوئی کروں تو مجھے اس ایوارڈ کی بالکل امید نہیں تھی یہاں آتے ہوئے میرے ذہن میں ایک ہی سوال گردش کر رہا تھا کہ پتہ نہیں کیا ہونے والا ہے پھر ایک بڑی ہی خوبصورت آیت میرے دل میں اتری اور اثر کرتی چلی گئی۔

”بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے“

اور اس صبر کا صلہ میرے ہاتھوں میں ہے بے شک اس نے مجھے ایک بار پھر تھام لیا۔۔

ایش نے آنکھوں میں جمع ہوتے آنسوؤں کو اب کی بار بہنے دیا وہ اپنے رب کا جتنا شکر کرتا کم تھا۔ وہ اس مقام پہ کھڑا تھا جہاں کوئی آنکھ رشک سے تو کوئی آنکھ عزت سے اسے سراہ رہی تھی۔۔

سر ایک پرسنل سوال ہے؟ کیا مسٹر ٹین تو ہینڈ سم ہیں لیکن آپ اس قدر خوبصورت کیسے ہیں پلیز ہمیں بھی کوئی طریقہ بتائیں آپ کے یوں شہرت پانے کے بعد تو گلی محلوں کی لڑکیاں بھی ہمیں نہیں دیکھتی؟

ایک رپورٹر اٹھا اور یہ سوال کرتے اس نے شاید اپنی ساری بھڑاس نکالی۔۔
پورے حال میں قہقروں کی آوازیں گونج اٹھیں۔ اور ان میں ایش بھی شامل تھا۔ رپورٹر ”اب تک جواب کا منتظر تھا۔۔

دیکھیں یہ چہرہ یہ سب اللہ کی دین ہے جہاں تک بات لڑکیوں کی ہے تو میری تو رائیٹر بھی مجھ پہ فدا ہے۔ آپ ایک کام کریں کسی ایک سے شادی کر لیں پھر یہ گلی محلوں کی لڑکیوں کو دیکھنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔

ایش مسکراہٹ سجائے جواب دیتا سیٹج سے اترا ایک بار پھر سب نے الوداعی طور پے
تالیاں بجائی ول جہاں جہاں سے گزر رہا تھا بہت سی آنکھیں اٹھ کر پلٹنا بھول گئیں
تھیں۔۔

جیسے ہی باہر نکلا تو رپوٹرز کو گارڈز کے ذریعے سے پار کرتا گاڑی میں بیٹھا اب اسے ایک
اور جگہ پارٹی اٹینڈ کرنی تھی جو اسی کی خوشی میں رکھی گئی تھی۔۔

ماما ایش

آشنہ چیخی جبکہ باقی سب بھی فخر سے ٹی وی سکرین پے ایش کے کہے لفظ بار بار رپیٹ
کر رہے تھے۔

طاہرہ بیگم نے بڑھ کر اسے گلے لگایا جس کو اپنے قدم زمین پے تو بالکل محسوس نہیں ہو
رہے تھے۔

سب کی آنکھیں خوشی سے برس رہی تھیں کیوں کہ اس گھر کے دونوں بیٹوں نے ہر
میدان میں اپنا ایک مقام حاصل کیا تھا۔۔ وہ دونوں ان سب کا فخر تھے۔

مبارک ہو بھائی صاحب

راحیل صاحب اور آغا جان بھی بغل گیر ہوئے۔۔

بہت بہت مبارک ہو بھابھی

طاہرہ بیگم نصحت بیگم کے گلے ملی۔

مجھے بھی کوئی مل لو؟

آیت چہرہ لٹکائے منتظر کھڑی تھی۔۔

آشنہ جلدی سے اسکے گلے لگی دونوں ایک بار پھر اچھل پڑیں۔

ان کو اس قدر خوش دیکھ سب کے چہرے کھل اٹھے۔۔

گرلز۔

”مانوس سی چہکتی آواز سب کے کانوں میں پڑی۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

نتاشہ باہیں پھیلائے داخلی دروازے کے پاس ہی کھڑی تھی۔ دونوں خوشی سے پہلے ایک

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

دوسرے کی جانب دیکھتے اور پھر اس کی جانب دوڑی

تینوں ایک دوسرے کے گلے لگے سب کو مسکرانے پے مجبور کر رہی تھیں۔۔

سلطان صاحب اور سائرہ بیگم نے بھی دونوں بچیوں کو پیار دیا اور سلطان صاحب گھر کے

مردوں جبکہ سائرہ بیگم گھر کی عورتوں سے بغلگیر ہوئیں۔۔

مبارک ہو بھی ٹریٹ تو بنتی ہے

نتاشہ نے موبائل میں ہی لائیو نیوز دیکھ لے تھی۔۔

بالکل میرے ایش واپس آ جائیں پھر تو ٹریٹ کیا میں نے پورے گھر کو ہی دلہن کی طرح سجا دینا ہے۔

اس کی خوشی دیدنی تھی۔۔

ہائے میرے ایش اففف

نماشہ نے شرارتاً کندھے سے کندھا ٹکرایا۔

جی بالکل میری جان کا ایش

ایش دروازے سے داخل ہوتے آشنہ کی بات سن لی تھی۔۔ پارٹی کینسل کرتے اسے

پہلے آشنہ کی خوشی دیکھنی تھی اسی لیے وہ ڈرائیور کو گاڑی گھر کے راستے پر ڈالنے کا

کہتا اب آشنہ کے سامنا کھڑا تھا۔

ایش نے بڑھ کر اسے اپنے ساتھ لگایا

اتنی خوشی میں تو وہ بھی باقیوں کی موجودگی کو بھلائے بیٹھی تھی۔۔

یار تم شرم بھی کر لیا کرو۔

ٹین بھی گھر میں داخل ہوا۔ اب اسے پھر سے ایش کو چھیڑنے کا موقع مل گیا تھا۔

سالے صاحب آج کے دن منہ اچھانا ہو تو پھر بھی باتیں اچھی اچھی ہی کرتے رہنا۔

ایش آشنہ سے الگ ہوا اور ٹین سے بغلیں ہوتے باقی گھر کے بڑوں سے بھی مبارک باد حاصل کی۔

سب لان میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے جب عقیل صاحب کی گاڑی پورچ میں رکی۔

سب کی نظریں گاڑی پر ہی مرکوز تھیں
عقیل صاحب روہان اور نگین بیگم گاڑی سے اترے اور آگے پیچھے چلتے ہوئے ان سب ”تک پہنچے۔۔“

نتاشہ کی نظریں تو روہان کو دیکھتے ہی جھک گئیں۔ پہلے تو کبھی اسے اس شرم کا احساس نہیں ہوا تھا لیکن نکاح جیسا زیور پہننے کے بعد اسکی سوچوں کا تسلسل ہی بدل گیا۔
عقیل صاحب اور روہان نے ایش سے ملتے اسے مبارک باد دی اور باقی سب سے بھی ملنے کے بعد وہیں پڑی کرسیوں پر ٹک گئے۔

آشنہ عقیل صاحب کے سنتے باہر کیچن کا کام جلدی جلدی ختم کرتے لان میں داخل ہوئی۔

روہان کی نظریں بے اختیار اسکی طرف اٹھیں۔ لیکن آج اس نے خود پے قابو پا لیا تھا۔ دل میں ایک کسک اٹھی جیسے وہ دبا گیا۔ اب وہ پہلے کی طرح آشنہ سے فرینڈلی تو

نہیں ہوتا تھا ہاں لیکن اس نے اپنے ان جذبوں کا ذکر نا تو خود کیا تھا اور نا ہی کسی کو ایش اور آشنہ کے سامنے کرنے دیا تھا۔ وہ ہر گز خود غرض بن کر انکی شادی شدہ زندگی کو خراب نہیں کر سکتا تھا۔ اور محبت میں محبوب کی خوشی اول ترجیح ہے یہ روہان سے بہتر کوئی نہیں جانتا تھا۔

آشنہ سب سے ملی اور گھاس پے بیٹھی آیت اور نتاشہ کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔
 او ایم جی آج تو سرپرائز ہی سرپرائز ہیں جناب۔
 ”نتاشہ نے گیٹ سے اندر داخل ہوتی ارسلان اور کمیل کی گاڑی کو دیکھ کر کہا۔
 ہائے ہائے آشوووو
 آشنہ دور سے ہی چھوٹی آشنہ کو دیکھتی اسکی طرف بھاگی۔
 آیت اور نتاشہ نے بھی وہ ہی عمل کیا۔

کمیل اور ارسلان لڑکیوں کو سلام کرتے بڑوں کے جانب بڑھ گئے جبکہ رباب اور لائبہ ان تینوں کو ملتی لان میں داخل ہوئیں۔

ایش کا آشنہ کا یوں آشنو کو پیار کرنا ایک آنکھ نہیں بھا رہا تھا۔ اسی لیے اس نے بڑھ کر چھوٹی آشنہ کو اٹھا لیا۔ اور آشنہ جانتی تھی ایش نے یہ حرکت کیوں کی اسی لیے اس نے ”بس مسکرانے پے اکتفا کیا۔“

رات کے کھانے پے ایمن اور حنا سمیت ان کی فیملیز کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ کھانے کے دوران ہلکی پھلکی باتیں بھی ہوئیں اب کچھ لڑکیاں چائے لوازمات تیار کر رہی تھیں اور کچھ بکھرا کیچن سمیٹنے میں مصروف تھیں۔

روہان ایش ٹین ارسلان کمیل اپنا گروپ بنائے جبکہ آغا جان راحیل صاحب سلطان صاحب عقیل صاحب فہیم صاحب اور ایمن کے والد جہانگیر صاحب اپنا گروپ بنائے بیٹھے تھے۔

گھر کی عورتیں نتاشہ اور روہان کی شادی پے اور اپنے گھر ہونے والے نئے نئے معاملات کو اہم بنائے اس پے ڈسکس کر رہیں تھیں۔

یار تو بہت لکی ہے جو تجھے ایش بھائی جیسے ہسبنڈ ملے ہیں۔
ایمن کو سہی معنوں میں آج آشنہ کی قسمت پے رشک آ رہا تھا۔

ہاں یہ بات تو سہی ہے ۔

باقی سب نے بھی حمایت کی۔۔

رباب آپي آشود کہاں ہے؟

نتاشہ کو چھوٹی آشنہ کہیں دیکھائی نا دی تو رباب سے پوچھا

یار اتنی بڑی ہو گئی ہے لیکن ابھی بھی رونا تو خود پے فرض سمجھا ہوا ہے اس

نے۔۔ ابھی ٹین کو پکڑا کر آئی ہوں اسکے پاس زیادہ خوش رہتی ہے۔

رباب ساتھ ساتھ چائے اور لوازمات بھی ٹرالی پے سجا رہی تھی۔

ہائے میرے معصوم شوہر کے پاس بچے ویسے ہی بڑے خوش رہتے ہیں۔

آیت کو ٹوٹ کر اپنے دور بیٹھے معصوم شوہر پے پیار آیا۔۔

بس بس جتنا تو تمہارا شوہر معصوم ہی نا خدا پناہ ۔

لائبہ نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔۔

ہاہاہا

سہی کہا لائبی نے ۔

ایمن اور حنا نے بھی حمایت کی۔۔

بس کرو میرے بھائی کے خلاف میں ایک لفظ نہیں سنوں گی۔

آشنہ میں بہنوں والی آتما جاگی۔۔

ہاں باقی پورے جملے کہہ لیا کرو ایک لفظ کم پڑ جاتا ہے۔

وہ جو آیت بچاری اسکی پہلی بات پے تشکر بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی آخری بات سن کر اس کے پیچھے بھاگی۔۔

ماحول کچھ یوں تھا کہ آشنہ آگے آگے جبکہ آیت اسے پکڑنے کے لیے بے حال ہو رہی تھی سب اپنی باتیں چھوڑ کر اس چوہے بلی کے کھیل کو انجوائے کرنے لگے۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ایش پلینز مجھے بچالیں۔۔

وہ ایش کے پیچھے چھپی جو اسے اپنی طرف آتا دیکھ ہی کھڑا ہو گیا تھا۔۔

آیت اپنا سانس بحال کرتی ہوئی ایش کے سامنے کھڑی ہوئی جب کہ آشنہ ایش کے پیچھے کھڑی تھی۔

اوئے کیا حال کر دیا ہے میری بیوی کا۔۔

اتنی سردی میں بھی آیت کے ماتھے پر نہی پینے کی بوندیں دیکھ ٹین نے شوہر ہونے کا فرض اسکی سائیڈ لے کر ادا کیا ورنہ وہ بھی اس بھاگنے والے کھیل کو فرصت سے دیکھ رہا تھا۔

ایش بھائی آپ ہٹیں میں زرا اسے سیٹ کروں۔۔
آیت اب بھی اسکے درپے ہوئی ہوئی تھی۔۔

نامیری آشو اپنے ایش کے پاس اگر حفاظت کے لیے آئی ہے تو آپ نے سوچ بھی کیسے لیا میں آپ کو اس تک پہنچنے دوں گا۔۔ اسنے اتنی سنجیدگی سے کہا کہ باقی سب کے چہروں پر دبی دبی مسکراہٹ اٹھ آئی۔۔

اوہ بھائی جتنی تیز تو نے بیوی رکھی ہوئی ہے نا۔ تو بہ مجھے تو آیت پر ترس آتا کیسے جھیلی ہوگی اسے۔

ٹین افسوس سے کبھی پیچھے چھپی آشنہ کو دیکھتا تو کبھی آیت کو۔۔

ایش یہ الزام ہے مجھ پر۔

آشنہ نے اشارہ ٹین کی طرف کیا جس نے ابھی ابھی ایک سچا الزام اس پر لگایا تھا۔
میں جانتا ہوں آشووو اور یہ اتنی سردی میں تمہارے پاؤں میں جاتا کیوں نہیں ہے؟
اسے اچانک ساری باتیں بھول کر آشنہ کے گلابی ہوتے پاؤں نظر آئے۔

وہ شاید بھاگتے ہوئے اتر گیا۔

آشنہ نے اپنی صفائی پیش کی۔

جلدی سے جوتا پہنو اور ہاں چائے کی جگہ سوپ پینا۔

اسے حکم صادر کرتا خود بیٹھ گیا کیوں کہ آیت پہلے ہی طاہرہ بیگم کے پکارنے پر جاچکی تھی

آشنہ بھی ایش کی بات پر عمل کر کے جوتا پہنا اور پھر سوپ بنانے کے لیے کیچن کی جانب بڑھی جہاں سب لڑکیاں پہلے ہی چسکے کا بھرپور انتظام کر چکیں تھیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

سب سونے کے لیے اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔

آیت اور آشنہ بھی کیچن کی لائٹ اوپ کرتی اپنے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔

آشنہ کمرے میں داخل ہوئی تو اندھیرے نے استقبال کیا۔ شاید ایش سو چکا تھا۔

دبے قدموں کے ساتھ وہ بیڈ تک پہنچی۔ بیڈ پر ایش کے پہلو میں لیٹتے اسے مضبوط

گرفت کا احساس ہوا۔

آپ جاگ رہے ہیں؟

پتہ ہونے کے بعد بھی اس نے سوال کیا۔

جی جانِ ایش

ایش نے مدھم آواز میں کہا۔

سوئے کیوں نہیں آج تو کافی تھک گئے ہوں گے؟

آشنہ جانتی تھی آج کا دن ایش کا کافی مصروف رہا تھا جس وجہ سے وہ تھکا ہوا تھا۔
ہممممم لیکن تمہارے بغیر نیند آنے کی ابھی عادت نہیں ہوئی نا۔ اور خدا کبھی یہ عادت

ڈالے بھی نا۔

لہجہ ابھی بھی دھیمہ تھا۔

ایش

<https://www.classicurdumaterial.com/>

اس نے پھر سے مخاطب کیا۔

Support@classicurdumaterial.com

جی جانِ ایش

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اسی محبت سے کہا گیا۔

مجھے کبھی کبھی یقین نہیں ہوتا کہ خدا نے آپ کو میری تقدیر میں لکھ دیا ہے۔ ہاں اس
سارے سفر میں بہت سے مشکلیں دیکھیں لیکن ہماری محبت کا انجام ایک خوبصورت نکاح
کی صورت میں ہمیں ملا۔

وہ باتیں کرتی ہوئی آج ایش کو بڑی بڑی لگ رہی تھی۔

میری جان اللہ پاک اپنے بندے سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے وہ کبھی بھی انسان کے صبر سے بڑ کر آزمائش نہیں لیتا۔ جو وقت گزرا اسے ایک آزمائش کی گھڑی سمجھو۔ اور آنے والے وقت کے لیے بہتری کی دعا کرو۔

ایش کی باتوں نے آشنہ کے دل پے گہرا اثر چھوڑا وہ دل ہی دل میں اللہ پاک کا شکر ادا کرتی نہیں تھک رہی تھی۔

ایش

اسے بار بار ایش کو آواز پکارنا اچھا لگ رہا تھا۔

اور ہر بار کی طرح اس بار بھی ایش نے محبت میں کمی نہیں کی۔

جی جانِ ایش

اسکا سر اپنے بازو پے رکھتے اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا۔

میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں اتنی زیادہ کہ بتا نہیں سکتی

وہ ایش سے بچوں کی طرح اپنی محبت کا اظہار کر رہی تھی ایش چاند کی روشنی میں اسکا

چاند جیسا چہرہ دیکھ کر مسکرایا۔

ایش کی جان ایش بھی اپنی آشو و سے بہت محبت کرتا ہے آشو و کے بغیر تو ایش نے جینا سیکھا ہی نہیں۔ میری زندگی میری محبت میری روح سب پے بس میری جان کا حق ہے۔
 ”اس نے محبت سے اسے خود میں سمیٹا۔“

ایش

اب کی بار اسے لگا ایش اکتا جائے گا لیکن اسکی سوچ کے برعکس ہوا۔
 جی جان ایش

پہلے سے زیادہ لہجے میں مٹھاس تھی۔

، آپ ہمیشہ اسی طرح مجھ سے محبت کرتے رہو گے

دل میں اٹھتے سوال کو لفظ دیے اس نے ایش تک پہنچایا۔

میں اسی طرح تم سے محبت کا تو نہیں کہہ سکتا

اسکی اتنی بات پے ہی آشنہ کا دل بجھ گیا۔

لیکن میں عشق کے زینے صرف تمہارے لیے طے کرنا چاہوں گا۔ میری محبت کبھی مانند نہیں پڑ سکتی۔ کیوں کہ میں نے آشنہ کے جسم سے نہیں روح سے محبت کی ہے۔ اس پے آئی ہر تکلیف کو میں نے خود میں اترتا محسوس کیا ہے۔ میری زندگی کا حاصل

میری آشنہ ہے میری زندہ رہنے کی وجہ ہسنے بولنے کی وجہ میرے مسکرانے کی وجہ
محض میری جان ہے۔ میں نے اسکے علاوہ کسی لڑکی کو سوچنا بھی گناہ سمجھا ہے۔
یوں کہنا غلط نہیں ہے کہ میری جان بستی ہے میری جان میں

محبت کی چاشنی گھولتا وہ آشنہ کے گرد سحر طاری کر رہا تھا۔ آشنہ نے اسی محبت کی ہمیشگی
کی دعائیں کرتے اسکے سینے میں منہ چھپا لیا۔ ایش بھی اسے خود میں بھیج کر آنکھیں
موند لی دونوں پے ایک ساتھ ہی نیند کی دیوی مہربان ہوئی۔
اور یوں ایش کی محبت کے سفر کا اختتام ہوا۔

ختم شد

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>